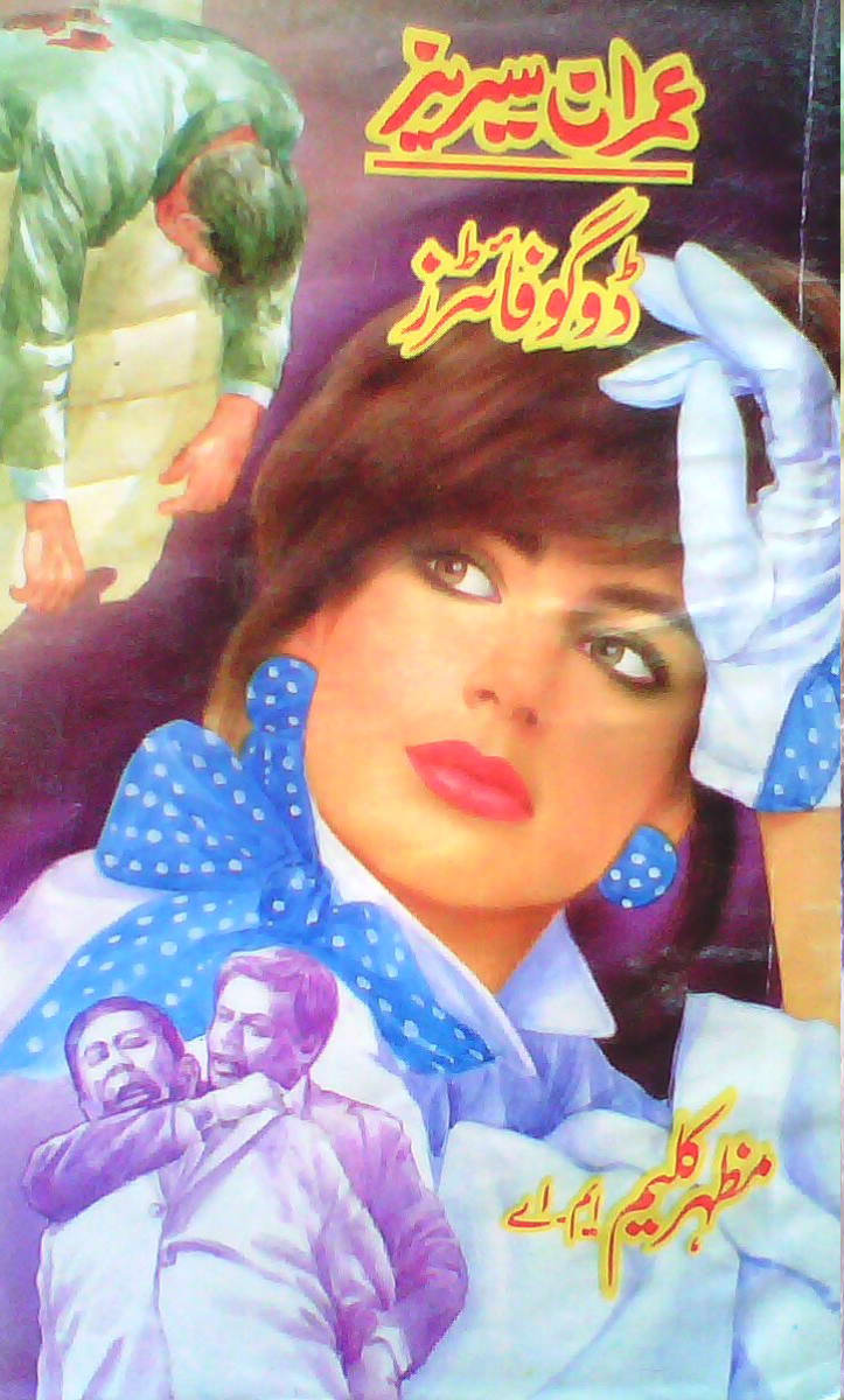
عمران سیریز
ڈوگو فائٹرز
مظہر کلیم ایم۔اے

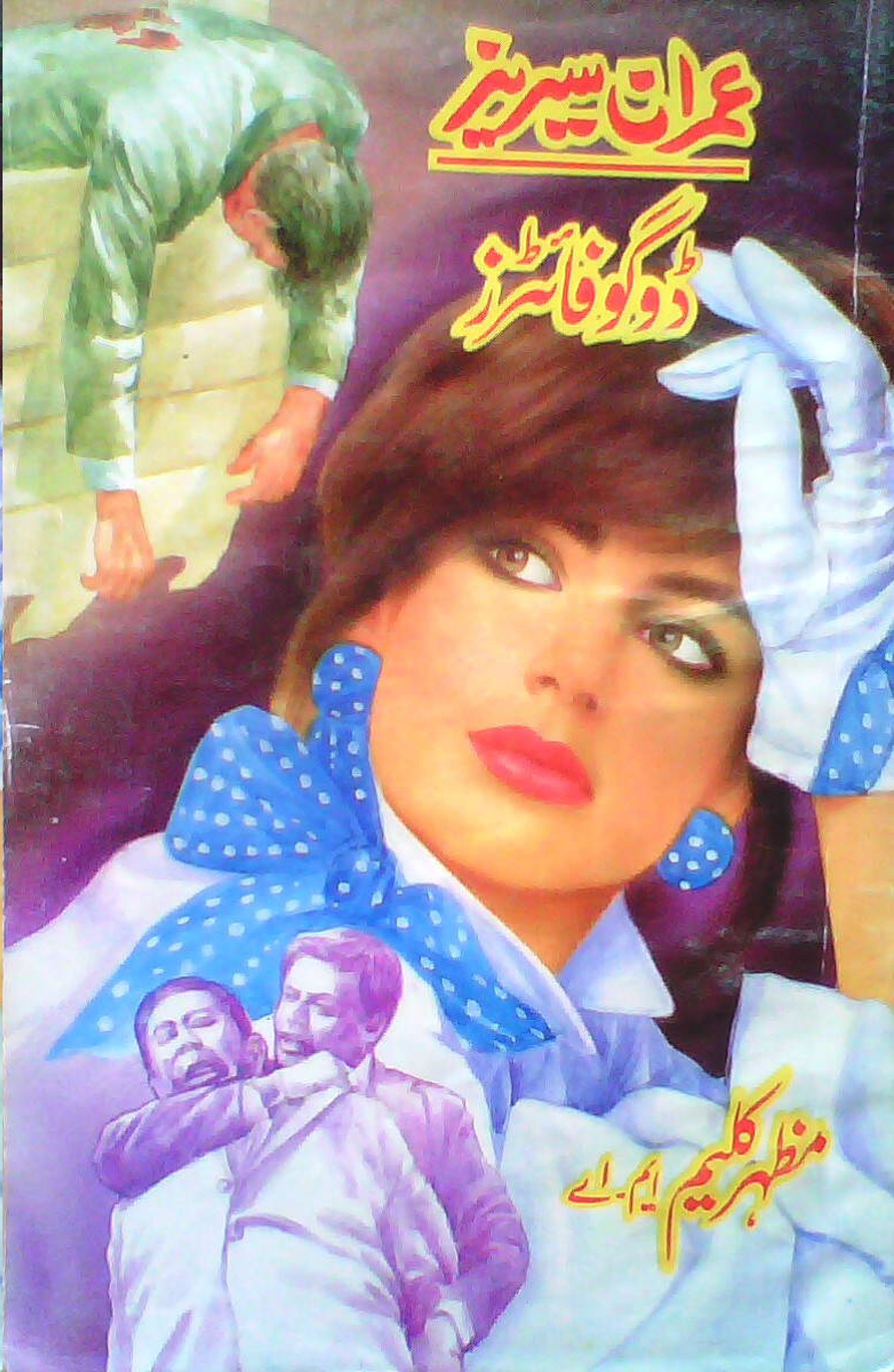
عمران سیریز
ڈوگو فائٹرز
مظہر کلیم ایم۔اے

عمران سیریز

Admin @ www.hibuddiez.com

ڈوگوفائٹرز

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

Admin @ www.hibuddiez.com

لاھور گوالمنڈی سے محمد رمضان سلیم، محمد شہزاد سلیم اور محمد سلیمان سلیم صاحبان لکھتے ہیں " ڈاٹر یاور کا سلسلہ ہمیں بے حد پسند آیا ہے۔ آپ سے ایک درخواست کرنی ہے کہ آپ نے گریٹ بال کے صفحہ نمبر ۳۲۹ پر لکھا ہے کہ عمران پبلک فون بوتھ میں موجود سکے باہر نکالنے کا گر جانتا ہے لیکن عمران نے یہ گر بتایا نہیں آپ کو تو لازماً علم ہوگا۔ آپ ہی یہ طریقہ ہمیں بتا دیں "۔

محمد رمضان سلیم۔ محمد شہزاد سلیم اور محمد سلیمان سلیم صاحبان۔ ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ نے سکے نکالنے والا طریقہ پوچھا ہے تو عرض ہے کہ اگر عمران وہ طریقہ بتا بھی دیتا تو آپ صاحبان کو کوئی فائدہ نہ ہوتا کیونکہ یہاں محکمے والوں کو ہمیشہ یہی فکر رہتا ہے کہ لوگ فون کرنے کے لئے نجانے کہاں کہاں سے کھوٹے سکے ڈھونڈھ لاتے ہیں۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم۔ ایم۔ اے

عمران نے کار گیراج میں بند کی اور پھر وہ سیٹی بجاتا ہوا بڑے خوشگوار موڈ میں سیڑھیاں پھلانگتا اوپر فلیٹ کے دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ اس وقت رات گہری ہو چکی تھی۔ اور وہ سوپر فیاض سے پاکیشیا کے سب سے بڑے ہوٹل میں شاندار ڈنر کھا کر واپس آ رہا تھا۔ سوپر فیاض سے اس نے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ اسے شاندار ڈنر خوشی سے کھلا دے تو آئندہ وہ اس سے بالکل کوئی رقم نہ مانگے گا۔ اور سوپر فیاض نے اس سے باقاعدہ حلف اٹھا کر عہد لیتے ہوئے ڈنر کی حامی بھری۔ اور اس طرح عمران نے بڑی مدت کے بعد شاندار ڈنر کا لطف لیا۔ چونکہ آج کل وہ فارغ تھا۔ اس لئے سوپر فیاض سے اس کی گاڑھی چھن رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ سلیمان اس کے لئے کھانا تیار کر کے اس کے انتظار میں بیٹھا سوکھ رہا ہوگا۔ اس لئے اب جب وہ سلیمان کو بتائے گا کہ وہ شاندار ڈنر

Admin @ www.hibuddiez.com

کھاکر آ رہا ہے تو سلیمان کی حالت دیکھنے والی ہوگی۔ اس حالت کے تصور سے پیشگی لطف اندوز ہوتا ہوا وہ سیڑھیاں پھلانگتا دروازے پر پہنچا اور پھر اس نے کال بیل کے بٹن پر اپنی انگلی مستقل طور پر جما دی۔ نتیجہ یہ کہ اندر سے بزر کا شور مستقل طور پر سنائی دینے لگا۔ لیکن دروازہ اس کی توقع سے کہیں پہلے کھل گیا۔ دروازے پر سلیمان کھڑا تھا لیکن اس کے چہرے پر غصے کی بجائے بڑی پُراسرار سی مسکراہٹ تھی۔ جیسے وہ بھی کسی خوشگوار تصور کا پیشگی لطف لے رہا ہو۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' جناب آغا سلیمان پاشا صاحب" ـــــ عمران نے بڑے میٹھے لہجے میں اور اونچی آواز میں کہا۔

"وعلیکم السلام جناب۔ آیئے۔ تشریف لایئے" ـــ سلیمان نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی آنکھیں حیرت بھرے انداز میں دیدوں میں سرچ لائٹس کی طرح چاروں طرف گھومنے لگیں۔ سلیمان کا یہ جوابی ردعمل اس کی توقع کے بالکل خلاف تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی میگزین ہاتھ لگ گیا ہے" ـــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن یہ میگزین مار دھاڑ سے بھرپور ہے۔ آیئے میں آپ کو دکھاؤں" ـــــ سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران کا دماغ حیرت کی شدت سے اور زیادہ گھوم گیا۔ سلیمان کا ردعمل کسی طرح بھی معمول کے مطابق نہ تھا۔ البتہ اس کے لہجے اور

آنکھوں سے پُراسرار سی مسکراہٹ مزید نمایاں نظر آ رہی تھی۔

"اوہ سمجھ گیا۔ تو تمہیں قبض ہو گئی ہے۔ یہ ریشمی چاول ذرا کم کھایا کرو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ گیا۔ ویسے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی خوشگواریت سلیمان کے غیر متوقع ردعمل کی وجہ سے قدرے بوریت میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی۔

"ایک تو اتنی رات گئے آتا ہے۔ اور اس کے باوجود اس کا اندر آنے کو جی نہیں چاہتا۔ اب دیکھ لیا بیگم اپنے لاڈلے کے کرتوت تم میری جان کھائے رکھتی ہو کہ میں اسے کوٹھی میں کیوں نہیں رکھتا" ڈرائنگ روم سے سر رحمان کی غصیلی آواز ابھری اور عمران کے پھیلے ہوئے کندھے یک لخت سکڑ گئے۔ چہرے پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں۔ سر رحمان کی یہاں اس وقت موجودگی اور پھر ساتھ ہی بیگم کا لفظ ان دونوں نے واقعی اُسے چکرا دیا تھا۔ اور سلیمان کا چہرہ طنزیہ مسکراہٹ سے جگمگا اٹھا۔

"آنے دو آج اسے۔ میں اسے اتنی جوتیاں ماروں گی کہ یا تو یہ تیر کی طرح سیدھا ہو جائے گا یا پھر زمین میں دفن ہو جائے گا۔ غضب خدا کا جوان جہان کنوارا لڑکا اور اس وقت واپس آئے آوارہ گردی کر کے" ـــــ عمران کو اماں بی کی غصے سے کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران کا جسم یک لخت اکڑ گیا۔ اور وہ اس طرح سیدھا ہو کر چلنے لگا جیسے اس کی کمر کے ساتھ کسی نے لکڑی کا تختہ باندھ دیا ہو۔

"السلام علیکم ڈیڈی۔ السلام علیکم اماں بی۔ آپ اس وقت

Admin @ www.hibuddiez.com

تک جاگ رہی ہیں۔ اوہ۔ میں نے سلیمان کو کئی بار کہا ہے کہ حریرہ خشخاش بنا کر اماں بی کو دے آؤ۔ تاکہ انہیں پُرسکون نیند آسکے۔ مگر یہ کام چور میری سنتا ہی نہیں ہے۔" عمران نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا اور سیدھا صوفے پر بیٹھی اماں بی کے قدموں میں جا بیٹھا۔ جب کہ سر رحمان سامنے والے صوفے پر غصے سے تنے ہوئے بیٹھے تھے۔

"ہاں واقعی۔ نیند تو مجھے کم آتی ہے۔ کیوں بے حرام خور۔ یہاں پڑے مفت میں روٹیاں توڑ رہے ہو۔ کیوں نہیں لا کر دیا حریرہ" اماں بی نے عمران کے بالوں پر سر پھیرتے ہوئے دروازے میں سر جھکا کر کھڑے سلیمان سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب ــــ بیگم صاحبہ۔ مجھے تو انہوں نے کبھی نہیں کہا" ــــ سلیمان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو اب میرے سامنے جھوٹ بھی بولنے لگ گیا ہے" اماں بی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"بیگم۔ یہ بے چارہ کیا جھوٹ بولے گا۔ یہ سب بہانے بازیاں ہیں۔ پہلے پوچھو تو سہی اپنے اس لاڈلے سے اتنی رات گئے کہاں آوارہ گردی کرتا پھر رہا تھا" ــــ سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم چپ رہو۔ تم تو شروع سے میرے بیٹے کے دشمن ہو۔ بے چارہ در بدر کی ٹھوکریں کھاتا پھر رہا ہے۔ دیکھو کیا یتیموں جیسی شکل بن گئی ہے اس کی۔ باپ کے جیتے جی یتیم بن گیا ہے۔ کیوں بے کہاں گیا تھا سچ سچ بتا دے ورنہ اتنی جوتیاں ماروں گی کہ تیری تو کیا تیرے باپ کی بھی کھوپڑی گنجی ہو جائے گی" ــــ اماں بی نے بیک وقت ہمدردی اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اماں بی۔ رقم کی ضرورت پڑ گئی تھی۔ ڈیڈی تو دیتے نہیں۔ آپ سے مانگوں تو آپ بھی ڈیڈی سے مانگنے کا کہہ دیتی ہیں۔ میں صبح سے ڈیڈی کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی منتیں کر رہا تھا۔ وہ مان ہی نہ رہا تھا۔ اس نے مجھے اپنے ساتھ ساتھ دوڑائے رکھا۔ جب میں دوڑتے دوڑتے تھک گیا تو اس نے سو روپے نکال کر میری طرف اس طرح پھینک دیئے جیسے میں فقیر ہوں۔ لیکن اماں بی کیا کروں کہاں جاؤں۔ اس سے تو بہتر تھا کہ اصل یتیم اوہ ــــ"
عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ لیکن آخری الفاظ پر اس نے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"ہوں۔ تو اس بھتنے موٹے سور کی یہ جرأت کہ میرے بیٹے کو دوڑائے رکھے۔ اس نے سمجھ کیا رکھا ہے اپنے آپ کو۔ کس کے ساتھ دوڑایا تھا تمہیں اس نے" ــــ غصے کی شدت سے اماں بی کا جسم تُنبی کی طرح کانپنے لگ گیا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

"اماں بی۔ جیپ کے ساتھ ساتھ۔ میں مجبور تھا اماں بی" ــــ عمران کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

"ہائے ہائے۔ میرا اکلوتا نازوں سے پلا ہوا بیٹا۔ اس موئے بھدے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے سوٹ کی جیب کے ساتھ ساتھ دوڑتا رہا رقم کے لئے۔ اور تم سوٹ چڑھائے ٹانگ پر ٹانگ رکھے آرام سے بیٹھے ہو۔ میں کہتی ہوں کیا کرو گے اس دولت کا اس جاگیر کا۔ لعنت ہے تمہاری اس جاگیر پر اور تمہارے اس عہدے پر۔ میں بھی کہوں میرا بیٹا روز بروز سوکھتا کیوں جا رہا ہے۔ دیکھو تو ہڈیاں نکل آئی ہیں دوڑ دوڑ کر۔ نکالو رقم اور دو اسے۔ ورنہ میں اپنی اور تمہاری جان ایک کر دوں گی" ــــ اماں بی تو غصے سے بُری طرح پھٹ پڑیں۔

"بیگم۔ یہ تمہیں بے وقوف بنا رہا ہے۔ اس کے پاس تو کار ہے یہ خواہ مخواہ بکواس کر رہا ہے" ــــ سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ ڈبہ ہے۔ وہ کار ہے۔ تم اسے کار کہتے ہو۔ خود تو لمبی لمبی کاروں میں ٹانگیں پھیلا کر بیٹھتے ہو اور اس کی ڈبہ کو کار کہہ رہے ہو۔ تم رقم نکالو۔ بس۔ ابھی اسی وقت۔ میں کچھ نہیں جانتی۔ کیا قبر میں لے جاؤ گے دولت کو۔ غضب خدا کا۔ بیٹا بے چارہ رقم کے لئے دوڑ دوڑ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوتا رہے اور تم دولت پر سانپ بن کر بیٹھے رہو۔ نکالو رقم۔ ابھی اسی وقت" ــــ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بیگم۔ تم بات تو سمجھتی نہیں۔ بس جہاں اس نے اداکاری کی تم اس کی باتوں میں آ گئیں" ــــ سر رحمان بھلا اتنی آسانی سے رقم کہاں نکالنے والے تھے۔

"اچھا۔ تو یہ اداکاری کر رہا ہے۔ اس کی باہر کو نکلی ہوئی ہڈیاں

نہیں دیکھ رہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا ہو۔ اپنے گال دیکھے ہیں۔ بڑھاپے میں بھی قندھاری انار بنے ہوئے ہیں۔ صبح شام ڈٹ کر کھاتے ہو۔ آرام دہ بستروں پہ پڑے اینڈتے رہتے ہو۔ لمبی لمبی کاروں میں بیٹھے رہتے ہو اور یہ بے چارہ جو رقم کی خاطر دوڑ دوڑ کر ہلکان ہوتا رہتا ہے۔ یہ اداکاری کر رہا ہے۔ نہیں دیتے تم رقم" ــــ اماں بی کا پارہ اور چڑھ گیا۔

"اچھا اچھا۔ دیتا ہوں۔ صبر تو کرو۔ پھر تمہارا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا۔ خواہ مخواہ مجھے ساتھ گھسیٹ لائی ہو۔ کتنا کہا تھا میں نے کہ ثریا کو لے جاؤ۔ مگر ایک تو تمہاری ضد نے بھی میری جان عذاب میں ڈال رکھی ہے۔ کسی کی سنتی ہی نہیں ہو" ــــ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر جیب سے بٹوہ نکال کر انہوں نے اس میں سے پانچ پانچ سو کے دو نوٹ نکال کر عمران کی طرف پھینک دیئے۔

"اماں بی۔ یہ رقم ہے۔ ایسا کریں یہ آپ رکھ لیں ڈیڈی کے سر کا صدقہ اتار دیں۔ میرا کیا ہے۔ میں پھر دوڑنا شروع کر دوں گا" ــــ عمران نے جواب تک خاموش بیٹھا آنکھیں جھپکا رہا تھا بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا تمہیں دس پندرہ ہزار دے دوں۔ میرے پاس فالتو پیسے نہیں ہیں اللے تللوں کے لئے" ــــ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔ آپ رہنے دیں۔ بس دعا کرتی رہیں کہ اللہ میاں

Admin @ www.hibuddiez.com

مجھے دوڑنے کی توفیق دیتا رہے کسی نہ کسی طرح گزارہ کر ہی لوں گا۔ آخر ایک جاگیردار کا بیٹا ہوں کسی مفلس و قلاش کا تو نہیں ہوں۔ ایک ہزار میں تو جوتی کا ایک جوڑا بھی نہیں آتا۔ اور دوڑتے دوڑتے میری سجانے کتنی درجن جوتیاں پھٹ چکی ہیں۔ آہ میری قسمت" عمران نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تو تمہیں کتنی رقم چاہیے۔ کچھ منہ سے بھی تو پھوٹو" ——— اماں بی نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

" اماں بی۔ کیا بتاؤں۔ شرم آتی ہے۔ آپ سلیمان سے پوچھ لیں دس ہزار تو کریانے والے کا دینا ہے۔ پانچ ہزار دھوبی کا بل ہو چکا ہے۔ درزی کے آٹھ ہزار علیحدہ ہیں۔ فرنیچر والے کی قسط دینی ہے بیس ہزار۔ دائیں طرف والے ہمسائے کا چھ ہزار ادھار چڑھ گیا ہے۔ بائیں طرف والا ہمسایہ بڑا کنجوس ہے۔ دس ہزار مانگو تو ایک ہزار دیتا ہے۔ ایک ایک ہزار کر کے پندرہ ہزار تو اس کا ہو گیا ہے۔ ثریا کی سہیلی کی سالگرہ پہ تحفہ دیا تھا ڈائمنڈ سیٹ کا۔ صراف کا ابھی تک اسی ہزار روپیہ دینا ہے۔ اب کیا کرتا ثریا کی ناک کٹوا دیتا کہ اس کے بھائی کے پاس ڈائمنڈ سیٹ کے پیسے نہیں ہیں۔ کپڑے بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ شلوار ہے تو قمیض نہیں ہے۔ پتلون ہے تو ٹائی نہیں ہے۔ بس بکری کے کان ادھر ادھر لگا کر گزارہ کر رہا ہوں۔ بجلی کا بل چڑھ گیا ہے کسی بھی وقت بجلی والے آ کر کنکشن کاٹ جائیں گے۔ سوئی گیس کا کنکشن مدت ہوئی کٹ چکا ہے۔ مٹی کا تیل جلا جلا کر گزارہ کر رہے ہیں۔ اور دو[illegible] رہے ہیں ایک ہزار۔ نہیں اماں بی بس آپ رہنے دیں۔ میرا کیا ہے۔ بہت گزر گئی ہے۔ دوڑتے دوڑتے باقی بھی کسی نہ کسی طرح گزر ہی جائے گی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یا اللہ اتنا ادھار۔ اوہ میرے بیٹے پہ اتنا ادھار۔ اور تم بیٹھے چوریاں کھاتے رہتے ہو۔ اوہ اوہ۔ غضب خدا کا۔ میں بھی کہتی ہوں آخر میرے بیٹے کو کیا ہوتا جا رہا ہے۔ میرا بیٹا ہے۔ جو اب تک زندہ ہے ورنہ اور کسی پہ اتنا ادھار ہوتا تو سجانے اس کا کیا حشر ہوتا۔ اور تم اسے دے رہے ہو۔ ایک ہزار ردی" ——— اماں بی کی حالت دیکھنے والی تھی۔ حیرت سے ان کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ اور شدید غصے کی وجہ سے ان کے گال پھڑکنے لگ گئے تھے۔

" یہ تو اماں بی بس موٹا موٹا گنوایا ہے۔ پتلا پتلا تو اتنا ہے کہ گنا بھی نہیں جا سکتا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ تم اپنا بٹوہ مجھے دو۔ مجھے دو اپنا بٹوہ" ——— اماں بی سر رحمان پہ الٹ پڑیں۔

" یہ سب بکواس ہے۔ کوئی ادھار ودھار نہیں ہے۔ یہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ وہاں سے اسے بھاری تنخواہ ملتی ہے" ——— سر رحمان نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

وہ واقعی بُری طرح پھنس گئے تھے۔

" آپ سلیمان سے پوچھ لیں اماں بی" ——— عمران نے فوراً

Admin @ www.hibuddiez.com

ہی لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"سلیمان ـــ او حرام خور۔ ادھر آؤ۔ بتاؤ کتنا ادھار ہے۔ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ میرے بیٹے پر اتنا ادھار چڑھ گیا ہے۔ اور تم مزے سے کھا کھا کر پھولتے جا رہے ہو" ـــ اماں بی نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی بیگم صاحبہ۔ ادھار تو ہے مگر چھوٹے صاحب نے منع کر دیا تھا" ـــ سلیمان نے ٹرالی دھکیل کر اندر لاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ٹرالی پر دودھ کے بھرے ہوئے گلاس موجود تھے۔ جن پر آدھی انگلی بالائی تیر رہی تھی۔

"میں پوچھتی ہوں کتنا ادھار ہے۔ منہ سے پھوٹو" ـــ اماں بی نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"چھوٹے صاحب نے واقعی موٹا موٹا بتایا ہے۔ ایک لاکھ سے دو چار روپے کم ہی ہوں گے" ـــ سلیمان نے اپنی جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"سنو۔ آئندہ خبردار ایک روپیہ بھی ادھار لیا۔ مجھے فون کر دیا کرو۔ سمجھے۔ ورنہ میں تمہاری جان نکال لوں گی اب اگر ادھار لیا۔ اور تم دو اسے دو لاکھ روپے" ـــ اماں بی نے سلیمان سے بات کرتے کرتے سر رحمان سے مخاطب ہو کر غضب ناک لہجے میں کہا۔

"دو لاکھ ـــ تم بھی کمال کرتی ہو بیگم" ـــ سر رحمان دو لاکھ کا سن کر اس طرح اچھلے جیسے انہیں بجلی کا کرنٹ لگ گیا ہو۔

"کیوں جان نکل گئی ہے دو لاکھ کا سن کر۔ ابھی پرسوں تو زمینوں کا منیجر پچاس لاکھ دے کر گیا ہے۔ کہاں گئی وہ رقم۔ اپنے بیٹے کو نہ دو گے تو کسی اور مال زادی کو کھلانے کا خیال ہے" ـــ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم ـــ تم ـــ مگر سلیمان تو ایک لاکھ کا کہہ رہا ہے۔ تم خواہ مخواہ حاتم طائی کی بیٹی بن جاتی ہو" ـــ سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خبردار جو میرے باپ کا نام لیا۔ وہ اگر زندہ ہوتے تو ان کا نواسا اس طرح ادھار کھاتا پھرتا۔ ان کے نوکروں کی جیبیں نوٹوں سے بھری رہتی تھیں۔ پانچ دس لاکھ تو وہ ریوڑی بیچنے والے کو دے دیا کرتے تھے۔ اور تمہاری اپنے بیٹے کو دو لاکھ دیتے جان نکل رہی ہے۔ تمہارا مطلب ہے وہ پہلا ادھار اتار کر پھر ادھار اٹھانا شروع کر دے" ـــ اماں بی نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"کس مصیبت میں جان ڈال دی ہے تم ماں بیٹے نے مل کر" ـــ سر رحمان نے تنک لہجے میں کہا اور پھر انہوں نے جیب سے چیک بک نکال کر اس پر لکھا۔ اپنے دستخط کئے۔ اور چیک پھاڑ کر عمران کی طرف پھینک دیا۔

"خبردار۔ جو اب تم نے پھر میرے ساتھ رقم کی بات کی۔ اس طرح اگر تم نے خرچ شروع کر دیئے تو پھر روئیں گے بیٹھے اپنی جان کو۔ اور سنو۔ تم جس کام کے لئے آئی تھیں وہ بات کرو" ـــ سر رحمان کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔ عمران نے جلدی سے

Admin @ www.hibuddiez.com

چیک اٹھایا۔ تو اس پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ لکھا ہوا تھا۔ سر رحمان بھی پچاس ہزار کی ڈنڈی مار گئے تھے۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اب مزید بات کی تو ہو سکتا ہے اماں بی اس پر ہی الٹ پڑیں۔

"سلیمان۔ سلیمان" ——— عمران نے سلیمان کو آواز دی،

"جی صاحب" ——— سلیمان الہ دین کے چراغ کے جن کی طرح فوراً ہی نمودار ہو گیا۔

"یہ لو چیک۔ صبح بینک سے پیسے نکلوا کر سب ادھار والوں کی ناک پر مار دینا۔ بڑے آئے تھے رعب جمانے والے۔ انہوں نے کیا سمجھ رکھا ہے مجھے۔ میں کوئی بھوکا ننگا ہوں۔ اماں بی یہ لیجئے دودھ کا گلاس" ——— عمران نے سلیمان کو چیک دے کر بڑے خوشامدانہ لہجے میں گلاس اٹھا کر اماں بی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اب تمہیں بڑے چھوٹے کی تمیز بھی نہیں رہی۔ پہلے باپ کو دو" ——— اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ ان معاملات میں واقعی بڑی اصول پسند واقع ہوئی تھیں۔

"اوہ ہاں۔ سوری۔ میں بھول گیا تھا۔ یہ لیجئے ڈیڈی" ——— عمران نے جلدی سے دودھ کا گلاس سر رحمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور سر رحمان نے مسکراتے ہوئے دودھ کا گلاس اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ بیگم کے اس حفظ مراتب نے ان کا سارا گلہ شکوہ دور کر دیا تھا۔ اور اب ان کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"دیکھو عمران۔ پرسوں ثریا کے سسرال اس کی عید دینے جانا ہے۔ تمہارا ساتھ جانا بے حد ضروری ہے۔ بھائی ساتھ جاتے ہیں بہنوں کی عید دینے۔ اس لئے پرسوں تم صبح سویرے کوٹھی پر آ جانا اور ہاں۔ ڈھنگ کے کپڑے پہن کر آنا۔ وہ موئی ڈانگری سی چڑھا کر نہ آ جانا" ——— اماں بی نے دودھ کا دوسرا گلاس ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"عید دینے ——— کیا مطلب اماں بی۔ عید کبھی دی جاتی ہے۔ وہ تو چاند نظر آنے پر خود بخود ہو جاتی ہے" ——— عمران نے حیرت سے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"ایک تو تم بھی باپ کی طرح عقل سے کورے ہو۔ نجانے تم دونوں ان موئے دفتروں میں بیٹھے کیا کرتے رہتے ہو۔ تمہیں کسی چیز کا پتہ ہی نہیں ہے۔ لڑکی کی منگنی ہو جائے تو اس کے سسرال جا کر عید دینی پڑتی ہے۔ زیور۔ کپڑے اور دوسرا سامان۔ سمجھے" ——— اماں بی نے عمران کا کان پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ میری جان عذاب میں ڈال دی تھی کہ عمران کے پاس جانا ہے۔ بہت ضروری کام ہے۔ یہ بات تم اس سے فون پر نہ کر سکتی تھیں" ——— سر رحمان کو شاید علم ہی نہ تھا کہ بیگم انہیں کیوں ساتھ لے کر آئی ہیں۔ اس لئے بیگم کی بات سن کر انہیں غصہ تو آنا ہی تھا۔

"بدشگونی کی باتیں مت کیا کرو۔ یہ موئے انگریزوں کے فون پر اب میں ثریا کی عید کے بارے میں بات کرتی۔ کل کو تم کہو گے

Admin @ www.hibuddiez.com

بارات کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ فون پہ ہی شادی ہو جائے" اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ تو سر رحمان تو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئے۔ جب کہ عمران بے اختیار مسکرا دیا وہ ماں کی قدامت پسندی سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے اُسے قطعی حیرت نہ ہوئی تھی

"ٹھیک ہے اماں بی۔ میں پرسوں صبح بنفس نفیس حاضر ہو جاؤں گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ موا نفیس کہاں سے ٹپک پڑا۔ کون ہے یہ"۔۔۔ اماں بی نے چونک کر پوچھا۔

"مم۔۔ مم۔۔ میرا مطلب ہے۔ میں خود آجاؤں گا"۔۔۔ عمران نے بوکھلا کر کہا۔

"تو اور کیا۔ تم پورے شہر کو ساتھ اکٹھا کر کے لاؤ گے"۔۔۔ اماں بی کا غصہ اور بڑھ گیا۔

"ارے نہیں اماں بی۔ شہر کو اکٹھا کرنے میں تو بڑی رقم خرچ آتی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اکیلا آجاؤں گا"۔۔۔ عمران نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"سنو۔ صبح صبح آجانا۔ دیر نہ کرنا۔ ورنہ جانتے ہو یہاں سے جوتیاں مارتی ہوئی لے جاؤں گی تمہیں"۔۔۔ اماں بی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور سر رحمان کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"بالکل بالکل۔ میں ساری رات سوؤں گا ہی نہیں تاکہ صبح صبح پہنچ جاؤں"۔۔۔ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کیوں نہیں سوؤ گے۔ تمہارا مطلب ہے صبح تم جب

آؤ تو ساری رات جاگنے کی وجہ سے تمہارے منہ پر پھٹکار پڑ رہی ہو۔ خبردار رات کو سو کر آنا"۔۔۔ اماں بی کو اور زیادہ غصہ آگیا۔

"اچھا اچھا۔ خوب ڈٹ کر سوؤں گا۔ آپ فکر نہ کریں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب چل بھی پڑو بیگم۔ اتنی رات ہو گئی ہے"۔۔۔ سر رحمان نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہو گا۔ جنگل میں تو نہیں بیٹھے ہو کہ تمہیں ڈر لگ رہا ہے" اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔ آپ جائیں گی کس پر۔ کار تو باہر ہے نہیں میں آپ کو چھوڑ آؤں کار پر"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کار باہر نہیں ہے تو کہاں گئی"۔۔۔ اماں بی نے حیرت سے سر رحمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آگئی ہو گی۔ میں نے ڈرائیور کو ایک پیغام دینے کے لئے بھیجا تھا۔ ضروری پیغام تھا۔ تم آؤ تو سہی"۔۔۔ سر رحمان نے کہا۔ اور پھر جب عمران ان دونوں کے پیچھے چلتا ہوا فلیٹ سے نیچے اترا تو واقعی باہر سر رحمان کی ذاتی شورلیٹ موجود تھی۔ ڈرائیور نے جلدی سے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور اماں بی اور سر رحمان کو بٹھانے کے بعد اس نے مسکراتے ہوئے عمران کو سلام کیا اور پھر کار لے کر آگے بڑھ گیا۔ اور عمران مسکراتا ہوا واپس سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

سر سلطان اپنے دفتر میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ٹیلی فون کی مترنم سی گھنٹی بج اٹھی۔
"یس" ـــــ سر سلطان نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔
"سر۔ فارن منسٹر صاحب کا فون ہے۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں" ـــــ دوسری طرف سے پی۔اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"فارن منسٹر صاحب ـــ کیا وہ اقوام متحدہ سے واپس آ گئے ہیں" ـــ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ انہیں تو منسٹر صاحب کی واپسی کی اطلاع نہ تھی۔ فارن منسٹر صاحب گزشتہ ایک ہفتے سے اقوام متحدہ کے ایک اہم اجلاس میں شرکت کے لئے گئے تھے۔
"نو سر ـــ جنیوا سے کال ہے" ـــ پی۔اے نے

جواب دیا۔
"اوہ۔ اچھا بات کراؤ" ـــ سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد ہلکی سی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی فارن منسٹر رشید فاروقی صاحب کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔
"ہیلو سر سلطان ـــ میں فاروقی بول رہا ہوں" ـــ فارن منسٹر کے لہجے میں ہلکا سا مؤدبانہ پن شامل تھا۔ کیونکہ سر سلطان بے حد سینئر آدمی تھے اور منسٹر تو ایک طرف صدر مملکت اور پرائم منسٹر تک ان کی بے حد عزت کرتے تھے۔
"یس سر۔ فرمائیے" ـــ سر سلطان نے پروٹوکول کے مطابق مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"سر سلطان۔ آپ کو ساؤتھ افریقہ اور اس کی نوآبادی نمبیبیا کے متعلق تو سب کچھ معلوم ہے۔ اس سال کے سیکنڈ لاسٹ مہینے میں وہاں اقوام متحدہ کے تحت انتخابات ہونے والے ہیں اور ان انتخابات کی بنیاد پر ہی یہ نوآبادی ساؤتھ افریقہ سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جائے گی" ـــ فارن منسٹر فاروقی صاحب نے کہا۔
"جی مجھے معلوم ہے" ـــ سر سلطان نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ وزارت خارجہ کے ہی سیکرٹری تھے۔ اس لئے ظاہر ہے انہیں ان سارے معاملات سے اچھی طرح آگاہی تھی۔
"اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ نمبیبیا کی آزادی کے لئے وہاں جو تنظیم ایک طویل عرصے سے گوریلا جنگ کر رہی ہے۔ میرا مطلب

Admin @ www.hibuddiez.com

تنظیم کوابو - جس کا صدر سام نکوما ہے - اگر انتخابات ہوئے تو یہی تنظیم ہی اکثریت حاصل کرے گی اور نمیبیا کی پہلی حکومت یہی تنظیم بنائے گی " ـــــ فارن منسٹر فاروقی نے کہا ۔

" یس سر - مجھے معلوم ہے - آپ کہنا کیا چاہتے ہیں " ـــــ سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا - کیونکہ فارن منسٹر صاحب یہ جاننے کے باوجود کہ سر سلطان ایسے معاملات سے ان سے زیادہ آگاہ رہتے ہیں - انہیں اس طرح سمجھا رہے تھے جیسے کسی نئے آدمی سے بات کی جا رہی ہو ۔

" میں آپ کی الجھن سمجھ رہا ہوں سر سلطان - لیکن صورت حال کچھ ایسی پیش آگئی ہے - کہ مجبوراً مجھے یہ باتیں کرنی پڑی ہیں - تاکہ آپ معاملے کی نزاکت سے بخوبی آگاہ ہو سکیں - بات یہ ہے - کہ ساؤتھ افریقہ کی سفید فام حکومت کسی طرح بھی یہ انتخابات نہیں ہونے دینا چاہتی - لیکن اقوام متحدہ کے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے وہ مجبور ہے - لیکن اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری صاحب کو حال ہی میں ایک اہم خفیہ اطلاع ملی ہے کہ ساؤتھ افریقہ کی سفید فام حکومت نے نمیبیا میں ہونے والے انتخابات رد کرنے کے لئے ایک نئی پلاننگ کی ہے - انہوں نے ایک خفیہ تنظیم بنائی ہے جس کا کوڈ نام انہوں نے نمیبیا کے ایک قدیم دیوتا کے نام پر ڈوگو فائٹرز رکھا ہے - ڈوگو نمیبیا کے قدیم مذہب میں زمین کا دیوتا سمجھا جاتا ہے - جو دشمنوں سے زمین کی حفاظت کرتا تھا - اس طرح ڈوگو فائٹرز کا نام رکھ کر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ

تنظیم دراصل نمیبیا کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی ہے - لیکن اس تنظیم کے کرتا دھرتا ساؤتھ افریقہ کے سفید فام ہیں - اور انہوں نے یہ تنظیم اس لئے بنائی ہے تاکہ پورے نمیبیا میں قتل و غارت کا ایسا طوفان کھڑا کر دیا جائے جس سے انتخابات کو ناممکن بنا دیا جائے - اس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس تنظیم میں یہودی ایجنٹوں کو بھی بھرتی کیا گیا ہے - کیونکہ ساؤتھ افریقہ کی سفید فام اکثریت میں سے بڑا حصہ یہودیوں پر مشتمل ہے - اس تنظیم کے متعلق صرف ایک اطلاع ہی ملی ہے - ابھی اس تنظیم کو قائم کیا جا رہا ہے ۔ لیکن جلد ہی اس نے کام شروع کر دینا ہے - اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر نمیبیا کی آزادی واقعی خواب بن کر رہ جائے گی - اور یہ آزادی پسند پوری دنیا کے لئے بہت بڑا المیہ ہوگا - یہاں تک بھی اطلاع ملی ہے کہ ڈوگو فائٹرز کا مین مشن یہ بھی ہوگا کہ نمیبیا کی آزادی پسند تنظیم کوابو کے صدر اور اس کے سرکردہ افراد کو بھی قتل کر دیا جائے تاکہ کوابو کی طاقت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے " فارن منسٹر فاروقی صاحب نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا ۔

" اوہ - یہ تو واقعی المناک خبر ہے جناب - لیکن اس سلسلے میں ہم کیا کر سکتے ہیں - اقوام متحدہ کو اس سلسلے میں کوئی سد باب کرنا چاہئے " ـــــ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" سر سلطان - آپ کو تو معلوم ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نمیبیا کی آزادی کے سلسلے میں کس قدر پر جوش ہیں - کیونکہ ان

Admin @ www.hibuddiez.com

سے تعلق بھی افریقہ سے ہے۔ انہوں نے اس اطلاع کے بعد اپنے طور پر بے حد غور و فکر کیا۔ اپنے خاص ساتھیوں سے مشورہ بھی کیا اس کے بعد انہوں نے مجھ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور مجھ سے ملاقات کے بعد انہوں نے یہ ساری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا کہ وہ انتہائی طویل غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر ڈوگو فائٹرز کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لایا جائے تو اس تنظیم کا خاتمہ مکمل طور پر کیا جا سکتا ہے کیونکہ تمام سپر پاورز میں کسی نہ کسی طرح یہودی لابیاں بے حد مؤثر ہیں۔ اس لئے اگر سپر پاورز کی ٹیمیں بھیجی گئیں تو ہو سکتا ہے وہ اس سلسلے میں کام کرنے کی بجائے ڈوگو فائٹرز کو مزید شہ دے دیں۔ انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی یہودیوں کے خلاف شاندار کامیابی کے بارے میں پوری طرح علم ہے اور وہ اس سلسلے میں پاکیشیا پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن کے سلسلے میں کام کرنے پر آمادہ ہو جائے تو سیکرٹری جنرل صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ پاکیشیا کے ایسے تمام الجھے ہوئے معاہدوں میں بھرپور معاونت کریں گے۔ جس سے پاکیشیا کو نہ صرف زبردست فائدے حاصل ہوں گے بلکہ پاکیشیا کی عزت و احترام میں بھی بین الاقوامی طور پر بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔ آپ جانتے تو ہیں کہ پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک میں ایک سپر پاور کے قبضے کی وجہ سے پاکیشیا کس قدر نازک صورت حال میں پھنسا ہوا ہے انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ذاتی دلچسپی لے کر ہر صورت میں اس مسئلے کا ایسا حل نکالیں گے جس سے پاکیشیا نہ صرف اس نازک صورت حال سے نکل جائے گا۔ بلکہ پاکیشیا کی ساکھ بھی بین الاقوامی طور پر اس قدر بڑھ جائے گی کہ وہ صف اول کے ملکوں میں شامل ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ان سے وعدہ کر لیا ہے کہ پاکیشیا اس سلسلے میں ضرور کام کرے گا۔ کیونکہ بہرحال پاکیشیا تمام آزادی پسند قوموں کا ہمیشہ حلیف رہا ہے۔ اور پاکیشیا کو بھی نمیبیا کی آزادی سے اتنی ہی دلچسپی ہے جتنی کسی آزادی پسند قوم کو ہو سکتی ہے۔ سیکرٹری جنرل صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ اس سلسلے میں اٹھنے والے تمام اخراجات اقوام متحدہ کے خصوصی فنڈ سے پورے کئے جائیں گے۔ اور اس بات کی خبر بھی صرف سیکرٹری جنرل اور پاکیشیا کے اعلیٰ حکام کے علاوہ اور کسی کو نہ ہو گی۔ میں نے ان سے وعدہ کرنے کے بعد صدر مملکت اور پرائم منسٹر صاحب سے بات کی تو انہوں نے بھی آمادگی کا مکمل اظہار کر دیا ہے۔ لیکن انہوں نے فرمایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن پر آمادہ کرنے کے لئے آپ سے رابطہ قائم کیا جائے۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"۔۔۔ فارن منسٹر فاروقی صاحب نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں چیف آف سیکرٹ سروس سے بات کرتا ہوں۔ اگر وہ آمادہ ہو جائیں تو واقعی وہ اس تنظیم کو کام کرنے سے پہلے ہی ختم کر سکتے ہیں۔ لیکن چیف اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ انہیں بہرحال مجبور تو نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس تنظیم سے براہ راست پاکیشیا کی سلامتی کو تو کوئی خطرہ نہیں ہے"۔۔۔ سر سلطان نے

Admin @ www.hibuddiez.com

گول مول سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ نے انہیں ہر صورت میں آمادہ کریں سر سلطان۔ یہ بہت ضروری ہے۔ آپ خود مجھ سے بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ پاکیشیا کے کتنے مسائل حل ہو جائیں گے" ـــــ فارن منسٹر صاحب نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں بات کرتا ہوں" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"آپ انہیں آمادہ کرنے کے بعد صدر مملکت صاحب سے بات کرلیں۔ ان کی آمادگی کے بعد صدر مملکت صاحب اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری صاحب سے خصوصی بات چیت کرلیں گے" فارن منسٹر فاروقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اور کچھ" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"او کے۔ تھینک یو۔ خدا حافظ" ـــــ فاروقی صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ سر سلطان نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر شدید جھنجلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ فارن منسٹر صاحب نے یہ سوچے بغیر کہ اس قدر اہم اور خفیہ بات چیت پی۔ اے کے ذریعے ہونے والے فون پر نہیں کی جاسکتی۔ ساری تفصیل کہہ ڈالی۔ اور اب سر سلطان سوچ رہے تھے کہ اس سلسلے میں پی۔ اے سے کیا کہا جائے۔ ویسے تو پی۔ اے انتہائی قابل اعتماد آدمی تھا۔ اور پروٹوکول کے مطابق فارن منسٹر سے ہونے والی گفتگو وہ نہ سننے کا پابند تھا۔

لیکن پھر بھی سر سلطان ایسے معاملات میں بے حد محتاط رہتے تھے انہوں نے چند لمحے سوچنے کے بعد دوبارہ رسیور اٹھایا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"فاروقی صاحب سے ہونے والی گفتگو کا مکمل ٹیپ بھجوا دو" سر سلطان نے کہا۔

"ٹیپ ـــ مگر سر۔ یہ تو پروٹوکول ٹاک تھی۔ اگر آپ پہلے حکم دیتے تو میں ٹیپ کرلیتا" ـــ پی۔ اے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے" ـــ سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب ان کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔ کیونکہ یہاں ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ اگر پی۔ اے کا ہیڈ فون آن ہوتا تو ساتھ ہی گفتگو بھی ٹیپ ہو جاتی تھی۔ اس طرح معلوم ہو جاتا کہ پی۔ اے نے کون کون سی گفتگو سنی ہے۔ ویسے علیحدہ ٹیپ کرنے کا بھی انتظام تھا۔ پی۔ اے کے ٹیپ سے انکار کا مطلب تھا کہ اس نے پروٹوکول کو سمجھتے ہوئے گفتگو نہیں سنی۔ ورنہ وہ کبھی ٹیپ سے انکار نہ کرتا۔

اب ان کے لئے مسئلہ عمران کو اس مشن پر آمادہ کرنے کا تھا۔ اور وہ یہی سوچ رہے تھے کہ عمران کو کس طرح رضامند کیا جائے۔ کیونکہ عمران واقعی اپنی مرضی کا مالک تھا۔ بعض اوقات تو وہ اس طرح جواب دے دیتا تھا کہ سر سلطان بھی سر پٹخ کر

Admin @ www.hibuddiez.com

رہ جاتے تھے۔ اور اس مشن کی نوعیت ایسی تھی کہ یہ مشن خالصتاً عمران کے موڈ پر مشتمل تھا۔ ورنہ اُسے مجبور نہ کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ اس مشن سے براہِ راست پاکیشیا کا کوئی تعلق نہ تھا۔ کافی دیر تک سوچنے کے بعد انہوں نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن رسیور اٹھانے سے پہلے انہوں نے فون باکس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہو جانے کے بعد اب پی۔ اے کا درمیانی رابطہ ختم ہو گیا تھا اور فون ڈائریکٹ ہو گیا تھا۔ سر سلطان عمران کی عادت جانتے تھے کہ اس نے بے تحاشہ بکواس کرنی ہے۔ اور اچھی طرح انہیں زچ کرنے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنا ہے۔ اسی لئے وہ پی۔ اے کو درمیان سے علیحدہ کر دینا چاہتے تھے۔ اور ایسے بھی ہو سکتا ہے عمران فلیٹ پر موجود نہ ہو۔ اور انہیں دانش منزل فون کرنا پڑے۔ دانش منزل وہ ہمیشہ ڈائریکٹ فون ہی کیا کرتے تھے۔ پی۔ اے تک کو ایکسٹو کا مخصوص نمبر معلوم نہ تھا۔ انہوں نے رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی۔ کون صاحب ہیں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔۔۔ عمران موجود ہے فلیٹ میں"۔۔۔ سر سلطان نے پوچھا۔

"جی صاحب"۔۔۔ دوسری طرف سے سلیمان کا لہجہ یک لخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔ کیونکہ وہ سر سلطان کی آواز

پہچانتا تھا۔

"فون اسے دو"۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"آداب عرض ہے۔ اوہ سوری۔ عرض تو چھوٹے کو کہتے ہیں۔ اور سلطان کے سامنے تو عرض نہیں چل سکتی۔ مگر اس کے الٹ میرا مطلب ہے لمبے کو کیا کہتے ہیں مرض۔ ہاں مرض بھی تو جانے میں لمبا وقت لیتا ہے۔ آداب مرض ہے۔ نہیں یہ بات کچھ بن نہیں رہی۔ ایک تو نجانے یہ لفظ کہاں چلے جاتے ہیں عین وقت پہ یاد ہی نہیں آتے۔ لیکن یہ بھی تو مسئلہ ہے کہ دو چار لفظ ہوں تو آدمی یاد بھی رکھے۔ خواہ مخواہ ہزاروں لاکھوں لفظ بنا کر رکھ دیئے ہیں۔ پوری لغت بھر دی ہے۔ اب آدمی کس کس لفظ کو یاد کرتا رہے۔ بہرحال آداب لمبا ہے۔ اب اس پہ گزارا کر لیجئے۔ یا پھر خود ہی بتا دیجئے کہ یہاں کیا کہنا چاہیے"۔۔۔ عمران کی زبان واقعی اس قدر تیز رفتاری سے چل رہی تھی کہ سر سلطان باوجود کوشش کے درمیان میں بول ہی نہ سکے تھے۔

"میرے دفتر آجاؤ فوراً؟"۔۔۔ سر سلطان نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اگر وہ ذرا بھی بات چیت بڑھا دیتے تو پھر دو گھنٹے سے پہلے یہ گفتگو کسی طرح بھی ختم نہ ہوتی۔ اور اب عمران خود ہی یہاں آجائے گا۔ چنانچہ رسیور رکھ کر انہوں نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"سنو۔ علی عمران آ رہا ہے۔ اُسے فوراً میرے پاس پہنچا دینا اور برگر اور کافی کا بھی کہہ دو" ۔۔۔ سر سلطان نے چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور چپڑاسی سر جھکا کر واپس چلا گیا۔ سر سلطان دوبارہ فائل کو دیکھنے لگے۔ لیکن چند لمحوں تک ایسا کرنے کے بعد انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی کیونکہ ان کے ذہن میں وہی ڈوگو فائٹرز والا مشن ہی گھوم رہا تھا۔ اس لئے فائل کی انہیں سمجھ ہی نہ آ رہی تھی۔ فائل اٹھا کر میز کی دراز میں رکھ کر انہوں نے تالا لگایا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے انہوں نے کرسی سے پشت لگا دی۔ اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس" ۔۔۔ سر سلطان نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"علی عمران صاحب کی کال ہے جناب" ۔۔۔ دوسری طرف سے پی۔ اے نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ" ۔۔۔ سر سلطان نے چونک کر کہا ان کے چہرے پر غصے کے آثار پھیلنے لگے تھے کہ عمران نے آنے کی بجائے پھر فون کر دیا ہے۔

"جی ۔۔۔ جناب میں عمران بول رہا ہوں۔ مجھے وہ لفظ یاد آ گیا ہے۔ بس آپ نے جیسے ہی رسیور رکھا لفظ اچھل کر سامنے آ گیا۔ جیسے اسی انتظار میں چھپا بیٹھا تھا کہ آپ رابطہ ختم کریں تو وہ آئے۔ یقیناً وہ آپ کے شاہی رعب داب سے ڈرتا ہو گا۔ میں نے کہا آپ کو بتا دوں کہ اب آپ اسے تلاش نہ کرتے رہیں" عمران کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی پہنچو۔ اٹ از ویری سیریس" سر سلطان نے خشک لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔ ابھی انہیں رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"اوہ۔ الو بار بار فون کئے جا رہا ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"جناب صدر مملکت بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔ اور سر سلطان چونک پڑے۔

"اوہ۔ کراؤ بات" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔ اور پھر ایک لمحے بعد صدر مملکت کی مخصوص بھاری آواز رسیور میں گونجی۔

"سر سلطان۔ فارن منسٹر صاحب نے آپ کو کال کیا ہے نمیبیا کے سلسلے میں" ۔۔۔ صدر مملکت نے پوچھا۔

"یس سر۔ ان سے بات ہوئی ہے سر" ۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پھر آپ نے ایکسٹو سے بات کی ہے" ۔۔۔ صدر مملکت نے پوچھا۔

"ابھی تفصیلی بات ہوئی ہے سر۔ میں ان سے رابطہ کر رہا ہوں" سر سلطان نے جواب دیا۔

"سر سلطان۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ اس سے پوری دنیا میں پاکیشیا کی عزت بڑھ جائے گی۔ اور ویسے بھی ہمیں اس سے مالی طور

Admin @ www.hibuddiez.com

پر بھی بے حد مفاد پہنچیں گے۔ اس لئے آپ جناب ایکسٹو کو ضرور اس مشن پر آمادہ کریں۔" ـــــ صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر ـــــ میں پوری کوشش کروں گا سر" ـــــ سر سلطان نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں ان کے جواب کا شدت سے منتظر ہوں۔ ان سے بات ہوتے ہی آپ مجھے مزید گرین سگنل دیں۔ خدا حافظ"۔ صدر مملکت نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اب وہ صدر مملکت کو کیا بتاتے کہ ایکسٹو تو آداب عرض اور آداب طول کے چکر میں پھنسا ہوا ہے۔

انہیں رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کا منہ لٹکا ہوا تھا۔ کندھے سکڑے ہوئے تھے۔ اور چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کوئی اناڑی جواری اپنی آخری پونجی بھی جوئے میں ہار کر آ رہا ہو۔ سر سلطان اس کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ کیا ہوا عمران۔ یہ تمہارا چہرہ کیوں لٹکا ہوا ہے"۔ سر سلطان واقعی اس کی یہ حالت دیکھ کر سب کچھ بھول کر پریشان ہو گئے۔

"بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ آپ تو بس حکم دے دیتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ محکوم بے چارے کے ساتھ کیا گزرے گی۔ کار میں پٹرول نہ تھا۔ اور نہ میرے پاس اور نہ سلیمان کے پاس

پیسے تھے۔ پٹرول پمپ بھی کافی دور ہے اور پھر اس کے سیلزمین بھی بڑے خرانٹ قسم کے لوگ ہیں۔ مجال ہے جو ایک قطرہ بھی ادھار دے دیں....." ـــــ عمران نے لٹکے ہوئے لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

"بس بس میں سمجھ گیا۔ یہ تم نے اچھا طریقہ نکالا ہے بھیک مانگنے کا۔ جو نظر آتا ہے اس کے سامنے رونے بیٹھ جاتے ہو۔ صبح مجھے سر رحمان نے بتایا ہے کہ کل رات تم نے کس طرح ان سے ڈیڑھ لاکھ کا چیک وصول کر لیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا ایکسٹو تمہیں کوئی تنخواہ وغیرہ نہیں دیتا جو تم اس طرح ہر وقت مالی طور پر پریشان رہتے ہو۔ اب میں انہیں کیا بتاتا۔ ویسے مجھے حقیقتاً بے حد شرم آئی کہ تمہاری وجہ سے اتنا بڑا عہدہ ذلیل ہو رہا ہے۔ بولو کتنی رقم چاہیئے تمہیں۔ اور سنو آئندہ یہ اداکاری بند کر دو۔ میں تمہیں ہر مہینے اپنی آدھی تنخواہ بھجوا دیا کروں گا"۔ ـــــ سر سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی انہوں نے جیب سے بٹوہ نکالا اور اس میں سے چیک بک نکال کر چیک لکھنے لگے۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ سر سلطان نے چیک پر صرف دستخط کئے اور پھر اسے پھاڑ کر عمران کی طرف پھینک دیا۔

"یہ لو۔ بنک میں میرے ستر اسی ہزار پڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے جتنے چاہیں اس پر لکھ لینا۔ لیکن آئندہ اگر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے پھر کسی سے بھیک مانگی ہے تو یقین کرو تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا"۔ ـــــ سر سلطان کا چہرہ غصے کی

Admin @ www.hibuddiez.com

شدت سے بُری طرح تمتما اٹھا تھا۔

"آپ واقعی سلطان ہیں۔ کم از کم ڈیڈی ایسے بلینک چیک کبھی نہ دیتے۔ ویسے مجھے آپ کے اس بے پناہ خلوص نے واقعی بے حد شرمندہ کر دیا ہے۔ آئی۔ ایم سوری سر سلطان۔ آئندہ آپ کو شکایت نہ ہوگی۔ واقعی لوگ درست کہتے ہیں بھیک مانگنا بھی ایک نشہ ہوتا ہے۔ بس خود بخود اداکاری شروع ہو جاتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ سر سلطان کے اس بے پناہ خلوص نے اُسے واقعی شرمندہ کر دیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے عمران جیسا ازلی ڈھیٹ اتنی آسانی سے کہاں شرمندہ ہونے والا تھا۔

"دیکھو بیٹے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم یہ سب کچھ مذاق میں کرتے ہو۔ اور یہ رقمیں بھی تم اپنی ذات پر خرچ نہیں کرتے۔ فلاحی کاموں میں خرچ کرتے ہو۔ لیکن اس طرح کم از کم کسی کے سامنے تمہیں منہ ٹیڑھا کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور یہی بات ناقابل برداشت ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے منہ ٹیڑھا کئے بغیر ایسا کرنا جائز ہے۔ چلو کچھ تو گنجائش نکل آئی ۔۔۔۔ ہاں اب فرمائیے۔ آپ نے کیسے یاد کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان نے ایک طویل سانس لیا۔

"عمران بیٹے۔ مجھے یقین ہے کہ تم میرا مان رکھ لو گے۔

میں نے تمہیں ایک خاص بات کرنے کے لئے بلایا ہے۔ اور اس بات میں بھی میری عزت و وقار داؤ پر لگا ہوا ہے۔ میں نے پاکیشیا کے مفاد اور لاکھوں ستم رسیدہ حریت پسند دل کی خاطر وعدہ کر لیا ہے۔ اب تمہاری مرضی۔ تم میری عزت رکھو یا نہ رکھو۔ بہرحال میں تمہیں مجبور تو نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے سر سلطان۔ آج آپ کا دن ہے۔ آج آپ جو بھی حکم کریں گے اس کی تعمیل ہوگی۔ فرمائیے۔ کس مشن پر جانا ہے سیکرٹ سروس نے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس بار سر سلطان شرمندہ سی ہنسی ہنسنے پر مجبور ہو گئے۔

"تم حقیقتاً بے حد ذہین ہو۔ بہرحال میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر انہوں نے فارن منسٹر رشید فاروقی کی کال اور صدر مملکت کی کال سمیت ساری تفصیلات کا ایک ایک لفظ بتا دیا۔ عمران یہ ساری تفصیل خاموشی سے بیٹھا سنتا رہا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈوگو فائٹرز کے خلاف کام کر کے ان کا خاتمہ کر دیں۔ تاکہ نمبیا میں طے شدہ منصوبے کے مطابق انتخابات ہو سکیں اور نمبیا آزادی کا سورج دیکھ سکے" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں یہی بات ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس معاملے سے پاکیشیا کا براہِ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن بہرحال پاکیشیا آزادی پسند قوم ہے۔ اور حتی الامکان آزادی حاصل کرنے والی قوموں کی امداد واضح اور کھلے طور پر کرتی رہتی ہے اور اس بارے میں ہمیشہ ہمارا موقف دو ٹوک اور واضح رہا ہے۔ ہم نے اس معاملے میں کبھی سپر پاورز سے اپنے مفادات کی بھی پرواہ نہیں کی اس لئے مجھے یقین تھا کہ تم ضرور آمادہ ہو جاؤ گے" ـــــ سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ سچ سچ بتائیں۔ کیا آپ نے واقعی وعدہ کر لیا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ غور سے سر سلطان کو دیکھ رہا تھا۔

"سچ پوچھتے ہو تو میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا ہے۔ یہ بات تو میں نے اس لئے کر دی تھی کہ شاید تم میرے وعدے کا لحاظ کر کے آمادہ ہو جاؤ" ـــــ سر سلطان نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ جیسے بزرگوں کو جھوٹ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس سے اتنا بڑا عہدہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ ویسے میں نے آپ کے حکم سے کبھی سرتابی کی ہے۔ یہ تو بس آپ کو بعض اوقات چھیڑنے کو دل کرتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"فوری بدلہ چکانے میں تمہارا جواب نہیں ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آئندہ ایسا نہیں ہوگا" ـــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ وہ آدھی تنخواہ والا سکوپ نہ ختم کر دیجئے۔ ورنہ میں واقعی بھوکوں مر جاؤں گا۔ اور اگر ہو سکے تو ڈیڈی کی آدھی تنخواہ بھی میری طرف سرکا دیا کریں۔ چلو وہ آدھی مل کر ایک پوری ہو جائے گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تم نے پھر وہی باتیں شروع کر دیں" ـــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ تو میں آپ کو وعدہ یاد دلا رہا تھا۔ بہرحال آپ صدر مملکت کو گرین سگنل دے دیں۔ اور ہاں ایک بات اور ہے۔ میں نے کل ثریا کے سسرال اس کی عید دینے جانا ہے اماں بی اس لئے تو ڈیڈی کو ساتھ لے کر فلیٹ پر آئی تھیں۔ لیکن یہ مسئلہ ایسا ہے کہ مجھے فوری طور پر وہاں جانے کے انتظامات کرنے پڑیں گے۔ کیونکہ یہ سارا علاقہ واقعی میرے لئے بالکل نیا ہے۔ اس لئے انتظامات میں کافی وقت لگے گا۔ اور اگر میں اس عید وغیرہ کے چکر میں الجھ گیا تو پھر مسئلہ ٹیڑھا ہو جائے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں خود جا کر بھابھی کو سمجھا دوں گا بلکہ اگر انہوں نے اجازت دی تو تمہاری جگہ میں خود ان کے ساتھ چلا جاؤں گا" سر سلطان نے جلدی سے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"او۔کے۔ شاید قدرت کو اس میں ہی بہتری مقصود ہو۔ ورنہ میری زبان کا کچھ پتہ نہیں۔ ثریا کے سسرال میں جا کر چل پڑتی تو بجانے کیا نتیجہ نکلتا۔ بہرحال اب مجھے اجازت دیجئے" ۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اللہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی حفاظت کرے"۔ سر سلطان نے پرخلوص لہجے میں کہا۔

اور عمران شکریہ ادا کرتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ اور سر سلطان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ انہیں معلوم تھا کہ اجنبی سرزمین میں جس مشن پر عمران جا رہا ہے۔ وہ کس قدر کٹھن اور مشکل مشن ہے۔ اس لئے ان کے منہ سے بے اختیار اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے دعا نکل گئی تھی وہ چند لمحے خاموش بیٹھے سوچتے رہے۔ پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔

"صدر مملکت سے بات کراؤ سپیشل نمبر پر" ۔۔۔ سر سلطان نے پی۔اے سے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی۔ اور سر سلطان نے رسیور اٹھا لیا۔

"صدر صاحب سے بات کیجئے سر" ۔۔۔ پی۔اے نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد رسیور پر صدر مملکت کی بھاری اور باوقار آواز گونجی۔

"یس۔ سر سلطان۔ کیا رپورٹ ہے" ۔۔۔ صدر مملکت کے لہجے سے اضطراب نمایاں تھا۔ اور سر سلطان کو یوں محسوس ہوا

جیسے ان کے دل میں مسرت کی ایک تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی ہو۔ عمران کی بطور ایکسٹو اس عزت سے انہیں واقعی مسرت ہوئی تھی۔ کہ ملک کا سب سے بااختیار فرد بھی اس انتظار میں ہے کہ عمران مشن پہ کام کرتا ہے یا نہیں۔ وہ کسی طرح بھی اپنا حکم نہ منوا سکتا تھا۔

"سر۔ میں نے جناب ایکسٹو صاحب سے بات کر لی ہے۔ انہوں نے اس مشن کی نہ صرف حامی بھر لی ہے بلکہ انہوں نے فوری طور پر اس کے لئے تیاریوں کا بھی آغاز کر دیا ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تھینک گاڈ۔ اب میں مکمل اطمینان کے ساتھ سیکرٹری جنرل سے بات کر سکتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اب نمیبیا کی آزادی میں پیدا ہونے والی یہ رکاوٹ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ آپ لائن پر ہی رہیں۔ کیونکہ سیکرٹری جنرل صاحب نے کہا تھا کہ اگر ایکسٹو اس مشن پر رضامند ہو تو وہ ذاتی طور پر انہیں ایسے پوائنٹس بتا سکتے ہیں جن سے مشن کے دوران انہیں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ آپ جانتے تو ہیں کہ وہ بھی افریقی ہیں" ۔۔۔ صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر۔ میں یہیں دفتر میں ہی موجود ہوں۔ آپ جس وقت چاہیں کال کر سکتے ہیں" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔ اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

دیو ہیکل فوجی جیپ جس کے سامنے سرخ رنگ کا ایک جھنڈا لہرا رہا تھا خاصی تیز رفتاری سے ایک چوڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی جا رہی تھی۔ اس جیپ کے آگے دو موٹر سائیکل سوار بطور پائلٹ جا رہے تھے۔ ان کے جسموں پر بھی فوجی وردی تھی۔ جیپ کے پچھلے حصے پر ایک فوجی بڑے مستعد انداز میں کھڑا تھا اور جیپ کے آگے کی طرف فٹ ایک بھاری مشین گن اس کے کاندھے سے لگی ہوئی تھی۔ یہ بھاری مشین گن اس طرح فٹ تھی کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے چاروں طرف گھوم کر فائرنگ کر سکتی تھی۔ اس جیپ کے عقبی طرف مسلح فوجیوں سے بھری ہوئی دو جیپیں تھیں۔ جھنڈے والی جیپ میں ڈرائیور کے ساتھ ایک لمبے قد اور گٹھے ہوئے جسم کا آدمی بڑے اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ درشتی اور سفاکی نمایاں تھی۔ اس کے جسم پر لائٹ کلر کا سوٹ تھا۔ آنکھوں پر گہرے سرخ رنگ کا چشمہ لگا ہوا تھا جس کا فریم سنہرے رنگ کا تھا۔ اس کے ایک دانت پر سونے کا خول چڑھا ہوا تھا جو سکرین سے آنے والی دھوپ کی وجہ سے چمک رہا تھا۔

جیپ جس سڑک پر دوڑ رہی تھی اس پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ دونوں طرف دور دور تک ریت کے ٹیلے بکھرے ہوئے تھے۔ اور سڑک دھوپ میں چمکتی ہوئی اس ریت کے سمندر کے درمیان کسی سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی جا رہی تھی۔ کافی دور جا کر سڑک نے بہت شارٹ ٹرن لیا اور اس کے ساتھ ہی ایک چیک پوسٹ آ گئی۔ یہ چیک پوسٹ سڑک کی ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پختہ کمرے پر مشتمل تھی۔ سڑک کے درمیان لوہے کا بھاری راڈ لگا کر راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ اور سڑک کے دونوں اطراف میں چار مسلح لیکن انتہائی مستعد فوجی کھڑے ہوئے تھے۔ موٹر سائیکل اور جیپوں کا یہ قافلہ چیک پوسٹ کے سامنے جا کر رک گیا۔ اور ایک مسلح فوجی تیزی سے چلتا ہوا سوٹ پہنے ہوئے آدمی کی طرف بڑھا۔

"شناخت کرائیں"۔۔۔۔ فوجی نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور سوٹ پہنے ہوئے لمبے تڑنگے آدمی نے ایک کارڈ جیب سے نکال کر فوجی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ کارڈ سنہرے رنگ کا تھا۔ لیکن وہ بالکل خالی تھا۔ فوجی کارڈ لے کر تیزی سے مڑا اور سائیڈ میں موجود اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے

میں داخل ہونے کے چند منٹ بعد وہ واپس آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اس سوٹ والے کے پاس پہنچا۔

"او کے تھینک یو سر" اس بار فوجی کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا اس نے کارڈ واپس اس سوٹ والے کو دیا۔ اور ہاتھ سے راڈ اٹھانے کا اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے راڈ اٹھا لیا گیا۔ اور یہ قافلہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔ کافی دور جانے کے بعد سڑک کا اختتام ریت کے درمیان بنی ہوئی خاکی رنگ کی ایک بیرک نما عمارت میں ہوا۔ وہاں یہ قافلہ رک گیا تو وہ سول ڈریس والا اچھل کر جیپ سے اتر آیا۔ اسی لمحے بیرک سے ایک فوجی باہر آیا۔ اس نے بڑے مستعد انداز میں سول ڈریس والے کو سلام کیا

"آئیے سر۔۔۔ جنرل آپ کے منتظر ہیں"۔۔۔ فوجی نے کہا۔ اور مڑ کر بیرک کی طرف بڑھ گیا۔ سول ڈریس والا سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئے جس کے ایک کونے سے سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں۔

"تشریف لے جائیے سر۔ جنرل صاحب پہلے کمرے میں ہی موجود ہیں"۔۔۔ فوجی نے سیڑھیوں کی سائیڈ میں رکتے ہوئے کہا۔ اور سول ڈریس والا سر ہلاتا ہوا تیزی سے سیڑھیاں اترتا گیا۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک اور کمرے میں ہوا۔ یہ کمرہ دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہاں مختلف عہدوں کے تین فوجی موجود تھے۔ جن میں سے ایک جنرل بارٹر تھا۔ ساؤتھ افریقین آرمی کا وہ مشہور جنرل جس کی شہرت پوری دنیا میں موجود تھی۔ اس کا شمار دنیا کے نامور جرنیلوں میں کیا جاتا تھا۔ یہ ساؤتھ افریقین آرمی کے سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ اور یہ جنرل بارٹر کی ہی صلاحیتیں تھیں کہ ساؤتھ افریقین آرمی نہ صرف پورے ساؤتھ افریقہ بلکہ نمیبیا اور ارد گرد کے ملکوں پہ بھی دہشت بن کر چھائی ہوئی تھی۔ انگولا میں کیوبن آرمی کا راستہ روکنے والا یہی جنرل بارٹر تھا۔ ورنہ اب تک ساؤتھ افریقہ بھی سفید فاموں کے ہاتھوں سے کب کا نکل چکا ہوتا۔ جنرل بارٹر کے چہرے کی ساخت بالکل جنگلی گھوڑے جیسی تھی۔ اس کی آنکھوں پہ نظر کا نفیس سا چشمہ تھا۔ سر درمیان سے انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف تھا۔ البتہ سائیڈوں پہ برف کی طرح سفید بالوں کی جھالر موجود تھی۔ لیکن جنرل بارٹر کا جسم جوانوں سے بھی زیادہ ٹھوس اور مضبوط تھا۔ اور اس کے چہرے پہ بے پناہ سفاکی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔

"کرنل ونیٹن سر"۔۔۔ سول ڈریس والے نے اندر پہنچتے ہی چشمہ اتار کر جیب میں رکھتے ہوئے قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جنرل بارٹر۔ اور یہ ہیں کرنل جوشم۔ اور کرنل ڈوجان"۔۔۔ جنرل بارٹر نے ہاتھ بڑھا کر کرنل ونیٹن سے مصافحہ کرتے ہوئے وہاں موجود دوسرے فوجیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"گلیڈ ٹو میٹ یو سر"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے ان سب کی

Admin @ www.hibuddiez.com

طرف دیکھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو کرنل ونیڈن۔ اب یہ رسمی تعارف ختم ہو گیا۔ اب ہم بے تکلفانہ فضا میں گفتگو کریں گے"۔۔۔ جنرل بارٹڑ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی مسکراہٹ ایسی تھی جیسے کوئی بھوکا بھیڑیا برف باری کے دوران طویل عرصے تک بھوکا رہنے کے بعد شکار کو دیکھ کر دانت نکوس رہا ہو۔

"تھینک یو سر"۔۔۔ اس بار کرنل ونیڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب صوفوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ ان کے درمیان ایک مستطیل سی میز رکھی ہوئی تھی۔

"کرنل ونیڈن۔ آپ کا تعلق ایکریمیا کی سپیشل ایجنسی سے ہے۔ درست ہے"۔۔۔ جنرل بارٹڑ نے کہا۔

"جی ہاں۔ درست ہے"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ایک باکمال اور باصلاحیت سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اور آپ کا ریکارڈ اس بارے میں شاندار ہے"۔ جنرل بارٹڑ نے کہا۔ اور کرنل ونیڈن دھیرے سے مسکرا دیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہیں"۔۔۔ جنرل بارٹڑ نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس"۔۔۔ جنرل بارٹڑ نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ اس سلسلے میں کس قسم کی معلومات چاہتے ہیں مجھے تو تصور بھی نہ تھا کہ آپ اس بارے میں پوچھیں گے"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے کہا۔

"کرنل ونیڈن۔ آپ ایکریمیا کی سپیشل ایجنسی سے متعلق ہونے کے باوجود درپردہ اسرائیل کے ایجنٹ بھی ہیں۔ اس لئے مجھے آپ کے متعلق خصوصی طور پر سفارش کی گئی ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو یہاں بلوا لیا ہے۔ میں آپ کو مختصر طور پر واقعات بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ کھل کر بتائیں کہ اس سلسلے میں آپ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں"۔۔۔ جنرل بارٹڑ نے کہا۔

"آپ فرمائیں سر۔ ساؤتھ افریقہ کے ساتھ ہم یہودیوں کے گہرے مفادات وابستہ ہیں۔ اس لئے مجھ سے جو کچھ بھی ممکن ہو سکا میں کروں گا"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"کرنل ونیڈن۔ ساؤتھ افریقہ کی نوآبادی نمیبیا میں اقوام متحدہ کے تحت کچھ عرصہ بعد انتخابات ہو رہے ہیں۔ اور سب کو یقین ہے کہ ان انتخابات کے نتیجے میں نمیبیا کی گوریلا تنظیم سواپو بھاری اکثریت سے کامیاب ہو جائے گی۔ اس طرح نمیبیا ساؤتھ افریقہ کے قبضے سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جب کہ ہم

Admin @ www.hibuddiez.com

ایسا ہرگز نہیں چاہتے۔ کیونکہ ساؤتھ افریقہ کی طرح ہمبیبیا میں انتہائی قیمتی معدنیات نکل رہی ہیں۔ اس لئے ہم اس علاقے کو کسی طرح بھی اپنے پنجے سے آزاد ہوتا دیکھتے برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن اقوام متحدہ کے دباؤ کی وجہ سے ہماری حکومت بے بس ہو چکی ہے۔ بہرحال ہم نے اپنے طور پر ان انتخابات کو سبوتاژ کرنے کے لئے ایک پلاننگ بنائی ہے۔ ہم نے ایک ایسی خفیہ تنظیم بنائی ہے، جس کا کوڈ نام ڈوگو فائٹرز ہے۔ یہ تنظیم میری سرپرستی میں بن رہی ہے۔ اس تنظیم کی مدد سے ہم نے پلاننگ کی ہے کہ پورے ہمبیبیا میں قتل و غارت گری کا ایسا طوفان برپا کر دیں گے کہ وہاں انتخابات کا انعقاد فوری طور پر کم از کم ناممکن ہو جائے گا۔ اس طرح اقوام متحدہ نے اس سلسلے میں جو تاریخ مقرر کی ہے وہ ٹل جائے گی۔ بعد میں نئی تاریخ طے ہونے میں طویل عرصہ لگ سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈوگو فائٹرز کا یہ کام بھی ہوگا۔ کہ وہ باغی تنظیم کوابو کے سرکردہ افراد کو بھی قتل کر دے اور ان کے ٹھکانوں کو تباہ و برباد کر دے۔ لیکن یہ تنظیم ابھی قائم ہونے کے پروسس سے گزر رہی ہے۔ ابھی اسے فیلڈ میں آنے کے لئے کچھ وقت چاہئے۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ جب یہ فیلڈ میں آئے تو دہشت ناک طوفان کی طرح ہمبیبیا پر ٹوٹ پڑے۔ لیکن ہمیں ایک اطلاع ایسی ملی ہے جس سے ہمیں بے حد تشویش ہو رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل افریقی ہیں ہمیں اطلاع ملی ہے کہ کسی خفیہ ذریعے سے ان کو ڈوگو فائٹرز کے متعلق اطلاعات پہنچ چکی ہیں۔ اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ انہوں نے

اس تنظیم کے خاتمے کیلئے ایشیا کے ایک پس ماندہ ملک پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کی خدمات مستعار لی ہیں۔ جب ہمیں یہ اطلاع ملی تو ہم بے حد حیران ہوئے۔ چنانچہ ہم نے اپنے ذرائع سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق معلومات حاصل کیں تو ہمیں یہ معلوم کر کے انتہائی حیرت ہوئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز میں سب سے تیز۔ فعال اور انتہائی خطرناک سروس ہے۔ حتیٰ کہ اسرائیل جیسی حکومت بھی اس کا نام سن کر کانپ اٹھتی ہے اور سپر پاورز بھی اس سے دہشت زدہ رہتی ہیں۔ اس کے کارناموں کا اس قدر طویل ریکارڈ موجود ہے کہ اگر انتہائی معتبر ذرائع سے یہ معلومات نہ ملی ہوتیں تو کم از کم میں دس بار مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتا۔ لیکن یہ ذرائع ایسے ہیں کہ مجھے ان کی بات پر یقین کرنا ہی پڑتا ہے اس سے ایک بات اور بھی صاف ہو جاتی ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کیوں تمام دنیا کے ملکوں کو چھوڑ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنا ضروری سمجھا۔ اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ڈوگو فائٹرز کے خاتمے کا مشن قبول کر لیا ہے۔ چنانچہ اس بریس نے اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن چاک آؤٹ کیا۔ لیکن ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی جاسوسی نہیں جانتا۔ ہم ڈائریکٹ ایکشن کے عادی ہیں۔ چنانچہ اس پر ہمیں کسی ایسے آدمی کی ضرورت پڑی جو انہیں کسی نہ کسی طرح ٹریس کر سکتا ہو۔ ایک بار وہ ٹریس ہو جائیں تو پھر ہم ان کی قبریں جلد ہی تیار کر لیں گے۔ اس پر ہمیں آپ کے

Admin @ www.hibuddiez.com

متعلق بتایا گیا۔ اور اب آپ ہمارے درمیان موجود ہیں" ___ جنرل بارٹو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی بات پوری طرح سمجھ گیا ہوں۔ لیکن کیا وہ یہاں ساؤتھ افریقہ میں آئیں گے یا براہِ راست بمبیا میں پہنچیں گے" کرنل ونیڈن نے سنجیدہ لہجے میں کہا

"دونوں جگہ پہنچ سکتے ہیں۔ ہمیں دونوں طرف کا خیال رکھنا ہے گو ہم نے ایسے انتظامات کر لئے ہیں کہ کوئی بھی اجنبی دونوں علاقوں میں بغیر شناخت کے نہ رہے۔ دونوں علاقوں میں فوج کو مکمل طور پر چوکس کر دیا گیا ہے۔ آپ شاید نہ جانتے ہوں تو میں بتا دوں کہ ساؤتھ افریقہ اور اس کی نوآبادی دونوں میں تمام انتظامات مکمل طور پر فوج کے پاس ہیں۔ یہاں پولیس۔ انٹیلی جنس وغیرہ کا کوئی تصور نہیں ہے۔ یہاں مکمل کنٹرول براہِ راست فوج کے ہاتھوں میں ہے" ___ جنرل بارٹو نے کہا۔

"جنرل۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق میری معلومات صرف فائلوں تک محدود ہیں۔ میرا کبھی براہِ راست ان سے ٹکراؤ نہیں ہوا اتنا معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اور اس کے ممبر خفیہ رہتے ہیں۔ وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آتے اگر آتے بھی ہوں گے تو میک اپ میں۔ ذاتی طور پر انہیں کوئی نہیں جانتا۔ البتہ ایک آدمی ایسا ہے جو ہر وقت عام آدمیوں کی طرح سامنے رہتا ہے۔ اور رپورٹ یہی ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کا ممبر بھی نہیں ہے۔ لیکن جب بھی سیکرٹ سروس کسی مہم پر جاتی ہے تو ہمیشہ

لیڈر وہی ہوتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا عملی طور پر روحِ رواں یہی شخص ہے" ___ کرنل ونیڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب شاید علی عمران سے ہے" ___ جنرل بارٹو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ اسے جانتے ہیں" ___ کرنل ونیڈن نے چونک کر پوچھا۔

"جانتا ہوتا تو پھر آپ کو یہاں کیوں بلایا جاتا۔ میں اسے کسی شکاری بھیڑیئے کی طرح خود ہی گھیر لیتا۔ اس کے متعلق مجھے تفصیلی رپورٹیں مل چکی ہیں۔ وہ بظاہر احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے۔ لیکن دراصل انتہائی خوفناک حد تک ذہین اور شاطر آدمی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ میک اپ میں بھی بے پناہ مہارت رکھتا ہے" جنرل بارٹو نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں بھی اسی عمران کی بات کر رہا ہوں۔ اسے اگر تلاش کر لیا جائے تو پھر سمجھئے کہ پوری سیکرٹ سروس ہماری مٹھی میں ہوگی" ___ کرنل ونیڈن نے کہا۔

"اس کی کوئی تصویر ہمیں نہیں مل سکی۔ اس لئے اگر آپ نے اس کی کوئی تصویر دیکھی ہو تو آپ اس کا خاکہ بنا دیں تاکہ اس سے مشین کے ذریعے تصویر بنا کر پورے ملک میں فوج کے حوالے کر دیا جائے" جنرل بارٹو نے کہا۔

"اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ شخص میک اپ کا

Admin @ www.hibuddiez.com

ماہر ہے۔ اور آواز بھی بدل لیتا ہے۔ اور یقیناً وہ یہاں میک اپ میں ہی آئے گا۔ اس کی تلاش کا یہی طریقہ ہے کہ ایئرپورٹ، بندرگاہ ریلوے اور بس اڈوں پہ ہر نیا اور پرانا جو بھی شخص آئے اس کی باقاعدہ نگرانی کی جائے۔ جو ہوٹلوں، پرائیویٹ مکانوں یا کسی بھی شہری کے پاس جا کر رہے۔ اس کی بھی نگرانی کی جائے۔ تب جا کر کوئی کلیو مل سکتا ہے۔ ایک بار کلیو مل جائے تب اس کا پکڑنا یا مارنا مشکل نہ ہو گا" ——— کرنل ڈنیٹن نے کہا۔

"صرف اجنبیوں کی نگرانی کیوں نہ کی جائے۔ ورنہ تو ساری فوج اسی چکر میں ملوث ہو جائے گی" ——— جنرل بارٹر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ اس کے شاطرانہ دماغ کو نہیں جانتے جنرل بارٹر۔ ہو سکتا ہے وہ یہاں اجنبیوں کی طرح آنے کی بجائے یہاں سے باہر کسی ہمسائے ملک میں گئے ہوئے کسی شہری کو پکڑے۔ اور اسے ختم کر کے اس کے میک اپ میں یہاں آ جائے۔ پھر آپ کیا کریں گے۔ وہ اسی شاطرانہ سوچوں کا ماہر ہے" ——— کرنل ڈنیٹن نے کہا۔

"اوہ واقعی۔ آپ نے حیرت انگیز بات سوچی ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ دونوں کرنل انتظامی یونٹوں کے سربراہ ہیں۔ ان میں سے کرنل جوہم نمیبیا کے انچارج ہیں۔ جب کہ کرنل ڈوجان ساؤتھ افریقہ کے انتظامی سربراہ ہیں۔ اور یہاں میں بھی موجود ہوں۔ اب ایسا ہے کہ میں آپ کو ریڈ کارڈ ایشو کر دیتا ہوں۔ ریڈ کارڈ کے بعد آپ سوائے میرے باقی ساؤتھ افریقہ اور نمیبیا دونوں علاقوں میں تمام فوجوں اور سول سروس اور دیگر انتظامیہ کے انتظامی سربراہ ہو جائیں گے۔ اور دونوں علاقوں کا ہر آدمی آپ کے احکامات کو بالکل اس طرح بجا لائے گا جس طرح میرے احکامات بجا لاتے ہیں" ——— جنرل بارٹر نے کہا۔ اور پھر اس نے جیب سے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا کارڈ نکالا اور اس پر اپنے دستخط کئے۔ اور کارڈ کرنل ڈنیٹن کے حوالے کر دیا۔

"آپ اپنا ہیڈ کوارٹر ساؤتھ افریقہ میں بنا لیں۔ کرنل ڈوجان آپ کے یہاں نائب ہوں گے آپ کی ہر قسم کی ضروریات پوری کرنا ان کی ذمہ داری ہو گی" ——— جنرل بارٹر نے کہا۔

"یس سر" ——— کرنل ڈوجان نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہو کر باقاعدہ ایڑیاں بجا کر سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو کرنل" ——— کرنل ڈنیٹن نے کہا۔

"کرنل جوہم سے آپ کا رابطہ ٹرانسمیٹر پر رہے گا۔ اور یہ بھی آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے" ——— جنرل بارٹر نے کہا۔ اور اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہی کرنل جوہم کرنل ڈوجان کی طرح ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے بھی ایڑیاں بجا کر باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

"تھینک یو" ——— کرنل ڈنیٹن نے کہا۔ اور کرنل جوہم بیٹھ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"آپ کی یہی ذمہ داری یہی ہوگی کہ آپ انہیں ٹریس کر لیں، اس کے لئے آپ جو بھی پلاننگ کرنا چاہیں کر لیں کیونکہ میں انسان کو مکمل آزادی اور خود مختاری سے کام کرانے کا عادی ہوں، اسی لئے آپ ہر قسم کی پلاننگ کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے آزاد ہوں گے۔ البتہ کامیابی کی صورت میں آپ مجھے ضرور مطلع کریں گے" ـــــ جنرل بارٹر نے ایک بار پھر بھوکے بھیڑیے کی طرح دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"یقیناً یو سر۔ آپ نے مجھ پر اعتماد کیا ہے تو میں ہر صورت میں اس اعتماد پر پورا اتروں گا۔ میں نہ صرف اس گروپ کو ٹریس کر لوں گا بلکہ ان کی لاشیں آپ کے سامنے لا ڈالوں گا۔ میرا نام کرنل وینیٹن ہے۔ اور کرنل وینیٹن کے متعلق پورے ایکریمیا میں مشہور ہے کہ میں اپنے دشمن کے گرد باقاعدہ مکڑی کا جالا بنتا ہوں۔ گو اس میں کچھ روز لگ جاتے ہیں۔ لیکن آخر کار وہ اس جالے میں پھنس جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ویسے آپ کی یہ نئی تنظیم کب تک کام شروع کرنے والی ہے" ـــــ کرنل وینیٹن نے کہا۔

"ہمیں آپ کی خصوصیات کا پوری طرح علم ہے۔ ہمارے پاس آپ کی مکمل فائل موجود ہے۔ ورنہ ہم اتنا بڑا مشن کسی سیکنڈ کلاس ایجنٹ کے حوالے تو نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ آپ اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ٹکر کے آدمی ہیں۔ ویسے ڈوگو فائٹرز کو کام شروع کرنے میں ابھی دو ہفتے

دیر ہے۔ بہرحال دو ہفتوں بعد وہ طوفان بن کر ہیبیا پر جھپٹ پڑے گی" ـــــ جنرل بارٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ تاکہ میں اپنے کام کا آغاز کر سکوں" ـــــ کرنل وینیٹن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ میری طرف سے مکمل اجازت ہے۔ اب آپ کا اور میرا رابطہ صرف خصوصی ٹرانسمیٹر پر ہی ہو سکے گا۔ کیونکہ میرے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ میں کس وقت کہاں ہوتا ہوں۔ گڈ بائی" جنرل بارٹر نے کہا اور کرنل وینیٹن اس سے مصافحہ کر کے واپس مڑا۔ اس کے پیچھے دونوں کرنل بھی سیڑھیوں والے دروازے کی طرف مڑ گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ساؤتھ افریقہ کے دارالحکومت جوہنسبرگ کا بین الاقوامی ایئرپورٹ باوجود بے حد خوب صورت، وسیع اور فراخ ہونے کے اس روایتی گہما گہمی سے یکسر محروم تھا جو عام طور پر اس قسم کی بین الاقوامی ایئرپورٹس پر دیکھنے میں آتی ہے۔ ایئرپورٹ پر ہر طرف خاکی وردی جس پر سبز رنگ کی ٹیڑھی میڑھی دھاریاں بنی ہوئی تھیں ملبوس مشین گنوں سے مسلح فوجیوں کی اس قدر کثرت تھی کہ یوں لگتا تھا کہ جیسے یہ سول ایئرپورٹ کی بجائے کوئی فوجی ایئرپورٹ یا اڈہ ہو۔ ایکریمیا سے آنے والے اس جہاز سے اترنے والے مسافر بھی سہمے سہمے سے لگ رہے تھے۔ عمران اور ٹائیگر بھی اس جہاز سے ہی ایکریمیا سے جوہنسبرگ آئے تھے۔ وہ دونوں ایکریمین جرنلسٹوں کے روپ میں تھے۔ ان کی جیبوں میں ایکریمیا کے سب سے مشہور اخبار ڈیلی نیوز کے سپیشل رپورٹرز کے کارڈ موجود تھے۔ ان کے کاغذات بھی اصل تھے۔ وہ دونوں گو میک اپ میں تھے۔ لیکن عمران نے میک اپ میں اپنے فن کا پوری طرح مظاہرہ کیا تھا۔ اور اُسے یقین تھا کہ دنیا کا جدید ترین میک اپ واشر بھی اس میک اپ کو چیک نہ کر سکے گا۔ ٹائیگر کے کاندھے سے ایک کیمرہ بھی لٹکا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ چند ایکریمین سیاح بھی تھے۔ جہاز کی سیڑھیاں اترنے کے بعد انہیں ایک منی بس میں سوار کرایا گیا۔ اور پھر یہ منی بس ایک سائیڈ پر موجود کمرے کے دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ دروازے کے باہر دو مسلح فوجی موجود تھے۔

"اے۔ یہ کیمرہ یہاں رکھ دو۔ اس کی چیکنگ ہو گی"۔۔۔ ایک مسلح فوجی نے بڑے سخت لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل لے لو مسٹر۔ لیکن خیال رکھنا یہ بے حد قیمتی ہے۔ اسے نقصان نہ پہنچ جائے"۔۔۔ ٹائیگر نے ایکریمین لہجے میں منہ بگاڑ بگاڑ کر بات کرتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے کیمرہ کندھے سے اتار کر بڑے اطمینان سے اس فوجی کے حوالے کر دیا۔

"میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے میک کہ اتنا قیمتی کیمرہ ساتھ نہ رکھا کرو۔ لیکن تمہیں پتہ نہیں کیا مصیبت ہے کہ قیمتی سے قیمتی کیمرے کے علاوہ تمہاری نظر کسی اور پر ٹھہرتی ہی نہیں"۔۔۔ ساتھ کھڑے عمران نے ٹائیگر کو اس طرح جھاڑتے ہوئے کہا جیسے وہ بڑا تنک مزاج آدمی ہو۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم بھی کمال کرتے ہو جیک۔ ذرا تصویر غلط ہو تو وہ تمہارا نیوز ایڈیٹر مجھ پر آنکھیں نکالنے لگتا ہے" ——— ٹائیگر نے بھی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا، پھر کھینچو۔ دیکھنا چیکنگ کے بعد اس میں سرے سے تصویر ہی نہیں آئے گی۔ سر پکڑ کر روتا پھر" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور آگے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر جھلاہٹ پوری طرح سوار تھی۔

"یہ لو کیمرہ۔ بس ہو گئی چیکنگ" ——— اس مسلح فوجی نے مسکراتے ہوئے کیمرہ واپس ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ بڑے اطمینان سے کھڑا ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

"اوہ تھینک یو سر تھینک یو۔ آپ نے مجھے میرے پاگل ریچھ جیسے نیوز ایڈیٹر سے بچا لیا ہے" ——— ٹائیگر نے بڑے تشکرانہ انداز میں کہا۔ اور کیمرہ اس کے ہاتھ سے لیتا ہوا عمران کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اندر بڑے سے کمرے میں چار کیبن سے بنے ہوئے تھے۔ ہر مسافر کو ایک ایک کیبن میں بھیجا جا رہا تھا۔ عمران ایک کیبن میں داخل ہوا تو اس کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ کیونکہ کیبن میں ایک جدید طرز کا میک اپ واشر موجود تھا۔ کیبن کے اندر دو مسلح فوجی موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے ایک کنٹوپ عمران کے چہرے اور گردن پر چڑھا کر تسمہ باندھا۔ اور پھر میک اپ واشر کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کنٹوپ میں ہلکے نیلے رنگ کا دھواں ایک لمحے کے لئے بھرا اور دوسرے لمحے

غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے سے کنٹوپ اتار لیا گیا۔

"او کے۔ جاؤ" ——— اس فوجی نے کہا۔ اور عمران واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ کیبن سے باہر آیا تو ایک کیبن سے ٹائیگر بھی باہر آ گیا۔ جو لوگ میک اپ چیکنگ سے فارغ ہو کر باہر نکل رہے تھے۔ فوجی انہیں ایک اور دروازے کی طرف جانے کا کہہ رہے تھے۔ عمران اور ٹائیگر بھی خاموشی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ دروازے کی دوسری طرف ایک بڑا سا ہال تھا۔ جس میں ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو مسلح فوجی بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں ایک دوسرے سے قدرے ہٹ کر کھڑے تھے۔ یہ دونوں فوجی کاغذات کی چیکنگ کر رہے تھے۔ دونوں کے سامنے مسافر قطار بنا کر کھڑے تھے۔ عمران اور ٹائیگر آگے پیچھے ایک ہی قطار میں کھڑے ہو گئے۔ ان کے آگے ایک موٹی سی عورت کھڑی تھی۔ جس کے کاغذات کی چیکنگ ہو رہی تھی۔ اور فوجی اس طرح اس سے سوال جواب کر رہا تھا جیسے کوئی وکیل کسی ملزم پر جرح کرتا ہے۔ کافی دیر بعد اس نے اس کے کاغذات پر مہریں لگائیں اور موٹی عورت نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کاغذات جھپٹے اور جلدی سے سائیڈ پر ہٹ گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اپنے اور ٹائیگر دونوں کے کاغذات کھڑکی میں سے اس فوجی کی طرف بڑھا دیئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہم جرنلسٹ ہیں بھائی۔ اس لئے ذرا [illegible] ہم کر" عمران نے تنک بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کرنے آئے ہو یہاں"۔۔۔۔ فوجی نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جرنلزم کے سلسلے میں آئے ہیں اور یہاں ہم نے راک اینڈ رول ڈانس کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد جھلایا ہوا تھا۔

"پہلی بار آرہے ہو"۔۔۔۔ فوجی نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے غصے کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"نہیں۔ ہم پیدا ہی یہیں ہوئے تھے۔ بشرطیکہ یہ ایکریمیا کی ریاست مچگتا ہو۔ بھائی کاغذات میں سب درج ہے۔ پڑھ لو"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد چڑچڑا تھا۔

فوجی نے سائیڈ پر کھڑے ایک فوجی کو اشارہ کیا تو وہ فوجی بجلی کی سی تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب آگیا۔

"ان کو چیف کے پاس لے جاؤ۔ یہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی جرنلسٹ بن گئے ہیں۔ جاؤ"۔۔۔۔ اس فوجی نے کاغذات بغیر پڑھے اس فوجی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ اور سنو۔ اگر بھاگنے کی کوشش کی تو گولیوں سے بھون دیئے جاؤ گے"۔۔۔۔ دوسرے فوجی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"کیوں ہم بھاگیں گے کیوں۔ ویسے اگر تمہیں اپنے متعلق کوئی غلط فہمی ہو تو مجھ سے ریس لگا لو۔ میں نے ورلڈ ریس کے چیمپئن کا دوڑتے دوڑتے انٹرویو لیا تھا۔ اور میں اس سے دو قدم آگے ہی رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے تھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی بہت باتیں کرتے ہو۔ بہرحال چیف تمہیں اچھا سبق دے گا۔ ادھر آؤ۔ ادھر کمرے کی طرف"۔۔۔۔ فوجی سپاہی نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ ان دونوں کو لے کر ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ جس میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک اونچی نشست کی کرسی موجود تھی۔ لیکن کرسی خالی تھی۔ جب کہ ایک لمبا تڑنگا فوجی جس کے کاندھوں پر میجر رینک کے نشانات موجود تھے دروازے کے قریب نکل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر واقعی انتہائی سخت گیری کے آثار موجود تھے۔ ان دونوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ چونک کر ان کی طرف مڑا۔

"کیا بات ہے۔ کون ہیں یہ"۔۔۔۔ میجر نے ساتھ آنے والے سپاہی سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"کارٹر نے بھیجا ہے۔ یہ اس سے الجھ پڑے ہیں"۔۔۔۔ سپاہی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کاغذات میجر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ میجر نے ایک لمحے کے لئے غور سے عمران اور ٹائیگر کی طرف دیکھا اور پھر فوجی کے ہاتھ سے کاغذات لے کر انہیں غور سے دیکھنے لگا۔ فوجی دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"تو تم جرنلسٹ ہو۔ ڈیلی نیوز کے سپیشل رپورٹرز"۔۔۔۔ میجر نے سر اٹھا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے کرخت لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"شکر ہے۔ جوہنبرگ میں کوئی پڑھا لکھا آدمی تو ملا۔ ورنہ میرا تو خیال تھا یہاں سارے ان پڑھ رہتے ہیں۔ سب کچھ کاغذات میں لکھا ہوا ہے۔ لیکن وہ کاؤنٹر پہ بیٹھا احمق یہ بات مجھ سے پوچھ رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا تم میرے آدمی کو احمق کہہ رہے ہو۔ اور وہ بھی میجر یورو کے سامنے"۔۔۔۔ میجر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سنو میجر یورو۔ میں ایکریمیا کے سب سے بڑے اخبار کا رپورٹر ہوں۔ سمجھے۔ میرے تعلقات جہاں ایکریمیا کے صدر سے ہیں۔ وہاں تمہارے جنرل بارٹر سے بھی ہیں۔ سمجھے۔ اس لئے میرے سامنے آنکھیں نکال کر بات کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ اب تک میں خاموش ہوں ورنہ میرے لکھے ہوئے چند الفاظ تمہارے کاندھوں پہ لگے ہوئے یہ بیج اتار سکتے ہیں۔ سمجھے۔ یہ ہم ساؤتھ افریقہ میں آئے ہیں یا کسی جیل خانے میں۔ یہاں ہم سے اس طرح قدم قدم پہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ جیسے ہم منشیات بیچتے ہوئے پکڑے گئے ہوں"۔۔۔۔ عمران کی جھلاہٹ پورے عروج پر تھی۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھو۔ ابھی میں چیک کرتا ہوں"۔۔۔۔ میجر یورو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن بہرحال اس کا لہجہ پہلے سے نرم تھا۔ اور خود وہ کاغذات اٹھائے میز کی سائیڈ سے گھوم کر اونچی نشست والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔ عمران اور ٹائیگر سامنے صوفے پہ بیٹھ گئے۔ جب کہ وہ فوجی خاموشی سے ایک طرف

کھڑا تھا۔ عمران چونکہ مکمل انتظام کر کے آیا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔

میجر یورو نے کاغذات سامنے میز پہ رکھ کر ان پہ پیپر ویٹ رکھا۔ اور پھر پاس پڑا ہوا ٹیلی فون اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"میجر یورو چیف آف جوہنبرگ ائیرپورٹ سپیکنگ"۔۔۔۔ میجر یورو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ چونکہ عمران اور ٹائیگر اس کی کرسی سے کافی دور بیٹھے تھے۔ اس لئے دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز ان تک نہ پہنچ سکتی تھی۔

"یہاں ابھی فلائٹ سے آپ کے دو سپیشل رپورٹر آئے ہیں ان میں سے ایک کا نام جیک اور دوسرے کا نام میک ہے۔ میک کے پاس کیمرہ بھی ہے۔ اور اس کے کاغذات میں اسے سپیشل پریس فوٹوگرافر دکھایا گیا ہے۔ کیا یہ دونوں باقاعدہ اجازت نامے لے آئے ہیں"۔۔۔۔ میجر یورو کا لہجہ اس بار خاصا نرم تھا۔ پھر وہ دوسری طرف سے بات سنتا رہا۔

"دیکھئے یہاں ہنگامی حالات کی وجہ سے انتہائی سخت چیکنگ ہو رہی ہے۔ میں ان دونوں کے حلیے بتا دیتا ہوں۔ آپ کنفرم کر دیں تاکہ میری تسلی ہو جائے"۔۔۔۔ میجر یورو کا لہجہ پہلے سے زیادہ نرم پڑ گیا تھا۔ دوسری طرف سے کافی دیر تک کچھ کہا جاتا رہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ بالکل یہی حلیے ہیں۔ تھینک یو سر۔ اب

Admin @ www.hibuddiez.com

"شکریہ" ـــــ میجر یورد نے کہا۔ اور میرا مکمل اطمینان ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ویسے اب اس کے چہرے پر بے بسی کے ایسے آثار موجود تھے جیسے کسی شکاری کے جال میں آیا ہوا پرندہ جال کاٹ کر اڑ جانے میں کامیاب ہو گیا ہو۔

"ادھر آؤ۔ جا کر کاغذات پر اوکے کی مہریں لگوا لاؤ۔ یہ واقعی اوکے ہیں" ـــــ میجر یورد نے کاغذات اٹھا کر ایک طرف کھڑے فوجی کو دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ـــــ فوجی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور کاغذات لے کر وہ اسی تیزی سے باہر نکل گیا۔

"آئی ایم سوری مسٹر جیک اینڈ میک۔ آپ خیال نہ کیجئے گا۔ ان دنوں اس قدر سخت چیکنگ ہو رہی ہے کہ ہمیں بعض اوقات اپنے آپ پر بھی شک ہونے لگتا ہے" ـــــ میجر یورد اب مکمل طور پر ہتھیار ڈال چکا تھا۔

"کیوں۔ کیا عالمی دہشت گرد کی آمد کا خطرہ ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اسی طرح جھلایا ہوا تھا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ویسے آپ اگر آف دی ریکارڈ سمجھیں تو میں بتا دوں" ـــــ میجر یورد نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب حیرت انگیز طور پر رام ہو چکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ آف دی ریکارڈ ہی سہی۔ ویسے بھی میرا کرائم رپورٹری سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو عالمی شخصیات کے انٹرویو کا سپیشلسٹ ہوں۔ میں نے دنیا بھر کے سربراہوں کے انٹرویو لئے ہیں اور سارے سربراہ ہر وقت یہ خواہش رکھتے ہیں کہ جیک ان کا انٹرویو لے۔ کیونکہ وہ اربوں ڈالر کی پبلسٹی کریں تب بھی ان کا نام اس قدر قابل احترام نہیں ہو سکتا جتنا میرے ایک انٹرویو سے ہوتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"جناب کرنل ونیڈن صاحب ساؤتھ افریقہ اور یمنیبیا کے نئے انتظامی سربراہ بنائے گئے ہیں۔ ایکریمیا سے آئے ہیں۔ وہاں کی کسی سپیشل ایجنسی کے آدمی ہیں۔ جنرل بارڈر نے خود اپنے ہاتھوں سے انہیں ریڈ کارڈ دیا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ ایشیا کے کسی ملک کے کچھ ایجنٹ یہاں تخریب کاری کے لئے آ رہے ہیں ان کے لئے کرنل ونیڈن نے اس قدر سخت چیکنگ کے آرڈرز جاری کر دیئے ہیں کہ بعض اوقات ہم خود مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ یہاں انہوں نے جدیدترین میک اپ واشر فٹ کرائے ہیں۔ ایک ایک آدمی کی چھان بین ہو رہی ہے۔ اس لئے یہاں تو کیا یہاں سے باہر نکلنے کے بعد جب تک کوئی اجنبی واپس نہ چلا جائے اس کی مکمل نگرانی ہو گی۔ اور اجنبی تو ایک طرف مقامی بھی اگر باہر سے آئیں تو ان کی بھی نگرانی ہوتی ہے" میجر یورد نے جواب دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی فوجی اندر داخل ہوا۔

"سر۔ مہریں لگ گئی ہیں" ـــــ فوجی نے مودبانہ انداز میں کہا اور کاغذات میجر کی طرف بڑھا دیئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اچھا ٹھیک ہے۔ سنو۔ دو کوک لے آؤ۔ یہ معزز لوگ ہیں جاؤ"۔۔۔۔ میجر نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور فوجی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"لیکن کیا وہ ایجنٹ جن ہیں یا بھوت کہ بغیر کاغذات کے جو ہنبرگ آ جائیں گے۔ بھائی کاغذات چیک کر لو اور بات ختم"۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ وہ ایجنٹ میک اپ کے ماہر بتائے گئے ہیں اور کاغذات تو نقلی بھی بن سکتے ہیں"۔۔۔۔ میجر لوردو نے کہا۔

"تب تو ہو گئی چیکنگ۔ آخر تم کیا کرو گے"۔۔۔۔ عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نگرانی۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔ بہرحال میری ڈیوٹی تو یہاں ایئرپورٹ تک ہی ہے۔ باقی شہر والے جانیں اور ان کا کام"۔۔۔۔ میجر لوردو نے کہا۔ اسی لمحے فوجی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی کوک کی دو بوتلیں تھیں۔ اس نے ایک ایک بوتل عمران اور ٹائیگر کے سامنے رکھ دی۔

"لیجئے"۔۔۔۔ میجر لوردو نے کہا۔

"شکریہ میجر لوردو۔ یہ کرنل ونیڈن کہاں پائے جاتے ہیں"۔ عمران نے بوتل سپ کرتے ہوئے پوچھا۔

"کرنل ڈوجان کے دفتر میں ان کا ہیڈ کوارٹر ہے اور کرنل ڈوجان کا دفتر تھرڈ تھری چھاؤنی کے اندر ہے"۔۔۔۔ میجر لوردو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ہو گا ہمیں کیا۔ اوکے۔ تھینک یو میجر لوردو"۔۔۔۔ عمران نے آدھی پی ہوئی بوتل میز پر رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر جو اس دوران مکمل طور پر خاموش رہا ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"البتہ ایک درخواست ہے۔ آپ جنرل بارڈ سے میری شکایت نہ کریں وہ بہت سخت آدمی ہیں"۔۔۔۔ میجر لوردو نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

باہر آ کر وہ ایئرپورٹ بلڈنگ سے باہر آئے۔ یہاں ایک طرف ٹیکسی سٹینڈ تو موجود تھا۔ لیکن وہاں صرف دو ٹیکسیاں ہی کھڑی تھیں باقی جگہ خالی تھی۔

"میرا اندازہ درست نکلا۔ ہمارے متعلق اطلاع یہاں پہلے ہی پہنچ چکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے کوئی جواب دینے کی بجائے سر ہلا دیا۔

"ہوٹل فائیو سٹار"۔۔۔۔ عمران نے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹائیگر خاموشی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے بغیر کوئی جواب دیئے میٹر ڈاؤن کیا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک درمیانے درجے کے ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی۔ عمران نیچے اترا۔ اس نے بٹوہ نکالا اور میٹر دیکھ کر ایک نوٹ بٹوے سے نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے خاموشی سے نوٹ لیا۔ جیب

Admin @ www.hibuddiez.com

سے بقایا نکالا اور گن کو عمران کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"آؤ میک" ـــــ عمران نے اتر کر پیچھے کھڑے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔ اور پھر وہ اطمینان سے چلتے ہوئے ہوٹل کے اندر کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔ ہوٹل میں سارے سفید فام لوگ موجود تھے۔ البتہ سرونٹ اور اس قسم کا کام کرنے والے سیاہ فام تھے جو بڑے سہمے ہوئے اور خوف زدہ سے لگ رہے تھے۔

"ایک ڈبل بیڈ" ـــــ عمران نے کاغذات کاؤنٹر پر کھڑی خوب صورت سفید فام لڑکی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کتنے دنوں کے لئے" ـــــ لڑکی نے کاغذات کھول کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتہ" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور لڑکی نے رجسٹر میں کاغذات دیکھ کر اندراج کرنا شروع کر دیا

"سو ڈالر" ـــــ لڑکی نے اندراجات کرنے کے بعد کاغذات واپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ایک بار پھر بٹوہ نکالا اور سو ڈالر کا نوٹ نکال کر لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔ لڑکی نے کیش مشین پر رسید بنائی اور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے عقب میں لگے کی بورڈ سے ایک چابی نکال کر رسید اور چابی عمران کی طرف بڑھا دی۔

"یہ لیجئے۔ کمرہ نمبر بارہ۔ تیسری منزل" ـــــ لڑکی نے کہا۔

"شکریہ" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور چابی اور رسید لے کر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ

کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ کمرہ خاصا آرام دہ تھا۔ عمران نے دروازہ بند کیا۔

"او بھئی میک۔ اب بیٹھ کر پلاننگ کرو کہ یہاں کا تازہ ترین سیاسی فیچر کس طرح بن سکتا ہے" ـــــ عمران نے ایک آرام کرسی پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے جیک۔ سیاسی فیچر بغیر جنرل بارڈر کے انٹرویو کے مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے پہلے تو جنرل بارڈر کے انٹرویو کا انتظام کیا جائے۔ پھر کچھ اور سوچا جائے گا" ـــــ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جنرل بارڈر سے انٹرویو کا وقت کس کے ذریعے لیا جائے۔ یہی بات میں سارے راستے سوچتا آیا ہوں۔ میرا خیال ہے یہاں کے مشہور رپورٹر جان سمتھ سے بات کی جائے۔ وہ ہمارا پیشہ ور بھائی ہے۔ وہ ضرور ہماری مدد کرے گا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے میز پر رکھا ہوا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکا لیا۔

"بالکل۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ ہمارے اخبار سے پہلے انٹرویو چھاپ لے۔ پھر تو ہمارا ایڈیٹر پاگل ریچھ کی طرح ہم پر چڑھ دوڑے گا" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ارے احمق ہو گئے ہو۔ جو انٹرویو جیک نے لکھنا ہے وہ جان سمتھ دس بار مر کر بھی نہیں لکھ سکتا" ـــــ عمران نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایکس چینج آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ساؤتھ نیوز کے چیف رپورٹر جان سمتھ سے بات کراؤ ہماری" عمران نے کہا۔

"نمبر بتائیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا

"ارے تم یہاں کے مشہور جرنلسٹ کا نمبر نہیں جانتے کیسے آپریٹر ہو۔ کیا صرف لڑکیوں کے فون نمبر ہی یاد رہتے ہیں تمہیں۔ اگر یہ بات ہے تو پھر ایسا کرو دیرا جون کا نمبر ملادو وہ بھی تو اسی اخبار کی کرائم رپورٹر ہے" ۔۔۔ عمران نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ جناب۔ میں ڈائریکٹری سے نمبر دیکھ لوں۔ یہاں سے آج تک ان نمبروں سے کبھی کال نہیں کی گئی" ۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے آپریٹر کی قدرے نرم آواز سنائی دی۔

"آپ ریسیور رکھ دیں جناب۔ میں انہیں ٹریس کرتا ہوں۔ پھر آپ کو کال کر دوں گا" ۔۔۔ چند لمحوں بعد آپریٹر نے جواب دیا اور عمران نے منہ بناتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے۔ یہاں صحافیوں کی کوئی قدر ہی نہیں ہے۔ ایکریمیا میں تو جرنلسٹوں کے نمبر آپریٹروں کو اے۔ بی۔ سی کی طرح یاد رہتے ہیں۔ عجیب ملک ہے یہ" ۔۔۔ عمران نے ریسیور رکھ کر انتہائی جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ دیرا جون کون ہے۔ میں نے پہلے تو اس کا نام نہیں سنا" ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑی خوب صورت لڑکی ہے۔ جرنلسٹ نہ ہوتی تو یقیناً حسینہ عالم ہوتی۔ بس مقدر خراب کہ صحافی بن گئی۔ اب زبردستی آنکھوں پہ موٹے شیشوں کی عینک چڑھائے رکھتی ہے۔ کرائم رپورٹر ہے۔ پتہ ہے کس نے بتایا ہے مجھے اس کے متعلق۔ وہ فیچر رائٹر ہے نان ڈیوڈ آرنلڈ۔ اس نے بتایا تھا۔ وہ تو پاگل ہے اس پر اس کے پاس کئی فوٹو ہیں اس کے۔ ویسے یار ایک بات ہے لڑکی ہے زبردست" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر ہنس پڑا۔

"ارے پھر تو ضرور اس سے ملا جائے اور کچھ نہیں تو چند اچھے پوز ہی مل جائیں گے" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہیں تو بس پوزوں کی پڑی رہتی ہے۔ تمہیں تو چڑیل بھی نظر آجائے تو بجائے ڈرنے کے تم اس کے پوز بنانے شروع کر دو گے۔ ارے کیا رکھا ہے بے جان تصویروں میں۔ حقیقت حقیقت ہوتی ہے مسٹر میک" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے تو جو لطف تصویر دیتی ہے۔ وہ حقیقت دے ہی نہیں سکتی" ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ عمران نے کہا۔

"جان سمتھ تو ہمبیلک گئے ہوئے ہیں جناب۔ البتہ دیرا جون موجود ہیں ان سے بات کراؤں" ۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ارے ضرور کراؤ ۔ کچھ نہ کچھ تو کراؤ " ۔۔۔ عمران نے جھلا کر کہا ۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رسیور پر ایک نسوانی آواز ابھری۔ "یس ۔ ویرا اسپیکنگ " ۔۔۔ بولنے والی کا لہجہ بے حد مترنم تھا ۔

"یس ڈیلی نیوز ایکریمیا کا سپیشل رپورٹر جیک بول رہا ہوں مس ویرا جون ۔ ہمارے نیچر رائٹر ڈیوڈ آرنلڈ نے کہا تھا کہ جوہنبرگ جا کر ویرا جون سے ضرور ملنا ۔ اور دیکھو میں نے یہاں آتے ہی سب سے پہلے تم سے رابطہ قائم کیا ہے ۔ ارے ہاں ۔ یہ تمہارے ملک کے فون آپریٹر کیسے ہیں ۔ انہیں کسی جرنلسٹ کا نمبر ہی یاد نہیں ہے ۔ ڈائریکٹریاں دیکھ کر نمبر ڈھونڈتے ہیں ۔ ایکریمیا میں تو جرنلسٹوں کے نمبر پارکوں میں گھومتے ہوئے بچوں کو بھی یاد ہوتے ہیں ۔ کیسا ملک ہے تمہارا ۔ ارے ہاں ۔ ڈیوڈ آرنلڈ نے بتایا تھا کہ تم بے حد خوب صورت ہو ۔ حسینہ عالم بن سکتی ہو ۔ ارے پھر کیوں آ گئی ہو جرنلزم جیسے بور فیلڈ میں ۔ لیکن ایک بات ہے اس نے مجھے تمہارا جو فوٹو دکھایا تھا اس میں تو بس موٹے موٹے شیشوں والی عینک کے پیچھے تمہاری پھٹی پھٹی آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں ۔ ایسی پھٹی ہوئی آنکھیں جیسے تم کسی ڈراؤنی فلم کی ہیروئن ہو جو اندھیرے میں کوئی خوف ناک چیخ سن کر دہشت زدہ ہو گئی ہو ۔ اوہ میں یہ تو تمہیں بتانا ہی بھول گیا کہ میرے ساتھ پریس فوٹو گرافر میک بھی آیا ہوا ہے ۔ کہہ رہا تھا کہ اگر ویرا جون خوب صورت ہے تو میں اس کے پوز بناؤں گا ۔ ویسے ایک بات ہے غضب کے پوز بناتا ہے ۔ ایک

بار اس نے انتہائی بدصورت لڑکی کا اس قدر خوب صورت پوز بنایا کہ فلم انڈسٹری والے اس کے گھر کے چکر لگانے لگ گئے ۔ تو پھر آ رہی ہو ۔ ارے جلدی آؤ ہوٹل فائیو سٹار تیسری منزل کمرہ نمبر بارہ یاد کر لیں ۔ پتہ ایک بار پھر دوہراؤں ۔ ویسے یہ دوہرانے والا مسئلہ ہے ٹیڑھا ، آدمی اب اتنا بھی کند ذہن نہ ہو ۔ او ۔ کے آجاؤ ۔ پھر گپ شپ ہو گی " ۔۔۔ عمران کی زبان ایک بار چلی تو پھر اسی طرح فل سپیڈ چلنے بلکہ سرپٹ دوڑنے لگی ۔

" آپ جرنلسٹ ہیں یا مقرر ۔ بہرحال آپ کا نام اس قدر مشہور ہے کہ مجھے تو خود آپ سے ملنے کا بے حد اشتیاق تھا ۔ میں آ رہی ہوں " ۔۔۔ دوسری طرف سے ویرا جون نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا ۔

" میں بھی مقرر بنتے بنتے جرنلسٹ بن گیا ہوں ۔ لیکن اب بھی میرا دل چاہتا ہے کہ کبھی کبھی سڑک پہ مجمع لگا کر کھڑا ہو جاؤں ۔ تقریر کا جو لطف مجمع پارٹی میں آتا ہے اس کا کوئی بڑے سے بڑا مقرر تصور بھی نہیں کر سکتا ۔ بہرحال آجاؤ " ۔۔۔ عمران نے منہ بنا کر کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا ۔

" لو بھئی کیمرہ تیار کر لو پوز بنانے کے لئے ۔ تمہارا تو کام ہو گیا ۔ میرا البتہ رہ گیا ۔ اب یہ ویرا جون میری ملاقات جنرل بارٹر سے تو کرانے سے رہی ۔ بہرحال دیکھ لیں گے ۔ ابھی کون سی جلدی ہے ۔ ذرا سا ویکھ افریقہ تو دیکھ لیں گھوم پھر کر " ۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ ملحقہ باتھ روم کی طرف

Admin @ www.hibuddiez.com

بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم میں داخل ہو کر شاور کھولا۔ اور پھر جیب میں لگا ہوا ایک قلم نکالا اور اس کے کلپ کو شاور کے قریب کرتے ہوئے مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کلپ کے آخری سرے پر اس طرح روشنی چمک اٹھی جیسے ستارہ جھلملاتا ہے۔ اور عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس نے کلپ کو ایک بار پھر مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اسے دباتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ روکا تو کلپ کے آخری سرے پر دو ستارے جھلملانے لگے اس کے ساتھ ہی قلم سے ہلکی ہلکی ٹک ٹک کی آواز سنائی دینے لگی۔ عمران نے قلم کو کان کے قریب کر لیا۔ ٹک ٹک مسلسل جاری تھی۔ آواز مخصوص وقفوں سے آ رہی تھی۔ یہ مخصوص کوڈ تھا۔ اس لئے عمران کا ذہن ساتھ ساتھ اُسے باقاعدہ اس طرح سمجھتا جا رہا تھا جیسے دوسری طرف سے کوئی بول رہا ہو۔ چند لمحوں بعد آواز بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی کلپ پر چمکنے والے ستارے بھی غائب ہو گئے۔ عمران مخصوص انداز میں کلپ کو دیر کی طرف دباتا رہا۔ پھر قلم کو واپس جیب میں ڈال کر اس نے شاور بند کیا۔ اور باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

صفدر، جولیا اور تنویر تینوں بڑے مطمئن انداز میں سپیشل ٹرین کے ایک ڈبے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ ٹرین مصر کے دارالحکومت قاہرہ سے چلتی تھی۔ اور پھر سوڈان اور زائرے سے گزرتی ہوئی انگولا میں داخل ہو کر وہاں سے نمیبیا اور پھر ساؤتھ افریقہ کو کراس کرتی ہوئی اس کی آخری بندرگاہ بندر الزبتھ جا کر ختم ہو جاتی تھی۔ یہ ٹرین ایکریمیا کا ایک نجی گروپ چلاتا تھا۔ ٹرین بے حد آرام دہ اور جدید تھی۔ اور اس قدر انتہائی رفتار سے چلتی تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے پٹڑی پر چلنے کی بجائے ہوا میں اڑتی جا رہی ہو۔ لیکن ڈبوں کا بیلنسنگ سسٹم ایسا تھا کہ اندر معمولی سا ہچکولا بھی نہ آتا تھا۔ اور اس ٹرین کے متعلق ہی مشہور تھا کہ اگر قاہرہ سے چلتے وقت اس کے ڈبے کے فرش پر پنسل نوک کے بل کھڑی کر دی جائے تو اپنے آخری سٹاپ بندر الزبتھ تک

Admin @ www.hibuddiez.com

پہنچ جانے کے باوجود دینسل نیچے نہ گر سکتی تھی۔ ٹرین میں خاصا رش تھا اور زیادہ تعداد سیاحوں کی تھی۔ ملک ملک کے سیاح اس ٹرین میں بھرے ہوئے تھے۔ لیکن ان میں ایشیائی سیاحوں کی تعداد شاید انگلیوں پر ہی گنی جا سکتی تھی۔ اور یہ بھی زائرے میں اتر جاتے تھے۔ ساؤتھ افریقہ اور اس کی نوآبادی نمیبیا بہت کم لوگ جانے کی ہمت کرتے تھے۔ کیونکہ یہ بات مشہور تھی کہ ساؤتھ افریقہ کے حاکم سفید فام فوجی معمولی سے شبہ پر بغیر پوچھ گچھ کے گولی چلا دیتے تھے۔ حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ ساؤتھ افریقہ کے سفید فام حاکم پوری دنیا کے سیاحوں اور کھلاڑیوں کو ہر وقت خوش آمدید کہنے پر تیار رہتے تھے۔ لیکن چونکہ ساؤتھ افریقہ کی سفید فام حاکم اقلیت سیاہ فام اکثریت پر حکومت قائم رکھنے کے لئے بے پناہ ظلم و تشدد کرتی رہتی تھی۔ اس لئے پوری دنیا کے آزادی اور اصول پسند قومیں ساؤتھ افریقہ سے ہر قسم کا بائیکاٹ کئے رکھتی تھیں۔

صفدر، جولیا اور تنویر تینوں اس وقت ایکریمین سیاحوں کے روپ میں تھے۔ کیونکہ ساؤتھ افریقہ میں ایکریمیوں کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا تھا۔ ان تینوں کے پاس سیاحوں کا مخصوص سامان بھی موجود تھا۔ اور جیبوں میں کاغذات بھی اصلی تھے۔ ساتھ ہی بین الاقوامی سیاحتی ادارہ کی طرف سے مخصوص تصدیقی کارڈ بھی تھا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ واقعی سیاح ہیں اور اس بین الاقوامی ادارے کے رجسٹرڈ ممبرز ہیں۔ اس ادارے کے سیاحوں کو پوری دنیا میں ہر جگہ نہ صرف قدر کی نگاہ سے دیکھا

جاتا تھا۔ بلکہ انہیں خصوصی رعایات بھی دی جاتی تھیں۔

وہ قاہرہ سے ہی ٹرین پر سوار ہوئے تھے۔ اور ان کی منزل انگولا کا ایک بڑا شہر ملنجی تھا۔ ملنجی کے گرد سینکڑوں میل تک انتہائی گھنے جنگلات پھیلے ہوئے تھے۔ اور ٹرین انہی جنگلات میں سے ہی گزر کر ملنجی پہنچتی تھی۔ اس وقت ٹرین ان گھنے جنگلات کے درمیان سے ہی گزر رہی تھی۔ ٹرین کے ٹریک کو محفوظ کرنے کے لئے ٹریک کے ساتھ دونوں اطراف میں لوہے کے بڑے بڑے گارڈر زمین میں نصب کر کے ان پر فولاد کی انتہائی مضبوط جالیاں اس طرح نصب کی گئی تھیں کہ وہ کافی بلندی پر جا کر دوسری طرف کی جالیوں سے مل جاتی تھیں۔ اس طرح ٹریک کے اوپر اور سائیڈوں میں جالیوں کی ایک سرنگ سی بن گئی تھی۔ اس طرح ٹرین نہ صرف جنگلی درندوں سے محفوظ کر دی گئی تھیں بلکہ ان گھنے جنگلوں میں چھپے ہوئے ایسے گروپس سے بھی محفوظ ہو گئی تھی۔ جو زیادہ تر دہشت گردی اور منشیات کے کاروبار میں ملوث رہتے تھے۔

ملنجی خاصا بڑا شہر تھا۔ لیکن اس شہر میں جوئے خانوں، کلبوں اور باروں کی اس قدر کثرت تھی کہ اسے جرائم پیشہ افراد کا شہر کہا جاتا تھا۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ ملنجی جرائم پیشہ افراد کی جنت ہے۔

وہ تینوں ایک ڈبے میں بیٹھے کھڑکیوں سے جنگل کا نظارہ کرنے میں مصروف تھے۔ کہ اچانک ڈبے کا دروازہ کھلا اور ایک انگولین فوجی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ تینوں ملنجی میں اتریں گے" ۔ فوجی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ۔ کیوں آپ کو کوئی اعتراض ہے"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں ٹرین کا چیف گارڈ ہوں مسٹر...." ۔ فوجی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"شمرٹن میکاسے"۔ جواب میں صفدر نے اسی لہجے میں اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"تو مسٹر شمرٹن میکاسے ۔ یہ بات میرے فرائض میں شامل ہے کہ آپ کو آگاہ کر دوں کہ ملنجی میں آپ کی جانوں کی حفاظت حکومت انگولا کی ذمہ داری نہ ہو گی ۔ یہاں بات کرنے سے پہلے گولی مار دی جاتی ہے ۔ اور لاش کی طرف کوئی مڑ کر بھی نہیں دیکھتا اس لئے آپ یہاں کا ارادہ ملتوی کر دیں اور آگے چلے جائیں"۔ فوجی نے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ ملنجی جرائم پیشہ افراد کا گڑھ ہے ۔ لیکن ہم تو سیاح ہیں اور سیاحوں کا احترام تو ہر طبقہ کرتا ہے"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ وہاں اتر کر کیا کرنا چاہتے ہیں"۔ فوجی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"سیاحت ۔ اور ہم نے کیا کرنا ہے ۔ ملنجی دیکھیں گے اس کے گرد پھیلے ہوئے جنگلوں کی جہاں تک ممکن ہو سکا سیر کریں

گے ۔ اور پھر آگے چلے جائیں گے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"وہاں آپ کہاں رہیں گے"۔ فوجی نے پوچھا۔

"کسی بڑے ہوٹل میں ۔ ہمارا ایکریمیا میں شیئرز کا بہت بڑا کاروبار ہے ۔ ہم مفلس اور قلاش سیاح نہیں ہیں ۔ سیاحت البتہ ہمارا شوق ضرور ہے ۔ بہرحال آپ کی ہمدردی کا شکریہ ۔ آپ ہمیں مزید ڈسٹرب نہ کریں تو آپ کی مہربانی ہو گی"۔ صفدر نے اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ کی مرضی ۔ جو میرا فرض تھا وہ میں نے پورا کر دیا مسٹر میکاسے ۔ ویسے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنے خوبصورت ساتھی کو کم از کم آگے بھیج دو ۔ ورنہ ان کی تو ایک بوٹی بھی نہ ملے گی ۔ یہاں کے لوگ ان جیسی خوب صورت لڑکیوں کے سب سے بڑے شکاری ہیں"۔ فوجی نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مس جولیانا اپنی حفاظت کر سکتی ہیں ۔ شکریہ"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔ اور فوجی سر ہلاتا ہوا کمپارٹمنٹ سے باہر نکل گیا۔

"ہم اگر سیاحوں کی بجائے جرائم پیشہ افراد کے روپ میں آتے تو زیادہ بہتر تھا"۔ تنویر نے جواب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیاح وقت پڑنے پر جرائم پیشہ افراد سے بھی بڑے جرائم پیشہ ثابت ہو سکتے ہیں مسٹر پامر"۔ صفدر نے مسکراتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے جواب دیا اور تنویر خاموش ہو گیا۔

"ویسے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ یہاں انگولا میں کونسا شخص نمیبیا کے سلسلے میں ہماری مدد کیسے کر سکے گا" ـــــ جولیا نے کہا۔

"جو تنظیم نمیبیا میں سفید فام ساؤتھ افریقین کے خلاف گوریلا جنگ لڑ رہی ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر انہی جنگلوں میں کہیں واقع ہے۔ اور ہم نے اس کے چیف سے ملنا ہے" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن ایسے ہیڈ کوارٹر تو انتہائی خفیہ ہوتے ہیں۔ وہ ہم اجنبیوں سے کیسے ملاقات کریں گے" ـــــ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"صرف میں نے جانا ہے۔ تنویر اور تم نے یہیں رہنا ہے اس لئے چیف نے مجھے اس بارے میں بریف کیا تھا" ـــــ صفدر نے کہا اور تنویر کی آنکھوں میں یہ سن کر چمک سی ابھر آئی کہ وہ اکیلا جولیا کے ساتھ رہے گا۔

"نہیں۔ ہم تینوں ہی جائیں گے۔ یہ میرا فیصلہ ہے" ـــــ جولیا نے انتہائی کرخت اور فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"جب چیف نے حکم نہیں دیا تو پھر ہم کیسے جا سکتے ہیں" ـــــ تنویر نے کہا۔

"اس وقت میں چیف ہوں۔ اس لئے جو میں کہہ رہی ہوں۔ وہی ہوگا" ـــــ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"ٹھیک ہے مس جولیا۔ جیسے آپ کہیں" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی ٹرین کی رفتار ہلکی ہونی شروع ہو گئی۔

"لنجی آ رہا ہے" ـــــ صفدر نے کہا اور اس کا یہ فقرہ کہتے ہی وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنا سیاحوں والا مخصوص تھیلا کمر پر باندھا۔ اور پھر کمپارٹمنٹ سے باہر نکل کر راہداری میں آ گئے۔ ٹرین کی رفتار لمحہ بہ لمحہ ہلکی ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن جھٹکا بالکل محسوس نہ ہو رہا تھا۔ وہ کمپارٹمنٹس کے درمیان بنی ہوئی راہداری میں چلتے ہوئے بیرونی دروازے والے حصے میں آ گئے۔ وہاں دو بڑی بڑی مونچھوں والے اور لمبے تڑنگے انگولین کھڑے تھے۔ ان کے جسموں پر چست اور بھڑکدار لباس تھے اور انہوں نے گلے میں سرخ رومال باندھے ہوئے تھے۔ سروں پر چھجے دار ہیٹ تھے۔ وہ حیرت سے ان تینوں کو دیکھنے لگے۔ خاص طور پر ان کی نظریں جولیا پر جمی ہوئی تھیں۔ اور آنکھوں میں پُراسرار سی چمک ابھر آئی تھی۔

"آپ سیاح ہیں۔ میرا نام بوبو ہے۔ اور میں یہاں لنجی میں ایک کلب کا منیجر ہوں۔ اور یہ میرا ساتھی ٹوبی ہے۔ آپ یہیں اتریں گے۔ کس کے پاس جانا ہے آپ کو" ـــــ بوبو نے بڑے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم جیگر کے مہمان ہیں اور اسی کی دعوت پر یہاں آئے ہیں" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ مڈنائٹ کلب کا مالک۔ ٹھیک ہے۔ اچھا آدمی ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

تمہارا خصوصی خیال رکھے گا۔ کیا اس کا آدمی یہاں اسٹیشن پر ہمیں لینے آئے گا۔ یا ہم تمہیں اس تک پہنچا دیں"۔۔۔ بوہو نے کہا

"یہ تو پتہ نہیں۔ اسٹیشن آئے گا تو پتہ چلے گا"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔ اسی لمحے اسٹیشن کی حدود شروع ہو گئی تھی۔ یہ ایک عام اور سادہ سا اسٹیشن تھا۔ گاڑی ایک طویل پلیٹ فارم پر رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے دروازے بھی کھل گئے۔ پلیٹ فارم پر اس طرح کے کئی سرخ رومالوں والے ادھر ادھر کھڑے نظر آ رہے تھے۔ دروازہ کھلتے ہی وہ سب ایک ایک کر کے نیچے اتر آئے۔ گاڑی میں سے اترنے والے یہاں زیادہ تر بوہو جیسے ہی لوگ تھے۔ سیاح ایک بھی نہ تھا۔ اس لئے وہ تینوں ہی پورے پلیٹ فارم میں سب سے نمایاں نظر آ رہے تھے۔

اسی لمحے ایک طرف کھڑا ہوا لمبا تڑنگا نوجوان تیزی سے بڑھتا ہوا ان کی طرف آیا۔ بوہو اور اس کے ساتھی نے اسے دیکھ کر منہ بنایا اور پھر ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

"مجھے جگیم نے بھیجا ہے۔ میرا نام ٹام ہے"۔۔۔ اس لمبے تڑنگے نوجوان نے ان تینوں کے قریب آ کر کہا۔

"مسٹر جگیم نے مہربانی کی ہے۔ مسٹر ٹام۔ اور آپ کا بھی شکریہ" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیئے میرے ساتھ"۔۔۔ ٹام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ایک سائیڈ پر بنی ہوئی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ عمارت سے گزر

کر وہ دوسری طرف آئے تو یہاں ایک طرف سرخ رنگ کی ایک بڑی سی جیپ موجود تھی۔ ٹام نے سب کو جیپ پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور ان کے سوار ہوتے ہی ٹام جو سٹیئرنگ پر بیٹھا تھا جیپ آگے بڑھا دی۔ ملنجی شہر چھوٹا ہونے کے باوجود خاصا صاف ستھرا شہر تھا۔ ویسے یہاں ہر طرف عمارتی لکڑیوں کے بڑے بڑے ڈھیر موجود تھے اور سڑکوں پر بھی بڑے بڑے ٹرالر لکڑیاں اٹھائے دوڑتے نظر آ رہے تھے۔ صفدر سمجھ گیا کہ یہ شہر جنگل کے وسط میں ہونے کی وجہ سے لکڑی کی بہت بڑی منڈی بن گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں خوب رونق تھی۔

"آپ کا جگیم سے رابطہ کیسے ہوا"۔۔۔ ٹام نے جیپ چلاتے ہوئے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فون پر"۔۔۔ صفدر نے مختصر سا جواب دیا اور ٹام بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ تو ظاہر ہے فون پر ہی ہونا تھا۔ کیونکہ آپ کے چہرے بتا رہے ہیں کہ آپ تینوں یہاں پہلی بار آتے ہیں۔ لیکن میرا مطلب تھا کہ جگیم اور آپ کے درمیان رابطہ کون بنا ہے"۔۔۔ ٹام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"صرف ہم یہاں پہلی بار نہیں آئے بلکہ انگولا میں ہی پہلی بار آئے ہیں۔ ایکریمیا میں ہمارا ایک دوست جگیم کا بھی دوست ہے۔ اس کے ذریعے بات ہوئی ہے"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"پھر تو آپ کے دوست نے زیادتی کی ہے کہ اس نے آپ کو یہ نہیں بتایا کہ آپ اس قدر خوب صورت لڑکی کو یہاں ساتھ لا

Admin @ www.hibuddiez.com

کرپورے ملبنی میں ایک زلزلہ پیدا کر دیں گے۔ یہاں تو خوب صورت لڑکیاں بہت بڑا تحفہ سمجھی جاتی ہیں اور مس.....“ —— ٹام بات کرتے کرتے رک گیا۔

”جولیانا“ —— صفدر نے نام بتلاتے ہوئے کہا۔

”مس جولیانا تو ویسے بھی لاکھوں میں ایک ہیں“ —— ٹام نے فقرہ مکمل کر دیا۔

”کیوں۔ یہاں لڑکیاں موجود ہی نہیں ہیں“ —— صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ارے نہیں۔ یہاں لڑکیوں کی کوئی کمی نہیں ہے مسٹر.....“ —— ٹام ایک بار پھر بات کرتے کرتے رک گیا۔

”شرٹن میکاسے“ —— صفدر نے اس بار اپنا نام بتا دیا۔

”مسٹر میکاسے۔ لڑکیوں کی کمی نہیں ہے۔ لیکن بات خوب صورت لڑکیوں کی ہو رہی تھی۔ مس جولیانا جیسی خوب صورتی تو شاید ملبنی نے پہلے کبھی نہ دیکھی ہو“ —— ٹام نے کہا۔

”مس جولیانا صرف خوب صورت ہی نہیں اور بھی بہت کچھ ہیں۔ ہو سکتا ہے —— ملبنی شہران کی وجہ سے واقعی زلزلے کی زد میں آجائے۔ بہر حال اب آپ یہ ٹاپک ختم کر دیں“ —— صفدر نے کہا اور ٹام نے سر ہلا دیا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جیپ ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی۔ عمارت پر مڈ نائٹ کلب کا جہازی سائز کا بورڈ موجود تھا۔ جیپ عمارت کے صدر دروازے

پر جا کر رک گئی۔

”آیئے“ —— ٹام نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اور اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

ٹام عمارت کے مین گیٹ میں سے اندر —— جانے کی بجائے دائیں ہاتھ خالی —— راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر عمارت کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے وہ اس کے عقب میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک اور چھوٹی سی عمارت موجود تھی۔ اس کے برآمدے میں دس مسلح افراد بڑے مستعد انداز میں کھڑے تھے۔ وہ سب چونک کر صفدر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی نہ بولا۔ اور ٹام انہیں لے کر ایک دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے دستک دی۔

”یس“ —— اندر سے ایسی آواز سنائی دی جیسے بھیڑیا غرایا ہو۔ اور ٹام نے بڑے مؤدبانہ انداز میں دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ ساتھ ہی اس نے صفدر اور اس کے ساتھیوں کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔ اور صفدر، جولیا اور تنویر تینوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا۔ جس کے آخری حصے میں ایک بڑی سی میز موجود تھی جس کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے اور اوپر کو کھڑے تھے۔ چہرے پر بے شمار زخموں کے نشانات تھے۔ قد چھوٹا لیکن جسم بے حد ٹھوس تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھا تھا۔ اور اس کرسی کے دونوں بازوؤں پر دو لڑکیاں چست لباس پہنے ہاتھوں میں شراب کی بوتلیں پکڑے چڑھی

Admin @ www.hibuddiez.com

بیٹھی تھیں۔ جب کہ اس گینڈے نما آدمی کے ہاتھ میں جام تھا۔
اس کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ تھیں۔

"ارے اوہ۔ واہ۔ خوب صورت چیز آ گئی ہے۔ بڑے عرصے بعد۔ واہ واہ۔ جاؤ تم دفع ہو جاؤ"۔۔۔۔ اس گینڈے نما آدمی نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور لڑکیاں اس کے اس طرح اٹھ کر کھڑے ہونے کی وجہ سے کود کر فرش پر کھڑی ہو گئی تھیں۔ اس گینڈے نما آدمی کی آنکھیں اس طرح جولیا سے چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ اس کے منہ سے بے ربط سے الفاظ نکل رہے تھے۔ لڑکیاں دفع ہو جانے کا سن کر تیزی سے عقبی دروازے سے باہر نکل گئیں۔

"تمہارا نام جیگر ہے"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہاں میرا نام ہی جیگر ہے۔ ٹام تمہیں لے آیا ہے۔ بڑی خوشی ہوئی۔ ویسے مجھے ذرا برابر بھی اس بات کا خیال نہ تھا کہ اس قدر خوب صورت لڑکی میری مہمان بننے والی ہے۔ ورنہ میں خود اسٹیشن پر آتا"۔۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے میز کی سائیڈ سے نکل کر صفدر اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ جولیا تو بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑی تھی۔ لیکن تنویر کے چہرے پر شدید تناؤ کے آثار نمایاں تھے۔

"میرا نام شرٹن میکلے ہے۔ یہ ہیں مس جولیانا اور یہ ہیں مسٹر پامر"۔۔۔۔ صفدر نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جولیانا۔۔۔ واہ۔ نام بھی خوب صورت ہے"۔۔۔۔ جیگر نے

کہا۔ اور بجائے صفدر کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھانے کے جلدی سے اس نے جولیا کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی اور چہرے پر شیطانیت ناچنے لگی تھی۔

"تم جیسے تھرڈ کلاس بدمعاشوں سے ہاتھ ملانا میں توہین سمجھتی ہوں مسٹر جیگر۔ اور یہ بھی سن لو کہ اب اگر تم نے میرے متعلق کوئی غلط لفظ منہ سے نکالا تو تمہارے یہ دونوں جبڑے ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ جی دار بھی ہو۔ بہت خوب۔ مجھے بھی ایسی ہی لڑکیاں پسند ہیں۔ یہ مری ہوئی چھپکلیاں تو مجبوراً برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ بہرحال بیٹھو۔ اور بتاؤ کیا پیو گے"۔۔۔۔ جیگر نے ڈھیٹوں کی طرح ہنستے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم پینے پلانے کی بات چھوڑو جیگر۔ یہ بتاؤ کہ ہمیں زیرو پوائنٹ پر کیسے پہنچاؤ گے"۔۔۔۔ صفدر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پہنچا دوں گا۔ جلدی کیا ہے۔ دو چار روز میرے پاس رہو۔ پھر چلے جانا۔ ہاں اگر تم دونوں جانا چاہتے ہو تو ابھی بھجوا دیتا ہوں۔ مس کو یہاں چھوڑ جاؤ۔ یہ بعد میں آ جائیں گی"۔۔۔۔ جیگر نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میکلے۔ میرا خیال ہے اس پاگل کتے کو گولی مارنی ہی پڑے گی"۔۔۔۔ اچانک تنویر نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے بات البتہ فرانسیسی زبان میں کی تھی تاکہ جیگر سمجھ نہ سکے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"نہیں۔ یہ بین ذریعہ ہے۔ اس کے بغیر ہم آگے نہ جا سکیں گے اس لئے تم خاموش رہو" ـــــ صفدر نے اُسی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم دونوں کس زبان میں باتیں کر رہے ہو۔ فرانسیسی لگتی ہے" جیگر نے چونک کر کہا۔

"ہم سیاح ہیں۔ اس لئے ہمیں تمام زبانیں آتی ہیں۔ اور مسٹر جیگر۔ تم سے بات تو یہی ہوئی تھی کہ تم ہمیں یہاں پہنچنے کے فوراً بعد زیرو پوائنٹ پر پہنچا دو گے" ـــــ صفدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہوئی تھی۔ لیکن اس وقت مجھے یہ معلوم تو نہ تھا کہ مس جولیانا بھی ساتھ ہو گی۔ ویسے تو میں کسی بُرے ارادے سے نہیں کہہ رہا۔ مس جولیانا کا یہاں میرے کلب میں چند دن رہنا میرے لئے باعث شہرت ہو گا۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں۔ اگر تم دونوں جانا چاہو تو میں ابھی تمہیں روانہ کر دیتا ہوں۔ میرا وعدہ رہا کہ مس جولیانا ہر لحاظ سے یہاں محفوظ رہیں گی اور حفاظت سے چند دن بعد پہنچا دی جائیں گی" ـــــ جیگر اب مکاری پر اتر آیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے۔ مس جولیانا کو اس بات پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ اگر تم ہم تینوں کو پہلے زیرو پوائنٹ پر پہنچا دو۔ اور مس جولیانا یہ دیکھ کر کہ زیرو پوائنٹ کہاں ہے تمہارے آدمیوں کے ساتھ واپس آجائیں گی۔ پھر جب تمہاری شہرت ہو جائے انہیں بھجوا دینا۔ کیوں مس جولیانا" ـــــ صفدر نے بھی سوچا کہ اس

آدمی کے ساتھ مکاری سے ہی کام لینا چاہیے۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ کم از کم مجھے پتہ تو چلے کہ یہ زیرو پوائنٹ ہے کیا بلا۔ اور اگر جیگر لیت و لعل کرے تو میں خود وہاں پہنچ جاؤں۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ جیگر اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اور اگر نہ بھی کرے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں" جولیانا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں۔ میں خود تمہارے ساتھ جاؤں گا" ـــــ جیگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"ٹامی۔ جیپیں تیار کرو۔ ہم نے ابھی مارچیا جانا ہے۔ دو جیپیں کافی ہیں۔ اور میرے علاوہ چار آدمی" ـــــ جیگر نے بڑے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہم نے جنگل میں دور تک جانا ہے۔ اس لئے مجبوراً آدمی ساتھ لے جانے پڑتے ہیں" ـــــ جیگر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب آپ بتائیں کہ کیا پینا پسند فرمائیں گے" ـــــ جیگر کا لہجہ اب یک لخت بدل گیا تھا۔

"کچھ نہیں" ـــــ صفدر نے کہا اور جیگر سر ہلا کر رہ گیا۔

پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو جیگر نے رسیور اٹھا لیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس" ـــــ جیگر نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ آدمی اور جیپیں تیار ہیں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے" ـــــ جیگر نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ چلیں ـــــ یہ کام جس قدر جلد ہو جائے اچھا ہے" ـــــ جیگر نے کہا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا صفدر، جولیا اور تنویر تینوں خاموشی سے اٹھے اور اس کے پیچھے چلتے ہوئے دروازے سے باہر برآمدے میں آ گئے۔ جہاں سامنے دو بڑی انتہائی طاقتور انجن والی جیپیں کھڑی تھیں۔ ان کے ساتھ چار خاصے ٹھوس جسموں اور شکل و صورت سے چھٹے ہوئے غنڈے نظر آنے والے چار آدمی بھی چست لباس پہنے مؤدب کھڑے تھے۔ ان کے کاندھوں سے سب مشین گنیں لٹک رہی تھیں اور بیلٹوں کے سائیڈ ہولسٹروں میں سے بھاری ریوالوروں کے دستے بھی جھانک رہے تھے۔

"آؤ ادھر۔ میرے ساتھ بیٹھو" ـــــ جیگر نے آگے والی جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ خود اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جب کہ صفدر اس کے ساتھ والی سیٹ پر اور تنویر اور جولیا عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ جیگر کے چاروں مسلح ساتھی عقبی جیپ پر بیٹھے اور پھر دونوں جیپیں بیک وقت سٹارٹ ہوئیں اور تیزی سے گھوم کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھنے لگیں۔

میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل ونیسٹن نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ کرنل ونیسٹن" ـــــ کرنل ونیسٹن نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس میں اسے۔ فور بول رہا ہوں۔ دو ایکریمین جرنلسٹ آئے ہیں۔ دونوں نوجوان ہیں۔ میک اپ واشر سے وہ کلیر ہو گئے تھے۔ لیکن چیکنگ کاؤنٹر پر انہوں نے چیکنگ کرنے والے سے بدتمیزی سے بات کی۔ جس پر انہیں انچارج میجر کے پاس بھجوا دیا گیا۔ وہاں انچارج میجر نے خود ان کے کاغذات او۔ کے کے لئے بھجوائے اور پھر انہیں کوک پلایا اور جانے کی اجازت دے دی۔ دونوں صحافی ایکریمیا کے مشہور اخبار ڈیلی نیوز سے

Admin @ www.hibuddiez.com

متعلق ہیں۔ انچارج میجر نے ایکریمیا اخبار کے نیوز ایڈیٹر سے بار
کر کے ان کی تصدیق کی اور پھر ان کے کاغذات او۔کے کرائے
وہاں سے وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر ہوٹل فائیو سٹار پہنچے ہیں۔ کمرے میں
بھی وہ رپورٹنگ کے سلسلے میں ہی باتیں کرتے رہے ہیں۔ انہوں
نے دو مقامی صحافیوں سے بھی کال ملانے کی کوشش کی۔ ان
میں سے ایک سے بات ہوئی۔ اور اب وہ مقامی صحافی کرائم رپو
دیرا جون ان سے ملنے آ رہی ہے۔ اب تک کوئی مشکوک بات
سامنے نہیں آئی۔ اور نہ ہی ان کے پاس کوئی اسلحہ ہے کیم
چیکنگ کر لی گئی ہے"۔۔۔ اے۔ فور نے تفصیلی رپورٹ دیتے
ہوئے کہا۔

"ڈیلی نیوز کے رپورٹر۔ نام بتاؤ"۔۔۔ کرنل دنیٹن نے ہونٹ
چباتے ہوئے پوچھا۔

"سر ایک سپیشل رپورٹر ہے جیک۔ انتہائی جھلایا ہوا نوجو
ہے۔ ہر ایک کے گلے پڑ جاتا ہے۔ دوسرا پریس فوٹو گرافر میک
ہے۔ وہ خاموش طبع نوجوان ہے۔ ویسے یہ جیک باتیں بہت کر
ہے۔ لیکن ساری باتیں جھلائے ہوئے لہجے میں کرتا ہے"۔۔۔
اے۔ فور نے جواب دیا۔

"سپیشل رپورٹر جیک اور باتیں بہت کرتا ہے۔ کیا تمہارا دماغ
تو خراب نہیں ہے۔ جیک انتہائی مشہور جرنلسٹ ہے۔ اور اس
کے متعلق تو مشہور ہے کہ وہ انتہائی کم گو اور فلاسفر ٹائپ آدمی
لیکن واقعی بات جھلائے ہوئے انداز میں کرتا ہے"۔۔۔ کرنل

دنیٹن نے کہا۔

"مگر سر۔ یہ جیک تو بس مسلسل بولتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس
کی تو زبان ہی نہیں رکتی۔ کاغذات بھی ان کے درست ہیں۔ میک
اپ واشر نے بھی انہیں او۔کے قرار دے دیا ہے۔ اور ایئر پورٹ
کے انچارج میجر پوردو نے تو اخبار کے ہیڈ آفس سے باقاعدہ
ان کی اور ان کے حلیوں کی تصدیق کی ہے"۔۔۔ اے۔ فور نے
جواب دیا۔

"اوہ۔ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ ایس۔ ایس سے ان کی فلم تو بنائی
گئی ہو گی"۔۔۔ کرنل دنیٹن نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ اے۔ فور نے جواب دیا۔

"اسے فوراً ہیڈ کوارٹر بھجوا دو۔ فوراً"۔۔۔ کرنل دنیٹن نے کہا۔
اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبا دیا۔ اس کے بعد اس نے
جلدی سے فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو ریسیور سے
ایک مؤدبانہ آواز ابھری۔

"نارک میں ایک کلب ہے جان بل۔ اس کے منیجر کا نام ہے
فرانک۔ اسے ٹریس کر کے مجھ سے بات کراؤ"۔۔۔ کرنل دنیٹن
نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

ابھی وہ ریسیور رکھ کر بیٹھا ہی تھا کہ میز کے کنارے پر پڑے
ہوئے ٹرانسمیٹر سے مخصوص سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ کرنل دنیٹن
نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔ اس کی نظریں فریکوئنسی ڈائل
پر جمی ہوئی تھیں۔ اور ڈائل بتا رہا تھا کہ یہ کال نمیبیا کے سیکٹر اے

Admin @ www.hibuddiez.com

سے کی جا رہی ہے۔ جس کا انچارج کرنل جوہم تھا۔ نمیبیا کو دو سیکٹرز میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ سیکٹر اے اور سیکٹر بی۔ سیکٹر اے میں نمیبیا کا وہ علاقہ شامل تھا جس کی سرحد انگولا سے ملتی تھی۔ یہ اہم سیکٹر تھا۔ کیونکہ انگولا میں ہی گوریلا تنظیم کوابو کا ہیڈ کوارٹر تھا اور وہیں کیوبن آرمی بھی موجود تھی۔ جس کی وجہ سے ساؤتھ افریقہ کے لئے نمیبیا پر قبضہ قائم رکھنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو ——— کرنل جوہم فرام سیکٹر اے کالنگ اوور"

بٹن دبتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس ——— کرنل ونیٹڈن اٹنڈنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور" کرنل ونیٹڈن نے سخت لہجے میں کہا۔

"کرنل ونیٹڈن۔ انگولا سب سیکٹر سے ایک اہم اطلاع ہے۔ انگولا کے شہر ملنجی جو کہ جنگلات کے درمیان ہے۔ ان جنگلات کے درمیان جہاں کوابو تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تین ایکریمین سیاح آتے ہیں۔ جن میں ایک انتہائی خوب صورت عورت ہے۔ اور دو مرد ہیں۔ حالانکہ ملنجی شہر میں سیاحوں کے لئے کشش کا ہرگز کوئی سامان موجود نہیں۔ اور چونکہ ملنجی شہر جرائم پیشہ افراد کے بے شمار اڈے ہیں۔ اس لئے اجنبی افراد خاص طور پر سیاح اور وہ بھی خوب صورت عورت تو یہاں آنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بہرحال وہ سپیشل ٹرین کے ذریعے یہاں پہنچے۔ اور خاص بات یہ کہ مڈ نائٹ کلب کے مالک جیگر کا ایک آدمی اسٹیشن پر ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ وہ انہیں

لے کر مڈ نائٹ کلب پہنچا جہاں جیگر سے ان کی ملاقات ہوئی اور جیگر نے اسی وقت دو بڑی جیپیں اور چار مسلح افراد ساتھ لئے اور ان سیاحوں کو ساتھ لے کر جنگل کے انتہائی اندر ایک جھیل کروزٹ کی طرف بڑھ گئے ہیں۔ جیگر کے متعلق یہ اطلاعات موجود ہیں کہ اس کا رابطہ کوابو سے ہے۔ اور کروزٹ ایک ایسا پوائنٹ ہے جہاں اکثر کوابو اور جینتورا یعنی بے گروپ جو کہ ہمارا حامی گروپ ہے جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں اوور" ——— کرنل جوہم نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کب یہ اطلاعات ملی ہیں اوور" ——— کرنل ونیٹڈن نے پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹرانسمیٹر پر اطلاع ملی ہے ملنجی سے۔ جیگر کے گروپ میں ہمارا ایک آدمی موجود ہے اس نے اطلاع دی ہے اوور" کرنل جوہم نے جواب دیا۔

"کیا ان سیاحوں کی سرگرمیوں کی نگرانی اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہمیں پتہ چل جائے کہ یہ لوگ کیا کرنے وہاں گئے ہیں مکمل رپورٹ اوور" ——— کرنل ونیٹڈن نے کہا۔

"نہیں۔ یا تو انہیں اغوا کیا جا سکتا ہے یا پھر گولی ماری جا سکتی ہے۔ تیسری کوئی صورت نہیں کیونکہ اس علاقے پر کوابو گوریلوں کا مکمل ہولڈ ہے۔ اور وہ لوگ انتہائی چوکنا اور ہوشیار رہتے ہیں اوور" ——— کرنل جوہم نے کہا۔

"کروزٹ جھیل کی طرف سیاحوں کا فوری جانا۔ اور پھر جیگر کے ساتھ جانے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ سیاحوں کے بھیس میں اور لوگ ہیں اور شاید ان کا مقصد کوابو کے صدر سام نکوما سے

Admin @ www.hibuddiez.com

ملنا اور ہدایات لینی ہیں۔ تم ایسا کرو ان کے کوابو سے ملنے سے پہلے انہیں کسی طرح اغوا کرا لو۔ کرا سکتے ہو۔ اوور" ــــ کرنل ونیٹڈن نے پوچھا۔

"ملنے سے پہلے تو اغوا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اب تک وہ کروزٹ پہنچ بھی چکے ہوں گے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ واپسی پر انہیں اغوا کر لیا جائے۔ اس طرح ان سے یہ معلومات بھی حاصل ہو سکتی ہیں۔ کہ یہ لوگ وہاں کیا کرنے گئے تھے اوور" ــــ کرنل جوھم نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ انہیں اغوا کرا کر ان پر تشدد کی انتہا کر دو۔ ہمیں ہر صورت میں اصل حالات معلوم کرنے ہیں اوور" ــــ کرنل ونیٹڈن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جے گروپ کو الرٹ کر دیتا ہوں۔ وہ انہیں اغوا کر کے اپنے اڈے پر لے جائیں گے میں بھی خفیہ طور پر وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر خود ان سے تمام معلومات حاصل کر دوں گا۔ اوور" ــــ کرنل جوھم نے کہا۔

"تم انکو لا جاؤ گے وہ کس طرح اوور" ــــ کرنل ونیٹڈن نے کہا۔

"ہمارے پاس ایسے خفیہ ذرائع ہیں کہ ہم وہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ کیونکہ آرمی اور کوابو گوریلوں کے خلاف ہم نے انتہائی منظم اور با وسائل جے گروپ اسی لئے تو قائم کر رکھا ہے اوور" ــــ کرنل جوھم نے کہا۔

"اوکے۔ پھر ٹھیک ہے اوور" ــــ کرنل ونیٹڈن نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو وہاں سے واپسی پر تفصیلی رپورٹ دوں گا اوور اینڈ آل" ــــ کرنل جوھم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر مخصوص ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ کرنل ونیٹڈن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ابھی تک فرانک سے بات نہیں ہوئی" ــــ کرنل ونیٹڈن نے فون کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس" ــــ کرنل ونیٹڈن نے جلدی سے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ فرانک سے بات کیجئے۔ وہ لائن پر ہے" ــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اتنی دیر کیوں لگائی اسے ٹریس کرنے میں" ــــ کرنل ونیٹڈن نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر وہ کلب میں نہ تھے تین جگہوں پر ٹریس کرنے کے بعد ان کا پتہ چلا ہے۔ وہ اس وقت ایک کیسینو میں موجود ہیں" ــــ آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بات کراؤ" ــــ کرنل ونیٹڈن نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بلغم زدہ سی آواز

Admin @ www.hibuddiez.com

ابھری۔ یہ آواز واقعی فرانک کی تھی وہ اسی طرح بولتا تھا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ میں فرانک بول رہا ہوں"۔۔۔ فرانک کی آواز میں قدرے حیرت کا عنصر موجود تھا۔

"فرانک ۔ میں کرنل ونیسٹن ہوں"۔۔۔ کرنل ونیسٹن نے دوستانہ انداز میں کہا۔ کیونکہ فرانک سے اس کے خاصے بے تکلف تعلقات تھے۔ فرانک کے تعاون سے ہی وہ ایکریمیا میں فارغ اوقات میں عیاشی کے پروگرام بناتا تھا۔ اور اس کے لئے وہ فرانک کو خاصی رقمیں دیتا رہتا تھا۔

"کرنل ونیسٹن تم اور ساؤتھ افریقہ میں۔ میری سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ کرنل ونیسٹن جوہنسبرگ کیسے پہنچ گیا۔ کیا کوئی سرکاری مشن ہے"۔۔۔ فرانک نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرا ذاتی کام ہے۔ سنو۔ وہ تمہارا دوست ہے ناں۔ ڈیلی نیوز کا سپیشل رپورٹر جیک۔ تم نے خود ہی ایک بار بتایا تھا کہ وہ تمہارا دوست ہے۔ میں نے اس سے بات کرنی تھی۔ کیا تم میرا رابطہ کرا سکتے ہو"۔۔۔ کرنل ونیسٹن نے کہا۔

"جیک سے ۔۔۔ اوہ۔ وہ تو گزشتہ تین دنوں سے غائب ہے۔ میں نے بھی ایک کام کے لئے اسے ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس کے دفتر سے پتہ چلا کہ وہ کسی خاص مشن کے لئے ایکریمیا سے باہر گیا ہوا ہے۔ جب کہ اس کی دوست عورت فرانڈا نے مختلف بات بتائی۔ اس نے بتایا کہ وہ اور جیک تین روز پہلے ہوٹل آرگیانو میں بیٹھے ڈنر کر رہے تھے کہ ایک

اجنبی آدمی نے آ کر اس سے کوئی بات کی وہ اٹھ کر اس کے ساتھ چلا گیا۔ اور اس کے بعد اس کا بالکل پتہ نہیں چلا۔ حالانکہ اس کا پروگرام تھا کہ دوسری صبح اپنے کام پر جانے سے پہلے وہ رات فرانڈا کے ساتھ ہی گزارے گا۔ دوسری صبح فرانڈا نے جب اس کے دفتر سے پتہ کیا تو پتہ چلا کہ وہ کام پر چلا گیا ہے۔ مگر تمہیں اس کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"۔۔۔ فرانک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایک کام پڑ گیا ہے۔ کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ جیک کہاں گیا ہے۔ اور سنو۔ جیک کی اس عورت سے میری بات ہو سکتی ہے کسی طرح"۔۔۔ کرنل ونیسٹن نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ وہ ایشلے سپر سٹور کی سیلز منیجر ہے بڑی سلجھی ہوئی عورت ہے۔ مگر تمہیں آخر اس قدر گہرائی میں جانے کی ضرورت کیا پڑ گئی ہے۔ کیا کام ہے جیک سے"۔۔۔ فرانک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یار بتایا تو ہے ایک کام ہے۔ ایشلے سپر سٹور کا نمبر یاد ہے"۔ کرنل ونیسٹن نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ نوٹ کر لو"۔۔۔ دوسری طرف سے فرانک نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتانا شروع کر دیئے۔

"اچھا۔ شکریہ"۔۔۔ کرنل ونیسٹن نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ چند لمحے کریڈل دبانے کے بعد اس نے ہاتھ اٹھایا تو دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس سر" — آپریٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو۔ ناراک کا ہے۔ اسٹیلے سپر سٹور کا۔ اس میں ایک سیلز منیجر فرانڈا نامی عورت ہے۔ میں نے اس سے بات کرنی ہے۔ لیکن اُسے یہ احساس نہ ہونے دینا کہ کال ناراک سے باہر سے کی جا رہی ہے۔ سمجھ گئے!" — کرنل ونیٹن نے کہا۔

"یس سر" — دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور کرنل ونیٹن نے رسیور رکھ دیا۔ فرانک کی ایک بات اس کے ذہن میں کھٹک رہی تھی کہ جیک کا پروگرام باہر جانے سے پہلے فرانڈا کے ساتھ رات گزارنے کا تھا لیکن اجنبی کے ساتھ جانے کے بعد وہ واپس نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے اُسے کوئی ایسا کام پڑ گیا ہو۔ لیکن کم از کم وہ فرانڈا کو فون پر تو مطلع کر سکتا تھا۔ اُسی لمحے اُسے اے۔ نور کا خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اے۔ نور نے ابھی تک وہ فلم نہ بھیجی تھی۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"یس باس" — اس کی لیڈی سیکرٹری ٹریسیا کی آواز سنائی دی۔

"ٹریسیا۔ اے۔ نور کو میں نے ایک فلم بھیجنے کے لئے کہا تھا" کرنل ونیٹن نے کہا۔

"یس باس۔ فلم پہنچ چکی ہے۔ کیا آپ کے پاس بھیجی جائے" ٹریسیا نے جواب دیا۔

"مع پروجیکٹر بھیجنا۔ لیکن ابھی نہیں۔ میں ایک ضروری کال کر لوں پھر میں خود کہوں گا!" — کرنل ونیٹن نے کہا اور انٹرکام

کا رسیور رکھ دیا۔ اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"فرانڈا سے بات کیجئے" — آپریٹر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ ہی رسیور پر ایک نسوانی آواز ابھری۔

"ہیلو ہیلو۔ کون صاحب ہیں" — بولنے والی کے لہجے میں کاروباری انداز نمایاں تھا۔

"فرانڈا میں جیک کا ایک دوست بول رہا ہوں۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ جیک ایک اور لڑکی کے ساتھ ایک نائٹ کلب میں دیکھا گیا ہے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں کے درمیان کورٹ شپ ہو رہی ہے۔ میں نے سوچا کہ تم سے بات کر لوں۔ اصل بات یہ ہے کہ جس لڑکی کے ساتھ وہ دیکھا گیا ہے وہ لڑکی ایک خفیہ ایجنٹ ہے" — کرنل ونیٹن نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم ہو کون!" فرانڈا نے سخت لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے۔ اس کا ایک دوست ہوں۔ تم مجھے نہیں جانتیں لیکن جیک مجھے اچھی طرح جانتا ہے!" — کرنل ونیٹن نے جواب دیا۔

"سو فی صد غلط اطلاع ہے۔ کیونکہ جیک تو اپنے اخباری کام سے جوہنسبرگ گیا ہوا ہے۔ اس نے وہاں کسی بڑے آدمی کا انٹرویو کرنا ہے!" — فرانڈا نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو تمہیں اس نے یہ بتایا ہے۔ ویری گڈ۔ بڑا چالاک بن گیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو پروگرام کے مطابق وہ جانے سے پہلے

Admin @ www.hibuddiez.com

رات تمہارے ساتھ ضرور گزارتا" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ واقعی اس کا پروگرام تو تھا لیکن پھر وہ ہوٹل سے اٹھ کر گیا تو نہ ہی اس کا فون آیا اور نہ وہ خود آیا۔ حالانکہ اس سے پہلے اس نے کبھی ایسا نہ کیا تھا" ۔۔۔ کرنل ونیٹن کی توقع کے عین مطابق فرانڈا اس کے داؤ میں آگئی تھی۔ کرنل ونیٹن ایسی عورتوں کی نفسیات اچھی طرح جانتا تھا۔

"اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ جس طرح اس عورت کے ساتھ بیٹھا بول رہا تھا یوں لگتا تھا جیسے صدیوں سے گونگا رہنے کے بعد اسے پہلی بار زبان ملی ہو۔ مسلسل بولے چلا جا رہا تھا۔ اور یہی بات مجھے کھٹکی۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ تو خاصا کم گو آدمی ہے" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے کہا۔

"اتنا کم گو بھی نہیں ہے۔ بس ہر وقت جھلاہٹ سی سوار رہتی ہے اس پر۔ لیکن اتنا بھی نہیں بولتا جتنا تم کہہ رہے ہو۔ مجھے بتاؤ پلیز کہ تم نے اسے کہاں دیکھا ہے" ۔۔۔ فرانڈا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے میں نے اسے نہ پہچانا ہو۔ حالانکہ سو فیصد جیک تھا۔ لیکن ہو سکتا ہے جیک کے ساتھ کوئی چکر کھیلا جا رہا ہو۔ اور اس کے میک اپ میں کوئی دوسرا آدمی ہو۔ اگر تم مجھے کوئی ایسی نشانی بتا دو کہ جس سے میک اپ کے باوجود اس کی پہچان ہو سکے تو میں کنفرم کر کے تمہیں مکمل اطلاع دوں گا۔ بلکہ تمہیں اس کے پاس پہنچا بھی دوں گا" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے کہا۔

"نشانی۔ میک اپ۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔ کسی کو کیا ضرورت ہے اس کا میک اپ کرنے کی۔ وہ کوئی اتنی اہم شخصیت تو نہیں ہے" ۔۔۔ فرانڈا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے تم اس کی اہمیت نہیں جانتیں۔ وہ بڑا اہم آدمی ہے۔ آخر سربراہوں کے انٹرویو کرتا رہتا ہے" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے کہا۔

"اچھا واقعی۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھہرو میں سوچ کر بتاتی ہوں" ۔۔۔ فرانڈا نے کہا۔ اور پھر چند لمحے تک ریسیور پر خاموشی طاری رہی۔ اس کے بعد فرانڈا کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کیا تم لائن پر ہو" ۔۔۔ فرانڈا نے پوچھا۔

"ہاں کوئی نشانی یاد آئی" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک نشانی ایسی ہے جو صرف میں ہی بتا سکتی ہوں۔ وہ نشانی یہ ہے کہ اس کی دائیں آنکھ کی پتلی اور بائیں آنکھ کی پتلی میں معمولی سا فرق ہے جو عام طور پر نظر نہیں آتا۔ اس کی دائیں آنکھ کی پتلی بائیں آنکھ کی پتلی سے ذرا سی چھوٹی ہے۔ بس معمولی سی۔ تم جانتے ہو کہ ایک عورت کے لئے جو اس سے کورٹ شپ کر رہی ہو ایسی بات چھپی نہیں رہ سکتی" ۔۔۔ فرانڈا نے کہا۔

"اچھی نشانی ہے۔ لیکن یہ کوئی واضح نشانی نہیں ہے۔ یہ تو اس کی آنکھوں کو بالکل قریب سے دیکھا جائے تب پتہ چل سکتا ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور کوئی نشانی بتاؤ۔ جو دور سے دیکھتے ہی نظر آ جائے۔ یا اس کے چلنے پھرنے میں۔ اٹھنے بیٹھنے میں۔ یا ہاتھ کی کوئی مخصوص حرکت جو وہ عام طور پر نہ کرتا ہو"۔۔۔۔ کرنل ونیڈن نے کہا۔

"ہاں مجھے یاد آ گیا ہے۔ جب وہ بے حد جھلا جاتا ہے تو پھر بے اختیار وہ اپنے دائیں ہاتھ کو جھٹکے دیتا ہے"۔۔۔۔ فرانڈا نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"۔ کرنل ونیڈن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ یہ واقعی ایسی نفسیاتی نشانی تھی جس سے کسی بھی شخص کو باآسانی چیک کیا جا سکتا تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری ٹریسیا کی آواز سنائی دی۔

"ٹریسیا۔ وہ قلم اور پروجیکٹر فوراً بھجوا دو"۔ کرنل ونیڈن نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا۔ ایک نوجوان اور خوب صورت لڑکی ہاتھ میں ایک جدید قسم کا پروجیکٹر اٹھائے اندر داخل ہوئی اس کے جسم پر فوجی وردی تھی۔ اور کاندھوں پر کیپٹن رینک کے بیجز موجود تھے۔ یہ اس کی لیڈی سیکرٹری ٹریسیا تھی کیپٹن ٹریسیا۔

"کیا اسے چلانا ہے باس"۔ ٹریسیا نے مسکراتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ کرنل ونیڈن جب تھا۔ اس جیسے آدمی کے یہاں آتے ہی اس سے تعلقات سیکرٹری اور باس سے کچھ زیادہ ہی بڑھا لیتے تھے۔

"ہاں"۔ کرنل ونیڈن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ٹریسیا نے پروجیکٹر کو کمرے کے کونے میں رکھی ہوئی ایک تپائی پر ایڈجسٹ کیا۔ اور پھر اس کا کنکشن الیکٹرک پلگ سے کر کے اس نے اس میں وہ قلم ڈالی اور پھر کمرے کی لائٹس بند کر دیں۔ دوسرے لمحے سامنے دروازے کے اوپر دیوار پر سکرین روشن ہو گئی اور پروجیکٹر چلنے کی مخصوص ہلکی ہلکی گڑگڑاہٹ سنائی دینے لگی۔ ٹریسیا لائٹ آف کر کے کرنل ونیڈن کی کرسی کے بازو پر آ کر بڑے بے تکلفانہ انداز میں بیٹھنے لگی۔

"اس وقت میں ڈیوٹی پر ہوں ٹریسیا"۔ کرنل ونیڈن نے اُسے بُری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔

"سوری باس"۔ ٹریسیا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور جلدی سے پروجیکٹر کے قریب دیوار سے پشت لگا کر کھڑی ہو گئی۔

کرنل ونیڈن کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر کوئی منظر نہ تھا۔ مگر پھر ایک جھماکے سے اس پر ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے کا اندرونی منظر ابھر آیا۔ کمرہ خالی پڑا تھا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور دو ایکریمین نوجوان اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کے کاندھے سے ایک کیمرہ لٹک رہا تھا۔ کرنل ونیڈن کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ کمرے میں

Admin @ www.hibuddiez.com

داخل ہونے والا واقعی جیک تھا وہ بلاشک وشبہ جیک تھا۔

"تو بھئی میک۔ اب بیٹھ کر پلاننگ کرو کہ یہاں کا تازہ ترین سیاسی فیچر کس طرح بن سکتا ہے"۔ — جیک نے اندر داخل ہوتے ہی کرسی پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس کی آواز سن کر کرنل ونیٹسن کا رہا سہا شک بھی ختم ہو گیا۔ کیونکہ آواز اور لہجہ بھی بالکل جیک کا ہی تھا۔ لیکن وہ خاموشی سے بیٹھا ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سنتا رہا۔ پھر اس نے جیک کو اٹھ کر باتھ روم میں جاتے اور واپس آتے دیکھا۔ اس کے بعد جب فلم ختم ہو گئی تو اس کی آنکھوں میں شک کا صرف ہلکا سا تاثر موجود تھا۔

اس نے باوجود بے حد جھلائے ہوئے ہونے کے ہاتھ تو نہیں جھٹکا"۔ — کرنل ونیڈن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے کچھ کہا باس"۔ — ڈریسیا نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ تم یہ پروجیکٹر اور فلم لے جاؤ"۔ — کرنل ونیڈن نے تیز لہجے میں کہا اور ڈریسیا نے پروجیکٹر آف کر کے لائٹیں آن کیں اور پھر پروجیکٹر اٹھا کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"مجھے بہرحال انہیں چیک کرنا چاہیئے"۔ — کرنل ونیڈن نے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنے دفتر سے باہر نکل کر اپنے دو خصوصی اسسٹنٹس کو کال کیا اور پھر انہیں ساتھ چلنے کا کہہ کر وہ فوجی جیپ کی بجائے عام کار میں بیٹھ کر ہوٹل فائیو سٹار

کی طرف بڑھ گیا۔ وہ خود نہ صرف سادہ لباس میں تھا۔ بلکہ اس کے اسسٹنٹس بھی سادہ لباسوں میں تھے۔ ان دونوں کا ریکارڈ دیکھ کر ہی اس نے انہیں اپنا خصوصی اسسٹنٹس بنایا تھا۔ دونوں کا لڑائی بھڑائی نشانہ بازی اور تیزی پھرتی میں شاندار ریکارڈ تھا۔ ایک کا نام ٹام تھا جب کہ دوسرے کا نام سمتھ۔ یہ دونوں فوج کے خفیہ شعبے سے تعلق رکھتے تھے۔ راستے میں اس نے ان دونوں کو بریف کیا کہ وہ ایسے شخص کی چیکنگ کے لئے جا رہا ہے کہ اگر وہ شخص واقعی میک اپ میں ہوا تو پھر وہ دنیا کا انتہائی خطرناک ترین شخص ہے اس لئے ان دونوں کو ہر صورت میں انتہائی ہوشیار اور محتاط رہنا ہوگا۔ اور ان دونوں نے سر ہلا دیئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"میرا خیال ہے ڈیرا آئی ہے"۔۔۔ سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو جاؤ دروازہ کھولو۔ وہ اب اتنی بڑی جرنلسٹ نہیں ہے کہ جیک اٹھ کر اس کے لئے دروازہ کھولے"۔۔۔ عمران نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹائیگر مسکراتا ہوا اٹھا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ویسے وہ عمران کی اداکاری پر دل ہی دل میں بے حد حیران ہو گیا تھا۔ جب سے عمران نے جیک کا میک اپ کیا تھا اس کا سرے سے انداز ہی بدل گیا تھا۔ اور اگر یہ میک اپ ٹائیگر کے سامنے نہ ہوا ہوتا تو مر کر بھی یقین نہ کرتا کہ ہر وقت جھلایا ہوا نوجوان عمران ہو سکتا ہے۔ اس کی ساری زندہ دلی اس کی ... سب کچھ اس جھلاہٹ میں مکمل طور پر دفن ہو چکی تھی۔ ٹائیگر نے دروازہ کھولا تو چونک کر بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹ گیا کیونکہ دروازے پر واقعی ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی کھڑی تھی جس نے چست جینز اور سرخ رنگ کی ہاف بازو والی انتہائی تنگ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ البتہ اس کے چہرے پر موٹے شیشوں والا ایک بھدا سا فریم ضرور موجود تھا۔ لیکن اس فریم نے حیرت انگیز طور پر اس کی خوبصورتی اور کشش کو ختم کرنے کی بجائے کچھ اور بڑھا دیا تھا۔

"میرا نام ڈیرا جون ہے۔ اور میں کرائم رپورٹر ہوں"۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تشریف لائیے۔ مجھے میکس کہتے ہیں۔ میں ڈیلی نیوز ایکریمیا کا پریس فوٹوگرافر ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ اچھا تو آپ میرے پوز بنانا چاہتے تھے۔ کیا واقعی میں اس قابل ہوں"۔۔۔ ڈیرا جون نے اندر داخل ہوتے ہوئے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا۔

"ارے آپ کو تو علم ہی نہیں ہے۔ کہ آپ کیا چیز ہیں مجھے یقین ہے کہ کیمرے نے فوٹو کھینچ کر فلم باہر نکلوانے سے انکار کر دینا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور ڈیرا جون اس کا یہ خوبصورت فقرہ سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا اور ٹائیگر کے اس خوبصورت

Admin @ www.hibuddiez.com

مقررے سے دل ہی دل میں وہ بھی پوری طرح لطف اندوز ہو رہا تھا۔ لیکن چہرے پر مسکراہٹ کی بجائے ہلکی سی جھلاہٹ موجود تھی۔

"ہیلو ویرا جون۔ میرا نام جیکسن ہے"۔۔۔ عمران نے ہاتھ مصافحے کے لئے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ جیک تم جیسے جرنلسٹ سے مل کر مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ میں کبھی سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ اتنے بڑے جرنلسٹ سے بھی میں ملاقات کر سکوں گی۔ تمہارے انٹرویوز تو پوری دنیا میں مشہور ہیں"۔۔۔ ویرا نے بڑے عقیدت بھرے لیکن خاصے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر پہلے سے فخر کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ شکریہ۔ تعریف کا شکریہ۔ ویسے تم نے واقعی غلطی کی ہے۔ جرنلسٹ بن کر۔ تمہیں تو واقعی حسینہ عالم ہونا چاہئے یا پھر مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ مجھے سیاسی سربراہوں کے انٹرویو لینے کی بجائے حسینوں کے انٹرویو لینے چاہئیں تھے۔ واہ قلم خود بخود حرارت آجاتی"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی مسٹر جیک۔ اب مجھے خیال آرہا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں تو حرارت کا نام تک نہیں۔ بڑا ٹھنڈا ہاتھ تھا"۔ اس کی کیا وجہ"۔۔۔ ویرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بوڑھے بڈھے اور سرد گرم چشیدہ سیاسی سربراہوں کے انٹرویو لکھنے کا نتیجہ ہے۔ بہرحال بیٹھو"۔۔۔ عمران نے

قدرے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور ویرا سر ہلاتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا پیو گی تم۔ ویسے ایک بات ہے مجھے تمہارے پاس نہ کوئی ریوالور نظر آرہا ہے نہ مشین گن۔ کیسی کرائم رپورٹر ہو"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ویرا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مجھے ان کی ضرورت ہی نہیں پڑتی"۔۔۔ ویرا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ میں واقعی بد ذوق ہو گیا ہوں۔ بھلا تمہیں اس مصنوعی اسلحے کی کیا ضرورت جب کہ تم فطری اسلحے سے مکمل طور پر لیس ہو۔ اچھا یہ بتاؤ صرف مجرموں سے ہی تعلقات ہیں یا کبھی جنرل بارڈر یا اس جیسے کینڈے کے آدمی سے بھی ملاقات ہوئی ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا جنرل بارڈر سے کیا تعلق۔ ویسے بھی وہ کبھی پبلک میں نہیں آیا۔ میں نے تو آج تک کبھی اس کی تصویر ہی نہیں دیکھی۔ بس ایک نام ہے۔ جس کی دہشت سے سارا ساؤتھ افریقہ کانپتا ہے"۔۔۔ ویرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تم کہتی ہو۔ تم نے اس کی تصویر نہیں دیکھی جب کہ وہ جان سمتھ بتا رہا تھا کہ اس نے اس کا انٹرویو چھاپا ہے۔ ارے ہاں۔ اب بات سمجھ میں آگئی۔ اس جان سمتھ نے ایسے بے کار انٹرویو چھاپا ہوگا کہ جنرل بارڈر شرم کے مارے چھپ گیا ہوگا" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ویرا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جان سمتھ کی اپروچ جنرل بارٹر تک ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ تو سول حکام کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ لیکن اگر تم واقعی جنرل بارٹر کا انٹرویو کرنے آئے ہو تو پھر ایک راستہ میں بتا سکتی ہوں"۔ ویرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"راستہ۔ کیا مطلب۔ کیا جنرل بارٹر کسی سڑک کے کنارے کھڑا ملے گا"۔ عمران نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور ویرا ہنس پڑی۔

"میرا مطلب طریقے سے تھا۔ اس کا انٹرویو تو تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب اس تک رابطہ ہو جائے۔ میری ایک گہری سہیلی ہے۔ کیپٹن ثریا۔ فوج میں ہے۔ پہلے کرنل ڈوجان کی سیکرٹری تھی۔ آج کل وہ ایک نئے کرنل ونیٹن کی سیکرٹری ہے اور سیکرٹری کیا بس اس کی عورت سمجھ لو جب سے یہ کرنل ونیٹن آیا ہے۔ ثریا دن رات بس اُسی کے قصیدے پڑھتی رہتی ہے۔ اور کرنل ونیٹن البتہ جنرل بارٹر سے تمہارا رابطہ کرا سکتا ہے"۔ ویرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نیا آدمی سے کیا مطلب۔۔۔۔ میں سمجھا نہیں"۔ ۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کرنل ونیٹن ایکریمین ہے۔ ثریا بتا رہی تھی کہ ایکریمیا کا کوئی بہت بڑا جاسوس ہے اور جنرل بارٹر نے کسی خاص مقصد کے لئے اس کی خصوصی خدمات حاصل کی ہیں۔ اور اُسے ریڈ کارڈ دیا ہے۔ یہاں ریڈ کارڈ کا مطلب ہے کہ اب

وہ ساؤتھ افریقہ کا مالک ہے۔ اس کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ قانون کہلائے گا"۔ ۔۔۔ ویرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کرنل ونیٹن ملے گا کہاں۔ کیا اس سے فون پر بات ہو سکتی ہے"۔ ۔ عمران نے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ ویرا کوئی جواب دیتی۔ دروازے پر زور زور سے دستک ہوئی۔

"ارے دیکھو میک۔ یہ کون آگیا ہے نانسنس۔ ان لوگوں کو تمیز بھی نہیں کہ اس طرح دستک نہیں دی جاتی"۔۔۔۔ عمران نے بُری طرح چیختے اور جھلاتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اٹھا اور جلدی سے اس نے جا کر دروازہ کھول دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ خود بخود پیچھے ہٹ گیا۔ کیونکہ دروازے پر ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اور آنکھوں پر سرخ شیشوں والا چشمہ۔ اس کے کوٹ کی ابھری ہوئی جیبیں بتا رہی تھیں کہ جیبوں میں ریوالور موجود ہیں۔ چہرے پر سرد مہری اور سفاکی جیسے ثبت ہو گئی تھی۔

اس کے پیچھے ہلکے کلرز کے سوٹ میں ملبوس دو نوجوان کھڑے تھے۔ جن کے کھڑے ہونے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ دونوں لڑائی بھڑائی کے فیلڈ سے متعلق ہیں۔

"میرا نام کرنل ونیٹن ہے"۔ ۔۔۔ سرخ چشمے والے نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور ویرا جو اطمینان سے کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اس طرح ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی جیسے

Admin @ www.hibuddiez.com

اس کے جسم میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات نمایاں تھے جب کہ عمران اسی طرح منہ بناتے کرسی پر بیٹھا رہا۔

"تمہارے والدین کو یہی نام اچھا لگا تھا۔ اس کی بجائے وہ ویگن رکھ لیتے۔ بس رکھ لیتے۔ ٹرک رکھ لیتے۔ ونیٹن سے تو مجھے اسٹیشن پر کھڑے چھابڑی فروش یاد آجاتے ہیں جنہیں ونیٹر کہا جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا نام جیک ہے۔ اور تم ایکریمیا کے سب سے مشہور اخبار ڈیلی نیوز کے سپیشل رپورٹر ہو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں"۔ کرنل ونیٹن نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا وہ اپنے ساتھیوں سمیت اندر آ گیا تھا۔

"ظاہر ہے مشہور آدمی کو سب جانتے ہیں۔ تم نے میرا نام بتا کر کوئی انوکھا کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ ارے ہاں ابھی مس ڈیرا جرنلسٹ بتا رہی تھیں کہ جنرل بارٹر سے تمہارے ذریعے رابطہ ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ او۔ کے۔ مجھ سے ملو کرنل ونیٹن۔ جنرل بارٹر کو یقیناً بے حد خوشی ہو گی۔ جب اسے معلوم ہو گا کہ جیک اس کا انٹرویو لینے آیا ہے۔ اور ہو سکتا ہے تمہارے عہدے میں بھی ترقی ہو جائے"۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تو تم یہاں جنرل بارٹر کا انٹرویو کرنے آئے ہو۔ تمہارا اخبار

اس قدر مشہور ہے کہ اگر وہ چاہتا تو وہیں نارا سے ہی جنرل بارٹر سے رابطہ قائم کر سکتا تھا۔ اور پھر تمہیں انٹرویو کے لئے بھیجتا۔ ویسے مسٹر علی عمران یہ ساؤتھ افریقہ ہے۔ یہاں تمہاری یہ اداکاری زیادہ دیر نہیں چل سکتی"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے مسکراتے ہوئے کہا، اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا اور اس کے ریوالور نکالتے ہی اس کے دونوں ساتھیوں نے بھی حیرت انگیز برق رفتاری سے ریوالور نکال لئے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم پاگل ہو۔ جیک جیسے جرنلسٹ پر ریوالور نکال رہے ہو۔ کیا تمہیں شعور ہے کہ تم کیا کر رہے ہو۔ اس خیال میں نہ رہنا کہ تم کرنل ہو۔ میرا نام جیک ہے۔ جیک۔ سمجھے"۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تم جیک ہوتے تو واقعی میں ریوالور نہ نکالتا۔ لیکن تم جیک کے میک اپ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران ہو۔ سمجھے۔ اور تمہیں پکڑنے کے لئے جنرل بارٹر نے مجھے خاص طور پر ایکریمیا سے یہاں بلوایا اور دیکھا میں نے تمہیں کتنی آسانی سے ٹریس کر لیا ہے۔ حالانکہ تم واقعی بالکل جیک جیسی اداکاری کر رہے ہو۔ لیکن مسٹر علی عمران بے پناہ ذہانت کے باوجود آدمی کہیں نہ کہیں غلطی کر ہی جاتا ہے۔ تم نے جیک کو جب ہوٹل میں ڈنر کرتے ہوئے اٹھایا اور ساتھ لے گئے تو تمہیں یہ معلوم نہ تھا کہ جیک اس وقت اپنی ساتھی عورت فرانڈا کے ساتھ رات گزارنے کا پروگرام بنا رہا تھا۔ پھر اس جیک کی ساتھی عورت نے مجھے دو ایسی نشانیاں

Admin @ www.hibuddiez.com

بتائی ہیں جو تم میک اپ کے باوجود بھی انہیں کور نہیں کر سکتے اور وہ دونوں نشانیاں تمہارے اندر موجود نہیں۔ اب بولو۔ ویسے تمہاری یہ حسرت ضرور پوری ہو گی کہ تمہیں جنرل بارٹر کے پیش کر دیا جائے لیکن مجھے افسوس ہے اس وقت تم مردہ حالت میں ہو گے"۔ کرنل ونیڈن لفظ چبا چبا کر اس طرح بات کر رہا تھا۔ جیسے لاشعوری طور پر وہ عمران کی ہڈیاں چبا رہا ہو۔

"بہت خوب۔ کیا تم واقعی کرنل ہو۔ حالانکہ سود لینے والوں کی طرح تقریر اچھی کر لیتے ہو تم مجھے کوئی اور شخص بنا رہے ہو۔ کیا نام بتایا تم نے آلی آمران۔ بہت خوب۔ واقعی تمہارا جواب نہیں۔ لیکن سنو کرنل ونیڈن میرے پاس ورلڈ جرنلسٹ کارڈ موجود ہے۔ اور اتنا تو تم بھی جانتے ہو گے کہ جن کے پاس ورلڈ جرنلسٹ کارڈ ہو۔ ان کا رتبہ بین الاقوامی طور پر کسی سفیر جیسا ہوتا ہے۔ اور سفیر کے سلسلے میں جو قوانین ہیں وہی مجھ پر لاگو ہوتے ہیں۔ وہ تمہارا احمق میجر یورو جسے تم نے ایئر پورٹ کا انچارج بنا رکھا ہے۔ اس نے بھی مجھ پر آنکھیں نکالنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن جب اس نے میرے اخبار سے تصدیق کی تو اس بے چارے کا بھی وہی حال ہوا جو ابھی تھوڑی دیر بعد تمہارا ہونے والا ہے"۔ ـــــ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"وہ میجر یورو تھا۔ میں کرنل ونیڈن ہوں۔ مجھے معلوم ہے اس نے تمہیں کوک کی بوتلیں پلائی تھیں لیکن میں تمہیں گولیاں ماروں گا۔ تم مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے"۔ ـــــ کرنل ونیڈن نے ہونٹ

"میک ذرا فون پر یہاں کے ایکریمین سفارت خانے سے بات کرو۔ یہ شخص ایکریمین ہو کر ہم جرنلسٹوں کو موت کی دھمکیاں دے رہا ہے"۔ ـــــ عمران نے انتہائی جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"خبردار۔ اگر کسی نے بھی معمولی سی حرکت کی تو ایک لمحے میں بھون ڈالوں گا"۔ ـــــ کرنل ونیڈن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کرنل ونیڈن۔ میں جرنلسٹ ہوں اور مقامی ہوں۔ آپ نے اب تک جو الزام جیک جیسے معروف جرنلسٹ پر لگائے ہیں۔ پہلے انہیں ثابت کریں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہاں کی فوج حتیٰ کہ جنرل بارٹر بھی صحافیوں کی بے حد قدر کرتے ہیں۔ آپ نے کسی نشانیوں کی بات کی تھی پہلے وہ نشانیاں بتا کر ثابت کریں کہ یہ شخص واقعی جیک نہیں ہے۔ بلکہ کوئی دوسرا ہے۔ اور یہ بھی سن لیں کہ ہمارے اخبار کو معلوم ہے کہ مسٹر جیک اور میک یہاں موجود ہیں اور میں ان سے ملنے آئی ہوں۔ اگر آپ کا اندازہ غلط ثابت ہوا اور آپ نے مسٹر جیک یا ان کے ساتھی میک کو کوئی نقصان پہنچا دیا تو پوری دنیا میں ایک ایسا طوفان کھڑا ہو جائے گا کہ آپ کو اپنی جان بچانی مشکل ہو جائے گی"۔

اس بار خاموش کھڑی دیما جون نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ ایکریمیا نہیں ہے مس دیما جون۔ یہ ساؤتھ افریقہ ہے۔ یہاں تم تو اچھی طرح جانتی ہو کہ فوج کے پاس مکمل اختیارات

Admin @ www.hibuddiez.com

ہیں۔ اور میرے پاس ریڈ کارڈ ہے۔ میں چاہوں تو انہیں ساؤتھ افریقہ کو گولیوں سے اڑا دوں" ——— کرنل ڈینیٹن نے غراتے ہوئے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ لیکن جرنلسٹوں کے سلسلے میں ایسا نہیں ہے اگر آپ کو کوئی غلط فہمی ہو تو جس نے آپ کو ریڈ کارڈ دیا ہے آپ ان سے بات کر کے پوچھ لیں۔ ویسے اگر آپ ثابت کر دیں کہ یہ دونوں شخص وہ نہیں ہیں جو یہ اپنے آپ کو ظاہر کر رہے ہیں تو میں کیا پورا ساؤتھ افریقہ آپ کے ساتھ ہو گا ورنہ دوسری صورت میں باوجود بے پناہ اختیارات رکھنے کے آپ ان پر انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے"۔۔۔ ڈیماجون نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ سب کو ہیڈ کوارٹر لے جاتا ہوں۔ وہاں آپ کے سامنے ہی ثابت ہو جائے گا کہ یہ دونوں کون ہیں" ——— کرنل ڈینیٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں پہلے آپ یہاں الزام ثابت کریں پھر انہیں ہیڈ کوارٹر لے جائیں۔ یہاں فون موجود ہے۔ آپ ان کے اخبار کے دفتر سے ان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اگر یہ میک اپ میں ہیں تو ان کا میک اپ صاف کیا جا سکتا ہے۔ ان کے پاس کاغذات ہیں ان کی مکمل چھان بین کی جا سکتی ہے۔ کوئی ایک پوائنٹ تو ثابت کریں۔ پھر انہیں ہیڈ کوارٹر چھوڑ قبرستان لے جائیں ورنہ اس طرح بغیر کوئی بات ثابت کئے آپ کسی جرنلسٹ کو ہیڈ کوارٹر

نہیں لے جا سکتے۔ جنرل بارڈر آپ کو زندہ دفن کر دینے سے بھی نہ چوکے گا۔ آپ کو شاید معلوم نہیں۔ ایک سال پہلے ایسا ہی ایک واقعہ ہوا تھا۔ یہاں کے ایک بڑے فوجی افسر نے ایک صحافی کو تھپڑ مار دیا تھا۔ اس پر جب اخبارات میں طوفان اٹھا تو جنرل بارڈر نے اس فوجی کو چوک پر گولی مروا دی تھی۔ حالانکہ وہ فوجی افسر جنرل بارڈر کا انتہائی قریبی رشتے دار تھا۔ اور وہ تو عام سا صحافی تھا۔ لیکن یہ تو بین الاقوامی شہرت کے حامل صحافی ہیں۔ پوری دنیا میں ساؤتھ افریقہ کی اس قدر بے عزتی ہو گی کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ساؤتھ افریقہ کی حکومت پہلے ہی ظلم و ستم میں بے پناہ بدنام ہے۔ اور جنرل بارڈر نے ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ اس قسم کے پروپیگنڈا کے اثرات زائل ہوں۔ لیکن یہ واقعہ تو جنرل بارڈر کے بھی پیر اکھاڑ دے گا" ——— ڈیماجون نے تلخ لہجے میں کہا۔

"واہ۔ واقعی تم جرنلسٹ ہو۔ جس طرح تم جرنلسٹوں کی فیور کر رہی ہو۔ اس سے مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم صحیح فیلڈ میں آئی ہو۔ اس کرنل کو یہ بھی بتا دو کہ اگر میں ایکریمیا کے پریذیڈنٹ کو فون کر کے صرف اتنا بتا دوں کہ اس نے مجھے دھمکیاں دی ہیں تو اس کو چھپنے کے لئے زمین بھی جگہ نہ دے گی۔ ہونہہ۔ آ گیا ہے ریڈ کارڈ دکھلانے" ——— عمران کا لہجہ آخر میں بے حد جھلایا ہوا تھا۔

"میں ابھی ثابت کر دیتا ہوں" ——— کرنل ڈینیٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور تیزی سے عمران کے قریب جا کر غور سے

Admin @ www.hibuddiez.com

اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"میری آنکھوں میں تو اس وقت ڈیرا جون کی ہی تصویر نظر آئے گی۔ یہ ہے ہی اس قدر خوب صورت" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرنل ڈینیٹن ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ فی الحال میں کچھ ثابت نہیں کر سکتا۔ لیکن میں جلد ہی ثبوت حاصل کر لوں گا۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ یہ شخص کتنے پانی میں ہے"۔۔۔ کرنل ڈینیٹن نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس کے دونوں ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی واپس مڑے اور چند لمحوں بعد وہ تینوں ایک ایک کر کے دروازے سے باہر نکل گئے۔ ایک طرف خاموش کھڑے ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا اور منہ بناتے ہوئے واپس آ گیا۔

"کیا تم واقعی اصل جیک ہو یا یہ کرنل ڈینیٹن درست کہہ رہا تھا" ــــ ڈیرا نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا اب تم مجھ پر شک کرو گی۔ لیکن اس نے تو میری آنکھوں میں دیکھ کر جان چھوڑی ہے۔ تم کون سا ثبوت چاہو گی" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ڈیرا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اگر میں یہاں موجود نہ ہوتی تو یہ شخص لازماً تم دونوں کو گولی مار دیتا وہ پاگل ہو رہا تھا"۔ ڈیرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیک۔ میرا خیال ہے۔ ہمیں اس سیاسی فیچر پر لعنت بھیج کر واپس چلنا چاہئے۔ میں اس نیوز ایڈیٹر سے خود ہی نمٹ لوں گا۔ مس ڈیرا درست کہہ رہی ہیں۔ وہ واقعی پاگل ہو رہا ہے۔ غضب خدا کا۔ کہاں ہم اور کہاں وہ کسی ایشیائی کا نام لے رہا تھا"۔ اس بار ٹائیگر نے تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"جیک جب ایک کام کا سوچ لے تو واپس نہیں جا سکتا۔ سمجھے۔ یہ جیک کی توہین ہے۔ تمہارا کیا۔ تم تو مس ڈیرا کے پوز بنا کر چلے جاؤ گے اور نہ صرف ڈیوڈ آرنلڈ بلکہ وہ نیوز ایڈیٹر بھی خوش ہو جائے گا۔ وہ بھی تو پاگل ہے۔ اس معاملے میں وہ تو عورت کی لاش کو گھنٹوں گھورتا رہتا ہے یہ تو پھر ڈیرا کا فوٹو ہو گا" ــــ جیک نے جھلاتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔ اور ڈیرا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہارا انداز گفتگو مجھے بے حد پسند آیا ہے جیک بڑے صاف گو آدمی ہو۔ بہرحال میری طرف سے میک کو مکمل اجازت ہے جس طرح کے پوز چاہے لے لے" ــــ ڈیرا نے بڑی دلآویز نظروں سے میک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میک نے سیاسی فیچر کے اختتام سے پہلے اگر کوئی پوز لیا تو میں اسے گولی مار دوں گا۔ پہلے کام ہونا چاہئے اور تم نہ مری جا رہی ہو اور نہ تمہارا یہ خوب صورت جسم چند دنوں میں بدصورت ہو جائے گا۔ لے لے گا پوز" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جس طرح واقعی

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران کے منع کرنے سے اُسے سخت تکلیف پہنچی ہو۔

"اچھا چھوڑو۔ تم نے کچھ پلایا نہیں مجھے۔ بس بیٹھے باتیں کر رہے ہو۔ کچھ منگواؤ پینے کے لئے"۔۔۔ ویرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میک۔ مس ویرا جو کچھ پینا چاہیں منگوا لو۔ میں تو سیراب ہوں۔ بس مس ویرا کو جب سے دیکھا ہے۔ ساری پیاس ہی بجھ گئی ہے"۔۔۔ جیکب نے کہا اور ویرا کی آنکھوں میں مسرت کے چراغ جل اٹھے۔

"تم جس انداز میں تعریف کرتے ہو یہ واقعی منفرد ہے۔ چلو اب میں تمہیں کسی اچھی جگہ لے چلتی ہوں۔ وہاں چل کر بیٹھیں گے"۔۔۔ ویرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مثلاً کون سی جگہ"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں ایک کلب ہے۔ اس کا نام زیڈ کلب ہے۔ وہاں اس قدر آزاد ماحول ہے کہ تم جو چاہو کرو دوسرا کوئی پرواہ نہ کرے گا۔ یہاں کے صحافی۔ آفیسر۔ کاروباری لوگ۔ غرضیکہ ہر شخص وہاں جانے کو اس طرح سمجھتا ہے جیسے جنت میں جا رہا ہو۔ لیکن کلب کی رکنیت بے حد محدود ہے۔ تم شاید یقین نہ کرو لیکن سنا ہے کہ یہ کلب جنرل بارڈ کی ملکیت ہے اور جنرل بارڈ بھی وہاں اکثر آتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے اس کے لئے کوئی خاص کمرہ مخصوص ہو گا"۔۔۔ ویرا نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ضرور چلیں گے۔ وہاں کا منیجر کون ہے۔ اس کے ذریعے ضرور جنرل بارڈ سے رابطہ ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"منیجر ۔۔۔ منیجر کا نام جانسن ہے۔ لیکن وہ تو انتہائی سخت گیر اور ساؤتھ افریقہ کا مشہور بدمعاش ہے۔ وہ اس قدر ظالم اور سفاک آدمی ہے کہ لوگ اُسے موت کا فرشتہ کہتے ہیں۔ لیکن وہ کلب میں کوئی مداخلت نہیں کرتا۔ ایک بات بتاؤں۔ ایک بار جانسن نے مجھے بتایا تھا کہ جنرل بارڈ اپنے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے اُسے استعمال کرتا ہے۔ اور یہاں کے سیاہ فام تو اس کے نام سے ہی کانپتے ہیں۔ اس کا پورا گروپ ہے۔ اس طرح کے ظالم اور سفاک درندوں کا گروپ جو ہر وقت مرنے مارنے پر آمادہ رہتا ہے۔ یہ ساری باتیں میں اس لئے بتا رہی ہوں کہ تم اس کے منہ نہ لگنا وہ جرنلسٹ ٹائپ کی مخلوق سے پہلے سے واقف ہی نہ ہو گا"۔۔۔ ویرا نے کہا۔

"تم چلو تو سہی پھر دیکھنا کہ وہ تمہارا موت کا فرشتہ کس طرح جیک کے بوٹ چاٹنا اپنے لئے فخر سمجھتا ہے۔ تم شاید کرائم رپورٹروں میں نئی آئی ہو۔ جب کہ میں نے جرنلزم کا آغاز کرائم رپورٹری سے ہی کیا تھا۔ اور جس وقت میں کرائم رپورٹر تھا اس وقت ایکریمیا کے بڑے بڑے غنڈے اور بدمعاش میرے نام سے اس طرح کانپتے تھے جیسے میں ہی موت کا فرشتہ ہوں۔ پھر میرے ہاتھوں ایک بڑا بدمعاش پٹتے پٹتے مر گیا۔ بس تب سے کرائم رپورٹری چھوڑ کر سپیشل رپورٹنگ فیلڈ میں آ گیا۔ لیکن اب بھی میں جانتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیسے سیدھا

Admin @ www.hibuddiez.com

کیا جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور ڈیرا بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ڈیرا کی کار میں بیٹھے ہوٹل فائیو سٹار سے باہر نکل رہے تھے۔ عمران فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ جب کہ ٹائیگر پیچھے تھا۔ ڈیرا بڑے مطمئن انداز میں کار چلاتی ہوئی ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکلی اور تیزی سے دائیں طرف کو بڑھ گئی۔ عمران کی نظریں مستقل بیک مرر پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ دو سفید رنگ کی کاریں ہوٹل سے ہی مسلسل ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔

"کیا سوچ رہے ہو جیک" ۔۔۔ ڈیرا نے اُسے خاموش دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اس کرنل ونیڈن کو کوئی اچھا سا سبق دیا جائے تاکہ اسے صحیح معنوں میں احساس ہو سکے کہ جرنلسٹ کیا حیثیت رکھتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ارے چھوڑو جیک۔ اس کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ناکام واپس چلا گیا ہے۔ لیکن ایک خلش میرے ذہن میں ہے کہ آخر اُسے تم پر شک کیوں ہوا کہ تم وہ ایشیائی ہو ضرور اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی بات ضرور ہو گی۔ ورنہ یہاں جوہنبرگ میں تو تمہارے علاوہ بے شمار لوگ ایکریمیا سے آتے جاتے رہتے ہیں"۔ ڈیرا بہرحال کرائم رپورٹر تھی۔ اس لئے اس کا

ذہن اس قسم کی باتیں تو سوچ ہی سکتا تھا۔

"ہو سکتا ہے میری شکل اس ایشیائی کیا نام بتا رہا تھا علی عمران اس سے ملتی ہو۔ اب میں کیا بتا سکتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں ڈریسیا سے بات کروں گی۔ اُسے ضرور معلوم ہو گا" ۔۔۔ ڈیرا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی بتانا۔ تاکہ مجھے بھی تو پتہ چلے" ۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ضرور بتاؤں گی" ۔ ڈیرا نے کہا اور کار ایک منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی۔ گیٹ پر زیڈ کلب کا بورڈ موجود تھا۔ اور کمپاؤنڈ رنگ برنگی گاڑیوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کاروں کا کوئی میلہ ہو رہا ہو۔ لیکن عمران نے دیکھا کہ یہاں آنے جانے والے سب سفید فام تھے۔ ویسے بھی اب تک اُسے سڑکوں پر کہیں سیاہ فام نظر نہ آئے تھے۔

"یہ ساؤتھ افریقہ میں زیادہ آبادی تو سیاہ فاموں کی ہے لیکن جب سے میں یہاں آیا ہوں مجھے ایک بھی سیاہ فام نظر نہیں آیا۔ کیا یہ سب ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں" ۔ عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے ڈیرا سے کہا اور ڈیرا قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تم پہلی بار یہاں آئے ہو۔ اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہو۔ سیاہ فاموں کی بستیاں علیحدہ ہیں ان کے لئے سڑکیں بھی

Admin @ www.hibuddiez.com

علیحدہ ہیں۔ اور ان کا جوہنبرگ کی شہری حدود میں داخلہ منع ہے۔ صرف رات کو سیاہ فاموں کو یہاں زنجیریں ڈال کر لایا جاتا ہے اور یہاں سڑکوں، گلیوں اور نالیوں کی صفائی ان سے کرائی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد انہیں اسی طرح واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ دیرا نے نیچے اتر کر کار لاک کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

کلب کے ہال میں واقعی بے پناہ رونق تھی۔ ہر طرف رنگ برنگے اسکرٹ اور منی شرٹس کی جیسے بہار آئی ہوئی تھی اور دیرا کے کہنے کے مطابق واقعی یہاں ہر طبقے کے افراد موجود تھے۔ ایک کونے میں دو لڑکیاں منی اسکرٹ پہنے اس قدر بیجان خیز رقص کر رہی تھیں کہ عمران کو بے اختیار نظریں پھیرنی پڑیں اور ٹائیگر نے تو اندر داخل ہوتے ہی نظریں جھکا لی تھیں۔ رقص تو ایک طرف یہاں موجود تقریباً ہر لڑکی عریانیت اور فحاشی کا جیسے شاہکار نظر آ رہی تھی۔ ہال میں دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد دیواروں سے پشت لگائے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"یہ جانسن گروپ کے آدمی ہیں۔ اگر یہاں کوئی جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو ایک لمحے میں اسے گولیوں سے کھون ڈالتے ہیں" ۔۔ دیرا نے ان مسلح افراد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم تو بتا رہی تھیں کہ یہاں داخلہ محدود ہے۔ لیکن یہاں تو آسانی سے ہر شخص آ جا رہا ہے" ۔۔۔ کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے عمران نے کہا۔

"یہ تو جنرل ہال ہے۔ نیچے تہہ خانوں کی بات کر رہی تھی جہاں جانے والوں کو ہر قسم کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔ قانون، اخلاق، مذہب سب کچھ یہیں اوپر ہی رہ جاتا ہے" ۔۔۔ دیرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"تو اب تم ہمیں وہاں کیوں لے آئی ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہیں کچھ عیاشی کرائی جائے۔ خاصے خشک قسم کے آدمی ہو۔ تم چاہو تو میں تمہاری پارٹنر بن سکتی ہوں ہیکسکے لئے پارٹنر ہائر کریں گے" ۔۔۔ دیرا نے بڑے بے باکانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے تلوں میں تیل والا محاورہ تو سن رکھا ہوگا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تلوں میں تیل ۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ تل کیا ہوتے ہیں" ۔۔۔ دیرا نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک تیل دار بیج ہوتے ہیں جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔ مگر بعض تل باوجود تیل دار جنس ہونے کے اس قدر خشک ہوتے ہیں کہ ان سے تیل نکل ہی نہیں سکتا۔ ہم انہی تلوں کی قسم میں آتے ہیں۔ تم میری ملاقات جانسن سے کراؤ۔ عیاشی ہی کرنی ہے تو پھر تمہاری بجائے جانسن کو پارٹنر کیوں نہ بنایا جائے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے اس سے ملاقات ممکن ہی نہیں ہے" ۔۔۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ویرا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا وہ نجانے کس جذبے کے تحت یہاں عمران کو لے آئی تھی۔ اور عمران اُسے کوئی اہمیت دینے کی بجائے جانسن کو اہمیت دے رہا تھا۔

" اچھا پھر میں خود ہی کوشش کرتا ہوں۔ بن جاتا ہوں پرانا کرائم رپورٹر۔ کیوں میک "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ کر دیا۔

" تو کیا ہوا۔ کرائم رپورٹری بھی تو جرنلزم کا ہی حصہ ہے "۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تم واقعی اپنی جان گنوانے پر تلے ہوئے ہو تو پھر تمہاری مرضی۔ میں کیا کر سکتی ہوں "۔۔۔ ویرا واقعی ناراض ہو گئی تھی۔

" سنو لڑکی۔ جانسن کو کہو کہ ایکریمیا سے ڈیلی نیوز کا کرائم رپورٹر جیک اور پریس فوٹوگرافر میک اس سے ملنے آئے ہیں" عمران نے کاؤنٹر پر کھڑی تقریباً نیم عریاں لڑکی کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

" سوری مسٹر۔ باس کسی سے نہیں ملتا۔ اور خاص طور پر رپورٹرز وغیرہ سے تو وہ بے حد الرجک ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ رپورٹر ٹائپ کے لوگوں کا یہاں داخلہ ہی پسند نہیں کرتا "۔۔۔ لڑکی نے انتہائی سرد مہری سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بس اتنا بتا دو کہ وہ یہاں موجود ہے یا نہیں "۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہ اپنے مخصوص دفتر میں ہے اور اُسے ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا "۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

" سنو جیک۔ اس خیال کو چھوڑ دو۔ آؤ واپس چلتے ہیں "۔ ویرا نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس طرح جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا جیسے ویرا لڑکی کی بجائے چھوت چھات کی کوئی خطرناک بیماری ہو۔

" ایک طرف ہٹ جاؤ ویرا۔ اب میرے اندر پرانا کرائم رپورٹر جاگ پڑا ہے "۔۔۔ عمران کے لہجے میں ایسی غراہٹ ابھر آئی تھی کہ ویرا بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹتی گئی۔

عمران نے یک لخت ہاتھ بڑھایا اور کاؤنٹر پر پڑی ہوئی شراب کی ایک بوتل اٹھائی اور پھر اس سے پہلے کہ کاؤنٹر گرل کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتی عمران نے پوری قوت سے بوتل کاؤنٹر کے ساتھ فرش پر دے ماری۔

" بلاؤ اس جانسن کے بچے کو۔ بلاؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔ ورنہ میں ۔۔۔ یہ پورا کلب تباہ کر دوں گا "۔۔۔ عمران نے انتہائی اونچی آواز میں دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری بوتل اٹھائی اور ایک بار پھر خوفناک دھماکے سے بوتل فرش پر گر کر ٹوٹ گئی۔ بوتلوں کے ان دھماکوں اور ساتھ ہی عمران کی دھاڑ نے پورے ہال میں سکوت مرگ جیسا ماحول طاری کر دیا۔ لوگ باتیں کرنے کی بجائے یک لخت اپنی اپنی کرسیوں پر کھڑے ہو گئے۔ ناچنے والی لڑکیاں بھی اس طرح رک گئیں جیسے چابی بھرے کھلونے چابی ختم ہو جانے پر جس پوز میں بھی ہوں اُسی

Admin @ www.hibuddiez.com

پڑ میں رک جاتے ہیں۔ یہی حالت ان ناچنے والی لڑکیوں کی تھی۔ لوگوں کے چہروں پر ایسی کیفیات تھیں جیسے انہیں اپنی آنکھوں اور کانوں پر اعتبار نہ رہا ہو۔ وہ شاید تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ زیڈ کلب میں بھی کوئی اس قسم کی حرکت کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ دیواروں کے ساتھ کھڑے مسلح افراد کے منہ بھی حیرت کی شدت سے کھل گئے تھے۔ جب کہ دیما نے بے اختیار منہ پر دونوں ہاتھ رکھ لئے تھے۔ شاید اُسے عمران اور ٹائیگر کی موت کا مکمل یقین ہو چکا تھا۔

"بلاؤ جانسن کو۔ بلاؤ یہاں۔ ابھی اور اسی وقت" ۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر دھاڑتے ہوئے کہا اور اس بار اس کے بولتے ہی جیسے ہال میں یک لخت طوفان سا آ گیا۔ مسلح افراد مشین گنیں سنبھالے بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف دوڑنے لگے۔

"کون ہے یہ بدبخت۔ کون ہے یہ"۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ ایک لمبا تڑنگا آدمی تھا جس کے ماتھے پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ وہ دائیں کونے سے چیختا ہوا عمران کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"بدبخت تم ہو گے تمہارے آباؤ اجداد ہوں گے اور ہاں واقعی وہ بدبخت تھے جنہوں نے تم جیسے مچھر کو پیدا کر دیا" عمران نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اور سرخ پٹی والا نوجوان یک لخت دوڑتے دوڑتے رک گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر لہرائے تو دوسرے مسلح افراد ٹھٹھک کر رک گئے۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ جو شخص ڈک کی شان میں اس طرح کھلے عام توہین کر سکتا ہے وہ یقیناً پاگل ہی ہو گا" ۔۔۔ اس سرخ پٹی والے نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کا نام شاید ڈک تھا۔

"ڈک نہیں ڈک کہو نانسنس۔ شکل دیکھی ہے اپنی۔ بالکل بطخ کی طرح تو چونچ ہے۔ اس لئے تم ڈک ہو بالکل ڈک۔ معصوم بطخ۔ بلاؤ اس جانسن کو۔ ورنہ میں بطخ کا ناشتہ بڑے شوق سے کیا کرتا ہوں"۔ عمران نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہو کون پاگل آدمی۔ پہلی بار یہاں نظر آ رہے ہو" ۔۔ ڈک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور وہ واقعی ٹھنڈے دماغ کا آدمی تھا۔ ورنہ عمران کے اس فقرے سے تو اس پر پاگل پن کا دورہ پڑ جانا چاہیے تھا۔ لیکن وہ جس طرح ہوش و حواس میں رہ کر بات کر رہا تھا اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہے۔ اور عمران کے نقطہ نظر سے ایسا آدمی انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔

"ہاں۔ میں پہلی بار آیا ہوں۔ میرا نام جیک ہے اور میں ایکریمیا کے سب سے بڑے اخبار ڈیلی نیوز کا رپورٹر ہوں اور جانسن سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب کہ یہ ننگی لاش مجھے بتا رہی ہے کہ جانسن کسی سے نہیں ملتا کیوں نہیں ملتا۔ میں دیکھتا ہوں کیسے نہیں ملتا"۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو جرنلسٹ ٹائپ کی مخلوق ہو۔ نانسنس۔ تم جیسے

Admin @ www.hibuddiez.com

حقیر کیڑے مکوڑے تو بس کاغذوں پر ہی رینگتے رہتے ہیں۔ جاؤ دور ہو جاؤ۔ میں تمہیں زندگی بخش دیتا ہوں"۔ ڈک نے انتہائی تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ واہ۔ یہ بھی خوب رہی۔ تم زندگی بخشو گے۔ ارے تم جیسے تھرڈ کلاس غنڈے تو میرے بوٹ چاٹتے رہتے ہیں آؤ چاٹو میرے بوٹ۔ آؤ۔ آجاؤ۔ شاباش"۔ عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو تم نہیں جاؤ گے۔ ٹھیک ہے پھر تمہاری لاش ہی جائے گی یہاں سے"۔ اس بار ڈک جیسے شخص کو بھی غصہ آگیا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن سیدھی کی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل نیچے گرا۔ اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن ایک لمحے کے لئے فضا میں اچھلی اور الٹی نیچے گرتے ہوئے ڈک کے حلق سے نکلنے والی چیخ کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ہال میں جیسے چیخوں کا طوفان آگیا۔

"خبردار۔ اگر کسی نے اسلحہ نکالا یا فرش سے اٹھایا"۔ ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

یہ کارنامہ بھی ٹائیگر نے ہی دکھایا تھا۔ اس نے یک لخت فضا میں عقاب کی طرح اڑتے ہوئے ڈک کے سینے پر فلائنگ کک رسید کی اور اس کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن کو فضا میں ہی کود کر کے قلابازی کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے اس نے فائر کھول دیا اور اس نے ایک دائرے کی صورت میں کھڑے مسلح افراد کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر نیچے فرش پر جا گری تھیں۔ اور یہ چیخیں انہی مسلح افراد کے ہاتھوں پر لگنے والی گولیوں کا نتیجہ تھیں۔ اس نے واقعی گھوم کر فائرنگ کرتے ہوئے انتہائی حیرت انگیز طور پر اس قدر درست نشانے لگائے تھے کہ نیم دائرے کی صورت میں کھڑے مسلح افراد کے صرف ہاتھوں پر ہی ضربیں آئی تھیں۔ خاص طور پر مشین گن سے اس طرح کی نشانہ بازی بظاہر ایک ناممکن کام تھا۔ لیکن ٹائیگر نے سینکڑوں لوگوں کے سامنے یہ کارنامہ سر انجام دیا تھا۔ اور سب لوگ حیرت اور خوف سے منہ پھاڑے ٹائیگر کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے وہ انسان ہی نہ ہو۔

"یہ پولیس فوٹوگرافر میک ہے۔ جس طرح خوب صورت پوز کیمرے سے کھینچتا ہے۔ اسی طرح خوب صورت انداز میں نشانہ بھی لگاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے واقعی ایسا کارنامہ پیش کیا تھا کہ عمران جیسا شخص بھی کھلے عام داد دیئے بغیر نہ رہ سکا تھا۔

ڈک اب اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر غصے اور حیرت کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔ جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ قلم سے کام کرنے والے یہ جرنلسٹ اس قدر زبردست نشانہ باز اور لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر بھی ہو سکتے ہیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم نے ہم پر فائر کھول کر اپنی موت یقینی بنالی ہے"۔
ڈک نے غراتے ہوئے کہا۔

"بلیٹر بے چاری نے کیا کرنا ہے۔ بس کیں کیں کرتی رہتی ہے۔ تم بھی کرتے رہو کیں کیں۔ میں کہتا ہوں بلاؤ اس جانسن کو"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار ہال میں موجود افراد کے منہ سے دبے دبے قہقہے بے اختیار نکل گئے۔ مگر دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اسی طرح ڈک اپنی جگہ سے اچھلا اور کسی گھومتے ہوئے سلنڈر کی طرح وہ عمران کی طرف بڑھا۔ یہ واقعی انتہائی خوف ناک داؤ تھا۔ عین آخری لمحے میں وہ کوئی بھی داؤ استعمال کر سکتا تھا۔ اور مقابل کو واقعی آخری لمحے تک یہ اندازہ ہی نہ ہو سکتا تھا کہ اس طرح رولنگ پوزیشن میں آنے والا کون سا داؤ استعمال کرے گا اس لئے وہ یقیناً مار کھا جاتا لیکن یہاں مقابلے میں عمران تھا۔ اس لئے جیسے ہی ڈک فضا میں اچھل کر رول کرتا ہوا عمران کی طرف بڑھا عمران نے یک لخت ایک قدم آگے بڑھایا۔ اور پھر اس کا ایک بازو فضا میں اس طرح عجیب سے انداز میں لہرایا جیسے آکٹوپس حملہ کرتے وقت اپنے بے شمار بازوؤں کو مخصوص انداز میں لہراتا ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران کی طرف رول کرتا ہوا ڈک یک لخت چیختا ہوا فضا میں اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ لیکن اب وہ سائیڈ میں رول ہونے کی بجائے قلابازی کے انداز میں بجلی کی سی تیزی سے گھومتا ہوا اوپر کو اٹھ رہا تھا۔ اور ہال میں موجود ہر شخص پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ حیرت انگیز تماشہ دیکھ رہا تھا۔ قلابازی کھانے کے انداز میں اوپر کو اٹھتا ہوا ڈک یک لخت اس طرح نیچے گرا جیسے وزنی چٹان پہاڑی کی چوٹی سے لڑھک کر نیچے گرتی ہے اور عمران نے یک لخت اچھل کر اپنا گھٹنا اوپر کو اٹھا کر نیچے گرتے ہوئے ڈک کو اس وقت مارا جب قلابازی کھا کر گھومتے ہوئے اس کی ریڑھ کی ہڈی اس کے گھٹنے کی زد میں آئی تھی۔ دوسرے لمحے ہال ڈک کی روح فرسا چیخ اور پھر اس کے فرش پر گرنے کے زوردار دھماکے سے گونج اٹھا۔ ڈک نیچے گر کر چند لمحے تڑپتا رہا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یک لخت ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اور چہرہ مسخ لیکن پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں بلیٹر ڈانس۔ ڈک ڈانس۔ بہت خوب"
عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کاؤنٹر سے کہنی ٹیک کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسا شرارت کا تاثر تھا جیسے بچہ کسی مشہور شعبدہ باز کا دلچسپ شعبدہ دیکھ کر خوش ہو رہا ہو۔

"کون ہے یہ حرامزادہ"۔ اچانک اوپر سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے ایک گینڈے نما آدمی دھم دھم کے انداز میں اوپر جاتی ہوئی لکڑی کی سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید غیظ و غضب کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ حرامزادہ ہے۔ واہ۔ تو ایسے ہوتے ہیں حرامزادے"۔
عمران نے فرش پر پڑے ڈک کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں تمہیں کہہ رہا ہوں کیڑے کی اولاد"۔ آنے والے نے

Admin @ www.hibuddiez.com

انتہائی جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی کسی ادھیڑ بھینسے کی طرح طاقتور اور ٹھوس جسم کا مالک نظر آ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں اس طرح جل رہی تھیں کہ سچ مچ اس میں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

"یہ جانسن ہے" ۔۔۔ اچانک پیچھے کھڑی ہوئی ویرا دہشت زدہ انداز میں بول پڑی۔

"تم جانسن ہو۔ اس کلب کے مالک" ۔۔۔ عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں میں ہوں جانسن۔ بندر کے بچے"۔ جانسن نے قریب آتے ہوئے انتہائی غیض و غضب بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح عمران فضا میں اچھلا اور ارنے بھینسے کی طرح پھنکارتا ہوا اس کی طرف بڑھتا ہوا جانسن یکلخت بچی طرح چیختا ہوا ایک لخت پشت کے بل فرش پر ایک زوردار دھماکے سے جا ٹکرایا ہوا عمران نے فضا میں ہی قلابازی لگائی اور دوسرے لمحے وہ گھومتا ہوا اسی لمحے فرش پر گرتے ہوئے جانسن کے چہرے پر اپنے دونوں بوٹوں کو زور سے رگڑتا ہوا اس کے سر کی دوسری طرف جا گرا۔ جانسن کے حلق سے پہلے سے زیادہ خوفناک چیخ نکلی۔ اور ابھی چیخ ختم سی ہوئی تھی کہ یکلخت فضا ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں اور مسلح افراد کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھی۔ وہ سب مسلح افراد گولیوں کی زد میں آ کر لٹوؤں کی طرح گھومتے ہوئے فرش پر جا گرے اور پھر تو جیسے ہال میں بھگدڑ سی مچ گئی۔ جس کا جدھر منہ آیا ادھر بھاگ پڑا۔ یہ فائرنگ ٹائیگر نے کی تھی۔ شاید ان مسلح افراد

نے اپنے مار کھاتے ہوئے باس کا انتقام لینے کے لئے کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تھی مگر ٹائیگر تو ہاتھ میں مشین گن پکڑے ایسی صورتحال سے نمٹنے کے لئے پہلے سے ہی مستعد تھا۔ اس لئے اس نے بلا جھجکے فائر کھول دیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ہرکولیس کی دم" ۔۔۔ عمران نے یکلخت جھک کر جانسن کی گردن میں ہاتھ ڈالا۔ اور دوسرا لمحہ واقعی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب اس قدر بھاری جسم رکھنے والا جانسن کسی بے جان کھلونے کی طرح اڑتا ہوا سامنے والی دیوار سے ایک زوردار دھماکے سے جا ٹکرایا۔

"تم نے میرے باپ کو گالی دے کر اپنی ساری ہڈیوں کا سرمہ بنوانا مقدر کر لیا ہے" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور جانسن ایک زوردار دھماکے سے دیوار سے ٹکرا کر جیسے ہی فرش پر گرا۔ عمران دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ ایک لمحے کے لئے وہ اس پر جھکتا ہوا نظر آیا۔ دوسرے لمحے جانسن ایک بار پھر فضا میں اس طرح بلند ہوا جیسے پول والٹ کھیلنے والا کھلاڑی اونچے پول کو کراس کرتے ہوئے اپنے جسم کو عجیب سے انداز میں موڑ توڑ لیتا ہے۔ لیکن نیچے گرتے ہوئے جانسن کے بھاری جسم کو فرش سے ٹکرانے سے پہلے عمران نے ہاتھوں میں دبوچا اور دوسرے لمحے جانسن کے حلق سے اس طرح خوفناک انداز میں چیخیں نکلنے لگیں کہ یوں لگتا تھا جیسے اس کی روح کسی کانٹوں بھری جھاڑی میں پھنس گئی ہو اور اسے جبراً ان کانٹوں میں سے گھسیٹا جا رہا ہو۔ اس کا سر

فرش پر آگے کی طرف نکلا ہوا تھا۔ اور کاندھے فرش پر ٹکے ہوئے تھے۔ جب کہ اس کا نچلا دھڑ گھوم کر آگے فرش کی طرف جھکا ہوا تھا اور عمران اس کی رانوں پر دونوں ہاتھ رکھے اُسے پوری قوت سے دبائے ہوئے تھا۔ جانسن اس وقت کراس کریمپ کے انتہائی خوفناک داؤ میں بُری طرح پھنسا ہوا تھا۔ کسی بھی لمحے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے سارے مہرے ایک ایک کر کے تڑخ سکتے تھے۔

"بولو۔ حقیر کیڑا میں ہوں یا تم۔ بولو۔ ورنہ ابھی ریڑھ کی ہڈی کے سارے مہرے توڑ ڈالوں گا"۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھوں کو نیچے کی طرف ذرا سا دبایا۔

"تم ۔۔۔ تم ۔۔۔ میں ۔۔۔ میں حقیر کیڑا۔ میں مچھر۔ میں بندر کی اولاد۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں مر جاؤں گا۔ چھوڑ دو مجھے۔ میں ناکارہ ہو جاؤں گا۔ چھوڑ دو مجھے"۔۔۔ جانسن نے چیخنے کے ساتھ ساتھ بُری طرح گھگھیانا شروع کر دیا۔ کیونکہ اُسے بھی احساس ہو گیا تھا کہ جس داؤ میں وہ پھنس گیا ہے اس کا انجام ہمیشہ کے لئے زندہ لاش بن جانے کے سوا اور کچھ نہیں اور عمران نے اُسے جکڑا اس طرح تھا کہ وہ بے چارہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس کی حرکت براہِ راست اُس کے خلاف جاتی۔

"جاؤ۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ میں تو صرف تم سے ملنے آیا تھا نانسنس"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اُسے چھوڑ کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اور جانسن ایک زوردار دھماکے سے الٹ کر نیچے فرش پر جا گرا۔ اور جانسن چند لمحے تو پڑا ہانپتا

Admin

رہا۔ اس کا چہرہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔ لیکن پھر جلد ہی وہ نارمل ہوتا گیا۔ اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم حیرت انگیز لڑاکے ہو۔ انتہائی حیرت انگیز کون ہو تم"۔۔۔ جانسن نے اس بار شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"میں ایکریمیا کے ڈیلی نیوز کا سپیشل رپورٹر جیک ہوں۔ اور یہ پریس فوٹو گرافر میک ہے اور یہ محترمہ جو دیوار کے قریب کھڑی کانپ رہی ہے۔ یہاں کی مقامی کرائم رپورٹر ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جرنلسٹ ہو۔ نہیں۔ میں مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا۔ کوئی جرنلسٹ کبھی اس طرح نہیں لڑ سکتا"۔۔۔ جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں کسی زمانے میں کرائم رپورٹر بھی رہا ہوں اور ایکریمیا کے بڑے بڑے دھانسو غنڈے مجھ سے اس طرح دبتے تھے جیسے شیر کو دیکھ کر معصوم ہرن دبک جاتے ہیں۔ لیکن پھر میری ترقی ہو گئی۔ اور میں نے کرائم رپورٹری چھوڑ دی۔ اور سنو۔ میں یہاں تم سے صرف ملنے آیا تھا۔ لیکن تمہارے یہ سارے آدمی بیک وقت بھونکنا شروع ہو گئے۔ جس پر مجھے بھی غرانا پڑا"۔۔۔ عمران نے اس طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ جیسے اب تک اس نے جو کچھ کیا تھا بادلِ نخواستہ کیا تھا۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے۔ تم جو کچھ بھی ہو۔ بہر حال حیرت انگیز آدمی ہو۔ اور میں جانسن تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہوئے فخر

Admin @ www.hibuddiez.com

محسوس کرتا ہوں" ـــــ جانسن نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے سے خلوص ٹپک رہا تھا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔ کیونکہ اُسے ایسے غنڈوں کی نفسیات کا اچھی طرح علم تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ اب جانسن اس کے ساتھ منافقت نہ کرے گا۔

"تم واقعی بہادر آدمی ہو۔ اور میں بہادروں کی قدر کرتا ہوں۔ میں تم پر ایک خوب صورت فیچر لکھوں گا۔ اور تمہاری شہرت پوری دنیا میں پھیل جائے گی" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانسن کے چہرے پر یک لخت مسرت کے آثار ابھر آئے۔

"آؤ میرے ساتھ۔ آؤ آؤ" ـــ جانسن نے کہا اور پھر تیزی سے انہی سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔ وہ ڈک ابھی تک بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کے کئی ساتھیوں کی لاشیں پڑی تھیں اور کئی زخمی حالت میں تڑپ رہے تھے۔ لیکن جانسن نے ان کی طرف ذرا برابر بھی توجہ نہ کی تھی۔

"ان کے کفن دفن کا کیا ہو گا" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آؤ۔ یہ حقیر کیڑے تو مرتے ہی رہتے ہیں۔ تم آؤ" ـــ جانسن نے کہا اور دھم دھم کرتا سیڑھیاں چڑھتا گیا اور ویرا اس طرح چل پڑی جیسے نیند میں چل رہی ہو۔ اس کے چہرے پر یقین اور بے یقینی کے ملے جلے تاثرات کے علاوہ حیرت اور خوف کے تاثرات کی پرچھائیاں بھی موجود تھیں۔ ٹائیگر اب بھی مشین گن اٹھائے

بڑے چوکنے انداز میں عمران کی طرف پشت کئے چل رہا تھا۔ اور اسی عالم میں وہ سیڑھیاں بھی چڑھا۔ لیکن اوپر پہنچ کر وہ سیدھا ہو گیا۔

جانسن انہیں ایک بڑے سے دفتر نما کمرے میں لے آیا جسے انتہائی قیمتی سامان سے مزین کیا گیا تھا۔

"بیٹھو۔ میں تمہیں سپین کی سو سالہ پرانی شراب پلاتا ہوں" ـــ جانسن نے ایک الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے میں اور میک دونوں ہی ہارٹ کے مریض ہیں ہمیں ڈاکٹر نے کہا ہوا ہے کہ ادھر ہم نے شراب حلق کے اندر ڈالی ادھر ہمارے ہارٹ صاحب امتحان میں مکمل فیل۔ اس لئے ہمارے ساتھ دشمنی مت کرو۔ بس دو کوک منگوا دو۔ ہاں مس ویرا جون اگر پینا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اور ہارٹ کے مریض۔ کیا تم نے مجھے واقعی احمق سمجھ لیا ہے" ـــ جانسن نے مڑ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے میں غلط نہیں کہہ رہا۔ ہم اس ٹائپ کے مریض نہیں ہیں بھائی جیسے تم سمجھ رہے ہو کہ بس دل پر ہاتھ رکھے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے چل رہے ہوں کہ بس معمولی سا جھٹکا لگا اور دل بند۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ہمیں سٹپ یوانامی بیماری ہے اور یہ بیماری صرف اس وقت خطرناک ہوتی ہے جب اس کا مریض سگریٹ یا شراب پی لے۔ ورنہ تو دل گھوڑے کی طرح طاقتور ہوتا ہے" ـــ عمران کی زبان چل پڑی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ٹب پوا بیماری۔ یہ کون سی بیماری ہے"۔۔۔ جانسن نے حیرت سے منہ کھولتے ہوئے کہا۔ ویرا بھی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہی تھی۔ ظاہر ہے اس نے بھی پہلی بار ہی اس بیماری کا نام سنا ہوگا۔

"اچھا اب تمہیں میڈیکل سائنس بھی پڑھانی پڑے گی۔ مجبوری ہے۔ اچھا سنو۔ یہ ٹب پوا۔ دراصل پانچ حروف کا مخفف ہے۔ ٹی۔ بی۔ پی۔ او۔ اے۔ اور ٹی مخفف ہے تھری کا۔ اور بی مخفف ہے بیٹ کا۔ یعنی دل کی دھڑکن جسے میڈیکل میں بیٹ کہا جاتا ہے۔ پی کا مطلب ہوا پریذنٹ یعنی حاضر۔ اور او سے مطلب ہوا ون اور اے سے ابسنٹ یعنی غیر حاضر۔ چنانچہ بیماری ہوئی تھری بیٹس پریذنٹ ون بیٹ ابسنٹ۔ مطلب ہوا کہ تین بار دل دھڑکنے کے بعد ایک بار بند ہو جاتا ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو آؤ میرے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لو۔ ویسے ویرا جون پر اعتبار ہو تو وہ میک کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھ سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے اس طرح لیکچر دیتے ہوئے کہا جیسے کوئی پروفیسر انتہائی کند ذہن طالب علموں کو سبق پڑھا رہا ہو۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"۔ اس بار جانسن سے پہلے ویرا جون بول اٹھی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی وہ بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف بڑھی اور اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی انتہائی حیرت انگیز۔ واقعی تین دھڑکنوں کے

بعد دل رک جاتا ہے۔ اور پھر تین دھڑکنیں ہوتی ہیں اور پھر دل رک جاتا ہے۔ اوہ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔ ویرا نے اس طرح حیرت بھرے انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ جیسے اسے اپنی ہی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ کیونکہ ایسا تو ہر دل کرتا ہے۔ کہ تین بار دھڑکنے کے بعد ایک بار آرام کرتا ہے۔

"شکر ہے تین بار دھڑکتا تو ہے۔ بڑا ڈھیٹ دل ہے۔ ورنہ تمہارے ہاتھ رکھنے کے بعد تو مجھے ایک بار بھی اس کے دھڑکنے کا یقین نہ تھا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس بار جانسن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم خوب صورت باتیں کرتے ہو۔ بہرحال ہو گی یہ بیماری ٹھیک ہے۔ میں کوک منگوا لیتا ہوں"۔۔۔ جانسن نے کہا اور ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"۔۔۔ جانسن نے رسیور اٹھا کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں کرنل ونیٹسن بول رہا ہوں۔ ریڈ کارڈ ہولڈر"۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل ونیٹسن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ چونکہ وہ بے حد اونچی آواز میں بول رہا تھا۔ اس لئے صوفے پر بیٹھے ہوئے عمران اور ٹائیگر کے کانوں میں اس کی آواز آسانی سے پہنچ رہی تھی۔

"ہاں میں جانتا ہوں کہ تمہیں ریڈ کارڈ جنرل باڈٹر نے دیا ہے مگر فون کرنے کی وجہ"۔۔۔ جانسن نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

وہ کرنل ڈینیڈن سے کسی طرح بھی خوف زدہ نہ ہوا تھا۔

" ایکریمیا کے دو صحافیوں نے تمہارے کلب میں تمہارے کئی ساتھیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا ہے۔ اس نے تمہیں بھی مقابلے میں شکست دے دی ہے۔ اس لئے یہ صحافی نہیں ہو سکتے۔ یہ پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور ان کی گرفتاری کے لئے ہی جنرل بارٹر نے مجھے ریڈ کارڈ دیا ہے۔ اس لئے تم انہیں کسی طرح بھی فرار نہ ہونے دینا۔ میں کرنل ڈوجان کو فورس دے کر بھیج رہا ہوں۔ ان کی گرفتاری کے لئے۔ اگر یہ فرار ہونے لگیں تو انہیں بے شک گولی مار دینا۔ میں ذمہ دار ہوں "۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل ڈینیڈن نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

" تمہیں کس نے یہ کہانی سنائی ہے "۔۔۔ جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میرے آدمی ان کے پیچھے تھے۔ سنو۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ ورنہ میں تمہیں بھی ان کے ساتھ تعاون کرنے کے الزام میں گرفتار کر سکتا ہوں سمجھے۔ اور یہ بھی سن لو۔ اگر یہ فورس پہنچنے سے پہلے فرار ہو گئے تو پھر یہ تمہاری بدبختی ہو گی "۔۔۔ کرنل ڈینیڈن نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

" سنو ایکریمی ریچھ۔ میں نے ان سے دوستی کر لی ہے۔ اور یہ میرے سامنے میرے دفتر میں بیٹھے ہیں۔ اور اگر تمہارا کوئی آدمی بھی میرے کلب میں داخل ہوا تو تمہاری پوری فورس کو توپ سے اڑا دوں گا سمجھے۔ تم ریڈ کارڈ ہولڈر ہو تو میں ڈبل ریڈ کارڈ ہولڈر

ہوں۔ میں اس معاملے میں جنرل بارٹر سے براہ راست بات کروں گا۔ اور اگر انہیں کہیں پیش کرنا بھی پڑا تو پھر میں انہیں جنرل بارٹر کے ہی سامنے پیش کروں گا۔ یہ میری طرف سے آخری وارننگ ہے۔ نانسنس "۔۔۔ جانسن نے غصے کی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے دھڑام سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" نانسنس۔۔۔ ڈیم فول۔ جانسن کو دھمکیاں دے رہا ہے۔ احمق جس سے جنرل بارٹر بھی دب کر بات کرتا ہے۔ اس کو دھمکیاں دے رہا ہے۔ میں کرتا ہوں جنرل بارٹر سے ابھی بات۔ اس ایکریمی ریچھ نے کیا سمجھ رکھا ہے مجھے "۔۔۔ جانسن نے غصے کی شدت سے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر مڑ کر اس نے ایک الماری کھولی۔ اور اس میں سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور تیزی سے اس کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف ہو گیا۔ عمران کی نظریں ٹرانسمیٹر کے فریکونسی ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں کامیابی کی تیز چمک ابھر آئی تھی۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

" ہیلو ہیلو۔۔۔ ڈوگو چیف کالنگ اوور "۔۔۔ جانسن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران ڈوگو چیف کا نام سنتے ہی واضح طور پر چونک پڑا۔ لیکن جانسن اس کی طرف متوجہ ہی نہ تھا۔

" یس۔۔۔ جی بی۔ اٹنڈنگ اوور "۔۔۔ دوسری طرف سے اچانک ایک ایسی آواز ابھری جیسے بھوکا بھیڑیا شکار کو

Admin @ www.hibuddiez.com

دیکھ کر غرا رہا ہو۔

"باس۔ یہ تم نے کس اُلّو کے پٹھے کو ریڈ کارڈ دے دیا ہے اس احمق ایکریمی ریکھو کو۔ وہ مجھے گولی مارنے اور گرفتار کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ میں اس کا خون پی جاؤں گا اوور"۔۔۔۔ جانسن نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"کرنل ونیڈن کی بات کر رہے ہو۔ کیا بات ہے۔ تفصیل بتاؤ اس نے تمہیں کیوں دھمکی دی ہے۔ اس کا تم سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اوور"۔۔۔۔ جی۔پی یعنی جنرل بارٹر کے لہجے میں اس بار شدید حیرت نمایاں تھی۔

"باس۔ ایکریمیا کے دو جرنلسٹ میرے دوست ہیں۔ وہ میرے پاس کلب میں آئے۔ یہاں انہوں نے مجھ سے ملنے کے لئے ڈرامہ کیا اور فائرنگ کی۔ اس پر وہ کرنل ونیڈن کے آدمیوں نے اُسے بچانے کیا رپورٹ دی ہے کہ اس کا ابھی فون آیا ہے کہ یہ جرنلسٹ نہیں ہیں بلکہ کوئی ایشیائی ایجنٹ ہیں اور وہ کرنل ڈوجان کو ان کی گرفتاری کے لئے بھیج رہا ہے۔ جب میں نے اس پر احتجاج کیا تو وہ مجھے دھمکیاں دینے لگا اوور"۔۔۔۔ جانسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن وہ جھگڑے اور اپنی شکست والی بات گول کر گیا۔

"اوہ۔ تو یہ لوگ جرنلسٹوں کے روپ میں آئے ہیں۔ کہاں ہیں یہ لوگ۔ کتنی تعداد میں ہیں اوور"۔۔۔ جنرل بارٹر نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کس کی بات کر رہے ہیں آپ باس۔ میں بتا رہا ہوں کہ وہ میرے دوست ہیں اوور"۔۔۔۔ جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو جانسن۔ کرنل ونیڈن نے اگر کہا ہے کہ یہ اصل نہیں ہیں تو پھر یقیناً یہ اصل نہیں ہوں گے۔ آج کل ایشیائی سیکرٹ ایجنٹوں کا ایک انتہائی خطرناک گروپ ساؤتھ افریقہ میں داخل ہوا ہے۔ یہ اس قدر خطرناک لوگ ہیں کہ ان کی گرفتاری کے لئے مجھے ایکریمیا سے کرنل ونیڈن کو بلانا پڑا ہے۔ اور کرنل ونیڈن کا ریکارڈ اس معاملے میں بے حد شاندار ہے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ فوراً انہیں گرفتار کر لو۔ اور کرنل ونیڈن کے حوالے کر دو۔ فوراً۔ اٹ از مائی آرڈر"۔۔۔ جنرل بارٹر نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اور اگر یہ لوگ وہ ثابت نہ ہوئے جو آپ کہہ رہے ہیں تو پھر اوور"۔۔۔ جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے صوفے پر بیٹھے ہوئے عمران اور ٹائیگر کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اپنی بات کی تائید کرانا چاہتا ہو۔

"تو تم فکر نہ کرو۔ تمہارے دوستوں کو کوئی تکلیف نہ ہو گی میں کرنل ونیڈن سے کہہ دوں گا کہ وہ پہلے پوری طرح چیکنگ کرے۔ تم فکر نہ کرو۔ یہ پورے ساؤتھ افریقہ کا مسئلہ ہے۔ سمجھے اوور"۔۔۔ جنرل بارٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ جانسن نے اس بار قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تو تم جرنلسٹ نہیں ہو۔ ویسے مجھے پہلے بھی شک ہو رہا تھا کہ کوئی جرنلسٹ اس طرح نہیں لڑ سکتا"۔ ــــ جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل ونیٹن تو پاگل ہو گیا ہے۔ ایئر پورٹ پر پہلے جدید ترین میک اپ واشر سے ہمارا میک اپ چیک کیا گیا ہے۔ پھر ایئر پورٹ کے انچارج میجر لیورو نے ایکریمیا ہمارے اخبار کے دفتر سے ہمارے کاغذات اور ہمارے حلیوں کی چیکنگ کی ہے۔ لیکن کرنل ونیٹن خواہ مخواہ اپنی ناکامی چھپانے کے لئے ہمیں نشانہ بنانا چاہتا ہے۔ مس ویراجون سے پوچھ لو۔ وہ ہوٹل میں ہمارے کمرے میں آیا لیکن کوئی ایسی نشانی نہ بتا سکا جس سے ہم وہ ایشیائی ثابت ہو سکتے۔ چنانچہ وہ واپس چلا گیا۔ اب وہ صرف ہمیں چارہ بنا کر جنرل بارٹر پر اپنی کارکردگی کا رعب ڈالنا چاہتا ہے۔ بہرحال تم نے مجھے دوست کہا ہے۔ اگر تم واقعی کسی دوست کو اس طرح بغیر کسی ثبوت کے کرنل ونیٹن کے حوالے کر سکتے ہو تو کر دو۔ لیکن ایک شرط ہے کہ ہمیں ایکریمین سفارت خانے ایک بار فون کرنے دو۔ پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کرنل ونیٹن اور یہ تمہارا جنرل بارٹر کس طرح ہم پر ہاتھ ڈالتے ہیں"۔ ــــ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو تم واقعی جرنلسٹ ہو"۔ ــــ جانسن نے تذبذب بھرے انداز میں کہا۔

"ہم یہاں اس لئے نہیں آئے کہ تمہیں اپنے جرنلسٹ ہونے

کا یقین دلاتے پھریں۔ ہم تو یہاں اس لئے آئے تھے کہ تمہارے ذریعے جنرل بارٹر سے رابطہ قائم کر کے اس کا انٹرویو لے سکیں۔ بہرحال تمہاری دوستی اپنی جگہ اور ہمارا وقار اپنی جگہ۔ ہم جا رہے ہیں۔ تم اس کرنل ونیٹن سے جو مرضی آئے کہہ دینا ہم اپنے آپ اس سے نمٹ لیں گے"۔ ــــ عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو۔ بیٹھ جاؤ۔ غصہ مت کرو۔ جب میں نے تمہیں دوست کہا ہے تو پھر میں دوست بن کر دکھاؤں گا۔ میں تمہیں اپنی ایک ایسی خفیہ پناہ گاہ پر پہنچا دیتا ہوں جس کا علم جنرل بارٹر کو بھی نہیں۔ وہاں میرے خاص آدمی موجود ہیں۔ میرے ڈوگو گروپ کے آدمی۔ میں پہلے کرنل ونیٹن سے مطالبہ کروں گا کہ وہ ثابت کرے کہ تم واقعی اصل نہیں ہو۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ آؤ میرے ساتھ"۔ ــــ جانسن نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی"۔ ــــ عمران اور ٹائیگر کے اٹھتے ہی ویرا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"نہیں۔ تم وہاں نہیں جا سکتیں۔ وہ انتہائی خفیہ جگہ ہے۔ میں انہیں بھی صرف دوستی کے ناطے لے جا رہا ہوں۔ تم واپس جاؤ۔ آؤ جیک"۔ ــــ جانسن نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس نے عقبی دیوار کی طرف بڑھ کر اس کی جڑ میں زور سے پیر مارا تو دیوار درمیان سے ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک

Admin @ www.hibuddiez.com

دروازہ نمودار ہوا۔

"جلد ملیں گے ویرا۔ تھینک یو"۔ ___ عمران نے منہ بنا کر خاموش کھڑی ویرا سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر جانسن کے پیچھے نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتا گیا۔

جیپیں ملٹجی شہر کی حدود سے نکل کر جنگل میں جانے والے ایک تنگ اور کچے راستے پر مڑ گئیں۔ جنگل شروع میں تو چھدرا اور کم گھنا تھا۔ لیکن جیسے جیسے وہ آگے بڑھتے گئے جنگل گھنا ہوتا گیا۔ لیکن یہ کچا راستہ باقاعدہ جنگل کے اندر تک چلا جا رہا تھا۔ اور راستے پر موجود نشانات بتا رہے تھے کہ اس راستے کو مسلسل استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ راستے میں کوئی جھاڑی تک نظر نہ آ رہی تھی۔ اور نہ ہی کوئی گڑھا وغیرہ تھا۔ راستہ ہموار اور صاف تھا لیکن تنگ ضرور تھا اتنا تنگ کہ صرف ایک

جیپ ہی ایک وقت میں گزر سکتی تھی۔

"تم لوگ وہاں جا کر کیا کرو گے"۔ ___ سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے جیگر نے پاس بیٹھے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جنگل کی سیر۔ اور ہم نے کیا کرنا ہے"۔ ___ صفدر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ ابھی جیپیں تھوڑا ہی آگے گئی ہوں گی کہ صفدر کے کان کے پیچھے ہلکی سی سرسراہٹ سی ہونے لگی۔ اور صفدر چونک پڑا۔

"کیا ہوا"۔ ___ جیگر نے اسے اس طرح اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

"ذرا جیپ روکو۔ مجھے حاجت محسوس ہو رہی ہے۔ مجھے بیماری ہے کہ جب حاجت ہوتی ہے تو پھر میں برداشت نہیں کر سکتا"۔ ___ صفدر نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا"۔ ___ جیگر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بریک پیڈل پر پیر رکھ دیا اور جیپ آہستہ آہستہ رک گئی۔ پیچھے آنے والی جیپ بھی رک گئی۔

"میں ابھی آتا ہوں"۔ ___ صفدر نے جلدی سے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ جنگل کے اندر تک چلا گیا۔ کافی اندر آنے کے بعد وہ ایک بڑی سی جھاڑی کے قریب رکا اور اس نے اندرونی جیب سے ایک قلم نکالا اور پھر اس کے کلپ کو ذرا سا نیچے دبا دیا۔ دوسرے لمحے کلپ کے سرے پر ایک ستارہ سا جھلملانے لگا۔ صفدر نے کلپ

Admin @ www.hibuddiez.com

کو مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ روکا تو کلپ کے سرے پر ایک کی بجائے دو ستارے جھلملانے لگے۔ اور صفدر نے قلم کو کان کے قریب کر لیا۔ قلم میں سے مخصوص ٹک ٹک کی آوازیں آ رہی تھیں۔ جو ایک خاص وقفے سے پیدا ہو رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد جب ایک لمبی ٹک سنائی دی تو صفدر نے ہاتھ نیچے کر کے کلپ کو دوبارہ مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا۔ صفدر جانتا تھا کہ یہ کال عمران کی ہے۔ اس مشن پر روانہ ہونے سے پہلے عمران نے نہ صرف اسے یہ قلم دیا تھا بلکہ اس کا طریقہ کار اور مخصوص کوڈ بھی اسے اچھی طرح سمجھا دیا تھا۔ عمران نے رابطہ کر کے اس سے رپورٹ طلب کی تھی اور صفدر اب مخصوص کوڈ میں اسے اب تک پیش آنے والے تمام واقعات بتا رہا تھا۔ رپورٹ دینے کے بعد جب دوسری طرف سے اوکے کا کاشن سنائی دیا تو صفدر نے مسکراتے ہوئے کلپ کو دوبارہ پہلے والی حالت میں ایڈجسٹ کیا اور قلم کو اندرونی جیب میں رکھ کر وہ واپس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ دونوں جیپیں وہیں رکی ہوئی تھیں۔ لیکن جیگر اور اس کے وہ ساتھی جو پچھلی جیپ میں سوار تھے۔ کافی دور ہٹ کر ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔ صفدر کو آتا دیکھ کر وہ سب واپس پلٹ پڑے۔ اور صفدر اچھل کر سیٹ پر جا بیٹھا۔

"کیا ہوا تھا صفدر"۔۔۔ پچھلی نشست پر بیٹھی ہوئی جولیا نے پوچھا۔

"عمران نے رپورٹ طلب کی تھی سپیشل ٹرانسمیٹر پر"۔۔۔ صفدر نے مختصر سا جواب دیا۔ اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ اسی جگہ دوبارہ سٹیرنگ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے صفدر سے کوئی بات نہ کی اور جیپ کو سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دیا۔

"یہ زیرو پوائنٹ کتنی دور ہے"۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"بس تھوڑی دور رہ گیا ہے"۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور صفدر خاموش ہو گیا۔

جیپیں تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ اب جنگل بے حد گھنا ہو گیا تھا۔ لیکن یہ عجیب بات تھی کہ اس راستے کے ارد گرد ابھی تک انہیں کوئی درندہ نظر نہ آیا تھا۔ البتہ درختوں پر لٹکے ہوئے بڑے بڑے سانپ اور چند معصوم جانور ادھر ادھر دوڑتے ہوئے کافی تعداد میں دکھائی دے رہے تھے۔ شاید اس راستے پر مسلسل آمد و رفت کی وجہ سے درندے ادھر کا رخ نہ کرتے تھے۔

راستہ کافی دور آگے جا کر مڑا اور پھر جنگل کے اندر ایک کھلے حصے میں داخل ہو گیا۔ یہاں کروزٹ نامی بڑی لیکن خوب صورت جھیل تھی۔ جس کے کنارے پھولوں سے بھری ہوئی جھاڑیاں کثیر تعداد میں تھیں۔ جھیل واقعی بے حد خوب صورت تھی۔ جیپیں اس جھیل کے قریب جا کر رک گئیں۔

"چلو نیچے اترو۔ یہ ہے زیرو پوائنٹ"۔۔۔ جیگر نے جیپ روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اور اس کے ساتھی

Admin @ www.hibuddiez.com

بھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔ جب کہ پچھلی جیپ سے جیگر کے چار مسلح ساتھی بھی باہر آ گئے تھے۔ صفدر، تنویر اور جولیا غور سے ادھر ادھر کا جائزہ لے رہے تھے۔

"ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ کوابو کے آدمی ہم سے یہاں ملیں گے۔ لیکن یہاں تو کوئی نہیں ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تمہارے یہاں پہنچنے کی انہیں خود بخود اطلاع مل جائے گی۔ اور وہ آجائیں گے۔ تمہیں یہاں انتظار کرنا پڑے گا"۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوکے۔۔۔ اب ہم واپس چلتے ہیں۔ چلو جولیانا"۔۔۔ جیگر نے جولیانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں نے واپس جانے کا ارادہ بدل دیا ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تمہیں ہمارے ساتھ جانا ہو گا"۔۔۔ جیگر نے غصے سے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ جب کہ اس کے چاروں ساتھیوں نے مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

"چلو۔ ورنہ زبردستی اٹھا کر لے جائیں گے"۔۔۔ جیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو مسٹر جیگر۔ تمہارا شکریہ کہ تم نے ہمیں یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ لیکن اگر مس جولیا واپس نہیں جانا چاہتیں تو

تم انہیں مجبور نہیں کر سکتے"۔۔۔ صفدر نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ میں اسے ہر قیمت پر ساتھ لے جاؤں گا۔ چلو لڑکی۔ اور سنو۔ اگر تم دونوں نے اسے روکنے کی کوشش کی تو گولیوں سے چھلنی کر دیئے جاؤ گے"۔۔۔ جیگر غصے کی شدت سے اتنے زور سے چیختے ہوئے بولا کہ جنگل میں دور دور تک اس کی آواز گونجنے لگی۔

"تم ہاتھ لگا کر دیکھو موٹے ریچھ۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا۔ چلو دفع ہو جاؤ"۔۔۔ یک لخت تنویر نے اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور جیگر غصے کی شدت سے کسی زہریلے ناگ کی طرح تڑپ کر اس کی طرف مڑا۔ اور اس نے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا کئی قدم تک دوڑتا چلا گیا۔ اس کے قریب کھڑے صفدر نے یک لخت اچھل کر اس کے پہلو پر اس طرح لات ماری تھی کہ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر اڑتا ہوا سیدھا ایک سائیڈ پر کھڑے تنویر کے ہاتھ میں پہنچ گیا جب کہ جیگر لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم دوڑتا چلا گیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ صورت حال کو جیگر کے ساتھی سمجھتے۔ تنویر نے فائر کھول دیا اور پے در پے دھماکوں کے ساتھ ہی جیگر کے چاروں ساتھیوں کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر اڑتی ہوئیں دور جا گریں۔ اور تنویر کے ساتھ کھڑی جولیا نے یک لخت چیتے جیسی پھرتی سے چھلانگ لگائی اور ایک

Admin @ www.hibuddiez.com

مشین گن اٹھا کر دوبارہ تنویر کے قریب آکھڑی ہوئی۔ یہ سارا کھیل صرف چند سیکنڈوں میں ہی مکمل ہو گیا۔ اب ریوالور تنویر کے ہاتھ میں تھا۔ جب کہ جولیا کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اور جیگر اور اس کے چاروں ساتھی بغیر کسی اسلحے کے حیرت سے کھڑے آنکھیں جھپکا رہے تھے۔ ان سب کے چہروں پر بے پناہ حیرت اور یقین نہ آنے والے تاثرات نمایاں تھے۔

"اب بتاؤ مسٹر جیگر۔ کیا خیال ہے۔ واپس جانا ہے یا..." صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم سیاح نہیں ہو۔ لیکن سن لو۔ میرا نام جیگر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی فیصلہ واپس نہیں لیا۔ اس لئے یہ لڑکی ہر صورت میں ہمارے ساتھ جائے گی۔ اور اگر تم نے اب مزید فائرنگ کی تو پھر یہاں جے گروپ کے آدمی میری حمایت میں پہنچ جائیں گے اور تمہاری ایک بوٹی بھی سلامت نہ بچے گی"۔۔۔ جیگر نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"جے گروپ۔ وہ کون ہے"۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ کوابو مخالف گروپ ہے۔ اور میرے دونوں سے تعلقات ہیں"۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"تم نے جے گروپ کو ہماری آمد کی اطلاع دے دی ہے" صفدر کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

"ہاں۔ لیکن جب تک میں مخصوص آواز نہ نکالوں گا وہ حملہ نہ

کریں گے۔ میرا ان کے ساتھ طے ہے۔ تم ہمیں تو مار سکتے ہو لیکن جے گروپ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ اور اس لڑکی کا تو جو حشر ہو گا وہ شاید تمہارے تصور میں بھی نہ ہو"۔۔۔ جیگر نے انہیں ڈراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تم ان کا خیال رکھو۔ میں ذرا مس جولیا کو سمجھاتا ہوں"۔۔۔ صفدر نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر تنویر کو ہدایت دیتا ہوا وہ جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا حیرت سے صفدر کے اس رویے کو دیکھ رہی تھی۔

"مس جولیا۔ جیگر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یہ مشین گن مجھے دو۔ اور تم ان کے ساتھ چلی جاؤ"۔۔۔ صفدر نے جولیا کے قریب جاتے ہوئے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے مشین گن جولیا کے ہاتھ سے جھپٹ لی۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی ردعمل ظاہر کرتی۔ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور جیگر کے چاروں ساتھیوں کی چیخوں سے جنگل گونج اٹھا۔ وہ چاروں ہی گولیوں کی بارش میں لٹوؤں کی طرح گھومتے ہوئے نیچے گرے اور پھر ساکت ہو گئے۔

"مجبوری تھی جولیا۔ ان کے پاس ریوالور تھے۔ اور یہ کسی بھی لمحے فائر کر سکتے تھے"۔۔۔ صفدر نے مشین گن جولیا کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ جیگر کی طرف بڑھنے لگا۔ جس کا چہرہ اپنے ساتھیوں کو اس بے دردی سے ہلاک ہوتے دیکھ

Admin @ www.hibuddiez.com

کمزور پڑ گیا تھا۔

"تو تم ڈبل ایجنٹ ہو۔ تم جیسے آدمی کو تو زندہ رہنے کا حق ہی نہیں ہے"۔۔۔ صفدر کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں واپس چلا جاتا ہوں۔ میں اکیلا چلا جاتا ہوں"۔۔۔ اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کے ساتھ ہی جیگر کا سارا غصہ اور اکڑ فوں سوڈے کے ابال کی طرح ختم ہو گئی تھی۔ اور وہ اس وقت پانی میں بھیگے ہوئے چوہے کی طرح خوف کی شدت سے کانپ رہا تھا۔

"بتاؤ۔ یہ جے گروپ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ اس کا سرغنہ کون ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور جیگر بھاری جسم رکھنے کے باوجود بری طرح چیختا ہوا دو قدم دور نیچے جا گرا۔

"تم ہٹ جاؤ۔ میں اس کی ہڈیاں سیدھی کرتا ہوں"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور صفدر کی طرف بڑھنے لگا۔

"نہیں۔ تم وہیں رکو اور ہر طرف کا خیال رکھو"۔۔۔ صفدر نے پلٹ کر تیز لہجے میں کہا۔ اور تنویر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ادھر درخت پر چڑھ جاؤ۔ تاکہ دور دور تک نظر رکھی جا سکے"۔۔۔ جولیا نے تنویر سے کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا ایک درخت کی طرف بڑھ گیا۔

"بتاؤ"۔۔۔ صفدر کی لات گھومی اور جیگر کے حلق سے ایک

اور زوردار چیخ نکلی۔ پھر تو جیسے جنگل میں چیخوں کا طوفان آ گیا۔ صفدر کی ٹانگیں اس طرح زمین پر گرے جیگر کی پسلیوں پر ضربیں لگا رہی تھیں جیسے کوئی کمپیوٹر کنٹرولڈ روبوٹ حرکت میں آ گیا ہو۔

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ"۔ جیگر نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔ اور چہرہ ضربوں سے جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ اس کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"بتاؤ۔ ورنہ اس بار ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ اور تم یہاں پڑے سسک سسک کر مر جاؤ گے"۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔۔۔ یہ زیرو پوائنٹ ہے۔ شہر سے آنے والے کو صرف یہیں تک آنے کی اجازت ہے۔ اس سے آگے نہیں۔ یہاں سب سے بڑے دو گروپ ہیں۔ کوابو گروپ جو نمیبیا کی آزادی کے لئے گوریلا جنگ لڑ رہا ہے اور جیسورا گروپ یعنی جے گروپ جو ساؤتھ افریقن آدمی کا پروردہ گروپ ہے۔ جسے گروپ کوابو گروپ کے خاتمے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اور دونوں گروپوں میں مسلسل جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن جے گروپ ابھی تک یہاں مکمل طور پر اپنے قدم نہیں جما سکا۔ ویسے بھی وہ نیا گروپ ہے۔ کوابو یہاں چھایا ہوا ہے۔ جے گروپ کا سرغنہ اطالی کا مشہور دہشت گرد جیسورا ہے۔ جسے جنرل بارٹر نے بھاری معاوضے پر ہائر کیا ہے۔ گروپ میں زیادہ تر افراد جیسورا کے اپنے

Admin @ www.hibuddiez.com

گروپ کے ہیں۔ باقی اس نے کرائے کے سپاہی رکھے ہوئے ہیں۔ چونکہ میں کوالبو کا ملنجی شہر میں نمائندہ ہوں اس لئے جیسورا نے بھی مجھے بھاری معاوضے پر آمادہ کر لیا کہ میں کوالبو سے متعلق اطلاعات اسے دیا کروں۔ کوالبو کو اس کا علم نہیں ہے۔ بس یہ ساری بات ہے۔ تم مجھے جانے دو۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھ پر شیطان سوار تھا۔ مجھ سے حماقت ہو گئی۔ میں تمہیں صرف یہ سمجھتا رہا ۔۔۔ جیگر نے بری طرح گڑگڑاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم جیسورا کا ہیڈ کوارٹر جانتے ہو"۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ن۔ ن۔ نہیں۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ یقین کریں کہ میں زیرو پوائنٹ سے آگے نہیں گیا"۔ جیگر نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے صفدر کی لات پوری قوت سے گھومی اور جیگر ایک بار پھر بری طرح چیختا ہوا نیچے جا گرا۔

"جھوٹ بولتے ہو۔ تم کیا سمجھ رہے ہو۔ کہ مجھے کچھ علم نہیں ہے۔ میں تو صرف تمہاری زبان سے سب کچھ سننا چاہتا ہوں۔ اور سنو۔ تم ایک معمولی سے غنڈے ہو۔ چھوٹی مچھلی۔ اس لئے اگر تم جھوٹ نہ بولو تو میں تمہیں معاف بھی کر سکتا ہوں۔ ورنہ ....."۔ صفدر کی غراہٹ عروج پر تھی۔ اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ جولیا کے جسم میں بھی بے اختیار سردی کی لہریں سی

دوڑ گئیں۔ صفدر کا لہجہ واقعی اس وقت بے حد سرد اور سفاکانہ تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ یہ آواز صفدر جیسے نرم انداز میں گفتگو کرنے والے کے منہ سے نکل ہی نہ رہی ہو۔ یہ لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی بھوکا اور زخمی چیتا کسی نرم شکار کو دیکھ کر غرا رہا ہو۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم"۔ جیگر نے بری طرح خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ان تک پیغام کیسے پہنچاتے ہو"۔ صفدر نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ مجھے انہوں نے ایک آلہ دیا ہوا ہے ٹرانسمیٹر جیسا۔ چھوٹا سا"۔ جیگر نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ آلہ۔ نکالو"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ تو دفتر میں ہے۔ میرے پاس نہیں"۔ جیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب بتاؤ کہ ہمارے متعلق تم نے کیا پیغام دیا ہے"۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں بتایا کہ کوالبو کے چیف سے ملنے سیاح آ رہے ہیں۔ جنہیں میں نے زیرو پوائنٹ تک پہنچانا ہے اور بس"۔ جیگر نے جواب دیا۔ وہ اب اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔ لیکن صفدر کی لات کھانے کے خوف سے اس نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش نہ کی تھی۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہارے آواز دینے پر وہ آ جائیں گے"۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"وہ تو میں تمہیں ڈرانے کے لئے کہہ رہا تھا۔ ورنہ یہاں وہ کیسے آ سکتے ہیں یہ جگہ تو کوابو کی عملداری میں ہے میں نے واپس جا کر انہیں صرف یہ اطلاع دینی ہے کہ میں نے تم لوگوں کو زیرو پوائنٹ پہنچا دیا ہے۔ انہوں نے مجھے یہی کہا تھا کہ میں تمہیں زیرو پوائنٹ پہنچا کر انہیں اطلاع دوں۔ کوابو نے کہا تھا کہ ایک یا دو آدمی آئیں گے۔ لڑکی کی بات نہ ہوئی تھی۔ اس لئے میں لڑکی کو اپنے پاس روکنا چاہتا تھا" ۔۔۔۔ جیگر نے جواب دیا اور صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

"جاؤ۔ اب دفع ہو جاؤ"۔ صفدر نے کہا اور جیگر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور پھر آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتا ہوا آگے والی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے اسے جانے کیوں دیا"۔ جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"یہ جا کر زیادہ سے زیادہ ہمارے متعلق اطلاع دے دے گا تو اس سے کیا ہو گا۔ ہم نے یہاں مستقل تو نہیں رہنا۔ ہم تو یہاں اس لئے آئے ہیں کہ کوابو ہمیں خفیہ راستے سے نمیبیا میں داخل کر کے اپنے ایک اڈے تک پہنچا دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمیں ان سے کوئی مطلب نہیں"۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

جیگر نے جیپ سٹارٹ کر کے تیزی سے موڑی اور پھر وہ اسے انتہائی رفتار سے دوڑاتا ہوا چند لمحوں میں ہی درختوں

کے پیچھے غائب ہو گیا۔ جب کہ ایک جیپ وہیں کھڑی رہی۔

"دور دور تک سوائے گھنے جنگل کے اور کچھ نظر نہیں آ رہا"۔ تنویر نے درخت سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

ابھی اس کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ دائیں طرف دور سے الو کے چیخنے کی پے در پے آوازیں سنائی دینے لگیں اور صفدر یہ آواز سن کر چونک پڑا۔

"یہ کوابو کا مخصوص کاشن ہے۔ وہ آ رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔ اور وہ دونوں بھی چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ چند لمحوں بعد جھیل کے دوسرے کنارے پر موجود درختوں میں سے دو آدمی نمودار ہوئے۔ ان کے جسموں پر باقاعدہ مٹیالے رنگ کی ملٹری یونیفارمز موجود تھیں۔ سروں پر چوڑے چھجے والے ہیٹ تھے۔ اور ہاتھوں میں بھاری مشین گنیں۔ دونوں سیاہ فام تھے۔ لیکن یونیفارم کے کالروں کے گرد سرخ رنگ کی پٹی موجود تھی۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو"۔ ان میں سے ایک نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اور صفدر نے ہاتھ اٹھا دیئے۔ صفدر کو ہاتھ اٹھاتا دیکھ کر جولیا اور تنویر نے بھی اٹھا دیئے۔

"ہتھیار دور پھینک دو"۔ اسی آدمی نے چیخ کر کہا اور جولیا اور تنویر دونوں نے ہاتھوں میں موجود اسلحہ پھینک دیا۔ ان میں سے ایک پیچھے ہٹ کر غائب ہو گیا۔ جب کہ دوسرا اسی طرح مشین گن ان کی طرف تانے بڑے چوکنا انداز میں کھڑا رہا۔ بالکل کسی شکاری چیتے کی طرح مستعد جو کسی بھی لمحے اپنے شکار پر جھپٹنے والا ہو۔

Admin @ www.hibuddiez.com

تھوڑی دیر بعد اس کا دوسرا ساتھی ان کے عقب میں نمودار ہوا اور پھر صفدر کی پشت سے مشین گن کی نال لگ گئی۔

"کون ہو تم۔ اور یہاں کیسے آئے ہو"۔۔۔ صفدر کے عقب میں موجود سیاہ فام نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ہم چاند نگر کی سیر کرنے آئے ہیں۔ ہمیں چاند کے شہزادے سے ملنا ہے"۔ صفدر نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا

"چاند کا تو کوئی شہزادہ نہیں ہوتا۔ کیا بکواس کر رہے ہو"۔ سیاہ فام کا لہجہ بھیڑیئے جیسے غراہٹ لئے ہوئے تھا۔

"تو مجھے شہزادہ مان لو"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ تم صحیح آدمی ہو۔ ہاتھ نیچے کر لو"۔ اس بار سیاہ فام نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"آجاؤ یورو ۔۔ یہ صحیح آدمی ہیں"۔ اس سیاہ فام نے دوسرا فقرہ اونچی آواز میں کہا۔ اور پھر وہ ان کے سامنے آ گیا۔

"تمہارے آنے کی اطلاع تو ہمیں مل گئی تھی۔ لیکن یہ لاشیں اور جیپ۔ یہ کیا چکر ہے۔ میرا نام ماجو ہے اور میں ریڈ ایریا کا چیف ہوں"۔ سیاہ فام نے فقرے کے آخر میں اپنا تعارف کراتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرا نام صفدر ہے۔ اور یہ میرے ساتھی تنویر اور مس جولیانا ہیں"۔ صفدر نے مصافحہ کرنے کے ساتھ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر لفظوں میں جیگر سے ملاقات کے ساتھ ساتھ اب تک پیش آنے والے تمام واقعات بتا دیئے۔

"اوہ۔ تو یہ جیگر ڈبل رول ادا کر رہا ہے۔ ویری بیڈ۔ ہم خود حیران تھے کہ آخر ہمارے متعلق اطلاعات جے تک کیسے پہنچ جاتی ہیں۔ بہرحال تم لوگوں نے آتے ہی ہمارے لئے ایک بڑا کارنامہ انجام دے دیا ہے۔ اب ہم خود اس جیگر سے سب کچھ اگلوا لیں گے۔ ٹھیک ہے"۔ ماجو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اتنے میں اس کا دوسرا ساتھی بھی پہنچ گیا۔ اور پھر اس کا بھی صفدر اور اس کے ساتھیوں سے تعارف کرایا گیا۔

"آؤ۔ چیف تم سے ملنے کے لئے شدت سے منتظر ہیں"۔ ماجو نے کہا۔ اور پھر وہ جھیل کے دائیں کنارے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس جیپ اور لاشوں کا کیا کرنا ہے ماجو"۔ دوسرے سیاہ فام یورو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ ان کا یہاں موجود رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس طرح جے والوں کو بھی سن گن مل سکتی ہے۔ تم ایسا کرو۔ یہ لاشیں جیپ میں ڈال کر یا کونی دلدل تک لے جاؤ اور پھر انہیں جیپ سمیت دلدل میں غرق کر کے اپنے پوائنٹ پر چلے جاؤ۔ میں صفدر صاحب کو لے کر چیف کے پاس پہنچ جاؤں گا"۔ ماجو نے مڑ کر اپنے ساتھی سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا جیپ کی طرف مڑ گیا۔ صفدر اور اس کے ساتھی جھیل کے کنارے سے گھوم کر دوسری طرف پہنچے اور پھر گھنے درختوں سے گزرتے ہوئے وہ پیدل ہی آگے بڑھتے گئے۔ کچھ دور آنے کے بعد انہیں درختوں کے

جھنڈ میں کھڑی ایک چھوٹی جیپ نظر آئی۔ جس کے عقبی دو پہیے ٹریکٹر کے بڑے پہیوں جتنے تو نہ تھے البتہ آگے والے پہیوں سے کافی بڑے اور چوڑے تھے۔

"یہ جنگل کے لئے مخصوص جیپ ہے۔ اسے ہم اوڈجا کہتے ہیں۔ آؤ بیٹھو" ـــــ ماجو نے کہا۔ اور وہ سر ہلاتے ہوئے اس عجیب سی جیپ میں سوار ہو گئے۔ ماجو نے سٹیرنگ سنبھالا اور پھر واقعی یہ جیپ انتہائی حیرت انگیز انداز میں جنگل کے اندر گھومتی اونچی نیچی جگہوں سے گزرتی تیزی سے آگے بڑھتی گئی۔ گھنے جنگل کے اندر ان کا یہ سفر تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا پھر اچانک جیپ شاہ بلوط کے ایک پرانے درخت کے قریب رک گئی۔ ماجو نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے شاہ بلوط کا وہ پرانا اور انتہائی چوڑے تنے والا درخت اس طرح تیزی سے ایک طرف ہٹتا گیا جیسے کسی آدمی کا اچانک سر پیٹ جاتا ہے۔ جو جگہ خالی ہوئی وہ کسی ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتی گئی۔ اندر ایک لمبی سی سڑک سرنگ کے اندر جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ سرنگ خاصی چوڑی تھی۔ جیپ اس سرنگ میں داخل ہوئی اور پھر کافی دور تک آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھر اچانک سامنے پتھریلی چٹانوں سے بنی ہوئی دیوار آ گئی۔ ماجو نے ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول نما آلے کا ایک اور بٹن دبایا تو دیوار تیزی سے ایک طرف ہٹ کر غائب ہو گئی۔ اور ماجو جیپ آگے بڑھانے لگا۔ لیکن اب

Admin @ www.hibuddiez.com

سرنگ دوبارہ اوپر کی طرف جا رہی تھی۔ ایسے جیسے چڑھائی چڑھ رہی ہو۔ تھوڑی دیر بعد اچانک چھت ایک بار پھر ڈھکن کے انداز میں کھلی اور جیپ باہر آ گئی۔ اب وہ ایک بار پھر جنگل میں موجود تھے ماجو خاموشی سے جیپ کو ایک بار پھر جنگل کے اندر دوڑانے لگا۔

"یہ ڈاج جیک وے ہے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ یہاں سے گزرنے کے بعد کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ہم کس طرف آ گئے ہیں" ـــــ ماجو نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جنگل کے ایک کھلے حصے میں پہنچ گئے۔ یہاں دور دور تک لکڑی کے بنے ہوئے جھونپڑے نما چھوٹے چھوٹے کاٹیج پھیلے ہوئے تھے۔ لیکن وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ ماجو نے جیپ ایک کاٹیج کے ساتھ جا کر روک دی۔

"آؤ" ـــــ ماجو نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے نیچے اتر آئے۔ ماجو نے سیڑھیاں چڑھ کر کاٹیج کے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ کھل گیا۔ اندر ایک اور سیاہ فام کھڑا تھا۔ جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ کاٹیج خاصا بڑا تھا۔ اور اس کے فرش پر جنگلی جانوروں کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں۔ کمرے میں آٹھ کے قریب مسلح سیاہ فام خاموش کھڑے تھے۔

"بیٹھو۔ میں چیف کو اطلاع کرتا ہوں" ـــــ ماجو نے انہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

کھالوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر کاٹیج کے عقبی طرف موجود ایک بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف چلا گیا۔ جب کہ صفدر، تنویر اور جولیا خاموشی سے کھالوں پر بیٹھ گئے۔ کمرے میں چھت کے قریب دو بڑے بڑے روشندان تھے۔ جن میں سے ہوا اور روشنی بخوبی اندر آرہی تھی۔

"میں سمجھی تھی زیر زمین ہیڈ کوارٹر ہوگا"۔۔۔ جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور صفدر مسکرا دیا۔

چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا اور پھر ایک چھوٹی سی سفید داڑھی والا بوڑھا سیاہ فام اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ اور جسم دونوں بے حد چوڑے تھے۔ اور صرف داڑھی کی وجہ سے وہ بوڑھا لگ رہا تھا۔ ورنہ جسامت، قدوقامت اور چلنے سے وہ بالکل صحت مند نوجوان تھا۔ اس کے جسم پر بھی مٹیالے رنگ کی یونیفارم تھی۔ البتہ کالر پر سنہرے رنگ کی پٹی تھی۔ اس کے پیچھے ماجو نمودار ہوا۔

"خوش آمدید دوستو۔ میں بے حد شرمندہ ہوں کہ ہماری وجہ سے آپ کو اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی"۔۔۔ اس قوی ہیکل بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ کوابو کا چیف سام نکوما ہے۔ جس نے انتخابات کے بعد نمیبیا کا پہلا منتخب سربراہ ہونے کا اعزاز حاصل کرنا ہے۔ اور ساؤتھ افریقہ اور دنیا بھر کے

یہودی اس آدمی کو مارنے کے لئے ہر قسم کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ ہمیں تو آپ جیسی عظیم شخصیت سے مل کر بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ میرا نام صفدر ہے۔ یہ میرے ساتھی تنویر اور یہ ہماری ساتھی مس جولیانا فٹز واٹر ہیں"۔

صفدر نے بڑے پُرخلوص انداز میں سام نکوما سے مصافحہ کرنے کے بعد اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ سام نکوما نے باری باری سب سے مصافحہ کیا۔

"ویسے مجھے مس جولیانا کی وجہ سے بے حد حیرت ہے۔ یہ تو سوئس لگتی ہیں۔ یہ آپ کے ساتھ"۔۔۔ سام نکوما نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ سوئس ہیں۔ لیکن اب پاکیشیائی شہری ہیں۔ اور ہماری سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہیں"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ویری گڈ۔۔۔ پھر تو مجھے دوہری مسرت ہوئی ہے۔ ان سے مل کر۔ تشریف رکھیں"۔۔۔ سام نکوما نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب اطمینان سے کھالوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ پہلے تو بلاتکلف بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"۔۔۔ سام نکوما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف سادہ پانی۔ اور کچھ نہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ اچھا"۔۔۔ سام نکوما نے کہا اور اس نے اپنے عقب میں مؤدب کھڑے ماجو کی طرف مڑ کر سر کو ذرا سا ہلایا تو ماجو

Admin @ www.hibuddiez.com

واپس اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہاں۔ اب مجھے آپ بتائیں اور ذرا تفصیل سے بتائیں کہ آپ کیا پروگرام لے کر آئے ہیں"۔۔۔ سام نکوما نے کہا۔

"ہم ڈوگو فائٹرز کے خاتمے کا مشن لے کر آئے ہیں۔ ہمارے چیف نے ہمارے دو گروپ بنا دیئے ہیں۔ ایک گروپ علی عمران اور ان کے ساتھی پر مشتمل ہے۔ وہ ایکریمین صحافیوں کے روپ میں جوہنبرگ میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ جنرل بارٹ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے تاکہ اس سے ڈوگو فائٹرز تنظیم کی پوری تفصیلات حاصل کر سکیں۔ جب کہ ہم تینوں ایکریمین سیاحوں کے روپ میں یہاں آئے ہیں تاکہ آپ ہمیں اپنے کسی خفیہ راستے سے بمبیا پہنچا دیں۔ ہم وہاں ڈوگو فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"علی عمران صاحب جوہنبرگ میں کیسے داخل ہو گئے ہیں وہاں تو کرنل ڈینٹن نے انتہائی سخت چیکنگ کا جال پھیلا رکھا ہے"۔ سام نکوما نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ان کو کسی قسم کی کوئی چیکنگ نہیں روک سکتی۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔ اور سام نکوما نے سر ہلا دیا۔

"لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی مسٹر صفدر۔ کہ آخر آپ بمبیا جا کر کس طرح ڈوگو فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر تلاش کریں گے۔ جب کہ آپ وہاں پہلی بار جا رہے ہیں۔ کیا آپ کے ذہن میں کوئی خاص پلان ہے"۔۔۔ سام نکوما نے چند لمحے خاموش رہنے

کے بعد کہا۔

"جی ہاں۔ ایک پلان ہے۔ ہم وہاں جا کر فوج کے اعلیٰ افسران کو اغوا کر کے ان کا روپ دھار لیں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے معلومات حاصل کر سکیں گے۔ آپ کے ذریعے وہاں جانے کا فیصلہ صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ ویسے بمبیا میں داخلہ اجنبیوں کے لئے بے حد مشکل ہے۔ ان کی انتہائی کڑی اور مسلسل نگرانی کی جاتی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں ہم آپ کے کسی اڈے سے امداد حاصل کر سکتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ بہت ہی سیدھی اور آسان سی پلاننگ ہے۔ واقعی آپ لوگ بے حد ذہین ہیں۔ اور آپ نے جس طرح آسانی سے ایکریمین میک اپ کر لیا ہے۔ اس طرح آسانی سے سفید فام فوجی آفیسر بھی بن جائیں گے"۔۔۔ سام نکوما نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور صفدر مسکرا دیا۔

"جی یہ تو ہمارا روز کا کام ہے۔ ہمارے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے"۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ بمبیا میں کسی خاص شخصیت سے رابطہ قائم کریں گے۔ میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ جیسے اجنبیوں کے لئے رابطے کے لئے وہاں کون سی شخصیت ہو سکتی ہے"۔۔۔ سام نکوما نے کہا۔

"ایک شخصیت ہے جناب۔ وہ شوگران کا سپیشل ایجنٹ ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ویسے وہ مدتوں سے بمبیا میں ہی رہ رہا ہے۔ لیکن ہم نہ اُسے جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر رابطہ کیسے ہو گا"۔۔۔۔ سام نکوما نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم وہاں کے کسی بڑے اخبار میں تلاش گمشدہ کا اشتہار دیں گے۔ ایک ہمر گر کتے کا۔ یہ اشتہار اس شخصیت کے لئے کوڈ ہو گا۔ پھر وہ خود ہی ہمارے دیئے ہوئے پتے پر رابطہ کرے گی"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ واقعی آپ لوگ اس میدان کے باکمال ماہر ہیں۔ لیکن کیا آپ کے اور اس شخصیت کے درمیان کوئی کوڈ مقرر ہے۔ جو ملاقات میں دوہرایا جائے گا۔ ایسا ہی ہوتا ہے میرے خیال میں سیکرٹ ایجنٹوں کے درمیان"۔۔۔ سام نکوما نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بالکل بچگانہ سا تھا۔

"جی ہاں"۔۔۔ صفدر نے اتنی بڑی شخصیت کے اس بچگانہ پن پر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں مجھے بڑی دلچسپی محسوس ہو رہی ہے"۔۔۔۔ سام نکوما نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ ہمیں فون کر کے کہے گا کہ کتا اس کے پاس ہے کتے کا نام پوچھے گا۔ ہم جواب میں بتائیں گے کہ کتے کا نام کرسٹل ہے۔ وہ پوچھے گا کس کا کرسٹل۔ ہم کہیں گے شوگر کا۔ اور کوڈ مکمل ہو جائے گا"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے

جواب دیا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔۔۔۔ ویری گڈ۔ شوگران کے حوالے سے شوگر کرسٹل۔ واقعی انتہائی پُر ذہانت کوڈ ہے۔ میں آپ کی ذہانت کا دل سے قائل ہو گیا ہوں اور اب مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور کامیاب رہیں گے۔ لیکن یہ بتائیں کہ آپ اپنے ساتھی علی عمران سے رابطہ کیسے کریں گے"۔۔۔ سام نکوما نے کہا۔

"اس کے لئے ہمارے پاس ایک مخصوص ٹرانسمیٹر ہے۔ جس پر مخصوص کوڈ سے بات ہو جاتی ہے"۔۔۔ اس بار صفدر کے لہجے میں ہلکی سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اُسے سام نکوما کا یہ تفصیلی انٹرویو اب بور کرنے لگ گیا تھا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ماجو ایک ٹرے میں سنہرے رنگ کے شربت کے چار گلاس رکھے اندر داخل ہوا۔

"یہ جنگل کی ایک جڑی بوٹی کے رس کا شربت ہے۔ اس سے ساری تھکان دور ہو جاتی ہے"۔۔۔۔ سام نکوما نے گلاسوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اور اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ ماجو نے ایک ایک گلاس اٹھا کر ان چاروں کے ہاتھ میں دیئے۔ اور پھر ٹرے ایک طرف رکھ کر بڑے مودبانہ انداز میں سام نکوما کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔

"لیجئے"۔۔۔ سام نکوما نے کہا۔ اور اپنے گلاس سے ایک

Admin @ www.hibuddiez.com

بڑا سا گھونٹ لیا۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے بھی گھونٹ لئے۔ شربت واقعی خوش ذائقہ تھا۔ اور اس میں سے بھینی بھینی خوشبو بھی نکل رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد چاروں گلاس خالی ہو گئے۔

"بہت بہت شکریہ مسٹر صفدر۔ آپ نے ہماری معلومات میں قابل قدر اضافہ کیا ہے"۔ سام نکوما نے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے بھی اٹھنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے انہیں احساس ہوا کہ ان کا جسم حرکت کرنے سے واقعی قاصر ہو چکا ہے۔ وہ مفلوج ہو چکے تھے۔

"ہا۔۔ ہا۔ ہا۔ اسے کہتے ہیں ذہانت دوستو"۔ سام نکوما نے بڑے طنزیہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر پر ہاتھ مارا تو دوسرے لمحے سر پر موجود بال اور چہرے سے لے کر گردن تک ایک ماسک اترتا چلا گیا۔ اب سام نکوما کی جگہ وہاں ایک سفید فام نوجوان کھڑا تھا۔

"میرا نام سام نکوما نہیں جیسورا ہے دوستو۔ جے گروپ کا چیف"۔ اس قوی ہیکل نوجوان نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

اسی لمحے عقبی دروازہ ایک بار پھر کھلا اور دروازے سے ایک سفید فام درشت چہرے والا فوجی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھوں پر کرنل رینک کے اسٹار فکسڈ تھے۔

"ویری گڈ جیسورا ۔۔۔ تم نے واقعی نہ صرف انتہائی ذہانت سے ان کے گرد جال پھیلایا بلکہ ان سے آئندہ منصوبوں کی بھی مکمل تفصیلات حاصل کر لیں" ۔۔۔ آنے والے کرنل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل جوشم ۔۔۔ میں نے تمہیں کیا کہا تھا۔ اب دیکھو یہ کس طرح ہمارے جال میں پھنسے ہیں۔ کوابو کو ابھی تک ان کی آمد کا پتہ ہی نہیں لگ سکا۔ صرف جیگر کو بھاری رشوت دینی پڑی۔ اور یہ یہاں اطمینان سے پہنچ گئے۔ حالانکہ تم کہہ رہے تھے کہ یہ جب کوابو سے مل کر واپس جائیں تب ان پر ہاتھ ڈالا جائے۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ یہ لوگ واپس نہیں جائیں گے بلکہ کوابو انہیں خفیہ طور پر ہمیبیا بھجوا دیں گے"۔۔۔ جیسورا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جیسورا میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اس مخصوص کوڈ کا تمہیں کیسے علم ہو گیا جن کے ذریعے ان کی اور کوابو کے درمیان بات چیت ہوئی تھی۔ میں نے پہلے بھی پوچھا تھا تم سے۔ لیکن تم نے کہا تھا کہ پہلے مشن مکمل ہو جائے پھر بتاؤں گا"۔۔۔ کرنل جوشم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں فطرتاً بے حد محتاط آدمی ہوں۔ اس لئے میں نے جان بوجھ کر تمہیں کچھ نہیں بتایا تھا۔ اب چونکہ ہمارا مشن مکمل ہو چکا ہے اس لئے اب تمہیں تفصیلات بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ ہوا ایسے کہ جیگر نے ہمیں اطلاع دی کہ کوابو سے ملنے ایکریمین سیاح آ رہے ہیں اور کوابو نے کہا ہے کہ جیسے ہی یہ لوگ پہنچیں انہیں فوراً اطلاع

Admin @ www.hibuddiez.com

دی جائے اور انہیں ریڈ وپوائنٹ پہنچا دیا جائے۔ سیاح چونکہ ملکی نہیں آتے اس لئے میں چوکنا ہو گیا۔ میں نے جیگر کو بھاری رشوت دے کر دو باتیں طے کر لیں۔ ایک تو یہ کہ وہ کوابو سے یہ معلوم کرے کہ ان سیاحوں کا رابطہ کوابو سے کس کے ذریعے ہوا ہے۔ اور دوسرا ان کی آمد پر بجائے کوابو کو اطلاع دینے کے ہمیں اطلاع دے۔ جیگر نے دونوں کام کر دیئے۔ کوابو میں اس کا ایک خاص آدمی موجود ہے۔ اس کے ذریعے اس نے پتہ چلوا لیا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے پی۔ اے کے ذریعے یہ ساری بات طے ہوئی ہے۔ یہ پی۔ اے کوابو کا خاص آدمی ہے۔ چنانچہ میں نے ایکریمیا میں اپنے دوستوں سے بات کی اور اس پی۔ اے کو اغوا کرا کر اس سے پوچھ گچھ ہوئی تو اس نے پوری تفصیلات بتا دیں۔ اس نے ڈوگو فائٹرز کے سلسلے میں سیکرٹری جنرل کو اطلاع دی اور پھر سیکرٹری جنرل نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے رابطہ قائم کیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے اس پی۔ اے کے ذریعے کوابو کے چیف سے ایک مخصوص ٹرانسمیٹر پر بات کی اور پھر یہ کوڈ طے ہوئے۔ چنانچہ اس پی۔ اے کے ذریعے ان کوڈز کا ہمیں علم ہو گیا۔ لیکن ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ انہوں نے دو گروپ بنائے ہیں۔ ایک گروپ جوہنبرگ پہنچے گا۔ اور دوسرا ان سیاحوں کے روپ میں ہمبیبیا۔ بہرحال میں نے اب ان سے مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس لئے اب یہ ہمارے لئے بیکار ہیں۔ کیوں نہ انہیں گولی مار دی جائے"۔۔۔

جیسورا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس پی۔ اے کا کیا ہوا"۔۔۔ کرنل جوہم نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس کو ایک ایکسیڈنٹ کے ذریعے ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح کسی کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے"۔۔۔ جیسورا نے جواب دیا اور کرنل جوہم نے سر ہلا دیا۔

"ماجو"۔۔۔ جیسورا نے اس سیاہ فام کی طرف مڑتے ہوئے کہا جو صفدر اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے آیا تھا۔

"یس باس"۔۔۔ ماجو نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کو یہاں سے اٹھا کر دور جنگل میں لے جاؤ اور گولیوں سے بھون کر ان کی لاشیں کسی گڑھے میں پھینک دو"۔۔۔ جیسورا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ماجو نے جواب دیا۔

"آؤ کرنل۔ اب ہم ہمبیبیا میں اس شوگرانی ایجنٹ کو ٹریس کرنے اور جوہنبرگ میں ان کے دوسرے گروپ کو تلاش کرنے کے لئے پلاننگ کر لیں"۔۔۔ جیسورا نے کرنل جوہم سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ دونوں ہی عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"چلو۔ ایک ایک کو اٹھا کر لے چلو"۔۔۔ ماجو نے کیبن میں موجود سیاہ فاموں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ان میں سے تین تیزی سے آگے بڑھے اور پھر انہوں نے بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے صفدر، تنویر اور جولیا کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور کیبن کے دروازے

Admin @ www.hibuddiez.com

سے نکل کر سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آ گئے۔

"ادھر لے آؤ" ـــــ ماجو نے بھی سیڑھیاں اتر کر دائیں طرف بڑھتے ہوئے کہا اور وہ تینوں اس کے پیچھے گھنے جنگل کی طرف بڑھتے گئے۔ صفدر کا ذہن پوری طرح بیدار تھا لیکن نہ ہی وہ حرکت کر سکتا تھا اور نہ ہی بول سکتا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اس کا جسم مکمل طور پر پتھر کا بن چکا ہو۔ ویسے اپنے اتنی آسانی سے مار کھا جانے پر اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ لیکن وہ مجبور اور بے بس ہو چکا تھا۔ واقعی اس جیسورا نے اُسے اس طرح ڈاج دیا تھا کہ آخری لمحے تک انہیں اس دھوکے کا احساس تک نہ ہو سکا تھا۔ نجانے اس شربت کا اثر کب تک رہنا تھا۔ سیاہ فام انہیں اٹھائے ہوئے کافی دور گھنے جنگل کے اندر پہنچ گئے تھے۔

"بس ٹھیک ہے۔ یہاں گہرا گڑھا موجود ہے۔ اس کے کنارے لٹا دو انہیں" ـــــ ماجو نے کہا۔ اور تینوں سیاہ فاموں نے انہیں ایک گہرے گڑھے کے کنارے ایک قطار میں لٹا دیا۔ وہ تینوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ٹاپ ایجنٹ تھے۔ لیکن اس وقت تینوں ہی مکمل طور پر بے بسی کی تصویر بنے پڑے تھے اور یقینی موت تیز قدموں تو ایک طرف سرپٹ دوڑتی ہوئی ان کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ اور وہ اس سے بچنا تو ایک طرف اس کے خلاف جدوجہد کرنے کے بھی قابل نہ رہے تھے۔ اور صفدر سوچ رہا تھا کہ انسان کی موت کہاں

مقدر ہوتی ہے۔ اس کا واقعی اُسے علم نہیں ہو سکتا۔ اب کسی کے تصور میں تھا کہ پاکیشیا میں رہنے والے ان تینوں کی موت یہاں ملنبی کے گھنے جنگل میں مقدر کی گئی تھی۔

"یس۔ فائر" ـــــ اچانک ماجو کی چیختی ہوئی آواز بلند ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی ریٹ ریٹ سے جنگل گونج اٹھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

نیڈو کلب کے گیٹ پر دس فوجی جیپیں آ کر رکیں ۔ اور پھر ہر جیپ نے مسلح فوجی اگلنے شروع کر دیئے ۔ سب سے آگے والی جیپ سے کرنل ڈوجان اور کرنل ونیٹن نیچے اترے ۔ مسلح فوجیوں کی تعداد بیس کے قریب تھی ۔ جن میں سے بارہ فوجی تو تیزی سے عمارت کے گرد پھیلتے گئے ۔ جب کہ آٹھ فوجی کرنل ونیٹن اور کرنل ڈوجان کے پیچھے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ جیسے ہی یہ فوجی ہال میں داخل ہوئے ہال میں موجود افراد یک لخت بتوں کی طرح ساکت ہو گئے ۔ ان سب کے چہرے ہلدی کی طرح زرد پڑ گئے تھے ۔ کیونکہ ساؤتھ افریقہ میں فوج کو لامحدود اختیارات حاصل تھے ۔ اس لئے یہاں فوج کا اس طرح کسی کلب میں آنا لوگوں کی نظر میں کسی صورت بھی نیک فال نہ ہو سکتا تھا ۔ اس لئے سب فوج کو اندر آتے دیکھ کر بُری طرح سہم گئے تھے ۔ کرنل ونیٹن اور

کرنل ڈوجان اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے ۔ کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر بے اختیار اس طرح کانپنے لگ گئی جیسے اُسے لرزے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"جانسن کہاں ہے لڑکی" ـــــ کرنل ونیٹن نے انتہائی درشت لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"وہ ـــ وہ اوپر دفتر میں ہیں سر ۔ باس کا سر لوچھ رہے ہیں آپ سر" ـــــ لڑکی نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"میرے ساتھ آئیے ۔ میں اس کا دفتر جانتا ہوں" ـــــ کرنل ڈوجان نے کرنل ونیٹن سے کہا اور اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا ۔ کرنل ونیٹن سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا ۔ کرنل ڈوجان دیکھنے میں خاصا کوتاہ قد لگتا تھا لیکن ویسے وہ اس قدر پستہ قد نہ تھا بلکہ قدرے فربہ جسم ہونے کی وجہ سے زیادہ کوتاہ قد لگتا تھا ۔ وہ دھم دھم کرتا سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا ۔ جب کہ کرنل ونیٹن بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اس کے ساتھ ہی اوپر پہنچا تھا ۔ چند لمحوں بعد وہ دفتر کے دروازے پر پہنچ چکے تھے ۔ کرنل ڈوجان نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھل گیا ۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا جانسن انہیں دیکھ کر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا ۔

"اوہ ـــ کرنل ڈوجان تم ـــ یہ کیا" ـــــ جانسن کا لہجہ خاصا بگڑا ہوا تھا ۔

"تم ہو جانسن ـــــ میرا نام کرنل ونیٹن ہے ۔ کہاں ہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

"وہ جرنلسٹ" ___ کرنل ڈوجان کے جواب دینے سے پہلے ہی کرنل ونیٹن درشت لہجے میں بول پڑا۔

"وہ جرنلسٹ ___ وہ تو چلے گئے" ___ جانسن نے خشک لہجے میں کہا۔

"چلے گئے ___ کیا مطلب۔ جب میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم انہیں فرار نہ ہونے دینا" ___ کرنل ونیٹن نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے احکامات کا پابند نہیں ہوں ایک بات اور دوسری بات یہ بھی سن لو کرنل ونیٹن۔ کہ میں ڈوگو فائٹرز کے ایک سیکشن کا چیف ہوں۔ اس سے تم میری حیثیت کا اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہو۔ اور تیسری بات یہ کہ وہ جرنلسٹ تھے۔ اس لئے میں انہیں روک نہ سکتا تھا" ___ جانسن نے غراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم ڈوگو فائٹرز کے چیف ہو۔ اس لئے وہ تمہارے پاس آئے تھے۔ اس کا مطلب ہے انہیں پہلے سے تمہاری حیثیت کا علم تھا" ___ کرنل ونیٹن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن اس بار اس کا لہجہ پہلے سے نرم تھا۔

"انہیں تو کیا کرنل ڈوجان کو بھی میری اس حیثیت کا علم نہیں ہے۔ میں نے تو تمہارے پاگل پن کو دیکھتے ہوئے یہ بات بتا دی ہے۔ تاکہ تم خواہ مخواہ کسی خوش فہمی میں پڑ کر میرے ہاتھوں نہ مارے جاؤ۔ میں براہ راست جنرل بارٹر کے سامنے جواب دہ

ہوں میں نے جنرل بارٹر سے بات کی ہے اور جنرل بارٹر نے بھی مجھے یہی کہا کہ ان کو تمہارے حوالے کر دوں۔ لیکن مجھے جنرل بارٹر سے بات کرنے خصوصی کمرے میں جانا پڑا۔ جب میں واپس آیا تو وہ جا چکے تھے۔ ویسے کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اگر تم میری تسلی کرا دو تو یقین رکھو میں انہیں ایک گھنٹے میں ٹریس کر کے گرفتار کر سکتا ہوں" جانسن نے کہا۔

"ثبوت تو تمہیں مل چکا ہے۔ جس طرح انہوں نے تمہارے کلب میں ہنگامہ کیا ہے کیا جرنلسٹ اس طرح کر سکتے ہیں" ___ کرنل ونیٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ بتا رہا تھا کہ وہ کرائم رپورٹر رہا ہے۔ اور کرائم رپورٹر وہی بنتے ہیں جن کا جرائم پیشہ افراد سے گہرا تعلق ہوتا ہے اس لئے ایسے لوگوں کا لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ اور کوئی ثبوت" ___ جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جانسن۔ ڈوگو چیف کا سن کر میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ میرے آدمی مستقل یہاں کلب کے باہر موجود رہے ہیں اور اگر وہ لوگ یہاں سے جاتے تو لازماً انہیں معلوم ہو جاتا۔ مگر وہ یہاں سے نہیں گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اپنی انا کی خاطر انہیں یہیں کہیں چھپا رکھا ہے۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم انہیں میرے حوالے کر دو۔ وہ دنیا کی انتہائی خطرناک ترین شخصیتیں ہیں۔ اور پورے ساؤتھ افریقہ کو ان سے شدید ترین خطرہ

Admin @ www.hibuddiez.com

ہے۔ وہ یہاں آئے ہی اس لئے ہیں کہ ڈوگو فائٹرز تنظیم کا خاتمہ کر سکیں۔ اور مجھے بھی جنرل بارٹمر نے اس لئے ایکریمیا سے یہاں بلوایا ہے کہ میں انہیں ٹریس کر کے ختم کر دوں۔ اس لئے تمہاری اور تمہاری اپنی تنظیم اور پورے ساؤتھ افریقہ کا فائدہ اسی میں ہے کہ تم انہیں ہمارے حوالے کر دو۔ ورنہ جو نتائج نکلیں گے اس کی تمام تر ذمہ داری تم پر ہو گی"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا وہ ڈوگو فائٹرز کے خلاف کام کرنے یہاں آئے ہیں"۔۔۔ جانسن یہ سن کر چونک پڑا۔

"ہاں"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے جواب دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ جانسن کوئی جواب دیتا یک لخت میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"۔۔۔ جانسن نے رسیور اٹھا کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ چھاؤنی کھرٹی کھری سے کوئی صاحب کرنل ونیٹن سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا"۔۔۔ جانسن نے کہا اور رسیور کرنل ونیٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"میرا فون ہے۔ اور یہاں"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے چونک کر کہا۔ اور رسیور لے لیا۔

"یس۔۔۔ ونیٹن سپیکنگ"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے کہا۔

"سر۔ میں کاول بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے۔ کرنل جوہم کی کال آئی ہے۔ وہ فوری طور پر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں نے یہاں کال کی ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ فون ٹرانسمیٹر سے اٹیچ کر دو۔ میں بات کر لیتا ہوں"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے کہا۔

"ہیلو۔۔۔ میں کرنل جوہم بول رہا ہوں اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد کرنل جوہم کی آواز رسیور سے ابھری۔

"یس۔۔۔ کرنل ونیٹن اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے کہا۔ گو وہ فون پر بات کر رہا تھا لیکن چونکہ فون اب ٹرانسمیٹر سے اٹیچ ہو چکا تھا۔ اس لئے اسے بھی بات کے آخر میں اوور کا لفظ کہنا پڑتا تھا۔

"کرنل۔ آپ کے لئے انتہائی اہم اطلاعات ہیں۔ میں اس وقت انگولا میں جے گر دیپ کے ہیڈ کوارٹر سے بول رہا ہوں۔ وہ ایکریمی سیاح جو ملنجی اترے تھے۔ وہ دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن تھے۔ ان میں ایک سوئس عورت تھی جس کا نام جولیانا تھا۔ اور دو مرد تھے۔ ان میں سے ایک کا نام صفدر اور دوسرے کا نام تنویر تھا۔ یہاں جلیسورا نے انتہائی ذہانت سے کام لیتے ہوئے ملنجی میں کوالو کے ایجنٹ کو بھاری رشوت دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا تھا۔ کہ وہ ان کی آمد پر کوالو کو اطلاع کرنے کی بجائے اسے اطلاع کر دے۔ اور اس نے وہ مخصوص

Admin @ www.hibuddiez.com

کوڈ بھی معلوم کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کے آدمی ان سے جا ملے اور انہوں نے اپنے آپ کو کوابو کے آدمی ظاہر کیا۔ مخصوص کوڈ کی وجہ سے وہ ڈاج کھا گئے۔ اور انہیں جیسورا کے حکم پر اس کے ایک سیکشن میں لایا گیا یہاں جیسورا نے کوابو کے چیف سام نکو کے میک اپ میں ان سے ملاقات کی اس طرح وہ پوری طرح کھل گئے۔ اور جیسورا نے ان سے باتوں باتوں میں مکمل معلومات حاصل کر لیں میں بھی وہاں موجود تھا۔ ان لوگوں نے بتایا ہے کہ ان کے دو گروپ مشن پر آئے ہیں جن میں سے ایک گروپ جس کا سربراہ علی عمران ہے وہ جرنلسٹوں کے روپ میں براہ راست جوہنبرگ پہنچے ہیں۔ جب کہ یہ تینوں کوابو کے ذریعے نمبیا خفیہ طور پر پہنچیں گے۔ اور وہاں یہ فوجی افسروں کو اغوا کر کے ان کا میک اپ کر لیں گے۔ اس طرح یہ لوگ ڈوگو فائٹرز کے متعلق معلومات حاصل کریں گے اس کے علاوہ انہوں نے وہاں ایک شوگرانی ایجنٹ سے بھی ملنا ہے اوور"۔۔۔ کرنل جوہم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان ایجنٹوں کا کیا ہوا اوور"۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"انہیں گولی مار دی گئی ہے اوور"۔۔۔ کرنل جوہم نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے سامنے گولی ماری گئی ہے اوور"۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے کہا۔

"جیسورا نے انہیں ایک شربت پلا کر مفلوج کر دیا تھا اور پھر

اس نے اپنے آدمیوں سے کہا تھا کہ وہ انہیں اسی مفلوج حالت میں جنگل میں لے جائیں اور گولی مار کر کسی گڑھے میں پھینک دیں۔ یہ احکامات دے کر ہم سیکشن سے ہیڈکوارٹر آ گئے تھے کیونکہ جیسورا نے نمبیا میں اپنے آدمیوں سے بات چیت کرنی تھی۔ تاکہ اس شوگرانی ایجنٹ کو پکڑا جا سکے۔ میں وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں اوور"۔۔۔ کرنل جوہم نے کہا۔

"کرنل جوہم۔ یہ ایجنٹ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اس لئے تم فوراً ان کی لاشیں چیک کراؤ اور مجھے کال کرو۔ کہ تم نے خود اپنی آنکھوں سے انہیں چیک کیا ہے۔ میں نے یہاں پہلے ہی اس علی عمران کو ٹریس کر لیا ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب بولو جانسن۔ اب تم کیا کہتے ہو۔ تم نے ان خطرناک ترین ایجنٹوں کو پناہ دے رکھی ہے"۔۔۔ کرنل ڈنیٹن کا لہجہ ایک بار پھر انتہائی کرخت ہو گیا تھا۔

"آئی ایم سوری کرنل۔ اب مجھے ثبوت مل گیا ہے۔ کہ یہ لوگ واقعی جرنلسٹ نہیں ہے۔ تم فکر مت کرو۔ یہ میرے ہاتھوں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ میں نے انہیں ایک خفیہ پناہ گاہ میں رکھا ہوا ہے۔ کیونکہ میں انہیں دوست کہہ بیٹھا تھا۔ اور انہوں نے مجھے یقین دلایا تھا کہ وہ واقعی جرنلسٹ ہیں۔ آیئے میرے ساتھ میں آپ کو وہاں لے چلتا ہوں اور آپ دیکھیں گے کہ میں اپنے ہاتھوں سے انہیں گولیاں ماروں گا"۔۔۔ جانسن نے اس بار

Admin @ www.hibuddiez.com

انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا۔

"کیا وہ اسی کلب میں ہیں" ـــــ کرنل ونیٹن نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں یہاں کے ایک خفیہ راستے سے نکال کر دور ایک پناہ گاہ میں رکھا ہوا ہے۔ میرے آدمی وہاں موجود ہیں اور میں انہیں ہوشیار کر آیا تھا کہ انہیں کسی صورت باہر نہ نکلنے دینا" ـــــ جانسن نے کہا۔

"میرے خیال میں تم سے بڑا احمق شاید پورے ساؤتھ افریقہ میں نہ ہوگا۔ انہوں نے میری اور تمہاری گفتگو سن لی تھی۔ اور انہیں معلوم تھا کہ میرے آدمی ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے تمہیں چکر دیا اور خفیہ راستے سے یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اب وہ وہاں بیٹھے تمہارا انتظار تھوڑا کر رہے ہوں گے" ـــــ کرنل ونیٹن نے انتہائی ترش لہجے میں کہا۔

"تم میرے آدمیوں کو کیا سمجھتے ہو وہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ ہیں۔ آخر وہ ڈوگو فائٹرز ہیں" ـــــ جانسن نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اور ڈوگو فائٹرز کا سن کر کرنل ونیٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب۔ تم نے انہیں ڈوگو فائٹرز تک پہنچا دیا۔ اوہ مائی گاڈ" ـــــ کرنل ونیٹن کی حالت واقعی دیکھنے کے قابل ہو گئی تھی۔

"میں ابھی معلوم کرتا ہوں" ـــــ جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جلدی سے رسیور اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور اس نے جلدی جلدی نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے" ـــــ جانسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"وائٹ مون ـــــ آپ کون ہیں" ـــــ دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لہجے میں جواب دیا گیا۔

"بلیو سٹار بول رہا ہوں" ـــــ جانسن نے جواب دیا۔

"یس باس ـــــ میں ٹانگارم بول رہا ہوں" ـــــ اس بار دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں بات کی گئی۔

"وہاں موجود ہیں ٹانگارم" ـــــ جانسن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس باس ـــــ وہ موجود ہیں۔ انہیں بلاؤں فون پر" ـــــ ٹانگارم نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں خود آ رہا ہوں۔ اور سنو۔ انتہائی محتاط رہنا۔ وہ میرے آنے سے پہلے نہ نکل جائیں اگر وہ ایسی کوشش کریں تو بے شک انہیں گولیوں سے اڑا دینا" ـــــ جانسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ بے فکر رہیں۔ نکلے تو ان کی روح ہی نکل سکتی ہے" ـــــ دوسری طرف سے ٹانگارم نے کہا اور جانسن نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"وہ موجود ہیں۔ آؤ" ـــــــ جانسن نے کہا۔

"پھر تو تم واقعی دنیا کے خوش قسمت ترین آدمی ہو" ـــــــ کرنل ڈینیٹل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور جانسن کے ساتھ ہی بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"فائر" ـــــــ ماجو کی آواز فضا میں بلند ہوئی اور یہ آواز سنتے ہی پورے جسم میں حرکت کرنے والے واحد عضو یعنی پلکوں کو بے اختیار صفدر نے بند کر لیا۔ اسی لمحے مشین گن کی ریٹ ریٹ سے جنگل گونج اٹھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی سنائی دیں اور صفدر کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ کیونکہ وہ تو مکمل طور پر بے حس ہونے کی وجہ سے چیخ بھی نہ سکتے تھے۔ تو پھر یہ چیخیں کس کی تھیں۔ چیخیں اب ڈوب گئی تھیں اور ریٹ ریٹ کی آوازیں بھی بند ہو گئی تھیں۔ اسی لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور پھر ایک سیاہ فام صفدر کی سائیڈ سے اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس سیاہ فام کے جسم پر بھی فوجی وردی تھی اور اس کے کالر پر بھی سرخ پٹی تھی۔ لیکن یہ ان سیاہ فاموں میں سے نہ تھا جو انہیں یہاں اٹھا کر لائے تھے۔ اور نہ ہی وہ ان میں سے تھا جو اس کیبن میں موجود تھے۔

"تم کو کیا ہو گیا ہے جو اس طرح بے حس پڑے ہو" ـــــــ اس سیاہ فام نے جس کے ایک ہاتھ میں مشین گن نظر آ رہی تھی۔ صفدر کے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے صفدر کوئی جواب نہ دے سکتا تھا۔

"اوہ۔ تم بے حس ہو" ـــــــ اس سیاہ فام نے کہا اور اس نے جلدی سے جھک کر صفدر کی دونوں آنکھوں میں اس طرح جھانکا جیسے آنکھوں کے اندر کوئی تحریر موجود ہو جسے وہ پڑھنا چاہتا ہو۔ کچھ دیر تک وہ صفدر کی آنکھوں میں بغور دیکھتا رہا۔ پھر ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ۔ تو تمہیں جبرین کا شربت پلایا گیا ہے۔ اس لئے بے حس پڑے ہو۔ میں ابھی آتا ہوں" ـــــــ اس سیاہ فام کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس پلٹ پڑا۔ اب وہ سیدھے پڑے ہوئے صفدر کو نظر آنا بند ہو گیا تھا۔ اس کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی اب معدوم ہو چکی تھیں۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد وہی سیاہ فام

Admin @ www.hibuddiez.com

دوبارہ نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ناریل نما ایک پھل تھا۔ لیکن ناریل کی طرح اس پھل کی سطح پر ریشے نہ تھے۔ بلکہ یہ پھل تیز اور نوکیلے کانٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ البتہ اس کا تنا کانٹوں سے صاف تھا۔ اور اس سیاہ فام نے اسے تنے سے ہی پکڑا ہوا تھا۔ قریب آکر اس سیاہ فام نے جلدی سے اس پھل کو ساتھ والے درخت کے تنے سے زور سے مارا۔ تو ہلکے سے دھماکے سے پھل درمیان سے کریک ہو گیا۔ سیاہ فام نے کریک شدہ حصے کو صفدر کے منہ کے عین اوپر کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کریک شدہ حصے سے سفید رنگ کے گاڑھے رس کے چند قطرے ٹپکے اور سیدھے صفدر کے دونوں ہونٹوں کے درمیان گرے۔ سیاہ فام نے اب بھی اس پھل کو تنے سے پکڑ کر ہی سنبھالا ہوا تھا۔ چند قطرے ٹپکنے کے بعد وہ پھل کو لئے آگے بڑھ گیا۔ صفدر چونکہ گردن نہ ہلا سکتا تھا۔ اس لئے وہ دیکھ تو نہ سکا۔ لیکن اُسے معلوم ہو گیا کہ سیاہ فام یہ رس اس کے ساتھیوں کے منہ میں ٹپکانے گیا ہے۔ پھر اچانک صفدر کو اپنے منہ میں تیز کڑواہٹ کا احساس سا ہونے لگا۔ یہ کڑواہٹ اس قدر تیز تھی کہ جیسے صفدر کے حلق میں کسی نے کونین کا پورا پیکٹ ڈال دیا ہو۔ لیکن کڑواہٹ کا احساس ہوتے ہی یکلخت صفدر کو اپنے جسم میں حرکت کا احساس ہونے لگا۔ اور زیادہ سے زیادہ چند لمحوں بعد ہی صفدر کی گردن خودبخود اس طرف کو گھوم گئی جدھر وہ سیاہ فام گیا تھا۔ صفدر نے دیکھا کہ وہ تنویر کے منہ میں رس ٹپکا کر اب سیدھا ہو رہا تھا۔ صفدر ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور حقیقتاً اس وقت اس کے اندر مسرت کا جوالا مکھی پھوٹ پڑا تھا کہ نہ صرف وہ یقینی موت سے بچ گیا تھا بلکہ اس بے بسی اور لاچار پن سے بھی اُسے نجات مل گئی تھی۔ دوسرے لمحے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ منہ میں کڑواہٹ ابھی تک موجود تھی۔ لیکن اب اس کا جسم پوری طرح حرکت میں آ گیا تھا۔ اور پھر اس نے سامنے باجو سمیت اس کے تین ساتھیوں کی گولیوں سے چھلنی لاشیں بھی پڑی دیکھ لی تھیں۔

"شکریہ دوست ___ تم تو ہمارے لئے رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئے ہو" ___ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم وہی ایکریمین سیاح ہو جو ہمارے چیف سے ملنے آ رہے تھے" ___ سیاہ فام نے قریب آتے ہوئے کہا۔ پھل وہ پہلے ہی گڑھے میں پھینک چکا تھا۔ اسی لمحے جولیا اور تنویر بھی اٹھ کر بیٹھ چکے تھے۔

"ہاں ___ لیکن پہلے بھی ہم اس کالمر والی سرخ پٹی سے مار کھا گئے تھے" ___ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ بہرحال یہاں سے فوراً نکل چلو کسی بھی وقت کوئی یہاں آ سکتا ہے۔ آگے جا کر باتیں کریں گے" ___ سیاہ فام نے کہا اور تیزی سے دائیں طرف کو دوڑ پڑا۔

"آؤ بھئی۔ قدرت نے فی الحال ہمیں نئی زندگی دے دی ہے۔ آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا" ___ صفدر نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ماجو اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔

"خدا کی پناہ صفدر، کس قدر خوف ناک دھوکہ ہوا ہے ہم سے۔ اگر یہ شخص نہ آجاتا تو اب تک ہم ختم ہو چکے تھے" ۔۔۔ جولیا نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"مشین گنیں اٹھاؤ اور یہاں سے نکلو۔ ابھی یہاں ہمارے لئے خطرات موجود ہیں" ۔۔۔ صفدر نے ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔ تنویر اور جولیا نے بھی مشین گنیں سنبھال لیں۔ ماجو چونکہ خالی ہاتھ تھا۔ اس لئے وہاں صرف تین مشین گنیں ہی موجود تھیں۔ جو ان تینوں نے اٹھائی تھیں۔ اور پھر وہ اس سیاہ فام کے پیچھے دوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ سیاہ فام بڑے پھرتیلے انداز میں اس گھنے جنگل میں مسلسل دوڑتا چلا جا رہا تھا اور وہ تینوں اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل بھاگنے کے بعد وہ سیاہ فام رک گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں بھی رک گئے۔ سیاہ فام اب ہانپنے لگا تھا اور ان تینوں کے سانس بھی خاصے تیز ہو رہے تھے۔

"اب ہم فوری خطرے سے نکل آئے ہیں" ۔۔۔ سیاہ فام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق واقعی کاوابو سے ہے" ۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرا تعلق کاوابو سے ہے۔ میرا نام راکش ہے۔ شکر ہے میں عین

وقت پر پہنچ گیا۔ ورنہ ان لوگوں نے تمہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا" راکش نے اب تیز تیز قدم اٹھا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ بتاؤ راکش کہ تم یہاں کیسے پہنچے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ کر بتاؤں گا۔ لمبی کہانی ہے" ۔۔۔ راکش نے جواب دیا اور صفدر خاموش ہو گیا۔

مزید آدھے گھنٹے تک پیدل چلنے کے بعد وہ جنگل کے اندر بہنے والی ایک ندی کے قریب پہنچ گئے۔ یہاں ایک درخت کے قریب جا کر راکش رک گیا۔ اس نے درخت کے تنے میں مخصوص انداز میں پیر مارا تو درخت کی سائیڈ میں موجود ایک بڑی سی جھاڑی درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ اور اب جھاڑی کے درمیان نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔ راکش تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔ ظاہر ہے صفدر اور اس کے ساتھیوں نے بھی اس کے پیچھے جانا تھا۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک تہہ خانے میں ہوا۔ جس کے ایک کونے میں اسلحہ کا ڈھیر پڑا تھا۔ جب کہ وہاں ایک بستر، میز، کرسی، دو لوہے کی بڑی بڑی الماریاں بھی موجود تھیں۔ ایک طرف کھانا پکانے کا سامان بھی پڑا تھا۔ تہہ خانے میں پہنچ کر راکش نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو اوپر سے کھٹک کی ہلکی سی آواز ابھری۔

"بیٹھو۔ میں اپنے چیف کو تمہارے متعلق اطلاع دے دوں۔ وہ بے حد پریشان ہوں گے" ۔۔۔ راکش نے ایک طرف پڑی ہوئی چار کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جن کے درمیان

Admin @ www.hibuddiez.com

ایک مستطیل مگر خاصی بڑی میز پڑی ہوئی تھی۔ اور وہ خود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر سے ایک ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر لا کر اس نے اسے مستطیل میز پر رکھا اور خالی کرسی پر خود بیٹھ گیا۔ ٹرانسمیٹر کا بٹن دبتے ہی اس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو — راکش کالنگ اوور" — راکش نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

"یس — باسم اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے اوور" — یک لخت ٹرانسمیٹر سے ایک تیز آواز ابھری۔

"باس۔ میں عین وقت پر پہنچ گیا۔ وہ مہمانوں کو گولیاں مارنے ہی والے تھے۔ لیکن میں نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اور مہمانوں کو یہاں لے آیا ہوں اوور" — راکش نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ راکش۔ یہ بے حد اہم ہے اوور" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ آپ کی طرف سے یہ اطلاع ملتے ہی کہ مہمانوں کو جے گروپ والے سرا کا سیکشن میں لے گئے ہیں۔ میں پوری رفتار سے دوڑتا ہوا اس طرف گیا۔ لیکن ابھی سرا کا سیکشن دور تھا کہ میں نے چار افراد کو آتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے تین کے کاندھوں پر ایکریمین لدے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں دور سے ہی چیک کر لیا تھا۔ اس لئے میں محتاط ہو گیا۔ ان لوگوں

نے ان ایکریمینوں کو گڑھے کے کنارے لٹا دیا اور پھر وہ خود پیچھے ہٹ کر چند قدم پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں ہاتھوں میں لے لیں۔ میں سمجھ گیا کہ وہ انہیں گولی مارنا چاہتے ہیں۔ میں چونکہ اس جگہ پہنچ گیا تھا جہاں سے یہ لوگ میری مشین گن کی رینج میں آتے تھے۔ اس لئے میں وہیں رک گیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتے میں نے ان پر فائر کھول دیا۔ اس طرح وہ چاروں پہلے برسٹ میں ہی ختم ہو گئے۔ پھر میں ان ایکریمینوں کے پاس گیا۔ جو بندھے ہوئے بھی نہ تھے۔ لیکن بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ میں سمجھا کہ شاید یہ بے ہوش ہیں۔ لیکن قریب جا کر میں نے دیکھا کہ وہ بے ہوش بھی نہ تھے۔ اس کے باوجود مکمل طور پر بے حس و حرکت پڑے تھے۔ مجھے شک گزرا کہ انہیں جریبن کا شربت پلایا گیا ہے۔ میں نے آنکھوں میں جھانک کر جریبن کی مخصوص نشانی دیکھ لی۔ انہیں واقعی جریبن کا شربت دیا گیا تھا۔ اس لئے یہ بے حس ہو رہے تھے۔ چنانچہ میں دوڑ کر گیا اور بٹوڑا کا پھل توڑ لایا۔ بٹوڑا کے رس کی وجہ سے جریبن کا اثر ختم ہو گیا اور میں ان تینوں کو لے کر یہاں پوائنٹ پر آ گیا ہوں اوور" — راکش نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے لیڈر سے میری بات کراؤ اوور" — دوسری طرف سے کہا گیا اور راکش نے مڑ کر صفدر اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور راکش

Admin @ www.hibuddiez.com

والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کیونکہ راکش نے صفدر کو اٹھتے دیکھ کر کرسی خالی کردی تھی۔

"یس ___ میں صفدر بول رہا ہوں اوور" ___ صفدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

"مسٹر صفدر۔ آپ کیسے جے گروپ کے ہتھے چڑھ گئے تھے۔ اگر ہمیں اطلاع نہ مل جاتی تو یقیناً وہ آپ لوگوں کو قتل کر دیتے اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ سب آپ کی تنظیم کی غفلت کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ جیگر جسے آپ نے اپنا ایجنٹ بنایا ہوا ہے۔ وہ ان کا بھی ایجنٹ ہے اور اسی کے ذریعے ہی اس جیسورا نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے پی۔ اے کو ٹریس کیا۔ اُسے اغوا کر کے اس سے مکمل تفصیلات حاصل کیں اور پھر اس کا ایکسیڈنٹ ظاہر کر کے اُسے ختم کر دیا اور آپ کو اس ساری کارروائی کا علم ہی نہ ہو سکا۔ اس طرح جیگر نے ہماری آمد پر آپ کی بجائے جیسورا کو اطلاع دی۔ اور جیسورا کے آدمی آپ کے گروپ کی یونیفارم میں ہمارے پاس پہنچ گئے۔ انہیں مکمل کوڈ معلوم تھے۔ اس لئے ہم مکمل طور پر ڈاج کھا گئے۔ وہاں کیبن میں وہ جیسورا سام نکوما کے میک اپ میں آکر ملا۔ اس طرح وہ ہم سے بھی مکمل معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہمیں تو یہ تصور بھی نہ تھا کہ آپ کی تنظیم جیسورا کے مقابلے میں اس قدر غافل اور کمزور ثابت ہوگی۔ ورنہ ہم اپنے طور پر کوئی کارروائی کرتے اوور" ___ صفدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مسٹر صفدر۔ واقعی ہم بے حد شرمندہ ہیں کہ اس معاملے میں واقعی ہم سے شدید غفلت ہوئی ہے۔ ہمیں اس سارے واقعہ کی اطلاع اس وقت ملی جب اتفاق سے ہمارے ایک مخبر نے آپ لوگوں کو اس کیبن میں داخل ہوتے دیکھا۔ جس پر جے گروپ والوں کا قبضہ تھا۔ اس کے اطلاع دینے پر میں نے صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے راکش کی ڈیوٹی لگائی کیونکہ وہ وہاں سے سب سے قریب تھا۔ اور شکر ہے کہ راکش وقت پر پہنچ گیا۔ ایسا پہلی بار ہوا ہے۔ اور آپ بے فکر رہیں۔ اب آئندہ ایسا نہیں ہوگا اوور" ___ دوسری طرف سے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا

"اس نے شوگرانی ایجنٹ کے سلسلے میں بھی ہم سے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس لئے آپ سب سے پہلے اس سے رابطہ کر کے پہلے سے طے شدہ پلاننگ کینسل کر دیں۔ عمران صاحب کے متعلق بھی انہیں معلومات حاصل ہو چکی ہیں لیکن ان کے متعلق ہمیں فکر نہیں ہے۔ اور اب آپ نے ہمارے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔ میرا خیال ہے۔ اب ہمیں خود ہی نمیبیا میں داخل ہونا چاہئے۔ اس طرح ہی ہم محفوظ رہ سکتے ہیں اوور" ___ صفدر نے کہا۔

"میں نے کہا کہ اب آپ قطعی بے فکر رہیں۔ اب جے گروپ آپ کا سراغ تک حاصل نہ کر سکے گا باقی تمام کارروائی ہم کریں گے۔ بس اتفاق ہے کہ آپ کے معاملے میں ہم مار کھا گئے ہیں۔ ورنہ آج تک جے گروپ کا کبھی کوئی داؤ کامیاب نہیں ہو سکا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور اب بھی خدا کا شکر ہے کہ راکش کے بروقت پہنچ جانے کی وجہ سے آپ کی زندگیاں بچ گئی ہیں ورنہ یقیناً ہم تمام عمر شرمندہ رہتے۔ اب آپ فرمائیں تو چیف سے آپ کی ملاقات کا بندوبست کیا جائے۔ چیف اس وقت ہیڈ کوارٹر سے باہر ہیں۔ ویسے انہیں آپ کے متعلق اطلاع کر دی جائے گی۔ کل تک ملاقات ہو سکتی ہے یا پھر اگر آپ حکم دیں تو آپ کو فوری طور پر نمیبیا روانہ کر دیا جائے جیسے آپ کہیں اوور" ــــ باسم نے کہا۔

"گو ابو چیف سے ملاقات تو صرف ان کی خواہش پر ہو رہی تھی۔ ورنہ ہمارا مقصد تو جلد از جلد نمیبیا پہنچنا ہے۔ اور اب تو اس معاملے میں اور زیادہ جلدی ہونی چاہیے۔ کیونکہ اب نمیبیا میں سرکاری فوجوں کو ہمارے داخلے کی اطلاع مل چکی ہو گی۔ اور وہ لوگ پہلے سے کہیں زیادہ چوکنا ہوں گے۔ آپ بتائیں کہ آپ ہمیں کس طرح وہاں پہنچائیں گے۔ پوری تفصیل بتائیں اوور" ــــ صفدر نے کہا۔

"یہاں سے آپ کو خفیہ طور پر ایک دریا کے کنارے پہنچایا جائے گا۔ وہاں سے ایک موٹر بوٹ کے ذریعے آپ کو شلانگ پہنچایا جائے گا۔ شلانگ سے ایک جیپ آپ کو مخصوص راستے سے سرحد پار کرا کر ہمارے سرحدی اڈے تک لے جائے گی۔ اس کے بعد آگے کا راستہ بالکل آسان ہو گا اوور" ــــ باسم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو علم ہے کہ جیسورا کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اوور" ــــ صفدر نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا

"معلوم تو ہے لیکن وہاں تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ وہ انتہائی سخت حفاظتی حصار میں ہے۔ اس کا تو اس راکش کو بھی علم ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں اوور" ــــ باسم نے کہا۔

"ہم اس جیسورا گروپ کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اب ان کے آدمیوں کے میک اپ میں نمیبیا میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اب بچاؤ کی صرف یہی صورت رہ گئی ہے اوور" ــــ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ آپ سمجھے نہیں۔ اگر جیسورا کے ہیڈ کوارٹر میں داخلہ اتنا آسان ہوتا تو اب تک ہم اسے پچاس بار ختم کرا چکے ہوتے۔ ان لوگوں نے وہاں انسانوں کے علاوہ انتہائی حساس آلات کا پورا جال بچھا رکھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں جگہ جگہ بارودی سرنگیں بھی بچھی ہوئی ہیں۔ اب تک اس میں داخل ہونے کی کوشش میں ہمارے بہترین بیس آدمی ضائع ہو چکے ہیں۔ آپ یہ خیال چھوڑ دیں۔ آپ بحفاظت پہنچ جائیں گے اوور" ــــ باسم نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ صرف اتنا کریں کہ ہمیں اسلحہ اور میک اپ کا سامان دے دیں اور راکش کو کہہ دیں کہ وہ ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات بتا دے۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے اوور" صفدر نے کہا۔

"دیکھیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ یہ انتہائی خطرناک ہے۔ پھر آپ

Admin @ www.hibuddiez.com

ضد کیوں کر رہے ہیں اوور" ـــــ باسم نے اس وقت تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کو اپنے چیف سے کیا حکم ملا ہے۔ یہی نا کہ آپ نے ہمارے احکامات کی تعمیل کرنی ہے اوور" ـــــ صفدر کے لہجے میں بھی تیکھا پن ابھر آیا تھا۔

"جی ہاں۔ مگر اوور" ـــــ باسم نے کہا۔

"تو پھر یہ میرا حکم ہے اوور" ـــــ صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ بہرحال اسلحہ میک اپ کا سامان۔ لباس سب کچھ آپ کو اس پوائنٹ پر مل جائے گا۔ اور راکش بھی آپ کی مکمل راہنمائی کرے گا۔ لیکن اس کی تمام تر ذمہ داری آپ کی ہو گی اوور" ـــــ باسم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ فکر نہ کریں اوور" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور اٹھ کر واپس اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"راکش اوور" ـــــ باسم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ـــــ راکش نے ٹرانسمیٹر کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"جیسے مسٹر صفدر کہہ رہے ہیں ایسے ہی کرو۔ ان کے احکامات کی تعمیل تم پر فرض ہے۔ لیکن سپیرون ٹرانسمیٹر ساتھ رکھنا۔ تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں تم ہمیں کال کر سکو

اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ی ٹرانسمیٹر میں سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور راکش نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا حماقت ہے۔ جیبودا کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کا کیا فائدہ" ـــــ ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی جولیا بول پڑی۔

"یہ اب ضروری ہو گیا ہے مس جولیا۔ ورنہ ہم ہر صورت میں ہاں دھر لئے جائیں گے۔ یہ جیبودا انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس نے پورے نمیبیا میں انتہائی سخت چیکنگ نظام قائم کر ا ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے وہ اپنے آدمیوں کو تو چیک نہیں کرے ا" ـــــ صفدر نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ صرف ہم اور زیادہ الجھ جائیں گے باسم درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں اس طرف الجھنے کی بجائے نے اصل مشن کی طرف روانہ ہو جانا چاہیئے" ـــــ جولیا نے ت لہجے میں کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے جولیا۔ یہ لوگ واقعی اب بے حد ہوشیار ہوں گے اور اگر ہم اب ان کے ہاتھ آ گئے تو پھر ہمارا کا نکلنا ناممکن ہو گا" ـــــ تنویر نے جولیا کی بجائے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ اور جولیا اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔ کیونکہ تنویر کی تو عادت تھی کہ وہ ہمیشہ جولیا کی ہی ر کیا کرتا تھا۔

"سوری مس جولیا۔ یہ معاملہ چونکہ مشن کا ہے۔ اس لئے جو میری

Admin @ www.hibuddjez.com

رائے تھی وہ میں نے بتا دی" ۔۔۔ تنویر نے اس کی تفکر دل کو سمجھتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ جو میں کہہ رہی ہوں ویسا ہی ہو گا" ۔۔۔ جولیا بھی اڑ گئی۔ شاید دونوں مردوں کے مقابلے میں نسوانی انا ابھر آئی تھی۔

"مس جولیا۔ میں یہ بات کرنا تو نہیں چاہتا تھا۔ لیکن اب مجبوری ہے۔ چیف نے اس مشن کے دوران مجھے چیف بنایا ہے۔ اب تک میں نے خود یہ بات نہ کی تھی۔ لیکن یہ بتانا مجبوری ہو گئی ہے۔ لیکن میں پھر بھی آپ کا احترام کرتا ہوں۔ اگر آپ چیف کا حکم سننے کے باوجود اپنی بات پر اڑی ہوئی ہیں تو ٹھیک ہے جیسے آپ کہتی ہیں ویسے ہی ہو گا" ۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں چیف بنایا ہے کیوں۔ اس نے مجھ سے تو اس بارے میں کچھ نہیں کہا۔ جب میں ساتھ ہوں تو پھر تمہیں چیف کیوں بنایا ہے" ۔۔۔ جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ بات تو بعد میں آپ چیف سے پوچھ لیجئے گا۔ یا پھر آپ کو جرات نہیں ہوتی اس سے پوچھنے کی۔ فی الحال آپ فرمائیے۔ کیا حکم ہے" ۔۔۔ صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"سوری صفدر۔ اگر چیف نے تمہیں انچارج بنا دیا ہے تو کچھ سوچ کر ہی بنایا ہو گا۔ آئی۔ ایم۔ ویری سوری۔ اب میں تمہاری کسی بات سے اختلاف نہیں کروں گی۔ کیونکہ میں چیف کے حکم کی خلاف ورزی کا تصور تک نہیں کر سکتی" ۔۔۔ جولیا نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا اور صفدر مسکرا دیا۔

"آپ چیف کو چھوڑیں۔ ہم تو ویسے بھی آپ کا دل سے احترام کرتے ہیں۔ چیف تک یہ بات نہ جائے گی۔ بے فکر رہیں۔ آپ فرمائیں ہمیں کیا کرنا چاہئے" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ شاید صفدر کے اس فقرے نے اس کی انا کو مکمل تسکین دے دی تھی۔

"تم واقعی گریٹ ہو صفدر۔ تمہاری رائے بہرحال درست ہے اور اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ تنویر نے بھی تمہاری تائید کر دی ہے" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر میں یہی بڑی خوبی ہے کہ مشن کے معاملات میں یہ صاف سیدھی بات کرتا ہے۔ بہرحال میں تو اپنی رائے پر قائم ہوں کیونکہ یہی راستہ ہمارے لئے بہتر رہے گا" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے" ۔۔۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

تینوں چونکہ پاکیشیا کی مقامی زبان میں بات کر رہے تھے اس لئے راکش کو ظاہر ہے ان کی گفتگو کا ایک لفظ بھی سمجھ نہ آ سکتا تھا۔ وہ اس دوران اٹھ کر کمرے کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں کھانے پینے کا سامان موجود تھا۔ اور جب وہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو راکش ٹرے میں بلیک کافی کی چار پیالیاں رکھے ان کی طرف واپس آ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ بلیک کافی میں نے اس لئے بنائی ہے کہ اس سے تھکان بھی دور ہو جائے گی" ۔۔۔ راکش نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو راکش۔ اب تم پہلے ہمیں بتاؤ کہ یہاں میک اپ کا سامان کہاں ہے" ۔۔۔ صفدر نے ٹرے سے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ اطمینان سے کافی پیئں۔ سب کچھ مل جائے گا۔ اور یہ سچی بات ہے آپ کی ہمت اور حوصلہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ جیسورلے سے فوری طور پر اپنا انتقام لینا چاہتے ہیں میں دل و جان سے آپ کے ساتھ ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ ان کے ہیڈ کوارٹر کا ایک ایسا راستہ جانتا ہوں جہاں سے بڑی آسانی سے ان کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے" ۔۔۔ راکش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے تم کیسے جانتے ہو۔ باسم نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی" ۔۔۔ صفدر نے مشکوک لہجے میں کہا۔ اور راکش ہنس پڑا۔

"چیف نے آپ کو بتایا نہیں کہ میں ہیڈ کوارٹر جانتا ہوں لیکن چیف کو صرف اتنا علم ہے کہ میرا بھائی جے گروپ میں شامل ہے اور وہ وہاں خاصا اہم آدمی ہے۔ وہ اس ہیڈ کوارٹر کا سیکشن انچارج بھی ہے۔ اسی نے باس باسم کو آپ کے متعلق اطلاع دی تھی۔ جیسورا میں وہ ہمارا خاص آدمی ہے۔ لیکن وہ جے گروپ

کو چھوڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ جیسورا کی کرنل فرینڈ گلوریا سے اس کے بھی تعلقات ہیں اور گلوریا جیسی لڑکی نے اسے آکٹوپس کی طرح جکڑ رکھا ہے۔ بہرحال مجھ سے اس کی ملاقات اکثر ہوتی ہے اور اسی نے مجھے وہ راستہ بتایا ہوا ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے مل لیتے ہیں۔ لیکن اس نے مجھ سے حلف لیا ہوا ہے کہ گوابو کے کسی آدمی کو یہ راستہ نہ بتاؤں۔ اس لئے میں نے آج تک اس راستے کے متعلق کسی سے کوئی بات نہیں کی۔ لیکن چونکہ آپ کا تعلق گوابو سے نہیں ہے اس لئے میں نے آپ کو بتا دیا ہے" ۔۔۔ راکش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور صفدر کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ راکش کا بھائی بھی اس کی طرح سیاہ فام ہو گا۔ اور گلوریا لازماً سفید فام ہو گی۔ اس لئے نہ راکش کا بھائی گلوریا سے جدا ہونا چاہتا ہو گا اور نہ گلوریا راکش کے بھائی سے۔ بہرحال یہ بات ان کے حق میں جاتی تھی۔ اس طرح وہ آسانی سے ان کے ہیڈ کوارٹر پہنچ سکتے تھے۔

"تمہارے بھائی کا کیا نام ہے" ۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"جیونا۔ وہ میرا کزن ہے" ۔۔۔ راکش نے جواب دیا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ اب تک وہ کافی کی پیالیاں ختم کر چکے تھے اس لئے پیالیاں میز پر رکھ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ میک اپ وغیرہ کر سکیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ تنظیم کا نام ڈڈگو کیوں رکھا گیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان ہنس پڑا۔

"ڈڈگو ایک دیوتا کا نام ہے۔ اور یہ سب کچھ سیاہ فاموں کو ڈاج دینے کے لئے کیا گیا ہے" ـــــ نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں سمجھا کہ شاید ڈڈگو تنظیم کے چیف کا نام ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ گریٹ چیف کا نام تو رابرٹ ہے۔ رابرٹ اوسلو۔ وہ بھی جیبورا کی طرح دنیا کا مشہور دہشت گرد ہے" ـــــ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوسلو مشہور ضرور ہے۔ لیکن جیبورا اس سے

زیادہ مشہور ہے اسے کیوں نہیں بنایا گیا چیف" ـــــ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جیبورا بھی کام کر رہا ہے۔ وہ براہ راست کوابو کے خلاف کام کر رہا ہے" ـــــ نوجوان نے جواب دیا۔

"تو یہ گریٹ چیف یہاں جوہنسبرگ میں ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں ـــــ ڈڈگو فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر یہیں ہے۔ میں گریٹ چیف کے ساتھ کام کر چکا ہوں۔ انتہائی تیز اور سخت آدمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب ڈڈگو فائٹرز حرکت میں آئیں گے تو پھر ساؤتھ افریقہ اور نمیبیا میں ایک بھی سیاہ فام باقی نہ رہے گا۔ ہم ہمیشہ کے لئے یہ سارا قصہ ہی ختم کر دیں گے" ـــــ نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر میں اپنے اخبار کے لئے اس گریٹ چیف کا انٹرویو لینا چاہوں تو اس سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ انٹرویو دے۔ اس کے پیچھے تو ویسے ہی تمام ملکوں کی سیکرٹ سروسز لگی ہوئی ہیں۔ اور اب تو سارا کام انتہائی خفیہ ہو رہا ہے۔ اور آپ نے پہلے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ یہ ساری باتیں آف دی ریکارڈ ہو رہی ہیں" ـــــ نوجوان نے چونک کر کہا۔

"بالکل آف دی ریکارڈ ہو رہی ہیں۔ ظاہر ہے اس سلسلے میں

Admin @ www.hibuddiez.com

تمہارا تو نام آ بھی نہیں سکتا ۔ ویسے اگر میں اپنے طور پر کوشش کروں تو اس سے کہاں اور کیسے ملاقات ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا اور نوجوان کے چہرے پر پیدا ہونے والی پریشانی کے تاثرات غائب ہو گئے ۔

"ابھی تو وہ بالکل فارغ نہیں ہے ۔ تنظیم کی کارکردگی کے سلسلے میں تفصیلات طے کی جا رہی ہیں ۔ ہاں ہو سکتا ہے اس مشن کے اختتام پر وہ آپ سے مل سکے ۔ اس لئے آپ یہ خیال چھوڑ دیں اور کوئی بات کریں" ـــــ نوجوان نے کہا ۔

"ہم جرنلسٹوں کے اپنے ایسے ذرائع ہوتے ہیں جس سے ہم ملاقات کر لیتے ہیں صرف ہمیں اس جگہ کا علم ہونا چاہئے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"جگہ کا کیا مسئلہ ہے وہ میں بتا دیتا ہوں ۔ تھرڈ ایونیو پر ایک کوٹھی ہے ۔ قلعہ نما سرخ رنگ کی ۔ اس کا نام یلکی ہاؤس ہے ۔ حالانکہ وہ پورا محل ہے ۔ قدیم زمانے کے کسی جاگیردار کا ۔ وہی ڈوگو کا ہیڈ کوارٹر ہے ۔ لیکن وہاں اجازت کے بغیر تو مکھی بھی نہیں گھس سکتی" ـــــ نوجوان نے جواب دیا ۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا دروازہ کھلا اور نوجوان کا لمبا تڑنگا ساتھی اندر داخل ہوا ۔ یہ ٹانگارم تھا ۔ یہاں کا چیف ۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی جس میں دس افراد موجود تھے ۔ جن میں سے اس خاص کمرے میں صرف ٹانگارم اور رولسو ہی آئے تھے ۔ چونکہ جانسن انہیں بطور مہمان یہاں چھوڑ گیا تھا ۔ اس لئے رولسو ان کے ساتھ باتیں کرتا رہا ۔ اور عمران

نے باتوں ہی باتوں میں اس سے بے تکلفی پیدا کر لی ۔ رولسو مقامی آدمی تھا ۔ اور باتوں ہی باتوں میں اتفاق سے جب عمران کو یہ معلوم ہوا کہ رولسو کو فلم ایکٹر بننے کا جنون رہا ہے تو اس نے اخباری نمائندوں کے مخصوص انداز میں ایکریمیا کے بڑے بڑے فلم ڈائریکٹران کے ساتھ دوستی کے قصے سنانے شروع کر دیئے ۔ اور اس کی توقع کے عین مطابق رولسو اس کے جال میں پھنس گیا ۔ اور عمران نے اس سے وعدہ کر لیا کہ وہ جب بھی ایکریمیا آئے گا تو وہ اُسے ایکریمین فلموں کا سپر سٹار ہیرو بنوا دے گا ۔ اس کے بعد تو رولسو بالکل ہی کھل گیا ۔ اور پھر عمران نے غیر محسوس طریقے پر گفتگو کا رخ ڈوگو تنظیم کی طرف موڑ دیا ۔ اس طرح وہ اس سے انتہائی اہم معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا ۔

"باس آ رہا ہے ۔ اس کی کال آئی تھی" ـــــ ٹانگارم نے عمران اور ایک طرف خاموش بیٹھے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

"باس ـــ کون جانسن یا کوئی اور بھی باس ہے" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا ۔

"جانسن وہی ہمارے سیکشن کا باس ہے" ـــــ ٹانگارم نے تیز اور چبھتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا ۔

"رولسو ۔ تم باہر جاؤ ۔ میں ذرا ان سے دو باتیں کر لوں" ـــــ ٹانگارم نے کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور رولسو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا ۔

"تم جرنلسٹ ہو ۔ اور ایکریمین ہو ۔ لیکن باس نے تمہیں پہلے

Admin @ www.hibuddiez.com

دوست کہا۔ اول تو باس جیسے آدمی کا کسی جرنلسٹ سے دوستی ہی عجیب سی بات تھی۔ لیکن اب اس نے کہا ہے کہ اس کے آنے تک تم دونوں کو نہ نکلنے دیا جائے۔ اگر تم نکلنے کی کوشش کرو تو تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ مجھے حیرت اس بات پہ ہے کہ آخر تم ہو کون۔ یہ سارا کھیل کیا ہے"۔۔۔ ٹانگارم نے بغور عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باس نے یہی الفاظ کہے تھے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا۔ سنو اگر کوئی ایسی ویسی بات ہو تو مجھے بتا دو میں باس کو سمجھا لوں گا"۔۔۔ ٹانگارم نے کہا۔

"تمہارے باس کو پھر کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو گی"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ لیکن اب اس کی آنکھوں میں چونکنا پن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ٹانگارم اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے جانسن، کرنل ونیٹڈن اور اس کے ساتھ ایک پستہ قامت لیکن بھاری جسم کا کرنل تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"اوہ۔ واقعی یہ لوگ یہاں موجود ہیں۔ حیرت ہے۔ اتنا بڑا سیکرٹ ایجنٹ اور اس طرح اطمینان سے بیٹھا موت کا انتظار کر رہا ہے" کرنل ونیٹڈن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تمہیں شاید پھر دورہ پڑ گیا ہے"۔۔۔ عمران نے جھلاتے ہوئے کہا۔

"اب تمہاری یہ اداکاری بیکار ہے علی عمران۔ تمہارا دو گروپ جسے تم نے سیاحوں کے روپ میں کوالو چیف سے ملنے بھیجا تھا وہاں جیبوراک کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور اس نے پوری تفصیلات بتا دی ہیں کہ تم صحافی کے روپ میں یہاں آئے ہو جبکہ وہ سیاحوں کے روپ میں وہاں پہنچے ہیں۔ وہ کوالو کے ذریعے نمیبیا میں داخل ہونا چاہتے تھے تاکہ وہاں وہ اعلیٰ فوجی افسروں کا روپ دھار کر ڈوگو فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کو ڈسٹربس کریں۔ وہاں شوگرانی ایجنٹ سے بھی انہوں نے رابطہ کرنا تھا۔ اس رابطے کا طریقہ بھی انہوں نے بتا دیا ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ وہ جیبوراک کے ہاتھوں مارے بھی جا چکے ہیں۔ اگر کہو تو ان کے نام بھی بتا دوں۔ ایک کا نام صفدر اور دوسرے کا نام تنویر اور تیسری سوئس لڑکی جولیانا۔ جانسن نے خود اپنے کانوں سے کرنل جوزھم کی طرف سے آنے والی کال سنی ہے" کرنل ونیٹڈن نے انتہائی فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"یعنی یہ کال جانسن کے دفتر میں آئی ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ گو اس کے چہرے اور آنکھوں سے مکمل اطمینان کا اظہار ہو رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے ذہن میں کرنل ونیٹڈن کی باتیں سن کر آندھیاں سی چلنے لگ گئی تھیں۔

"ہاں۔ میں چونکہ وہاں تھا۔ اس لئے میرے ہیڈ کوارٹر نے کال وہاں ڈائریکٹ کر دی۔ اب تم خاموشی سے کھڑے ہو جاؤ۔ اور اپنے منہ دیوار کی طرف کر لو تاکہ تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں

Admin @ www.hibuddiez.com

پہنائی جاسکیں۔ اور یہ سن لو کہ اگر تم نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو پھر ایک لمحے میں تمہارے جسم گولیوں سے چھلنی ہو جائیں گے" ۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا بڑی گہری طنزیہ ہنسی۔

"تم نے واقعی سیدھے سادھے جانسن کو خوب احمق بنایا ہے۔ لیکن میں کیا تم ریوڈر رہا ہوں۔ ایسی چکر بازیاں میں بخوبی جانتا ہوں۔ تم نے جانسن کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی۔ اور اس پلاننگ کے تحت جب تم اس کے دفتر پہنچے تو تمہیں کال آئی اور پھر ایک باقاعدہ کہانی سنائی گئی تاکہ جانسن بھی یہ کہانی سن لے۔ اور دیکھو جانسن کس طرح احمق بن کر تمہیں ساتھ لئے یہاں پہنچ گیا ہے۔ بہرحال تم اسے تو احمق بنا سکتے ہو مجھے نہیں۔ میں اس معاملے میں ایکریمیا کے اعلیٰ ترین حکام سے بات کروں گا کہ انہوں نے تم جیسے احمق کو کیوں کسی سپیشل ایجنسی میں بھرتی کر رکھا ہے۔ کہ تم اصل مجرموں کو چھوڑ کر جرنلسٹوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ضرور کرنا۔ بشرطیکہ تم زندہ رہے۔ میں چاہتا تو یہی تھا کہ ابھی یہیں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں لیکن میں تمہیں زندہ سلامت جنرل بارٹو کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر تم نے کوئی حماقت کرنے کی کوشش کی تو پھر میں اپنے ارادے پر عمل کر گزروں گا" ۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈنیٹن۔ اگر آپ نے انہیں جنرل بارٹو کے ہی پیش کرنا ہے تو یہ کام مجھ پر چھوڑ دیں" ۔۔۔ جانسن نے کہا۔

"نہیں۔ اب یہ تمہارے بس کے نہیں رہے جانسن۔ کرنل ڈوجان ان کے ہتھکڑیاں لگاؤ۔ پہلے انہیں ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے۔ ان کا میک اپ صاف کریں گے۔ پھر جنرل بارٹو کو وہاں ہیڈ کوارٹر میں ہی کال کیا جائے گا" ۔۔۔ جانسن نے کہا۔ ان تینوں کے پیچھے چار مسلح فوجی بھی اندر آ گئے تھے۔

"او۔ کے۔ تم اپنی تسلی کر لو۔ چلو اگر مجھ جیسے جرنلسٹ کو ہتھکڑی لگا کر تمہاری انا کو تسکین پہنچ سکتی ہے تو ٹھیک ہے۔ بہرحال تمہیں بعد میں اس کے لئے پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے گا۔ مسٹر جانسن ساؤتھ نیوز کی دیرا جون کو کم از کم یہ اطلاع دے دینا کہ اور اگر وہ نہ ملے تو سپیشل رپورٹر جان سمتھ کو کہہ دینا۔ وہ میرے اخبار میں فون کر کے اطلاع کر دیں کہ ان کے سپیشل رپورٹر کو جاسوس سمجھ کر گرفتار کر لیا گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے دیوار کی طرف مڑتے ہوئے جانسن سے کہا۔ ایک فوجی نے جلدی سے اس کی دونوں کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی لگا دی۔ ٹائیگر جو مکمل طور پر خاموش بیٹھا تھا وہ بھی عمران کی پیروی کرتے ہوئے اٹھا اور اس نے بھی دونوں بازو اپنی پشت پر کر دیئے۔ اس کے ہاتھوں میں بھی ہتھکڑی ڈال دی گئی۔

"گڈ۔ اب مجھے تسلی ہوئی ہے۔ ورنہ مجھے ہر لمحے خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ نجانے یہ خطرناک ایجنٹ کسی بھی لمحے کیا کر گزریں۔ چلو کرنل انہیں لے چلو۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ دونوں کس طرح

Admin @ www.hibuddiez.com

اپنی اصلیت میں نہیں آتے" ــــــ کرنل ونیٹن نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تسلی تو تمہاری ابھی اور اچھی طرح ہو گی کرنل ونیٹن" ــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن کرنل ونیٹن نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور پھر ان دونوں کو اس کوٹھی کے گیٹ سے باہر لا کر ایک جیپ میں بٹھا دیا گیا۔ کرنل ونیٹن خود بھی انہی کی جیپ میں بیٹھا۔ فوجی جیپ خاصی بڑی تھی اور ان دونوں کو درمیان میں بٹھایا گیا تھا۔ جب کہ ان کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح چار فوجی بیٹھے تھے۔ اور فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ کرنل ونیٹن بیٹھا تھا اس کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔

"میک اپ واشر ہو تو مزا آئے گا۔ اگر تم لے لو تو ہمارا نیوز ایڈیٹر یقیناً کرسی سے اچھل پڑے گا" ــــــ عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ ٹائیگر عمران کی بات سن کر چونک پڑا۔

"اوہ۔ واقعی جیک۔ اس کے تو تصور میں بھی نہ ہو گا کہ ہمارا یہ حشر بھی ہو سکتا ہے" ــــــ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر یہ کوئی مخصوص کوڈ ہے تو یہ سن لو کہ تم فرار ہو کر اپنا نقصان خود کرو گے۔ یہاں جونبرگ میں تم ایک قدم بھی نہ بڑھا سکو گے" کرنل ونیٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ واقعی اب جرنلسٹ کوڈ میں باتیں کریں گے۔ خاصا دلچسپ فیچر بنے گا" ــــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ پہلے تو تم ہر لمحے جھلائے ہوئے سے دکھائی دیتے تھے۔ لیکن اب ہر بات پر قہقہے لگا رہے ہو" ــــــ کرنل ونیٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس وقت میرے پاس کوئی آئیڈیا نہ تھا۔ لیکن اب انتہائی شاندار فیچر کا آئیڈیا ہاتھ آ گیا ہے۔ اس لئے اب میرا دل مسرت سے بھر گیا ہے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی میں تمہارا دل گولیوں سے بھر دوں گا" ــــــ کرنل ونیٹن نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کی جیپ ایک فوجی چھاؤنی میں داخل ہوئی اور عمران خاموش ہو کر چھاؤنی کا بغور جائزہ لینے لگا۔ وہ دل ہی دل میں ایک فیصلہ کر چکا تھا۔ اس لئے وہ اب پوری طرح مطمئن نظر آ رہا تھا۔

چھاؤنی کے اندر ایک طرف بنی ہوئی بیرک کے سامنے جا کر جیپیں رک گئیں اور پھر انہیں جیپ سے اتار کر ایک بڑے سے کمرے میں لایا گیا۔

"انہیں ستونوں سے باندھ دو۔ اور پھر سپر ٹاپ میک اپ واشر لے آؤ۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کس طرح اس کے سامنے اپنا چہرہ چھپا سکتا ہے" ــــــ کرنل ونیٹن نے وہاں پہنچتے ہی انتہائی تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر واقعی انہیں دو ستونوں سے باندھ دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ٹرالی پر رکھی ہوئی جدید ترین

Admin @ www.hibuddiez.com

میک اپ واشنگ مشین لائی گئی۔ عمران اس مشین کو دیکھ کر مسکرا دیا۔ اس نے اپنا وہی مخصوص میک اپ کیا تھا جو صرف سادہ پانی سے ڈھل سکتا تھا۔ ورنہ کوئی کیمیکل کوئی گیس کوئی مشین اس میک اپ کو صاف نہ کر سکتی تھی۔ عمران کے چہرے پر مشین سے منسلک کنٹوپ چڑھا دیا گیا۔ اور پھر مشین چلنے کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی تیز برش اس کے چہرے کو رگڑ رہا ہو۔ اُسے اپنے چہرے پر مرچیں سی لگتی محسوس ہونے لگیں۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ کرنل ونیٹن کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ جو میک اپ اس نے کیا ہوا ہے وہ جلد کے اندر جذب ہو چکا ہے۔ اس کی تہہ جلد کے اوپر نہیں بنتی۔ اس لئے اس طرح برش سے یہ میک اپ صاف نہیں کیا جا سکتا۔

اور وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے چہرے سے کنٹوپ ہٹایا گیا تو سامنے کھڑا کرنل ونیٹن جس کے چہرے پر بے پناہ اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اور ہونٹ بھنچ گئے تھے۔

"کک۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ میک اپ کیوں صاف نہیں ہوا"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

"کوئی اور جدید مشین لے آؤ کرنل ونیٹن یا پھر چھری لے کر میرے چہرے کا گوشت کاٹ دو شاید گوشت کے اندر تمہیں میک اپ کی تہہ نظر آجائے۔ احمق آدمی۔ تم کیوں ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ گئے ہو۔ کیا جو ہنبرگ میں صرف میں ہی جرنلسٹ

آیا ہوں۔ کوئی اور بھی تو آسکتا ہے"۔۔۔ اس بار عمران کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔ اور کرنل ونیٹن کے چہرے پر یک لخت تذبذب کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ تم علی عمران ہو۔ اور کوئی آتا تو مجھے اطلاع مل جاتی"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے اس طرح کہا جیسے ڈوبتا ہوا آدمی آخری بار جب مدد کے لئے پکارتا ہے تو اس کے منہ سے ناامید سی آواز نکلتی ہے۔ جس میں مایوسی کا عنصر زیادہ غالب ہوتا ہے۔

"اگر وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے تو تم نے یہ یقین کیوں کر لیا کہ وہ سیدھا تمہاری حویلی میں آ بیٹھے گا۔ ظاہر ہے ایسے لوگ ہمیشہ چھپ کر آتے ہیں۔ ورنہ وہ سیکرٹ ایجنٹ کیسے کہلا سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"اس دوسرے آدمی کا میک اپ چیک کرو"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر ٹائیگر کا میک اپ چیک کیا جانے لگا لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات ہی نکلا۔ کنٹوپ ہٹنے کے بعد ٹائیگر بھی اُسی میک اپ والے چہرے کے ساتھ ہی برآمد ہوا تھا۔

"ان کا خیال رکھنا۔ میں آرہا ہوں"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ جنرل باڈر سے صورت حال ڈسکس کرنے جا رہا ہے۔ کرنل ونیٹن کی واپسی تقریباً آدھے

Admin @ www.hibuddiez.com

گھنٹے بعد ہوئی۔

"انہیں ستونوں سے کھول کر باہر جیپ پر بٹھاؤ" ۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے کمرے میں موجود فوجیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب کیا واشنگ فیکٹری میں دھلوانے کا خیال ہے"۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے بُری طرح الجھا دیا ہے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ تم علی عمران ہو۔ لیکن نجانے تم نے کس قسم کا میک اپ کر رکھا ہے کہ کسی طرح صاف ہونے میں ہی نہیں آتا۔ اور ادھر تم نے اپنے اخبار کے دفتر میں نجانے کیا چکر چلا رکھا ہے کہ وہاں سے بھی تصدیق کی جاتی ہے کہ تم اصل جیک ہو۔ بہرحال میں نے اور جنرل بارٹر نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں چارٹرڈ طیارے پر بٹھا کر سرحد سے باہر دھکیل دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی تمہارا داخلہ ساؤتھ افریقہ میں سرکاری طور پر ممنوع قرار دیا جائے تاکہ تم جو بھی ہو۔ کم از کم ساؤتھ افریقہ میں داخل نہ ہو سکو گے"۔ کرنل ونیٹڈن نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کم از کم ہماری ہتھکڑیاں تو کھول دو۔ نہ ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور نہ ہمارے پاس کوئی اسلحہ ہے کہ تمہیں ہم سے کوئی خطرہ ہو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ ہتھکڑیاں ساؤتھ افریقہ کی سرحد سے باہر جا کر ہی کھلیں گی۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور تمہیں خود سرحد سے باہر چھوڑ کر آؤں گا" ۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے کہا۔ اور

باہر کی طرف لپک گیا۔

اور پھر واقعی انہیں فوجی جیپ میں بٹھا کر اور مسلح فوجیوں کے گھیرے میں ائیرپورٹ لایا گیا۔ وہاں ایک چارٹرڈ طیارے میں سوار کرا دیا گیا۔ طیارے میں کرنل ونیٹڈن کے ساتھ چار مسلح فوجی بھی موجود تھے۔ اور پھر طیارہ فضا میں پرواز کر گیا۔

"تم ہمیں ایکریمیا پہنچاؤ گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہم تمہیں بوٹسوانا پہنچا دیں گے وہاں سے تم جہاں چاہو دفع ہو سکتے ہو" ۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے کہا۔ اور عمران سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد طیارہ ایک چھوٹے سے ہوائی اڈے پر اتر گیا۔ یہ ہوائی اڈہ ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی دیہاتی ریلوے اسٹیشن ہوتا ہے۔ انہیں طیارے سے باہر لایا گیا۔ اور پھر کرنل ونیٹڈن نے ہی جا کر وہاں کے افسران سے بات چیت کی اس کے بعد انہیں بڑے ہال میں لایا گیا وہاں سارے سیاہ فام ہی تھے۔ پھر کرنل ونیٹڈن کے حکم پر ان کی ہتھکڑیاں کھول دی گئیں۔

"جاؤ۔ دفع ہو جاؤ۔ اور سنو۔ اب اگر تم نے ساؤتھ افریقہ کا رخ کیا تو تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دی جائے گی اس زندگی کو ہماری طرف سے انعام سمجھنا" ۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور پھر پیر پٹختا ہوا واپس مڑ گیا۔

"شکریہ کرنل ونیٹڈن۔ بہرحال تم سے پھر ملاقات ہو گی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور جلد ہی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ لیکن کرنل ونیٹسن نے کوئی جواب نہ دیا اور اپنے توجیوں سمیت واپس چلا گیا۔

وہاں ہال میں موجود سیاہ فام ان کے گرد اکٹھے ہو گئے۔

"یہاں کوئی اچھا سا ہوٹل تو ہو گا ہی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ایک سیاہ فام سے کہا۔

"ہاں۔ ریٹن لو ہوٹل اچھا ہوٹل ہے۔ لیکن تم کون ہو"۔۔۔۔ اس سیاہ فام نے جس نے آفیسرانہ ٹائپ یونیفارم پہنی ہوئی تھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں ڈیلی نیوز ایکریمیا کا سپیشل رپورٹر ہوں اور یہ میرا ساتھی پریس فوٹوگرافر ہے۔ ہم ایک سیاسی فیچر کے لئے جو منبرگ پہنچے۔ تو ان لوگوں نے ہمیں کوئی غیر ملکی جاسوس سمجھ کر پکڑ لیا۔ لیکن جب کچھ ثابت نہ ہو سکا تو ہمیں یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ بہرحال ہمارے پاس رقم محفوظ ہے۔ آؤ مائیک"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور پھر ٹائیگر کو لے کر وہ بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی وہ گیٹ کے درمیان ہی موجود تھا کہ یکدم ایک سیاہ فام نوجوان تیزی سے آگے بڑھا۔ اور ان کے قریب آ کر بڑے پراسرار سے انداز میں کہنے لگا۔

"کیا آپ کا نام علی عمران ہے"۔۔۔۔ اس سیاہ فام نے چمکتی ہوئی آنکھوں سے غور سے عمران کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور عمران اس اجنبی سیاہ فام کے منہ سے اپنا نام سن کر واقعی چونک پڑا۔

"کہانی۔ اسی علی عمران کی وجہ سے تو ہمیں ساؤتھ افریقہ سے یہاں پہنچایا گیا ہے۔ اب تم ہمیں یہاں سے بھی نکلوانا چاہتے ہو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر۔ دیسے جوزف نے مجھے یہی حلیہ بتایا تھا۔ اس لئے بہرحال میں معافی چاہتا ہوں"۔۔۔۔ نوجوان نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔ اور عمران جوزف کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ پلیز۔ بات سنو۔ تم کس جوزف کی بات کر رہے ہو۔ ایک جوزف تو واقعی میرا دوست ہے۔ لیکن وہ تو افریقہ کے جنگلوں کا پرنس ہے۔ یہاں بوٹسوانا میں اس کا کیا کام"۔۔۔۔ عمران نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جوزف کے ساتھ مسٹر جوانا بھی ہیں"۔۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"وہ دونوں یہاں پہنچ گئے ہیں فرار ہو کر۔ اوہ اچھا ہوا تم نے بتا دیا ورنہ میں تو انہیں واقعی افریقہ کے جنگلوں میں ڈھونڈھتا رہتا"۔۔۔۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آئیے میرے ساتھ۔ میرا نام کورو ہے۔ آئیے"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا اور ایک طرف کھڑی سیاہ کار کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ ٹائیگر۔ یہ دونوں نجانے یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں۔ واقعی زندگی میں مجھے پہلی بار شدید حیرت کا دھچکا لگا ہے اور دھچکا بھی

Admin @ www.hibuddiez.com

اس قدر زوردار ہے کہ ہڈیاں کڑکڑا اٹھی ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ ویسے واقعی اُسے بھی شدید حیرت ہو رہی تھی کہ جوزف اور جوانا یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اور پھر انہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ اس میک اپ میں اور یہاں بوٹسوانا میں ہیں۔

کورو نے انہیں کار میں بٹھایا اور پھر کار تیزی سے اس چھوٹے سے شہر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑنے لگی۔ شہر جلد ہی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد دور دور تک صحرا کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن پختہ سڑک اس صحرا کے درمیان سے گزرتی جا رہی تھی۔

"یہ کون سا شہر ہے جناب کورمغز صاحب" ۔۔۔۔ عمران نے کورو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام کورو ہے جناب۔ یہ کورمغز کیا ہوتا ہے" ۔۔۔۔ کورو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ظاہر ہے اب اُسے کورمغز کی کیا سمجھ آنی تھی۔

"کورچشم کا بھائی ہوتا ہے۔ بہرحال شہر کا نام نہیں بتایا تم نے" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ بوٹسوانا کا سرحدی شہر ہیگو ہے" ۔۔۔۔ کورو نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کورو نے سڑک چھوڑ کر صحرا میں گاڑی موڑ دی اور کار ہچکولے لیتی ہوئی ریت کے اندر دوڑنے لگی۔ گاڑی چونکہ آٹھ سلنڈر تھی۔ اس لئے طاقتور انجن غراتا ہوا ریت کی پرواہ کئے بغیر انہیں آگے لئے جا رہا تھا۔ اور پھر دور سے ایک نخلستان کے آثار نظر آنے لگے۔ یہاں اس قسم کے مکان تھے جیسے خانہ بدوشوں کے عارضی مسکن ہوتے ہیں۔ کار ایک چشمے کے کنارے جا کر رک گئی۔

"آیئے" ۔۔۔۔ کورو نے کار میں سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور عمران اور ٹائیگر کار سے اتر آئے۔ کورو انہیں ساتھ لے کر ایک قدرے پختہ مکان کے کھلے احاطے کی طرف لے گیا۔ اور دوسرے لمحے عمران اور ٹائیگر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہاں واقعی چند سیاہ فاموں کے ساتھ جوزف اور جوانا دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران اور ٹائیگر کو احاطے میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"باس۔ آپ آ گئے۔ دیکھا جوانا۔ میں نہ کہتا تھا کہ خبریں دینے والے جگدرا دیوتا نے مجھے درست خبر دی ہے" ۔۔۔۔ جوزف نے بڑے فاخرانہ انداز میں کہا اور جوانا نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"لیکن تم دونوں کو کس دیوتا نے یہاں پہنچایا ہے۔ تم تو وہاں رانا ہاؤس میں براجمان تھے" ۔۔۔۔ عمران نے قریب جا کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ لمبی کہانی ہے۔ ان سے ملو۔ یہ جاشانی قبیلے کے سردار جارد ہیں اور کورو کے باپ۔ اور یہ ہے میرا گریٹ باس" ۔۔۔۔ جوزف نے ایک سفید داڑھی والے سیاہ فام

Admin @ www.hibuddiez.com

کے ساتھ عمران کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"خوش آمدید دوستو" ۔۔۔۔ سردار جادو نے کہا۔ اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"میں کھانا تیار کراتا ہوں۔ تم باتیں کرلو" ۔۔۔۔ کورو نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"سب سے پہلے تو کوئی غسل خانہ بتاؤ تاکہ ہم جرنلزم کو واش کرکے عام انسان بن سکیں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ادھر میرے ساتھ آیئے" ۔۔۔۔ سردار جادو نے کہا۔ اور پھر وہ عمران اور ٹائیگر کو اپنے ہمراہ لے کر احاطے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں دو غسل خانے بنے ہوئے تھے۔ جن کے اوپر بڑے بڑے مٹکے رکھے ہوئے تھے۔

عمران اور ٹائیگر ان غسل خانوں میں داخل ہو گئے۔ پھر جب وہ نہا دھو کر غسل خانے سے باہر آئے تو وہ دونوں اپنی اصل شکل میں تھے۔ وہاں موجود سیاہ فام انہیں ان بدلی ہوئی شکلوں میں دیکھ کر بے حد حیرت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔ وہ میک اپ جس نے کرنل ونیڈن کو پاگل کر دیا تھا۔ چشمے کے پانی سے بھرے ہوئے مٹکوں نے اس طرح صاف کر دیا تھا کہ جیسے کبھی میک اپ کیا ہی نہ گیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے مل کر کھانا کھایا اور کھانا کھانے کے بعد جوزف اور جوانا نے علیحدگی میں بیٹھ کر جب عمران کو بتایا کہ انہیں طاہر صاحب نے بھیجا تھا۔ تاکہ ہم دونوں ساؤتھ افریقہ میں داخل ہو کر آپ سے جا ملیں تو عمران یہ سن کر حیران رہ گیا۔

"لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں ساؤتھ افریقہ سے یہاں اس چھوٹے سے سرحدی قصبے میں آ رہا ہوں اور تم نے آدمی بھی ایئر پورٹ پر بھجوا دیا" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کارنامہ جوانا کا ہے" ۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"ماسٹر ہمیں طاہر صاحب نے ساری تفصیل بتا دی تھی۔ اور آپ کے نئے چہرے وغیرہ بھی بتا دیئے تھے تاکہ ہم ساؤتھ افریقہ میں آپ کو پہچان سکیں۔ ایکریمیا کے جس اخبار کے صحافیوں کا میک اپ آپ نے کیا تھا وہاں میرا ایک دوست ہے۔ میں مزید تفصیلات حاصل کرنے کے لئے اس سے وہاں جا کر ملا تو اس نے بتایا کہ ابھی ساؤتھ افریقہ کے اخبار ساؤتھ ڈیلی کی ایک کرائم رپورٹر ویرا جون نے اطلاع دی ہے کہ ڈیلی نیوز کے سپیشل رپورٹر اور پریس فوٹو گرافر کو وہاں کی فوج نے گرفتار کر لیا ہے اور ان پر شبہ ہے کہ وہ ایشیا کے سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اخبار والے تو اعلیٰ حکام سے رہائی کے سلسلے میں بات چیت میں مصروف تھے۔ لیکن میں فوری ساری صورت حال سمجھ گیا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر وہاں ایک ایسے آدمی سے رابطہ قائم کیا جس کے تعلقات ساؤتھ افریقہ کی فوج کے کمانڈر جنرل بارٹر سے رہے ہیں۔ وہ کسی زمانے میں جنرل بارٹر کا اردلی رہا ہے۔ اور گو بعد میں اس نے فوج کی نوکری چھوڑ دی۔ اور ایکریمیا میں مستقل رہائش رکھ لی۔ اس نے یہاں ایک جوا خانہ بنا لیا تھا اور اب وہ کروڑوں ڈالروں میں کھیل

Admin @ www.hibuddiez.com

رہا ہے۔ لیکن جنرل بارٹر سے اس کے تعلقات ویسے ہی قائم ہیں۔ میں نے کسی زمانے میں اس پر احسان کیا تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر اس سے رابطہ قائم کیا۔ اور اس سے کہا کہ وہ آپ کے متعلق تفصیلات حاصل کر کے مجھے دے۔ اس نے براہِ راست جنرل بارٹر سے بات کی تو جنرل بارٹر نے اُسے بتایا کہ دو صحافیوں کو ایجنٹ کے شبہ میں پکڑا گیا ہے۔ لیکن ان کی اصلیت کا پتہ نہیں چل رہا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا ہے کہ ان دونوں کو چارٹرڈ طیارہ کے ذریعے بوشہانا کے سرحدی قصبے ہیگو کے چھوٹے ہوائی اڈے پر اتار دیا جائے گا۔ البتہ ان کا داخلہ ساؤتھ افریقہ میں ممنوع قرار دے دیا جائے گا۔ اس پر جوزف کو یاد آگیا کہ کسی زمانے میں اس کا ایک دوست بوشہانا کے سرحدی قصبے ہیگو کے قریب ایک نخلستان میں آباد ہوا تھا جوزف ایک بار یہاں کسی شادی کے سلسلے میں آیا بھی تھا۔ چنانچہ ہم نے فوری طور پر یہاں آنے کا فیصلہ کیا۔ پھر ہم نے ایک انتہائی تیز رفتار جیٹ جہاز چارٹرڈ کیا۔ لیکن اس چھوٹے ایئرپورٹ پر چونکہ جیٹ جہاز اتر نہ سکتا تھا اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم پیراشوٹوں کی مدد سے یہاں اتریں گے۔ تیز رفتار طیارہ اسی لئے بک کیا تھا تاکہ ہم آپ سے پہلے پہنچ سکیں۔ ورنہ نجانے آپ یہاں سے کہاں چلے جائیں اور پھر آپ سے ہماری ملاقات نہ ہو سکے۔ چنانچہ ہم نے پیراشوٹ خریدے اور فالکن جیٹ جہاز چارٹرڈ کیا۔ اس انتہائی تیز رفتار طیارے نے اٹھارہ گھنٹے کا سفر انتہائی رفتار سے پرواز کرتے ہوئے صرف چار گھنٹوں میں طے کر لیا۔ اس طرح ہم یہاں پہنچے۔ اور پھر پیراشوٹوں کی … یہاں اتر گئے۔ گو انتہائی تیز رفتار طیارے سے اس طرح پیراشوٹوں کی مدد سے اترنا ہمارے لئے انتہائی خطرناک تھا۔ لیکن بہرحال ہم صحیح سلامت اتر جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور طیارہ واپس چلا گیا۔ اب یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم یہاں سے قریب ہی اترے تھے۔ یہاں کے لوگوں نے ہمیں اترتے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے وہ ہمارے پاس پہنچ گئے۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ یہی وہ نخلستان ہے جس کا سردار جوزف کا دوست ہے۔ اس کا بیٹا ٹیکسی چلاتا ہے۔ اور ایئرپورٹ سے دور تک کے علاقوں کے مسافر لے جاتا ہے۔ چنانچہ ہم نے اُسے آپ کے حلیے بتا کر ایئرپورٹ فوراً بھجوا دیا۔ اور وہ آپ کو لے آیا۔ بس یہ ہے ساری کہانی"۔۔۔ جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"ہونہہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ ویماجون نے فون کر دیا تھا۔ اخبار کے دفتر۔ گڈ شو۔ چلو اس طرح تم سے ملاقات ہو گئی۔ ورنہ نجانے تم کہاں کہاں گھومتے پھرتے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف اور جوانا نے سر ہلا دیئے۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"۔۔۔ جوانا نے پوچھا۔

"سب سے پہلے تو صفدر اور اس کے ساتھیوں کی خبر لینی ہے۔ انہوں نے تو مجھے بتایا کہ صفدر، تنویر اور جولیا کو گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا ہے۔ لیکن مجھے اس خبر پر یقین نہیں آ رہا۔ کیونکہ تینوں ہی ٹاپ ایجنٹ ہیں نہ اتنی آسانی سے قابو آنے والے ہیں اور نہ مرنے والے بہرحال معلوم کرنا تو ضروری ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور جیب سے

Admin.@ www.hibuddiez.com

وہی قلم نکال کر اس کے کلپ کو ذرا سا نیچے کیا اور پھر کلپ کو مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کلپ کے کنارے پر ایک ستارہ سا جھلملانے لگا۔ عمران نے چند لمحے رک کر دوبارہ کلپ کو مخصوص انداز میں مسلسل دبانا شروع کر دیا۔ اور پھر اچانک جب کلپ کے کنارے پر بیک وقت دو ستارے جھلملانے لگے تو عمران کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے آثار واضح طور پر نمایاں ہو گئے۔ کیونکہ دوسرے ستارے کا کلپ پر نمودار ہونے کا مطلب تھا کہ کال اٹنڈ کی جا رہی ہے۔ اور ظاہر ہے اس مخصوص ٹرانسمیٹر کی کال سوائے صفدر کے اور کوئی اٹنڈ ہی نہ کر سکتا تھا۔ اور صفدر کے کال اٹنڈ کرنے کا مطلب تھا کہ کرنل ونیٹسن کی اطلاع غلط تھی۔

عمران نے اب کلپ کو مسلسل دبانا شروع کر دیا اور پھر رک کر اس نے قلم کو کان سے لگا لیا۔ کافی دیر تک وہ قلم میں سے نکلنے والی ہلکی ہلکی ٹک ٹک کی مخصوص آوازیں سنتا رہا۔ جب ایک لمبی ٹک کے بعد آواز نکلنی بند ہو گئی تو عمران نے کلپ کو پھر دبانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہاتھ روک کر اس نے قلم کو دوبارہ کان سے لگا لیا۔ اور اس بار دوسری طرف سے آوازیں سننے کے بعد اس نے کلپ کو دو بار مخصوص انداز میں دبایا اور کلپ کو دوبارہ اوپر چڑھا کر اس نے قلم کو واپس جیب میں ڈال لیا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ کیا خبر ہے" ——— جوانا نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ تینوں بخیریت ہیں۔ دھوکے میں مار ضرور کھا گئے تھے لیکن بچ گئے ہیں۔ اور میں نے انہیں آئندہ پروگرام کے بارے میں ہدایات دے دی ہیں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور جوانا، جوزف اور ٹائیگر تینوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں کسی اور میک اپ میں ساؤتھ افریقہ میں داخل ہونا چاہیئے۔ میرے ذہن کے مطابق تو ہم جانسن کے آدمیوں کا اگر میک اپ کر لیں تو پھر وہاں ہماری چیکنگ نہ ہو سکے گی" ——— ٹائیگر نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"اصل مسئلہ وہاں کا نہیں ہے۔ کرنل ونیٹسن کو تو بہرحال مکمل یقین ہے کہ ہم جرنلسٹ نہیں ہیں۔ اس نے تو یقیناً جنرل بارٹر کے کہنے پر ہمیں ساؤتھ افریقہ سے یہاں منتقل کر دیا ہے۔ کیونکہ بہرحال ہم ایکریمیا کے ٹاپ جرنلسٹ تھے اور جنرل بارٹر ہماری جان لے کر ساؤتھ افریقہ کے لئے کوئی عذاب نہ خرید کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اب بھی وہ ہماری طرف سے پوری طرح محتاط ہو گا۔ اور چونکہ اس نے ہمیں یہاں پہنچایا ہے۔ اس لئے اس نے لازماً پولیس اور ساؤتھ افریقہ کی سرحدی پٹی پر نگرانی انتہائی سخت کرا دی ہو گی" ——— عمران نے کہا۔

"باس۔ سردار سے اس سلسلے میں بات کی جائے یہ لوگ طویل عرصے سے یہاں رہ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان کے تعلقات ایسے ہوں کہ ہم ان کی مدد سے سرحد عبور کر جائیں" ——— جوزف نے کہا اور عمران چونک پڑا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ ہاں۔ ویسے تمہارے دوست سردار کا بیٹا کورو کافی ذہین اور تیز نوجوان نظر آتا ہے۔ اُسے ذرا بلاؤ" ---- عمران نے چونک کر کہا اور جوزف اٹھ کر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کورو اور اس کے باپ سردار کو ساتھ لے کر آیا۔

"باس۔ میں نے بات کر لی ہے۔ یہ ایک ایسا راستہ جانتے ہیں جہاں چیکنگ نہیں ہو گی" ---- جوزف نے کہا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ۔ وہاں عام حالات نہیں ہیں" ---- عمران نے کہا۔

"جناب آپ میرے دوست جوزف کے باس ہیں۔ اور جوزف کے اس زمانے میں مجھ پر بے پناہ احسانات ہیں جب میں اس کے ساتھ ایکریمیا میں رہتا تھا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ میرا بیٹا کورو آپ کے ساتھ جائے گا اور آپ کی مکمل رہنمائی کرے گا۔ یہ ایسے معاملات میں بے حد ہوشیار ہے"۔ جوزف کے دوست سردار نے اپنے بیٹے کورو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا شکریہ" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جوزف کا دوست اپنے بیٹے کورو کو وہیں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

"آپ نے جوہنبرگ جانا ہے" ---- کورو نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن سنو۔ وہاں انتہائی سخت چیکنگ ہو رہی ہو گی۔ [illegible]" ---- عمران نے کہا۔

"جناب۔ میں آپ کو اپنی کار میں یہاں سے سرحد پر لے جاؤں گا۔ بالکل سرحد کے اوپر ایک گاؤں ہے کابورا۔ کابورا سے ہم جیپ حاصل کریں گے۔ اور پھر ایک چھوٹے سے جنگل کو کراس کر کے ساؤتھ افریقہ کے ایک سرحدی قصبے سیجانا تک پہنچ جائیں گے۔ اس سرحدی قصبے کے پاس ہی ایک بہت بڑی فیکٹری ہے۔ کھاد بنانے والی فیکٹری۔ اس فیکٹری میں جوہنبرگ کے کئی سفید فام بھی آفیسر ہیں۔ بے شمار لوگ ہیں۔ وہاں سے ہم آسانی سے ان میں سے کسی کی کار میں جوہنبرگ پہنچ سکتے ہیں۔ فیکٹری کا لیبر انچارج میرا دوست ہے۔ وہ سیاہ فام ہے۔ اور ویسے بھی بہت بڑا سمگلر اور جرائم پیشہ آدمی ہے۔ وہ ہماری مدد کرے گا" ---- کورو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ ---- یہ اچھا پلان ہے۔ ہم ان آفیسرز میں سے اپنے مطلب کے آدمی چن کر ان کے میک اپ میں جوہنبرگ میں آسانی سے داخل ہو سکیں گے۔ وہاں تمہارے دوست کے پاس میک اپ کا سامان مل سکے گا" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر اس کے پاس نہ ہوا تو وہ بہرحال بندوبست ضرور کرے گا۔ اس کے ہاتھ خاصے لمبے ہیں" ---- کورو نے کہا۔

"کتنے لمبے۔ گھٹنوں سے نیچے تک تو نہیں جاتے" ---- اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"گھٹنوں سے نیچے تک ۔۔۔ کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں" ۔۔۔ کوردو نے حیران ہو کر کہا۔

"کبھی گوریلا دیکھا ہے ۔ جسے بن مانس کہا جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں دیکھا ہے فلموں میں ۔ کیوں" ۔۔۔ کوردو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔ میں نے سمجھا آئینے میں دیکھا ہو گا ۔ بہرحال تم نے دیکھا ہو گا کہ بن مانس کے ہاتھ اس کے گھٹنوں سے نیچے تک لمبے ہوتے ہیں ۔ اور تم نے خود کہا ہے کہ تمہارے اس لیبر انچارج کے ہاتھ بہت لمبے ہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کوردو ایک لمحہ تک تو خاموش رہا ۔ پھر یک لخت کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اوہ ۔ آپ واقعی بہت گہرا مذاق کرتے ہیں صاحب ۔ میرا مطلب تھا کہ اس کے تعلقات بہت ہیں" ۔۔۔ کوردو نے بڑی طرح ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔ ان کا کوئی نتیجہ بھی نکلا یا کسی پیر فقیر کے پاس جانا پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو کوردو ایک بار پھر حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا۔

"نتیجہ ۔۔۔ پیر فقیر ۔ کیا مطلب" ۔۔۔ کوردو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یار ۔ تم تو ہر بات کا مطلب پوچھنے بیٹھ جاتے ہو ۔ بھائی تعلقات کا نتیجہ تو بہرحال نکلتا ہے ۔ چاہے لڑکا ہو یا لڑکی ۔ اور نہ ہو تو پھر پیروں فقیروں کے تعویذ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور کوردو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تعلقات سے میرا مطلب ......" ۔۔۔ کوردو نے ہنستے ہوئے کہنا شروع کیا ۔ لیکن پھر اس طرح منہ کھولے خاموش ہو گیا جیسے اسے اپنے مطلب کے الفاظ ہی نہ مل رہے ہوں۔

"بہرحال جو بھی مطلب ہو ۔ تمہاری پلاننگ ٹھیک ہے ۔ چلو کار نکالو ۔ ہم نے ابھی چلنا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکرا کر اس کے شانے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور کوردو الفاظ کی تلاش چھوڑ کر ہنستا ہوا اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جیسورا کی حالت واقعی پاگلوں جیسی ہو رہی تھی۔ وہ مسلسل کمرے کے اندر ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غیظ و غضب سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ ایک طرف کرسی پر کرنل جوہم بیٹھا ہوا تھا۔

"تم نے خواہ مخواہ انہیں دور سے جا کر گولی مارنے کی ہدایت دے دی۔ وہیں اڑا دینا تھا گولیوں سے"۔۔۔ کرنل جوہم نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ ایسا واقعہ بھی پیش آ سکتا ہے۔ وہ مکمل طور پر بے حس تھے۔ اور یہاں دور دور تک کوابو تنظیم کے کسی آدمی کے متعلق اطلاع موجود نہ تھی۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے چار آدمیوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ ان کی مشین گنیں بھی غائب ہیں۔ اور وہ بے حس و حرکت لوگ بھی اس طرح غائب ہو چکے ہیں جیسے انہیں زمین کھا گئی ہو یا آسمان۔

"آخر وہاں ہوا کیا۔ مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی"۔۔۔ جیسورا نے رک رک کر بات کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی۔ میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔ اور جیسورا نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ ونگ کتھری کالنگ اوور"۔۔۔ ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ جے اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔ جیسورا نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ونگ کتھری کے الیون نے اطلاع دی ہے کہ اس نے تین افراد کو پیشورا ندی کے کنارے اونچی جھاڑیوں میں چھپ کر شمال کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیکن جب میں نے وہاں تحقیقات کرائی تو وہ لوگ تو نہ مل سکے لیکن ان جھاڑیوں سے معلوم ہوتا تھا کہ وہاں سے کچھ لوگ گزرے ضرور ہیں اوور"۔ ونگ کتھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تین افراد اور پیشورا ندی کے کنارے۔ ان کا رخ شمال کی طرف تھا۔ کیا مطلب۔ شمال کی طرف تو ہیڈ کوارٹر ہے اوور"۔ جیسورا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس جناب۔ اسی لئے تو میں نے تحقیقات کرائی ہے۔ الیون نے دوربین سے صرف ان کی ایک جھلک دیکھی ہے۔ اس کے بعد ان کا پتہ نہیں چل سکا اوور"۔۔۔ ونگ کتھری نے جواب دیتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر وہ یقیناً وہی لوگ ہوں گے۔ وہی سیکرٹ ایجنٹ۔ تم ایسا کرو پورے ونگ کو الرٹ کر دو۔ انہیں ہر حالت میں تلاش کرنا ہے۔ اور اس بار جیسے ہی وہ نظر آئیں انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دیا جائے اوور"۔۔۔ جیسورا نے چیخ کر کہا۔

"یس باس۔ ہم الرٹ ہیں۔ جلد ہی ہم انہیں تلاش کر لیں گے اوور"۔۔۔ ونگ تھری نے کہا۔

"انہیں ہر حالت میں تلاش کرو۔ اور دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دو اور مجھے فوراً رپورٹ کرو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ جیسورا نے چیخ کر کہا۔ اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جلدی سے اس کی مختلف نابیں گھما کر دوسری فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے نابوں سے ہاتھ ہٹا کر ایک بار پھر بٹن دبا دیا اور ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جے کالنگ ونگ فور اوور"۔۔۔ جیسورا نے تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس باس۔۔۔ ونگ فور اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ ونگ تھری نے اطلاع دی ہے کہ تین افراد ونگ تھری سے تمہارے ونگ کی طرف آتے دکھائی دیے ہیں۔ ونگ تھری انہیں تلاش کر رہا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ ہو سکتا ہے ونگ تھری انہیں کور نہ کر سکے تو تم الرٹ رہو

اور تمہارے ونگ میں اگر یہ لوگ داخل ہو جائیں تو انہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا۔ گرفتاری وغیرہ کے چکر میں نہ پڑنا اوور"۔۔۔ جیسورا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ جیسورا نے چیخ کر کہا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے اسے ایک طرف رکھتے ہوئے میز پر سرخ رنگ کے وائرلیس فون کا پیس اٹھا کر اس پر مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔۔۔ ایرک اٹنڈنگ"۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی ایک آواز ابھری۔

"ایرک۔ ہیڈ کوارٹر کا مکمل حفاظتی نظام آن کر دو۔ اور کسی کو ہیڈ کوارٹر سے باہر جانے یا باہر سے اندر آنے کی ہرگز اجازت نہ دینا جب تک میں دوبارہ کال نہ کروں"۔۔۔ جیسورا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مگر اس اچانک آرڈر کی وجہ باس"۔۔۔ ایرک نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"وہ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ جو سیکشن سے فرار ہو گئے تھے۔ ان کے متعلق ونگ تھری نے اطلاع دی ہے کہ انہیں ونگ تھری میں دیکھا گیا ہے۔ وہ انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے ونگ فور کو بھی الرٹ کر دیا ہے کہ جیسے ہی یہ لوگ نظر آئیں انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ ان کا رخ بتا رہا ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر کی طرف

Adnan @ www.hibuddiez.com

آرہے ہیں۔ وہ تعداد میں تین ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کا یقیناً انہیں اس آدمی نے بتایا ہوگا جس نے انہیں بچایا ہوگا۔ اور وہ ہمارے ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کو بھی جانتا ہوگا۔ وہ یقیناً انتقام لینے کے لئے آرہے ہیں۔ گو وہ راستے میں ہی مارے جائیں گے لیکن اس کے باوجود ہیڈ کوارٹر کی حفاظت انتہائی ضروری ہے جب تک ان کی موت کی اطلاع نہ آجائے"۔۔۔۔ جیسورا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اول تو وہ یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے اگر کسی طرح آ ہی گئے تو پھر کسی صورت بھی زندہ نہ رہ سکیں گے"۔۔۔۔ ایرک نے کہا اور جیسورا نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور فون پیس واپس میز پر رکھ دیا۔

"تم نے کیسے فرض کر لیا جیسورا کہ یہ لوگ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے آرہے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے انہیں کیا ملے گا۔ ایک بات اور دوسری یہ کہ کوابو تنظیم آج تک تمہارے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکی تو ان تین نہتے ایجنٹوں نے کیا کرنا ہے"۔۔۔۔ کرنل جوہم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کرنل جوہم۔ تم ان سیکرٹ ایجنٹوں کو نہیں جانتے جب کہ میرا اکثر ان سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ایرک کو تو میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ ہوسکتا ہے وہ انتقام لینے آرہے ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسی کوئی بات نہ ہوگی۔ سیکرٹ ایجنٹ ذاتی انتقام کی بجائے اپنے مشن کی تکمیل پہلے چاہتے ہیں اور اسی لئے ان کا

معلوم ہوگیا ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر کیوں آرہے ہیں"۔۔۔۔ جیسورا نے میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ انتقام لینے نہیں آرہے تو کیا ان کا دماغ خراب ہے کہ وہ ادھر آرہے ہیں۔ ان کا مشن جے گروپ کا ہیڈ کوارٹر تو تباہ کرنا نہیں ہے"۔۔۔۔ کرنل جوہم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جیسورا مسکرا دیا۔

"کرنل جوہم۔ نہتے سیاہ فاموں پر ظلم کرنا اور بات ہے۔ سیکرٹ ایجنسی اور بات ہے۔ سنو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں انہیں معلوم ہوگیا ہے کہ ان کی شناخت اور پیڈ گرام کا ہمیں علم ہو چکا ہے۔ ظاہر ہے۔ اب ہم نے نمیبیا اور انگولا کی سرحد پر انتہائی سخت ترین چیکنگ کرنی ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے ہدایات بھی دے دی ہیں اس صورت میں ان کا سرحد پار کرنا انتہائی مشکل ہو جائے گا۔ اگر تم اپنے آپ کو ان کی جگہ رکھ کر سوچو تو پھر تمہیں اس کا صحیح ادراک ہوگا"۔۔۔۔ جیسورا نے کہا۔

"تم بات تو کرو۔ کہنا کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ اس بار کرنل جوہم نے قدرے جھنجلا کر کہا۔

"وہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے اس لئے آرہے ہیں تاکہ یہاں سے ایسے افراد کو اغوا کر لیں جن کا میک اپ کر کے وہ آسانی سے سرحد پار کر جائیں۔ ظاہر ہے ہم اپنے ہی آدمیوں کی چیکنگ تو نہ کریں گے"۔۔۔۔ جیسورا نے کہا تو کرنل جوہم کا منہ کھلے کا کھلا

Admin @ www.hibuddiez.com

وہ گیا۔

"اوہ۔ اگر واقعی ایسی بات ہے تو پھر تو انہوں نے بہت گہری بات سوچی ہے۔ میرے ذہن میں تو سرے سے یہ آئیڈیا تک نہ تھا"

"مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا۔ بہرحال ان کی یہ غلط فہمی انہیں لے ڈوبے گی کہ میں ایک عام سا دہشت گرد ہوں انہیں ہرگز یہ معلوم نہیں کہ میں بھی کسی زمانے میں بہت معروف سیکرٹ ایجنٹ رہا ہوں اور دہشت گردی میں میری اب تک کی کامیابی کا اصل راز بھی اسی بات میں پنہاں ہے" ۔۔۔ جیسورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرنل جوہم نے سر ہلا دیا۔

"ابھی تک تمہارے نمبر تھری کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ حالانکہ اب تک کچھ نہ کچھ ہو جانا چاہیے" ۔۔۔ کرنل جوہم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ لوگ بے حد ہوشیار ہوں گے۔ اس لئے آسانی سے کہاں مارے جائیں گے۔ بہرحال مارے ضرور جائیں گے۔ یہ بات طے ہے" جیسورا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ اور اس میں سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"لو آ گئی ان کے مارے جانے کی اطلاع" ۔۔۔ جیسورا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ونگ تھری کالنگ اوور" ۔۔۔ تیز آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ جے اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ جیسورا نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہم نے انہیں گھیر لیا ہے وہ ایک دلدل کے قریب پہنچ گئے ہیں اور وہ مسلسل اور چاروں طرف تیز فائر کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارے گروپ نے انہیں چاروں طرف سے اس طرح گھیر لیا ہے کہ وہ کسی طرح بھی فرار نہیں ہو سکتے۔ ہم بھی ان پر مسلسل فائر کرتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کے اندھا دھند راؤنڈ فائر کی وجہ سے اب تک ہمارے چھ آدمی مارے جا چکے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس آدمیوں کی تعداد کافی ہے۔ اس لئے وہ ہر صورت میں مارے جائیں گے۔ اوہ ایک منٹ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ونگ تھری کالنگ اوور" ۔۔۔ کچھ دیر بعد وہی پر جوش اور تیز آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے اوور" ۔۔۔ جیسورا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم نے انہیں مار گرایا ہے باس۔ تینوں ختم ہو گئے ہیں باس۔ ہم نے ان کی لاشیں بھی چیک کر لی ہیں۔ ان میں سے ایک مقامی سیاہ فام ہے۔ جب کہ دو ایکریمین ہیں۔ ان کی لاشیں کو یوں

Admin @ www.hibuddiez.com

سے چھلنی ہوگئی ہیں اوور"۔۔۔۔ ونگ تھری نے انتہائی پُرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ جاکشی۔ تم نے خود ان کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں اوور"۔۔۔ جیسورا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اسی لئے تو میں کال ہولڈ کر کے خود گیا تھا۔ میں نے خود ان کی لاشیں چیک کی ہیں اوور"۔۔۔ ونگ تھری نے کہا۔

"اوکے۔۔۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری گڈ۔ اب ایسا کرو ان کی لاشیں اپنے ساتھ لے کر یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ میں اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں چیک کرنا چاہتا ہوں۔ اور سنو۔ ان کے ساتھ جو سوئس عورت تھی وہ یقیناً وہیں چھپی ہوئی ہو گی۔ وہ مشن میں ساتھ نہ آئی ہو گی۔ اس لئے تم وہاں اسے تلاش کراؤ اور جیسے ہی وہ نظر آئے اسے گولی مارنے کی بجائے زندہ گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دینا اوور اینڈ آل"

جیسورا نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے فریکوئنسی تبدیل کر کے ونگ فور کو اطلاع دی کہ ونگ تھری ان لوگوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور اب وہ لاشیں بھجوا رہا ہے۔ اس لئے وہ اب مطمئن ہو جائیں۔ ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون پر ایرک کو بھی اطلاع کر دی کہ سپر حفاظتی نظام ختم کر دیا جائے۔ اور جیسے ہی لاشیں ہیڈ کوارٹر پہنچیں انہیں اس کے دفتر میں پہنچا دیا جائے۔ پھر فون بند کر کے وہ سامنے بیٹھے کرنل جوہم سے کہا گیا۔

"دیکھا تم نے کرنل جوہم میرے انتظامات کی وجہ سے وہ کتنی آسانی سے ہلاک ہو گئے ہیں"۔۔۔ جیسورا کے لہجے میں مسرت تھی۔

"لیکن تم تو سیکرٹ ایجنٹوں کو جتنا عقلمند اور زیرک بتا رہے تھے اتنے وہ نکلے نہیں ہیں آسانی سے مر گئے ہیں"۔۔۔ کرنل جوہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو یہ لوگ اتنی آسانی سے کبھی نہ مرتے۔ یہ تو میں نے یہاں انتظامات ہی ایسے کر رکھے ہیں کہ انہیں مرنا پڑا۔ اور انہی انتظامات کی وجہ سے تو آج تک کوابو گوریلوں کو ہیڈ کوارٹر پر کوئی کامیاب حملہ کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی"۔۔۔ جیسورا نے کہا اور کرنل جوہم نے سر ہلا دیا۔

"اب یہ لاشیں کب تک یہاں پہنچیں گی"۔۔۔ کرنل جوہم نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"خصوصی جیپ پر آ رہی ہوں گی۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر پہنچ جائیں گی"۔۔۔ جیسورا نے کہا۔

"اوکے۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ جب یہ لاشیں آ جائیں تو مجھے ضرور اطلاع کرنا۔ میں خود بھی انہیں دیکھنا چاہتا ہوں" کرنل جوہم نے کہا اور جیسورا کے سر ہلانے پر وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

کرنل ونیٹرن اپنے دفتر میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے اچانک ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور کرنل ونیٹرن نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— جیکال کالنگ اوور" ——— ایک پتلی سی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ جیکال تم۔ یس۔ کرنل ونیٹرن اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے اوور" ——— کرنل ونیٹرن نے جیکال کا نام سنتے ہی بڑی طرح چونک کر پوچھا۔

"باس۔ میں نے تمام انکوائری مکمل کر لی ہے۔ یہ دونوں ایئرپورٹ سے ایک پرائیویٹ ٹیکسی میں بیٹھ کر قریبی نخلستان میں گئے ہیں۔ یہاں دو لمبے تڑنگے ایکریمی حبشی پہلے سے موجود تھے۔ وہاں انہوں نے غسل کیا اور جب یہ غسل خانے سے باہر آئے تو دونوں ایکریمین ایشیائی بن چکے تھے اس کے بعد انہوں نے کھانا کھایا اور پھر یہاں کے سردار کے بیٹے کورو کو ساتھ لے کر اس کی ٹیکسی میں گئے ہیں اوور" ——— جیکال نے کہا۔

"کیا مطلب ——— غسل خانے میں جا کر انہوں نے میک اپ کیسے صاف کر لیا۔ اوہ میں سمجھ گیا کوئی خاص چیز ان کے پاس پہلے سے موجود تھی جس سے یہ میک اپ اتار سکتے تھے۔ اوہ۔ مجھے ان کی مکمل اور بھرپور تلاشی کا خیال ہی نہیں آیا۔ بہرحال اب یہ بات طے ہو گئی کہ یہ ایکریمین جرنلسٹ نہ تھے۔ بلکہ میرے ذہن کے مطابق وہی ایجنٹ تھے کاش میں انہیں گولیوں سے اڑا دیتا۔ لیکن ان بدبختوں نے میک اپ ہی ایسے آدمیوں کا کر رکھا تھا کہ جنرل بارٹر نے ان کی موت کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بہرحال اب بتاؤ کہ وہ گئے کہاں ہیں اوور" ——— کرنل ونیٹرن نے بری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں اس سردار کے ایک ملازم کو بھاری رقم رشوت میں دے کر صرف اتنا معلوم کر سکا ہوں کہ کورو ان سے باتیں کر رہا تھا اور وہ ملازم اس وقت کمرے کی دوسری طرف کھڑکی کے پاس کام کر رہا تھا۔ اس کے کانوں میں اس گفتگو کے کچھ حصے ہی پڑے ہیں۔ جن کو سن کر میں نے بڑی مشکل سے یہ اندازہ لگایا ہے کہ یہ لوگ کورو کی جیپ میں کسی سرحدی گاؤں کاپورا جائیں گے وہاں سے جیپ پر سفر کر کے کسی دوسرے سرحدی قصبے بجاتانگ

Admin @ www.hibuddiez.com

پہنچیں گے۔ وہاں سے کسی کھاد فیکٹری میں جائیں گے۔ بس اتنی بات ہی سمجھ آئی ہے۔ لیکن اب مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ کابورا، بیجانگ اور یہ کھاد فیکٹری کہاں ہیں۔ اور یہ بات بھی کہ ایسی جگہیں ہیں بھی سہی یا نہیں۔ میں نے خود یہ نام پہلی بار سنے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ جیکال نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ تم ان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرو۔ میں یہاں دیکھتا ہوں اوور اینڈ آل" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"یس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی

"ٹریسیا میرے دفتر میں بوٹسوانا اور ساؤتھ افریقہ کا تفصیلی سرحدی نقشہ لے آؤ۔ فوراً۔ ابھی۔ اسی وقت" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ ٹریسیا نے جواب دیا اور کرنل ونیٹن نے رسیور رکھ دیا۔

"کاش میں انہیں گولیاں مار دیتا۔ لیکن یہ میک اپ کم بخت نجانے کس طرح اترا" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ٹریسیا اندر داخل ہوئی۔ چست فوجی یونیفارم میں اس کا جسم خاصا نمایاں نظر آ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ تھا۔ کرنل ونیٹن کی نظریں اس کے جسم کی بجائے اس کے ہاتھ میں موجود نقشے کے رول پر جمی ہوئی تھیں۔

"جلدی لے آؤ ادھر" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے تیز لہجے میں کہا اور ٹریسیا تیزی سے آگے بڑھی اور نقشہ کرنل ونیٹن کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ کرنل ونیٹن نے انتہائی برق رفتاری سے نقشہ کھولا۔ اور اسے میز پر اپنے سامنے کے رخ بچھا کر وہ اس پر جھک گیا۔ اس کی تیز نظریں بڑی باریک بینی سے بوٹسوانا اور ساؤتھ افریقہ کی سرحدی پٹی کو دیکھ رہی تھیں۔ لیکن کافی دیر تک غور سے دیکھنے کے بعد اس کے چہرے پر مایوسی سی ابھر آئی۔

"نہیں۔ اس میں تو نہ کابورا ہے نہ بیجانگ اور نہ ہی وہ کھاد فیکٹری۔ اس جیکال احمق نے غلط اندازہ لگایا ہے" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"بیجانگ۔ آپ بیجانگ کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں کرنل" ایک طرف کھڑی ٹریسیا نے چونک کر کہا۔

"اوہ کیا مطلب۔ کیا تم بیجانگ نامی کسی قصبے کے متعلق جانتی ہو" ۔۔۔ کرنل ونیٹن تیز نظروں سے ٹریسیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل ۔۔۔ میں تو رہنے والی ہی بیجانگ کی ہوں میرے والد تو اب بھی وہیں رہتے ہیں" ۔۔۔ ٹریسیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ۔۔۔ کہاں ہے وہ" ۔۔۔ کرنل ونیٹن نے تیز نظروں سے ٹریسیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"بوٹسوانا کی سرحد کے قریب ہے کرنل۔ ایک چھوٹا سا سرحدی قصبہ ہے۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ۔۔۔ ٹریسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہاں نقشے میں تو اس کا نام ہی موجود نہیں ہے حالانکہ یہ تفصیلی نقشہ ہے" ۔۔۔ کرنل ونیڈن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نقشے میں ۔۔۔ اوہ۔ یہ تو اس کا عام نام ہے کرنل۔ سرکاری نام تو اسکا داکوبا ہے۔ چھوٹا سا قصبہ ہے" ۔۔۔ ٹریسیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ داکوبا۔ اوہ" ۔۔۔ کرنل ونیڈن نے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا۔

"ہاں۔ داکوبا موجود ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آ گئی تھینک یو ٹریسیا۔ ورنہ میں تو واقعی بری طرح الجھ گیا تھا۔ اب یہ بتاؤ کہ بیجانگ کے قریب کہیں کوئی کھاد فیکٹری بھی ہے" ۔۔۔ کرنل ونیڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کھاد فیکٹری ۔۔۔ جی ہاں۔ دو سال قبل بیجانگ سے بیس کلو میٹر دور جوہنبرگ کی طرف آنے والی مین شاہراہ کے کنارے پر ایک بڑی کھاد فیکٹری بنائی گئی ہے" ۔۔۔ ٹریسیا نے جواب دیا۔

"ہمم۔ یہ بیجانگ یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے" ۔۔۔ کرنل ونیڈن نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ تین سو کلو میٹر پاس" ۔۔۔ ٹریسیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بات واضح ہو گئی۔ تمہارا شکریہ۔ اب تم جا سکتی ہو" ۔۔۔ کرنل ونیڈن نے کہا۔

"مگر کرنل۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں" ۔۔۔ ٹریسیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ ایکریمین صحافی جنہیں بوٹسوانا پہنچایا گیا تھا۔ وہ واقعی ایشیائی سیکرٹ ایجنٹ تھے۔ ان کے پاس میک اپ صاف کرنے کا کوئی خاص راز موجود تھا۔ جس کا ہمیں پتہ نہ چل سکا انہوں نے وہاں جا کر میک اپ صاف کر لیا۔ اس کے بعد یہ لوگ وہاں سے کار پر کسی سرحدی قصبے کا بورا سے گزر کر بیجانگ پہنچیں گے۔ میرے آدمی نے یہی اطلاع دی ہے۔ اور اب مجھے فوری طور پر بیجانگ پہنچنا ہوگا تاکہ وہاں انہیں چیک کیا جا سکے۔ ورنہ یہ لوگ انتہائی آسانی سے بیجانگ سے جوہنبرگ پہنچ جائیں گے۔ اور ہم بے خبر رہیں گے" ۔۔۔ کرنل ونیڈن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو کرنل ونیڈن کالنگ کرنل ڈوجان" ۔۔۔ کرنل ونیڈن نے رابطہ قائم ہوتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"یس کرنل ڈوجان اٹنڈنگ۔ کیا بات ہے کرنل۔ آپ کچھ پریشان نظر آتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل ڈوجان

Admin @ www.hibuddiez.com

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"کرنل ڈوجان میں نے بوٹسوانا میں موجود ایک ایکریمین ایجنٹ کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ مجھے ان ایکریمینز کے متعلق رپورٹ دے کہ یہ کہاں گئے ہیں اور ان کی کیا سرگرمیاں ہیں۔ اس نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ وہ ایکریمین نہ تھے۔ بلکہ وہی ایشیائی ایجنٹ تھے۔ انہوں نے وہاں کسی نخلستان میں پناہ لی جہاں دو ایکریمین حبشی پہلے سے ان کے منتظر تھے۔ وہاں انہوں نے غسل کرتے ہوئے بجانے کس طرح اپنے میک اپ صاف کر لئے۔ اور پھر کسی کوروکے ساتھ وہ کار میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں۔ مزید انکوائری پر میرے آدمی کو صرف اتنا پتہ چل سکا ہے۔ کہ انہوں نے کابورا سے ہو کر بیجانگ جانا ہے۔ اور وہاں وہ کسی کھاد فیکٹری کا بھی ذکر کر رہے تھے۔ میں نے تو نقشہ دیکھا لیکن نہ مجھے کابورا نظر آیا اور نہ بیجانگ۔ لیکن ٹریسیا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بیجانگ کی رہنے والی ہے۔ اور بیجانگ عام نام ہے۔ اس کا سرکاری نام راکوبا ہے۔ راکوبا نقشے میں موجود ہے۔ اور ٹریسیا ہی نے بتایا ہے کہ وہاں دو سال پہلے کھاد فیکٹری بھی بنائی گئی ہے۔ تم یہ بتاؤ کرنل کہ ان علاقوں کا انچارج کون ہے" ۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
"اوہ کرنل۔ یہ تو انتہائی اہم اطلاع ہے۔ ہمیں وہاں خود جانا چاہیئے" ۔۔۔ کرنل ڈوجان نے کہا۔
"میں خود تو وہاں جا رہا ہوں۔ لیکن ہمارے جانے تک کم از کم

وہاں لوگ الرٹ تو رہیں۔ اسی لئے پوچھ رہا ہوں" ۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے جواب دیا۔
"وہاں کا انچارج میجر نوشن ہے۔ خاصا تیز طرار آدمی ہے۔ میں اسے الرٹ کر دیتا ہوں" ۔۔۔ کرنل ڈوجان نے کہا۔
"تم اسے الرٹ کر دو۔ اور ایک ہیلی کاپٹر فوری طور پر تیار کر دو۔ ہم دو ہوشیار آدمی ساتھ لے جائیں گے۔ زیادہ بھیڑ بھاڑ کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بھی اگر چلنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن ہمیں فوراً روانہ ہونا ہے" ۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے کہا۔
"دو آدمی ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں ہے کرنل وہاں ہمارے خاصے فوجی موجود ہیں۔ اور میں آپ کے ساتھ ضرور جاؤں گا۔ آپ آ جائیں ہیلی پیڈ پر۔ ہیلی کاپٹر تیار ہو گا" ۔۔۔ کرنل ڈوجان نے کہا اور کرنل ڈنیٹن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔
"باس وہ سارا علاقہ میرا اچھی طرح دیکھا ہوا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ چلوں" ۔۔۔ ٹریسیا نے جو اب تک خاموش کھڑی تھی بول پڑی۔
"اوہ ہاں۔ چلو۔ کوئی ہرج نہیں ہے" ۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹریسیا بھی اس کے پیچھے ہی باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں چھاؤنی کے ہیلی پیڈ پر پہنچ گئے۔ وہاں ایک چھوٹا لیکن خاصا

Admin @ www.hibuddiez.com

تیز رفتار فوجی ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ جس کے ساتھ ہی کرنل ڈوجان اور ہیلی کاپٹر پائلٹ بھی موجود تھا۔

"آیئے کرنل۔ کیا کیپٹن ٹریسیا بھی ساتھ جائیں گی"۔۔۔۔ کرنل ڈوجان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ اس علاقے کی رہنے والی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے ان کی موجودگی سے کوئی فائدہ پہنچ جائے۔ تم نے میجر نوشن کو الرٹ کر دیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ونیٹن نے پوچھا۔

"یس ۔۔۔ اور میجر نوشن فوری طور پر حرکت میں آ گیا ہو گا۔ وہ ویسے بھی تیز کام کرنے والا آدمی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے پہنچنے تک وہ ان لوگوں کو ٹریس بھی کر چکا ہو گا۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ کابورا کے بارے میں بھی جانتا ہے۔ انتہائی چھوٹا سا سرحدی قصبہ ہے۔ اور اس کے اور بچانگ کے درمیان ایک جنگل پھیلا ہوا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ جنگل کے سامنے پکٹنگ کرے گا۔ اس طرح یہ لوگ آسانی سے پکڑے جائیں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈوجان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ونیٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ پائلٹ کے ساتھ والی سیٹ پر کرنل ونیٹن بیٹھ گیا۔ جب کہ عقبی سیٹوں پر کرنل ڈوجان اور ٹریسیا بیٹھے۔ کرنل ونیٹن نے سیٹ کے اوپر ہک سے لٹکی ہوئی طاقتور دوربین اتار کر اپنی گود میں رکھ لی۔ ہیلی کاپٹر چند لمحے بعد فضا میں بلند ہوا اور پھر خاصی بلندی پر جا کر وہ شمال کی سمت کو مڑ

کر خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگا۔

"جوہنبرگ سے جو سڑک بچانگ جاتی ہے اس سڑک کے اوپر اوپر چلو"۔۔۔۔ کرنل ونیٹن نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پائلٹ نے سر ہلا کر ہیلی کاپٹر کا رخ ذرا سا موڑا اور پھر آگے بڑھنے لگا۔ کرنل ونیٹن نے دوربین آنکھوں سے لگائی۔ اور نیچے دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے دور سے ایک بل کھاتی ہوئی سڑک نظر آنے لگی جس پر اکا دکا ٹریفک چل رہی تھی۔ ہیلی کاپٹر اس سڑک کے اوپر پہنچ کر مڑا اور پھر سڑک کے اوپر اڑتا ہوا تیزی سے آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ کرنل ونیٹن بچانگ کی طرف سے آنے والی ہر کار۔ بس اور ٹرک کو طاقتور دوربین سے اس طرح غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین ہو کہ ان میں سے کسی نہ کسی میں عمران اور اس کے ساتھی ضرور سوار ہوں گے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

صفدر اور اس کے ساتھیوں نے مقامی سیاہ فاموں جیسا میک اپ کر لیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے سبز لکیروں والے مخصوص فوجی لباس بھی پہن لئے۔ جولیا کو بھی مردانہ لباس پہنایا گیا اور اس کے چہرے پر بھی مردانہ میک اپ کیا گیا تھا۔ سر پر پی کیپ نما ٹوپی پہننے کے بعد وہ واقعی کوئی سیاہ فام فوجی لگ رہی تھی۔

"کمال ہے آپ لوگ تو حیرت انگیز طور پر بدل گئے ہیں" ——— راکش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"حیران ہونے کی بجائے تم ہمیں اپنے اسلحہ خانہ کی پوری تفصیل بتاؤ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں بیٹھ کر ان کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کا راستہ اور وہاں موجود ان لوگوں کے حفاظتی نظام

کی تفصیلات بتاؤ" ——— صفدر نے کہا۔

"اسلحہ تو ادھر پیٹیوں میں پڑا ہے۔ دیکھ لیں۔ یہ ہیں مشین گنیں ہیں اور ان کے میگزین یہاں تو یہی چیزیں کام آتی ہیں" راکش نے جواب دیا۔ اور صفدر نے آگے بڑھ کر سارے صندوق کھلوائے اور پھر انہیں غور سے دیکھنے کے بعد وہ واپس کرسیوں کی طرف آ گیا۔

"اب مجھے اس راستے اور ان کے حفاظتی نظام کے متعلق تفصیل بتاؤ" ——— صفدر نے پوچھا اور راکش سر ہلاتے ہوئے ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھول کر اس کے اندر سے ایک موٹا سا رول کیا ہوا نقشہ نکالا اور اسے لا کر درمیانی میز پر رکھ کر کھول دیا۔

"یہ دیکھئے۔ یہاں ہم اس وقت موجود ہیں اور یہاں ان کا ہیڈ کوارٹر ہے" ——— راکش نے دو مختلف جگہوں پر انگلیاں رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— صفدر اور اس کے ساتھیوں نے غور سے ان مقامات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہاں تک پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ کیونکہ اس راستے میں کوئی قدرتی رکاوٹ موجود نہیں ہے۔ ورنہ اور ہر جگہ انتہائی خطرناک دلدلیں موجود ہیں جو راستہ روک دیتی ہیں" ——— راکش نے نقشے پر انگلی چلا کر راستہ بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب حفاظتی انتظامات" ——— صفدر نے پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ مقام ہے۔ یہاں جے گروپ کے ونگ تھری کا ہیڈکوارٹر ہے۔ یہ چند لکڑی کے کیبن ہیں۔ اور اس ونگ کے آدمی اس راستے کی ہر طرف سے درختوں پر چڑھ کر مکمل نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد یہاں سے ان کے ونگ فور کی حدود شروع ہو جاتی ہے۔ ان کا ہیڈکوارٹر یہاں ہے۔ یہاں بھی چار لکڑی کے کیبن ہیں۔ پھر یہاں سے ان کے ہیڈکوارٹر کو راستہ جاتا ہے۔ اور یہاں وہ جگہ ہے جہاں سے ہم خفیہ طور پر ان کے ہیڈکوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں۔ یہ سرنگ نما راستہ ہے۔ جو ان کے زیرزمین ہیڈکوارٹر میں جاتا ہے" ـــــ راکش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ اگر ونگ تھری سے ان کا کوئی آدمی ہیڈکوارٹر جانا چاہے تو پھر وہ کس طرح جاتے ہیں پیدل یا کسی سواری پر" ـــــ صفدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ان کے پاس مخصوص جیپیں ہیں۔ اس کے ذریعے یہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر ہیڈکوارٹر پہنچ جاتے ہیں" ـــــ راکش نے جواب دیا۔ اور صفدر پھر کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔

"سنو۔ میرے ذہن میں ایک پلاننگ آئی ہے۔ کیونکہ اگر ہم بغیر پلاننگ کے وہاں سے گزرے تو لازماً مارے جائیں گے۔ ہماری گمشدگی اور ان کے آدمیوں کی ہلاکت کی خبر مل جانے کے بعد وہ سب بے حد چوکنا ہوں گے اور لازماً ہمیں تلاش بھی کر رہے ہوں گے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"لازمی بات ہے۔ لیکن اس راستے کے بغیر اور کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے" ـــــ راکش نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ ہم کسی جگہ انہیں اپنی جھلک دکھائیں گے۔ اور پھر دوسرے راستے پر چڑھ جائیں گے۔ اس سے پہلے ہم کسی مخصوص سپاٹ پر درختوں کے درمیان اس طرح مشین گنوں کو فٹ کر دیں گے کہ جیسے ہی وہ لوگ ادھر متوجہ ہوں ہم ان کو آن کر دیں گے۔ اس طرح فائر ہوتا رہے گا۔ اور وہ لوگ سمجھیں گے کہ ہم پھنس گئے ہیں۔ لازماً وہ ادھر متوجہ ہو جائیں گے۔ ہم اس دوران ونگ تھری کے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کر لیں گے اور پھر وہاں موجود افراد کو ختم کر کے وہاں سے جیپ لے کر انہی کے میک اپ میں ہیڈکوارٹر چل پڑیں گے۔ اس طرح ہمیں راستے میں چیکنگ کا خطرہ بھی نہ ہو گا اور ہم جلد از جلد وہاں پہنچ جائیں گے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اوہ تو ریڈ ٹریپ کرنا چاہتے ہو" ـــــ تنویر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ریڈ ٹریپ یہاں ضروری ہے۔ تاکہ سب کو اس طرف کافی دیر تک متوجہ رکھا جا سکے۔ اور ہم آسانی سے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کر لیں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ویری گڈ ـــــ یہ بہت اچھی تجویز ہے صفدر۔ اس طرح واقعی ہمیں بے پناہ آسانیاں ہو جائیں گی" ـــــ جولیا نے بھی صفدر کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"پھر اس طرح ہے جناب کہ یہاں پیشور ندی کے کنارے انہیں جھلک دکھائی جائے۔ بہت اونچی اونچی جھاڑیاں ہیں۔ وہاں سے ہم آسانی سے چھپ کر اس طرف ہیڈ کوارٹر کے قریب پہنچ سکتے ہیں۔ یہاں۔ درخت بے حد گھنے ہیں۔ یہاں ہم ریڈ ٹریپ کر سکتے ہیں۔ اور جب تک یہ لوگ یہاں متوجہ رہیں ہم اس دوران اس راستے سے ہوتے ہوئے ان کے ہیڈ کوارٹر پہنچ سکتے ہیں" ۔۔۔ راکش نے نقشے کی مدد سے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"گڈ ۔۔۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ تم ریڈ ٹریپ کو سمجھتے ہو" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل سر ۔۔۔ ہمیں اس کی باقاعدہ ٹریننگ دی گئی ہے" ۔۔۔ راکش نے جواب دیا۔

"او۔کے۔ سنو ۔۔۔ اب تم لوگ تو ندی کے کنارے انہیں جھلک دکھاؤ گے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ صرف تین افراد کی جھلک دیکھیں۔ ادھر میں اس دوران یہاں ٹریپنگ مکمل کر لوں گا۔ اس کے بعد جب تم یہاں پہنچو گے تو ہم وہاں سے چل پڑیں گے۔ اور ریڈ ٹریپ آن کر دیں گے۔ اس کے بعد ہم اکٹھے ہی ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کریں گے۔ آؤ اب اسلحہ وغیرہ بھی اٹھالو۔ اور ساتھ ہی میک اپ باکسز بھی۔ ہو سکتا ہے وہاں ہمیں اپنے

میک اپ دوبارہ کرنے پڑیں" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور سارے سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ اس تہہ خانے سے باہر آئے تو صفدر کی پشت پر ایک خاصا بڑا بیگ لدا ہوا تھا۔ جب کہ باقی تینوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔ راکش ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔ اور پھر کافی دور آگے آنے کے بعد وہ رک گیا۔

"آپ صفدر صاحب ادھر شمال کی طرف جائیں ادھر وہ سپاٹ ہے ریڈ ٹریپنگ کا اور ہم مشرق کی طرف سے آگے بڑھ کر پیشور ندی پہنچیں گے اور پھر وہاں سے ہم گھومتے ہوئے ادھر مغرب سے ہو کر آپ کے پاس پہنچ جائیں گے" ۔۔۔ راکش نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ تنویر اور جولیا۔ تم دونوں نے بے حد محتاط رہنا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا شمال کی طرف بڑھتا گیا۔ وہ جھاڑیوں کے پیچھے سے کسی جنگلی خرگوش کی طرح آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اور ہر طرف سے انتہائی چوکنا اور محتاط تھا۔ کافی دیر تک چلنے کے بعد وہ واقعی ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں درخت بے حد قریب اور کافی گھنے تھے۔ صفدر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے اپنی پشت پر لدا ہوا تھیلا اتار کر زمین پر رکھا اور اسے کھول کر اس میں موجود چار مشین گنیں ان کا میگزین۔ اور باریک لیکن مضبوط تار کا ایک بڑا سا گچھا نکال لیا۔ اس کے بعد وہ ایک مشین گن اور تار کا گچھا اٹھائے ایک درخت پر چڑھ

گیا۔ اس نے اس درخت کے درمیانی حصے میں مشین گن کو ایک مخصوص سمت میں تار کی مدد سے اس طرح باندھ دیا کہ فائرنگ کے باوجود مشین گن گر نہ سکتی تھی۔ پھر اس نے اس کے ٹریگر کے ساتھ تار کو ایک مخصوص انداز میں گانٹھ دی اور تار نیچے پھینک کر وہ درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس نے مختلف درختوں پر چڑھ کر اس طرح چار مشین گنیں باندھیں۔ ان سب کے ساتھ وہ تار مخصوص انداز میں موجود تھی۔ پھر باقی تار کو وہ درختوں کے درمیان موجود جھاڑیوں میں چھپا کر آگے لیتا گیا۔ کافی دور آ کر اس نے تار کو اپنی کمر میں موجود بیلٹ سے باندھا اور پھر ایک درخت پر چڑھ گیا۔ اس درخت کی شاخیں خاصی لچکدار تھیں۔ اس نے ایک مضبوط سے تنے کا انتخاب کیا۔ اور پھر اس کے آخری سرے کو پکڑ کر وہ نیچے لٹک گیا۔ اس کے جسم کے وزن کی وجہ سے لچکدار تنا خاصا نیچے تک جھک آیا۔ صفدر کے قدم بھی زمین سے لگ گئے تھے جبکہ ہاتھوں سے اس نے اس جھکے ہوئے تنے کو پکڑا ہوا تھا۔ پھر اس نے ایک ہاتھ سے تنے کو سنبھالا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس نے بیلٹ میں بندھی ہوئی تار کو علیحدہ کیا اور پھر بڑی مہارت سے اس نے اس تنے کو درخت کے دوسرے نچلے تنے کے ساتھ اس تار کے ساتھ باندھ دیا۔ اب جھکا ہوا تنا نچلے تنے کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ جبکہ تار اسی طرح اس تنے سے نیچے پڑی ہوئی تھی۔ بقایا تار کو وہ لے کر آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر کافی دور جا کر اس نے

تار ـــــ کو ایک تنے کے ساتھ جکڑ دے کر باندھ دیا۔ اب اس کے کاندھے سے صرف ایک مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے واپس پلٹا اور اس جگہ آ گیا جہاں وہ تھیلا ابھی تک موجود ہے اس نے تھیلا اٹھا کر دوبارہ پشت پر باندھا اور ایک طرف جھاڑی کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ اسے اپنے ساتھیوں کا انتظار تھا۔ ریڈ ٹریپ وہ مکمل کر چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسے ایک درخت کے پیچھے حرکت محسوس ہوئی تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کاندھے سے اتار لی اس کے ساتھ ہی اس نے حلق سے جھینگر کی مخصوص آواز نکالی اور یہ آواز انہوں نے پہلے ہی شناخت کے لئے طے کر لی تھی۔ دوسرے لمحے دور درختوں کے پیچھے سے جھینگر کی آواز سنائی دی۔ اور صفدر اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر درختوں کے پیچھے سے صفدر، جولیا اور راکش تینوں نکلے اور دوڑتے ہوئے صفدر کی طرف بڑھ آئے

"ٹریپ مکمل ہو گیا" ـــــ جولیا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں" ـــــ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"ہمیں ہر طرف سے گھیرا جا رہا ہے۔ صفدر صاحب جلدی کریں یہاں سے نکل چلیں۔ وہ کچھ دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے" ـــــ راکش نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ۔ ابھی تار کافی باقی ہے۔ کچھ دور جا کر جب وہ تار ختم ہو گئی تو وہ سب رک گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہاں سے دنگ کھری کا کیبن کتنی دور ہے" ــــ صفدر نے پوچھا۔

"کچھ دور ہے۔ آپ اب ٹریپ آن کر دیں۔ اب تک وہ لوگ وہاں پہنچ چکے ہوں گے" ــــ راکش نے کہا۔ اور صفدر نے تار کے سرے کو اپنی ہتھیلی کے گرد دو بل دے کر لپیٹا اور پھر اس نے بڑے مخصوص انداز میں بازو کو اوپر اٹھا کر نیچے کی طرف زوردار جھٹکا دیا۔ جھٹکے کے ایک لمحے بعد وہاں سے کافی دور یک لخت گولیاں چلنے کا جیسے طوفان سا آ گیا۔ پورا جنگل گولیوں سے گونجنے لگا۔

"چلو اب نکل چلو" ــــ صفدر نے کہا اور پھر وہ سب درختوں اور جھاڑیوں میں چھپتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تقریباً دس منٹ تک مسلسل دوڑنے کے بعد سب سے آگے آگے جانے والا راکش یک لخت رک گیا۔ سامنے جنگل کے اندر اونچا لیکن انتہائی سرسبز ٹیلا نظر آ رہا تھا۔

"اس ٹیلے کے پیچھے دنگ کھری کا ہیڈ کوارٹر ہے" ــــ راکش نے صفدر اور ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انتہائی احتیاط سے چلو۔ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ آواز نکالے بغیر ہی یہاں موجود ہر شخص کو ڈھیر کر دیا جائے۔ کتنے آدمی ہوں گے یہاں" ــــ صفدر نے پوچھا۔

"اس وقت زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ ہی ہوں گے" ــــ راکش نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ دور سے گولیاں چلنے کی مدھم مدھم آوازیں ابھی تک سنائی دے

رہی تھیں۔ ٹیلے پر چڑھ کر وہ اوپر پہنچے تو دوسری طرف تین کیبن بنے ہوئے تھے۔ لیکن یہ تینوں کیبن درختوں اور بیلوں میں اس طرح چھپے ہوئے تھے کہ نزدیک سے دیکھنے سے ہی نظر آتے تھے۔ ان میں سے ایک بڑے کیبن کی ایک کھڑکی سے روشنی چھن کر باہر آ رہی تھی۔ جب کہ باقی کیبن تاریک پڑے تھے۔ وہ چاروں جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے اسی روشن کیبن کی طرف بڑھتے گئے۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا اسی لمحے ایک آدمی کیبن کے کھلے دروازے سے نکلا اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دوسری طرف ٹیلے پر چڑھ کر جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ صفدر نے اشارہ کیا اور وہ چاروں تیزی سے رینگتے ہوئے کیبن کی طرف بڑھ گئے۔

"ہیلو ہیلو۔ دنگ کھری کالنگ اوور" ــــ کیبن کے اندر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ بار بار یہی فقرہ دوہرایا جا رہا تھا۔

"یس ــــ جے اٹنڈنگ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ایک تیز آواز سنائی دی۔ اور صفدر نے کھلے دروازے سے اندر جھانکا۔ تو اس نے اپنی جسامت کے ایک سفید فام فوجی کو ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر پر جھکا ہوا پایا۔

"باس۔ ہم نے انہیں گھیر لیا ہے۔ وہ ایک دلدل کے قریب پہنچ گئے ہیں اور مسلسل اور چاروں طرف تیز فائر کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارے گروپ نے انہیں چاروں طرف سے اس طرح گھیر لیا ہے کہ وہ کسی طرح بھی فرار نہیں ہو سکتے۔ ہم بھی ان پر مسلسل فائر کرتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان

Admin @ www.hibuddiez.com

کے اندھا دھند راؤنڈ فائر کی وجہ سے اب تک ہمارے چھ آدمی مارے جا چکے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس آدمیوں کی تعداد کافی ہے۔ اس لئے وہ ہر صورت میں مارے جائیں گے ...... "

سفید فام فوجی مسلسل بولے جا رہا تھا کہ اسی لمحے صفدر کے پیر کے نیچے موجود ایک پتھر شاید زیادہ وزن پڑنے کی وجہ سے یک لخت تیز آواز کے ساتھ کھسک کر لڑھکتا ہوا نیچے ایک گڑھے میں جا گرا۔ اور صفدر اور اس کے ساتھی تیزی سے سائیڈ میں دبک گئے۔

" اوہ ___ ایک منٹ اوور " ___ یک لخت بولنے والے سفید فام فوجی نے رک کر کہا اور پھر کیبن کے دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے اس سفید فام فوجی نے باہر جھانکا۔ وہ شاید پتھر گرنے کی آواز سن کر ادھر آیا تھا۔ کیبن کی سائیڈ میں دبکا ہوا صفدر یک لخت اس پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا۔ اور اس آدمی کو ساتھ لیتا ہوا نیچے جھاڑیوں میں جا گرا۔ اس آدمی کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا تڑپتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔ صفدر نے بڑی مہارت سے اس کی گردن کی ہڈی ہی توڑ ڈالی تھی۔

" تم باہر کا خیال رکھو۔ میں اندر جا رہا ہوں " ___ صفدر نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا وہ کیبن کے اندر داخل ہو گیا۔ ٹرانسمیٹر ابھی تک آن تھا۔ صفدر نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو ___ ڈنگ کٹری کالنگ اوور " ___ صفدر کے حلق سے اس سفید فام فوجی جیسی آواز نکلی لیکن لہجہ بے حد پُرجوش تھا۔

" یس ___ کیا رپورٹ ہے اوور " ___ دوسری طرف سے تیز لہجے میں پوچھا گیا۔ صفدر باس کی آواز پہچان گیا تھا۔ یہ جیسورا تھا۔

" ہم نے انہیں مار گرایا ہے باس تینوں ختم ہو گئے ہیں باس۔ ہم نے ان کی لاشیں بھی چیک کر لی ہیں۔ ان میں سے ایک مقامی سیاہ فام ہے۔ جب کہ دو ایکریمین ہیں۔ ان کی لاشیں گولیوں سے چھلنی ہو گئی ہیں اوور " ___ صفدر نے انتہائی پُرجوش لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ جانشی ___ کیا تم نے خود ان کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں اوور " ___ جیسورا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ اس لئے تو میں کال ہولڈ کر کے خود گیا تھا۔ میں نے خود ان کی لاشیں چیک کی ہیں اوور " ___ صفدر نے جواب دیا۔

" اوکے ___ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری گڈ۔ اب ایسا کرو ان کی لاشیں اپنے ساتھ لے کر یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ میں اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں چیک کرنا چاہتا ہوں اور سنو۔ ان کے ساتھ جو سوئس عورت تھی۔ وہ یقیناً وہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

چھپی ہوئی ہوگی۔ وہ مشن میں ساتھ نہ آئی ہوگی۔ اس لئے تم وہاں اُسے تلاش کراؤ۔ اور جیسے ہی وہ نظر آئے اُسے گولی مارنے کی بجائے زندہ گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دینا اوور اینڈ آل" جیسورا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن سے باہر آ گیا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے آؤ۔ اور جولیا تم بھی آؤ۔ تنویر اور راکش دونوں باہر پہرہ دیں گے۔ میں اپنا، جولیا اور اس جاکشی کا نیا میک اپ کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ صفدر نے کہا اور راکش نے جلدی سے آگے بڑھ کر جھاڑی میں پڑی ہوئی جاکشی کی لاش اٹھائی اور اُسے کیبن کے اندر ڈال کر واپس باہر چلا گیا۔ جب کہ تنویر باہر ہی رہا۔ اور جولیا اندر آ گئی۔

"جولیا۔۔۔ یہ تمہارا لباس میں تھیلے میں ڈال لایا تھا۔ یہ لو اور باہر کسی جھاڑی کے پیچھے جا کر بدل لو۔ جلدی کرو۔ کسی کے آنے سے پہلے ہمیں میک اپ والا کام مکمل کرنا ہے۔ اور سنو۔ تنویر اور راکش کو کہہ دو کہ اگر کوئی آتا دکھائی دے تو اُسے روکیں نہیں بلکہ صرف جھینگر کی آواز والا اشارہ دے دیں۔ جاؤ جلدی"۔۔۔ صفدر نے اپنی پشت پر لدا ہوا تھیلا اتار کر اس میں موجود جولیا کا لباس باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تم اسے ساتھ کیوں لے آئے تھے"۔۔۔ جولیا نے اس کے ہاتھ سے لباس لیتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ شاید کسی جگہ اس کی ضرورت پڑ جائے۔ پھر ہم لباس کہاں سے لائیں گے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا اور کیبن سے باہر کی طرف مڑ گئی۔ صفدر نے جلدی سے تھیلے میں سے میک اپ کا سامان نکالا اور اُسے فرش پر رکھ کر اس نے انتہائی پھرتی سے جاکشی کی لاش پر اپنا ایکریمین میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ جب جولیا لباس تبدیل کر کے واپس آئی تو صفدر جاکشی کے میک اپ سے فارغ ہو چکا تھا۔

"تم اپنا میک اپ صاف کر دو۔ میں اپنے پر جاکشی کا میک اپ کر لوں"۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے پر چلنے شروع ہو گئے۔ جب کہ جولیا نے اپنا میک اپ واش کرنا شروع کر دیا۔ جب وہ دونوں ہی فائنل ٹچز لگا رہے تھے کہ باہر سے جھینگر کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک پڑے۔ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے میک اپ کا سامان تھیلے میں ڈالا اور پھر تھیلا اور جاکشی کو گھسیٹ کر اس نے ایک طرف الماری کے پیچھے چھپایا۔ جولیا خود بخود دوڑ کر ایک اور الماری کے پیچھے چھپ گئی جب کہ صفدر بڑے اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کہ ایک سیاہ فام دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"کیا رپورٹ ہے"۔۔۔ صفدر نے جاکشی کے لہجے میں پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"باس ـــ ان میں سے ایک بھی نہیں ملا۔ ہمارے آٹھ آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ انہوں نے وہاں انتہائی ماہرانہ انداز میں ریڈ ٹریپ لگا رکھا تھا۔ اس لئے مشین گنیں خود بخود چل رہی تھیں۔ جب وہ خاموش ہوئیں اور ہم وہاں پہنچے تو وہاں ایک آدمی بھی موجود نہ تھا" ـــ آنے والے نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ـــ ناکامی۔ آٹھ افراد بھی ہلاک ہو گئے" ـــ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ مائیکل ابھی تک ان کو تلاش کر رہا ہے۔ لیکن وہ کہیں نظر نہیں آ رہے" ـــ آنے والے نے کہا۔

"تم ایسا کرو۔ مائیکل کو ساتھ لے کر فوراً واپس آؤ۔ باقی لوگ انہیں تلاش کرتے رہیں۔ بلکہ دور دور جا کر تلاش کریں وہ یقیناً ہمیں ڈاج دے کر دور نکل گئے ہوں گے۔ میں نے تم دونوں سے ضروری باتیں کرنی ہیں" ـــ صفدر نے کہا۔

"یس باس" ـــ اس سیاہ فام نے کہا۔ اور جلدی سے واپس مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"تم نے اسے واپس بھیج دیا" ـــ جولیا نے الماری کے پیچھے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"میرے سامنے تنویر کا مسئلہ ہے۔ اس آدمی کا قد و قامت اور جسامت تو راکش سے ملتی ہے۔ مائیکل کا نام بتا رہا ہے کہ وہ لازماً سفید فام ہو گا۔ اگر وہ تنویر کے قد و قامت کا ہوا تو پھر بات بن جائے گی" ـــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے مجھے اصل میک اپ اور لباس میں آنے کے لئے کیوں کہا ہے" ـــ جولیا نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ اور صفدر نے اسے تفصیل سے جیسونا کے ساتھ ہونے والی گفتگو سنا دی۔

"اوہ۔ تو تم اب مجھے گرفتار کر کے لے جاؤ گے" ـــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس طرح ہمارا ایک بڑا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ ورنہ راستے میں تمہارے مردانہ لباس میں ہونے کے باوجود شناخت کا خطرہ باقی رہ سکتا تھا" ـــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب سیکرٹ سروس کے ممبر سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف کو گرفتار کر کے لے جائیں گے۔ گڈ شو" ـــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور صفدر بھی ہنس پڑا۔

اسی لمحے باہر سے جھینگر کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔ اور وہ دونوں چونک پڑے۔ جولیا جلدی سے اٹھی اور ایک بار پھر الماری کے پیچھے پہنچ گئی۔ صفدر نے میز پر رکھی ہوئی مشین گن کو سیدھا کر کے رکھ دیا۔ اور چند لمحوں بعد دو آدمی سیڑھیاں چڑھ کر کیبن میں آئے۔ آگے آگے ایک سفید فام نوجوان تھا جب کہ اس کے پیچھے وہی سیاہ فام تھا اور صفدر کی آنکھوں میں سفید فام کو دیکھ کر اطمینان کی جھلکیاں نمایاں

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوگئیں۔ کیونکہ وہ تنویر کے قد و قامت سے ملتا جلتا تھا۔

"کیا بات ہے باس۔ ٹھکو نے کہا ہے کہ آپ نے مجھے فوراً بلایا ہے"۔۔۔۔ آنے والے نے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اس کی چھٹی حس نے اسے کسی انجانے خطرے سے آگاہ کر دیا ہو۔

"ہاں۔ میں نے بلایا ہے تاکہ تمہیں بتا سکوں کہ چیف نے تمہاری ناکامی کا بہت سخت نوٹس لیا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے مشین گن اٹھائی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ سمجھتے صفدر نے ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی مائیکل اور ٹھکو دونوں کی چیخیں بھی کیبن میں گونج اٹھیں۔ اور وہ کسی لٹو کی طرح گھومتے اور گولیاں کھاتے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپ کر ساکن ہو گئے۔

"آجاؤ جولیا اور تنویر۔ اور راکش کو بھی اندر بلا لو"۔۔۔۔ صفدر نے مشین گن دوبارہ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ اور جولیا الماری کے پیچھے سے باہر آگئی۔

"میرا خیال ہے دونوں کو اندر نہیں آنا چاہیے۔ ایک باہر رہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ پہلے تنویر کو بھیج دو اور راکش کو سمجھا دو کہ وہ خیال رکھے۔ تاکہ میں تنویر پر مائیکل کا اور اس مائیکل پر تنویر کا میک اپ کر دوں"۔۔۔۔ صفدر نے دوسری الماری کے پیچھے سے اپنا بیگ گھسیٹتے ہوئے کہا۔

اور چند لمحوں بعد اس نے تنویر پر مائیکل کا میک اپ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے تنویر کو باہر جانے اور راکش کو اندر بھیجنے کے لئے کہا۔ اور جب تک راکش آتا۔ اس نے مائیکل کے مردہ چہرے پر تنویر کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

"راکش پر تو صرف چند لمحے ہی لگنے ہیں وہ میں کر دیتی ہوں"۔ جولیا نے کہا اور پھر اس نے راکش کے چہرے پر ٹھکو کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ جب تک صفدر فارغ ہوتا وہ راکش پر ٹھکو کا اور ٹھکو پر راکش کا میک اپ کر کے فارغ بھی ہو گئی۔

صفدر نے ایک نظر دونوں کو دیکھا اور پھر تحسین آمیز انداز میں سر ہلاتا ہوا وہ اس الماری کے پیچھے بڑھ گیا جدھر اس نے راکش کی لاش چھپائی تھی۔ اس کا جسم ابھی تک گرم تھا۔ صفدر نے اسے گھسیٹ کر کیبن کے درمیان میں کیا اور پھر مشین گن اٹھا کر اس کے مردہ جسم پر گولیوں کا برسٹ مار دیا۔

"اب تم ایسا کرو جولیا کہ مائیکل کے خون آلود کپڑوں میں رومال بھگو کر اس کے زخموں پر مل دو"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور خود وہ راکش کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"تم نے بتایا تھا کہ یہاں کوئی خصوصی جیب بھی ہے لیکن یہاں تو مجھے کوئی جیب نظر نہیں آ رہی"۔۔۔۔ صفدر نے راکش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے یہ لوگ چھپا کر رکھتے ہیں۔ کسی گڑھے میں چھپی ہوئی ہو

Admin @ www,hibuddiez.com

گی" ـــــ راکش نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ جاکر اُسے ڈھونڈھو اور پھر یہاں لے آؤ۔ اب ہمیں فوراً یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیئے" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور راکش سر ہلاتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہماری عدم موجودگی میں اور لوگ آ گئے تو یہاں بکھرا ہوا خون گولیوں کے نشانات وغیرہ دیکھ کر کیا سمجھیں گے" ـــــ جولیا نے کہا۔

"اس کا یہی حل ہو سکتا ہے کہ یا تو ہم سارے کیبن کو ہی بم سے اڑا دیں یا پھر اس ٹرانسمیٹر کو خراب کر دیں تاکہ وہ فوری طور پر اطلاع نہ دے سکیں۔ لیکن آگے ان کا ڈنگ فور ہے۔ یہ لوگ وہاں اطلاع دے دیں گے۔ اور یہ معلوم نہیں کہ ابھی کتنے افراد زندہ ہیں اور کہاں کہاں بکھرے ہوئے ہیں" ـــــ صفدر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے۔ تم بم سے یہ کیبن ہی اڑا دو۔ اور پھر ہم ایک طرف چھپ جاتے ہیں۔ ظاہر ہے یہ آواز سن کر ان میں سے کوئی ضرور آئے گا۔ اُسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ باقی افراد کو بھی بلا لائے یا ہو سکتا ہے انہوں نے بلانے کا کوئی خاص طریقہ اپنایا ہوا ہو" ـــــ جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھہرو ـــــ مجھے مائیکل وغیرہ کی تلاشی کا تو خیال ہی نہ رہا" ـــــ صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے مائیکل کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

مائیکل کی جیبوں سے نکلنے والا ایک چھوٹا سا سنگل لائن فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"اوہ سنگل لائن فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر کا مطلب ہے کہ ان سب کے پاس یہ ٹرانسمیٹر ہوں گے۔ جاکشی اور ڈمکو کو چیک کرو" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور جب چند لمحوں بعد واقعی دونوں کی جیبوں سے ویسے ہی ٹرانسمیٹر نکل آئے تو صفدر کا چہرہ کھل اٹھا۔

"گڈ۔ اب یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا" ـــــ صفدر نے کہا۔ اُسی لمحے باہر سے جیپ کی آواز سنائی دی۔ اور وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ گہرے سبز رنگ کی ایک پتلی لیکن خاصی لمبی جیپ وہاں موجود تھی۔ اور راکش اس میں سے باہر آ گیا۔

"تنویر اور راکش تم دونوں اندر سے لاشیں اٹھا کر اس جیپ میں ڈالو۔ ہم یہاں سے کچھ فاصلے پر چھپ جائیں گے۔ پھر میں فکسڈ ٹرانسمیٹر پر باقی آدمیوں کو کال کر کے یہاں بلاؤں گا۔ سب کے پہنچنے پر انہیں ہلاک کر کے گڑھوں میں پھینکیں گے۔ اور پھر اطمینان سے یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس طرح عقب سے کسی اطلاع کے پہنچنے کا خدشہ ہی ختم ہو جائے گا" صفدر نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جنگل کے ٹیڑھے میڑھے راستوں پر جیپ خاصی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کورو موجود تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر ٹائیگر، جوزف اور جوانا موجود تھے۔ کار انہوں نے سرحدی قصبے کابورا میں ہی چھوڑ دی تھی۔ اور کورو نے وہاں سے یہ جیپ حاصل کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے کہنے پر وہ چار مشین گنیں۔ کافی سارا میگزین اور خاصی طاقت کے بم بھی لے آیا تھا۔ گو اس کے لئے عمران کو بھاری رقم خرچ کرنی پڑی تھی۔ اور ایک لحاظ سے وہ مفلس ہو کر رہ گیا تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ آگے جا کر یہ چیزیں کام آئیں گی۔ اس لئے اس نے رقم کی پرواہ نہ کی تھی۔ اس وقت عمران اور ٹائیگر دونوں عام سفید فاموں کے میک اپ میں تھے۔ البتہ لباس انہوں نے تبدیل کر لئے تھے۔ جب کہ جوزف اور جوانا اپنے اصل چہروں میں ہی تھے۔

"جنگل کے ختم ہونے پر تم سیدھے کھاڈنیکڑی جاؤ گے"
عمران نے کورو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ پہلے قصبے میں اس لیبر انچارج کے گھر جائیں گے اس کے بعد جیسے پروگرام بنا بنالیں گے"۔۔۔ کورو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران خاموش ہو گیا۔

جنگل کم گھنا تھا۔ اس لئے جیپ آسانی سے درختوں کے درمیان چلتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اور تقریباً آدھے گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد جنگل اور زیادہ کھلا ہونے لگ گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد جیپ واقعی جنگل سے نکل کر کھلے میدان میں آ گئی۔ جہاں دور دور تک صرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں۔ کورو نے جیپ کا رخ دائیں طرف موڑ دیا۔ اور پھر وہ انہی جھاڑیوں پر ہی جیپ دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد انہیں دور سے پختہ سڑک نظر آنے لگ گئی۔ جس پر ٹریفک چلتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ شمال کی طرف ایک بڑے قصبے کے آثار بھی واضح ہونے لگ گئے تھے۔ سڑک اس قصبے کے اندر تک جا رہی تھی۔ کورو نے جیپ کا رخ سڑک کی طرف موڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر پہنچ کر قصبے کی طرف مڑ گئے۔ لیکن تھوڑا سا آگے جانے کے بعد جیسے ہی سڑک نے موڑ کاٹا وہ سب بری طرح چونک

Admin @ www.hibuddiez.com

پڑے ۔ کیونکہ سڑک پر تین فوجی جیپیں کھڑی تھیں اور سڑک کے درمیان لکڑی کا راڈ رکھ کر رکاوٹ بنادی گئی تھی ۔ اور دس مسلح فوجی وہاں سے گزرنے والی ہر گاڑی کی باقاعدہ چیکنگ کر رہے تھے ۔

" اوہ ۔۔۔ چیکنگ ہو رہی ہے ۔ اب کاغذات کا مسئلہ بنے گا " ۔۔۔ کورو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

" تم چلو تو سہی ۔ دیکھا جائے گا ۔ اور کیا ہو سکتا ہے " ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کورو نے سر ہلا دیا جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی گئی ۔ اور چند لمحوں بعد وہ قطار میں کھڑے ہوئے ایک آئل ٹینکر کے پیچھے رک گئی ۔ ٹینکر سے آگے ایک بس تھی جسے چیک کیا جا رہا تھا ۔

" سنو ۔ جیسے ہی بس کے لئے راڈ ہٹایا جائے تم کار کو نکالنے کی کرنا ۔ اور تم سب اسلحہ لے کر تیار ہو جاؤ ۔ ہم نے فوری طور پر یہاں موجود فوجیوں کا خاتمہ کرنا ہے " ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں پیچھے بیٹھے ہوئے ساتھیوں سے کہا ۔

" لیکن پھر تو سارے قصبے کو گھیر لیا جائے گا " ۔۔۔ کورو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا ۔

" بے فکر رہو ۔ کچھ نہ کچھ ہو جائے گا ۔ تم اس لیبر انچارج تک ہماری رہنمائی کر دو اور بس " ۔۔۔ عمران نے مضبوط لہجے میں کہا اور کورو نے سر ہلا دیا ۔

اسی لمحے راڈ اٹھایا گیا ۔ اور بس آگے بڑھنے لگی ٹینکر بھی

اس کے پیچھے بڑھا ۔ کورو نے بجلی کی سی تیزی سے جیپ کو ٹینکر کی الٹی سائیڈ سے نکالا اور آندھی اور طوفان کی طرح وہ آگے دوڑاتا ہوا بس کے قریب پہنچ گیا ۔

" ارے ارے " ۔۔۔ کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔ لیکن اسی لمحے عمران نے فائر کا لفظ کہا اور اس کے ساتھ ہی جیپ کی دونوں اطراف سے مشین گنوں کی تیز فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ ہی بم کا ایک خوف ناک دھماکہ ہوا اور یہ بم عمران نے مارا تھا ۔ جو ٹینکر کی سائیڈ پر لگا ۔ اور ایک خوف ناک دھماکے سے پھٹ گیا ۔ دوسرے لمحے ٹینکر کے پرزے بکھر کر فضا میں اڑنے لگے ۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور خوف ناک دھماکہ ہوا اور ٹینکر میں بھرے ہوئے تیل کو آگ لگ گئی ۔ اور پھر تو جیسے ارد گرد کے ماحول پر جلتے ہوئے تیل کی بارش سی ہونے لگی ۔

کورو جیپ دوڑاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا جا رہا تھا ۔ اب وہ قصبے کی حدود میں داخل ہو چکے تھے ۔ عمران نے دیکھا کہ پیچھے کوئی نہ آ رہا تھا ۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی ۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کی ٹینکر کو بم مارنے والی ترکیب کامیاب ہو گئی تھی ۔

قصبے کے اندر جیپ دوڑاتا ہوا کورو ایک باغ نما احاطے کے گیٹ پر پہنچ گیا ۔ احاطے کا لکڑی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا ۔ وہ جیپ کو اندر لے جاتا گیا ۔ وہاں دس سیاہ فام موجود تھے وہ جیپ کو دیکھتے ہی تیزی سے اس کے قریب پہنچ گئے ۔

" کورو تم " ۔۔۔ ان میں سے ایک نے کورو کو دیکھتے ہی

Admin @ www.hibuddiez.com

چونک کر کہا۔

"سونو کہاں ہے"۔۔۔ کورو نے جیپ سے نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مکان میں ہے لیکن کیوں"۔۔۔ اس سیاہ فام نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیپ سے نیچے اترتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ اور کورو اس سیاہ فام کا بازو پکڑ کر اُسے تیزی سے ایک طرف لے گیا اور مقامی زبان میں جلدی جلدی اُسے کچھ بکنے لگا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ تم مہمانوں کو لے کر باس کے پاس جاؤ۔ میں جیپ کا بندوبست کر لوں گا"۔۔۔ اس سیاہ فام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کورو تیزی سے دوڑتا ہوا واپس عمران کے پاس آیا۔

"آئیے عمران صاحب۔ میں نے بات کر لی ہے۔ اب اس جیپ کو کبھی تلاش نہ کر سکیں گے۔ اور ایک بار ہم سونو کے پاس پہنچ گئے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی"۔۔۔ کورو نے جلدی سے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ پھر وہ کورو کی رہنمائی میں احاطے کے پھاٹک سے نکلے اور تقریباً دوڑتے ہوئے وہ قصبے کی تنگ گلیوں میں سے گزرتے ہوئے ایک بڑے اور پختہ مکان کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ گلیوں میں سے گزرتے ہوئے لوگ حیرت سے انہیں دیکھتے اور پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ جاتے۔ وہ سب سیاہ فام تھے۔

"یہ لوگ کہیں ہمارا پتہ نہ دے دیں۔ کیونکہ اب فوجیوں نے اس پورے قصبے پر دھاوا بول دینا ہے"۔۔۔ عمران نے کورو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں۔۔۔ سونو اس قصبے کا بے تاج بادشاہ ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر تو قصبے کا کوئی آدمی پلکوں کو بھی حرکت نہیں دے سکتا"۔۔۔ کورو نے کہا۔

مکان کا بڑا سا گیٹ بند تھا۔ کورو نے جلدی سے سائیڈ پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک سیاہ فام نے باہر جھانکا۔

"اوہ کورو تم"۔۔۔ سیاہ فام کورو کو دیکھتے ہی جلدی سے باہر آ گیا۔ اس کے کاندھوں سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

"یہ سونو کے مہمان ہیں۔ سونو سے ملنا ہے"۔۔۔ کورو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔۔۔ آ جاؤ اندر"۔۔۔ سیاہ فام نے کہا۔ اور کورو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہمراہ لئے اندر داخل ہو گیا۔ اصل عمارت اور گیٹ کے درمیان خاصا بڑا کھلا پختہ صحن تھا۔ عمارت کے باہر طویل برآمدہ تھا۔ جس میں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اور وہاں چار مسلح سیاہ فام کھڑے تھے۔ کورو کے ساتھ چلتے ہوئے وہ برآمدے میں پہنچے۔

"عمران صاحب۔ آپ یہاں ایک لمحے کے لئے رکیں۔ میں سونو سے بات کر کے آتا ہوں"۔۔۔ کورو نے کہا اور عمران کے سر

Admin @ www.hibuddiez.com

ہلانے پر وہ تیزی سے ایک دروازہ کھول کر اندر غائب ہو گیا۔

عمران اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ ٹائیگر اور باقی ساتھی وہیں خاموش کھڑے رہے۔ زیادہ سے زیادہ تین منٹ بعد دروازہ کھلا اور کوردو باہر آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک دیو نما سیاہ فام بھی باہر آیا۔ اس نے سرخ رنگ کی بنیان اور جینز پہنی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ جگہ جگہ سے کٹا پھٹا سا تھا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ کہ اس کی عمر کا زیادہ تر حصہ لڑائی بھڑائی میں گزرا ہے۔

"یہ سونو ہے عمران صاحب۔ اور سونو۔ یہ میرے مہمان علی عمران صاحب ہیں اور یہ جوزف اور یہ جوانا ہیں عمران صاحب کے ساتھی۔ اور ان صاحب کا نام مجھے معلوم نہیں"۔۔۔۔ کوردو نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ان کا نام ٹائیگر ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوردو نے مجھے تفصیل بتا دی ہے۔ اور اگر آپ سفید فام فوج سے بچ کر جوہنبرگ پہنچنا چاہتے ہیں تو یہ کام میں آسانی سے کر سکتا ہوں۔ لیکن میں اس کا معاوضہ لوں گا"۔۔۔۔ سونو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کتنا معاوضہ لو گے"۔۔۔۔ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"دس ہزار ڈالر۔ اور یہ رقم بھی صرف اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کوردو ساتھ آیا ہے۔ کوردو لوٹسوانا میں میرا نائب ہے۔ ورنہ اگر کوئی اور ہوتا تو پچاس ہزار ڈالر سے کم نہ لیتا"۔۔۔۔ سونو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے۔ پانچ ہزار ڈالر ایڈوانس اور پانچ ہزار کام کے بعد"۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نکالو"۔۔۔۔ سونو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جوزف۔ اسے پانچ ہزار ڈالر دے دو"۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔ اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اس میں سے پانچ نوٹ کھینچ کر اس نے سونو کی طرف بڑھا دیئے۔

"ٹھیک ہے کوردو۔ انہیں لے کر بڑے تہہ خانے میں چلے جاؤ۔ میں ان سفید فام کتوں کا بندوبست کر آؤں"۔۔۔۔ سونو نے نوٹ جیب میں ڈال کر کوردو سے کہا اور کوردو نے سر ہلا دیا۔

"آیئے عمران صاحب"۔۔۔۔ کوردو نے عمران سے کہا۔

"ایک بات کا دھیان رکھنا سونو۔ میں نے تمہیں منہ مانگا معاوضہ دے دیا ہے۔ لیکن اگر تم نے مزید لالچ کرنے یا کسی قسم کا دھوکہ دینے کی کوشش کی تو اس کے نتائج کی ذمہ داری تم پر ہو گی"۔۔۔۔ عمران کے لہجے میں سختی تھی۔

"سونو نے کبھی دھوکہ نہیں دیا۔ بے فکر رہو"۔۔۔۔ سونو نے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا کوردو کے ساتھ اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایک طویل راہداری کراس کر کے وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ اس کمرے میں داخل ہوتے ہی کوردو نے

Admin @ www.hibuddiez.com

ایک جگہ فرش پر پیر مارا تو فرش ایک سائیڈ سے ہٹ گیا اور نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔

"آیئے عمران صاحب۔ بے فکر رہیئے۔ سولو وعدے کا پکا ہے" کوردو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں ضروریات زندگی کا ہر سامان موجود تھا۔

"آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں" کوردو نے کہا اور واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے سولو کے سامنے بڑے نوٹوں کی گڈی نکال کر حماقت کی ہے جوزف۔ کیا ضرورت تھی گڈی نکالنے کی" ——— عمران نے کوردو کے جاتے ہی سخت لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ باس۔ لیکن میں جیب کے اندر نوٹ تو نہیں گن سکتا تھا" جوزف نے گھبرا کر جواب دیا۔

"آپ کو سولو پر شک ہے" ——— ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"گڈی دیکھ کر اس کی آنکھوں میں جو چمک پیدا ہوئی تھی۔ اس سے مجھے شک پڑا تھا۔ لیکن اس کے چہرے کی ساخت بتا رہی ہے کہ وہ معاہدے کے معاملات میں کھرا آدمی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ جب معاہدہ پورا ہو جائے تو پھر وہ اپنے طور پر یہ گڈی حاصل کرنے کی کوشش کرے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر آپ کیوں فکر کرتے ہیں۔ اگر اس کی نیت خراب ہوئی تو ایسی ہی کروں [illegible] آ کیا بجا ٹوٹے گا" ——— جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ دروازہ کھلا اور کوردو دو سیاہ فاموں کے ساتھ تہہ خانے میں داخل ہوا۔ ان سیاہ فاموں کے ہاتھوں میں کھانے کے بڑے بڑے تھال تھے۔ ان دونوں نے یہ تھال درمیانی میز پر رکھ دیئے۔ دونوں تھالوں میں پہاڑی بکرے کی بھنی ہوئی بڑی بڑی رانیں تھیں۔ دونوں تھالوں میں چار رانیں تھیں۔

"یہ یہاں کی سب سے مرغوب غذا ہے عمران صاحب" ——— کوردو نے قدرے شیر منہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— باہر کی پوزیشن بتاؤ" ——— عمران نے پوچھا۔

"سولو احاطے میں گیا ہے۔ تاکہ اپنے آدمیوں کو مکمل ہدایات دے سکے۔ میری اس سے بات ہوئی ہے۔ سفید فوج کی تلاش کے بعد رات کو وہ تمہیں یہاں سے خفیہ طور پر کھاد فیکٹری میں اپنے کوارٹر میں منتقل کر دے گا۔ اور اس کے بعد وہ تمہیں فیکٹری کے لئے جوہنبرگ سے سپلائی لانے والے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر بھجوا دے گا۔ اس کا پائلٹ اس کا خاص آدمی ہے۔ وہ جوہنبرگ میں تمہیں کہیں بھی اتار دے گا۔ اور ہم اس پائلٹ کو معاہدے کی باقی رقم ادا کر دیں گے" ——— کوردو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ٹھیک ہے۔ اچھی پلاننگ ہے" ۔۔۔ عمران نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ سب مل کر کھانے میں مصروف ہو گئے۔

جیسورا نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کرنل جوہم کو اطلاع دے دو کہ ڈنگ کقری سے لاشیں پہنچ گئی ہیں۔ وہ میرے پاس پہنچ جائیں" ۔۔۔ جیسورا نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد ایک سائیڈ کا دروازہ کھلا اور کرنل جوہم اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں میں نیند کا ہلکا سا خمار صاف نمایاں تھا۔

"پہنچ گئیں ان ایجنٹوں کی لاشیں۔ کہاں ہیں" ۔۔۔ کرنل جوہم

نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی آجاتی ہیں۔ آؤ بیٹھو۔ اور سنو۔ وہ خوب صورت لڑکی بھی گرفتار ہو گئی ہے۔ وہ بھی ساتھ آ رہی ہے" ۔۔۔ جیسورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ۔۔۔ پھر تو تم آج باقاعدہ جشن مناؤ گے" ۔۔۔ کرنل جوہم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہنس کر کہا۔ اور جیسورا کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ایسا ویسا جشن۔ اور سنو۔ تم بھی اس جشن میں باقاعدہ شریک ہو گے" ۔۔۔ جیسورا نے کہا۔ اور کرنل جوہم کی آنکھوں میں شیطانی چمک ابھر آئی۔

"ویری گڈ ۔۔۔ پھر تو تم واقعی اچھے آدمی ہو۔ خواہ مخواہ تمہیں لوگ برا کہتے ہیں" ۔۔۔ کرنل جوہم نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور جیسورا بھی ہنس دیا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور جیسورا نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ جیسورا نے کہا۔

"ایرک بول رہا ہوں باس۔ چاکشی اس کا ساتھی مائیکل اور سیاہ فام ٹمکو اس سوئس لڑکی اور ایجنٹوں کی لاشیں لے کر پہنچ گئے ہیں۔ چاکشی چاہتا ہے کہ وہ خود یہ لاشیں آپ کے سامنے پیش کرے" ۔۔۔ ایرک نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ اس کا بہت بڑا کارنامہ ہے ایرک۔ اس

Admin @ www.hibuddiez.com

لئے اُسے اجازت دے دو۔ البتہ ضابطے کے مطابق ان کی تلاشی لے لینا" — جیسورا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یس باس" — دوسری طرف سے ایرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جیسورا نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً دس منٹ بعد کمرے کا بڑا دروازہ کھلا۔ اور دو سفید فام اور ایک سیاہ فام اندر داخل ہوئے۔ تینوں کے کاندھوں پر لاشیں لدی ہوئی تھیں۔ ان کے پیچھے ایک خوبصورت سوئس لڑکی بھی اندر داخل ہوئی جس کا چہرہ بری طرح ستا ہوا تھا۔ اور اس کے دونوں بازو پشت پر بندھے ہوئے تھے۔

"آؤ چاکشی آؤ — ویل ڈن۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے" — جیسورا نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ سب آپ کی تربیت کا نتیجہ ہے" — سب سے آگے آنے والے سفید فام نے مسکرا کر کہا۔ اور پھر کاندھے پر لدے ہوئے ایکریمین کی لاش اس نے فرش پر رکھ دی۔

"مائیکل اور ٹمکو۔ لاشیں قطار میں رکھ دو" — چاکشی نے پیچھے مڑ کر اپنے سفید فام اور سیاہ فام ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ان دونوں نے بھی اپنے کاندھوں پر لدی ہوئی لاشیں پہلی لاش کے ساتھ رکھ دیں۔ سیاہ فام ٹمکو نے سیاہ فام کی ہی لاش اٹھائی ہوئی تھی۔ جبکہ مائیکل کے کاندھے پر ایکریمین آدمی کی لاش تھی۔

"بہت خوب۔ اس لڑکی کو آگے لے آؤ۔ جاندار لڑکی ہے۔

تمہارا نام جولیانا ہے ناں" — جیسورا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آگے آؤ لڑکی۔ باس یہ ایک درخت پر چھپی بیٹھی تھی۔ ہم نے اس پر جال ڈال کر پکڑا ہے۔ اس نے ہمارے دو آدمی مار دیئے تھے" چاکشی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ جاندار لڑکی ہے" جیسورا نے کہا۔ اور میز کے پیچھے سے نکل کر جولیانا کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر وہ اس کے چاروں طرف گھوم کر اسے اس طرح دیکھنے لگا جیسے کوئی قصائی بکری خریدنے سے پہلے نظروں ہی نظروں میں اسے تولتا ہے۔ اور پھر خاموشی سے واپس اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"ہاں چاکشی۔ اب تفصیل سے اپنے اس کارنامے کے متعلق بتاؤ" — جیسورا نے چاکشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹمکو۔ دروازہ بند کر دو۔ کیونکہ یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ باس شاید اسے دوبارہ بھی سننا پسند کریں" — چاکشی نے سب سے آخر میں کھڑے ٹمکو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹمکو تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ اور خود وہ دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"ہاں تو باس جیسورا۔ آپ نے اس لڑکی کا اچھی طرح جائزہ لے لیا۔ لیکن آپ نے ان لاشوں کا جائزہ نہیں لیا" — چاکشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"لاشوں کا جائزہ ۔۔۔ کیا مطلب ۔ لاشوں کا کیا جائزہ لینا ہے"
جیسورا نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"اچھا ۔ نہیں لینا جائزہ تو مت لیں ۔ اب سنیں کہ ہم نے یہ کارنامہ کیسے انجام دیا ۔ لیکن پہلے تعارف ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے ۔ میرا نام جاکشی نہیں ہے صفدر ہے ۔ اور یہ مائیکل نہیں ہے بلکہ تنویر ہے ۔ اور یہ جمکو نہیں بلکہ کوانبو کا راکش ہے ۔ تم جن ناموں سے ہمیں پکار رہے ہو ۔ وہ یہ پڑے ہوئے ہیں "۔۔۔ یک لخت جاکشی نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا ۔

اور جیسورا جو کرسی پر بیٹھ چکا تھا یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے ساتھ ہی کرنل جوہم بھی اٹھ کھڑا ہوا ۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب ۔ کیا بکواس کر رہے ہو"
جیسورا نے چیختے ہوئے کہا ۔

"ارے ارے ۔ تم تو ابھی سے بوکھلا گئے "۔۔۔ جاکشی نے ہنستے ہوئے کہا ۔

مگر جیسورا نے یک لخت جیب میں ہاتھ ڈالا مگر دوسرے لمحے وہ اور کرنل جوہم دونوں بری طرح چیختے ہوئے اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرائے جب کہ صفدر اور تنویر دونوں قلابازی کھا کر دوبارہ اپنی جگہوں پر آ گئے ۔ اسی لمحے جولیانا نے اپنے بازوؤں کو مخصوص انداز میں جھٹکا اور اس کی کلائیوں کے گرد موجود رسی ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں کھل کر نیچے جا گری ۔ جوہم اور جیسورا دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرے اور ایک بار پھر انہوں نے

اٹھنے کی کوشش کی ۔ لیکن صفدر اور تنویر ایک بار پھر ان پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹے ۔ لیکن اس بار کرنل جوہم اور جیسورا دونوں کا داؤ چل گیا ۔ اور وہ دونوں الٹ کر پشت کے بل نیچے جا گرے ۔ اور پھر وہ چاروں ہی بیک وقت اٹھ کھڑے ہوئے ۔

جیسورا کے ہاتھ میں ریوالور نظر آیا ہی تھا کہ یک لخت ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا ۔

"یہ ریوالور والی بات غلط ہے جیسورا ۔ تم تو مشہور دہشت گرد ہو"۔۔۔ جولیانا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا لیکن نفیس قسم کا سائیلنسر لگا پستول نظر آ رہا تھا ۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں کوئی حرکت کرتے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی ۔ اور دروازے پر کھڑا راکش تیزی سے پلٹا اور اس نے کنڈی ہٹا کر دروازہ کھول دیا ۔ دوسرے لمحے ایک سفید فام بری طرح چیختا ہوا اچھل کر لاشوں کے قریب آ گرا ۔ راکش نے اسے گردن سے پکڑ کر اندر اچھال دیا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے اطمینان سے دروازہ دوبارہ بند کر دیا ۔

"ٹھیک ہے ۔ ہم ہار گئے اور تم جیت گئے ۔ بتاؤ کیا چاہتے ہو"۔۔۔ یک لخت جیسورا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

"تم تینوں ادھر کرسیوں پر بیٹھ جاؤ ۔ پھر اطمینان سے باتیں کریں گے "۔۔۔ صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا ۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"بب — بب — باس — یہ — یہ ......" — اندر آکر گرنے والے سفید فام نے اٹکتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایرک — یہ جاکشی اور مائیکل نہیں ہیں۔ یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے واقعی ہمیں ایسا ڈاج دیا ہے جس کا ہم تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ آؤ ادھر بیٹھو" — جیسورا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ایرک کسی سحر زدہ انسان کی طرح صفدر اور تنویر کی طرف دیکھتا ہوا جیسورا کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ کرنل جوہم پہلے ہی کرسی پر اس طرح گر گیا تھا جیسے آٹے کی خالی بوری ڈھیر ہو جاتی ہے۔ اس کے چہرے پر شدید ترین مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔

"جیسورا — ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ایک بار تم نے ہمیں ڈاج دیا تھا۔ اس بار تم ہم سے ڈاج کھا گئے۔ اس طرح یہ حساب برابر ہو گیا۔ تم ہمیں صرف نمیبیا میں ڈگو فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ تو ہم یہاں سے چلے جائیں گے" — صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈگو فائٹرز کے بارے میں صرف جنرل بارڈر کو علم ہے اور کسی کو کوئی علم نہیں ہے۔ اسے جنرل بارڈر نے اپنے سائے سے بھی خفیہ رکھا ہے" — جیسورا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور صفدر کو اس کے لہجے میں سچائی محسوس ہوئی۔

"تم کیا کہتے ہو کرنل جوہم۔ تمہارا تو جنرل بارڈر سے براہِ راست

تعلق ہے" — صفدر نے کرنل جوہم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسورا درست کہہ رہا ہے۔ جنرل بارڈر نے اس بارے میں انتہائی رازداری سے کام لیا ہے" — کرنل جوہم نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو ہمارا یہاں آنا بیکار گیا" — صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم ڈگو فائٹرز کا اڈہ معلوم کرنے یہاں آئے تھے" جیسورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا۔ ہم نے یہاں سے کیا لینا تھا" — صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ راکش سے مخاطب ہو گیا۔

"راکش۔ جیسورا کا ریوالور تمہارے والی سائیڈ میں پڑا ہے۔ وہ اٹھا لو۔ اور سنو جیسورا۔ اب تم لوگوں کی زندگی کی ضمانت صرف اس صورت میں دی جا سکتی ہے کہ تم ہمیں اپنے ساتھ نہ صرف اس ہیڈ کوارٹر سے باہر لے چلو بلکہ خود ساتھ چل کر نمیبیا کی سرحد میں داخل کرا آؤ۔ اگر تم اس کام کے لئے تیار ہو تو ٹھیک۔ ورنہ پھر مجھے دوسرا فیصلہ کرنا ہوگا" — صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں" جیسورا نے جلدی سے حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"یہ ایرک اور کرنل جوہم بھی ساتھ جائیں گے۔ اور سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ یہاں تمہارے پاس ایک بڑا ہیلی کاپٹر موجود ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اس لئے ہم یہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جائیں گے" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ۔۔۔۔ جیسورا پوری طرح تعاون پر آمادہ تھا۔

"تو چلو باہر نکلو۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ اگر تم نے ذرا بھی دھوکے سے کام لینے کا تصور بھی کیا تو پھر تمہارے جسم میں نجانے کتنے سوراخ ہو جائیں گے" ۔۔۔۔ صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم کوئی دھوکہ نہ دیں گے" ۔۔۔۔ جیسورا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی کرنل جوہم اور رایرک بھی اٹھے۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ صفدر کے ساتھی ان کے پیچھے تھے۔ جبکہ صفدر نے جیسورا اور اس کے ساتھیوں کے کمرے سے باہر جاتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنی پتلون کا پائینچہ اونچا کیا۔ اور پنڈلی سے ایک ریڈ سٹریپ کے ساتھ بندھی ہوئی ایک مستطیل سی براؤن رنگ کی پتی کھینچی اور پھر اس پتی کو اس نے جیسورا کی میز کے نچلے حصے میں چپکا دیا۔ پتی کی ایک سائیڈ پر ایسا مادہ موجود تھا جو لکڑی کے ساتھ اس طرح چمٹ جاتا تھا جیسے گوند چپکتی ہے۔ پتی چپکانے کے بعد صفدر نے پائینچہ ٹھیک کیا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا وہ ان کے پیچھے دروازے سے باہر نکل کر راہداری میں آ گیا۔ چند قدم تیز تیز اٹھانے کے بعد وہ ان سے مل گیا۔ تنویر نے مڑ کر صفدر کی طرف دیکھا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ راہداری میں سے گزرتے ہوئے وہ ایک

بڑے ہال نما کمرے میں پہنچے جہاں واقعی ایک بڑا اور خاصا تیز رفتار جنگی ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اس ہیلی کاپٹر میں انتہائی طاقتور مشین گنیں فٹ تھیں۔

"تنویر۔ تم پائلٹ سیٹ سنبھالو" ۔۔۔۔ صفدر نے ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچتے ہوئے کہا اور تنویر جلدی سے سر ہلاتا ہوا پائلٹ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔

"چھت کھولنے کا سسٹم ریموٹ کنٹرولڈ ہے۔ اور ہیلی کاپٹر کے اندر ہے" ۔۔۔۔ جیسورا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو راکش اوپر۔ میں اور جولیا ان کے بعد اوپر آئیں گے اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو گولیوں سے بھون ڈالنا" ۔۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سنو۔ بار بار ہمیں دھمکیاں نہ دو۔ اگر میں نے کچھ کرنا ہوتا تو وہیں دفتر میں بہت کچھ ہو سکتا تھا" ۔۔۔۔ جیسورا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم اوپر تو چڑھو" ۔۔۔۔ صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور جیسورا ہونٹ چباتا ہوا ہیلی کاپٹر پر چڑھا اور عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ یہ سیٹ بنچ نما تھی۔ اس لئے وہ کرنل جوہم اور رایرک تینوں اس بنچ پر بیٹھ گئے۔ اس کے پیچھے کوئی سیٹ نہ تھی بلکہ خالی جگہ تھی۔ راکش وہیں کھڑا تھا۔

"جولیا۔ تم تنویر کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھو۔ میں راکش کے ساتھ پیچھے کھڑا ہوں گا" ۔۔۔۔ صفدر نے جولیا سے کہا۔ اور جولیا

Admin @ www.hibuddiez.com

سر ہلاتی ہوئی اوپر چڑھی اور تنویر کے ساتھ بیٹھ کر اس نے اپنا رخ عقبی طرف کو موڑ لیا۔ اس کے ہاتھ میں اب بھی پستول موجود تھا۔ صفدر ان تینوں کے عقب میں سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"اب تنویر کو ریموٹ کنٹرول کے متعلق بتاؤ"۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور جیسورا نے اُسے ریموٹ کنٹرول بٹن کے متعلق اشارے سے بتا دیا۔ دوسرے لمحے اس کمرے کی چھت سرر کی تیز آواز کے ساتھ سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب باہر کھلا آسمان نظر آ رہا تھا۔

"چلو تنویر"۔۔۔ صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے جنگی ہیلی کاپٹر تیزی سے اوپر کی طرف بلند ہوتا ہوا چھت سے باہر آ گیا۔

"چھت بند کر دوں"۔۔۔ تنویر نے پوچھا۔

"ہاں"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔ اور تنویر نے ہاتھ بڑھا کر ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کیا تو نیچے چھت خود بخود بند ہو گئی۔

"اب راستہ بتاتے جاؤ جیسورا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"پہلے ہیلی کاپٹر کو انتہائی بلندی پر لے جاؤ۔ ورنہ کوابو والے اس پر فائر کھول دیں گے اور ہم سب ختم ہو جائیں گے"۔۔۔ جیسورا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے جیسورا کہتا رہے کرتے رہو تنویر"۔۔۔ صفدر نے تنویر سے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ ہیلی کاپٹر کو افقی انداز میں اوپر اٹھاتا گیا۔ اب نیچے جنگل نظر آنا بند ہو گیا تھا اور

اس کے ساتھ ہی ڈائل پر سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے چمکنے لگا تو تنویر نے بلندی تھوڑی سی کم کر دی۔ کیونکہ یہ نقطہ خطرے کا کاشن دے رہا تھا۔ جب ذرا کم بلندی پر آ جانے کے بعد نقطہ جلنا بند ہو گیا تو جیسورا کے بتانے پر تنویر نے ہیلی کاپٹر کا رخ شمال کی طرف بڑھا دیا۔

اس دوران صفدر نے جھک کر پنڈلی سے بندھی ہوئی وہ ریڈ سٹریپ کھول لی۔ جس میں سے اس نے مستطیل پٹی نکال کر جیسورا کے دفتر کی میز کے نیچے چپکائی تھی۔ اس نے پٹی کے درمیان موجود کلپ کو مخصوص انداز میں دبایا تو کلپ کے درمیانی حصے میں ہلکی سی چمک ابھر آئی۔ صفدر نے پٹی کا دوسرا سرا پکڑ کر اُسے اس چمکتے ہوئے حصے کے اوپر رکھ کر اوپر اپنا انگوٹھا رکھا اور پھر ہونٹ بھینچ کر اس نے پوری قوت لگاتے ہوئے اس سرے کو چمکتے ہوئے حصے پر زور سے پہلے نیچے کی طرف پھر اوپر کی طرف اور پھر نیچے کی طرف رگڑ دیا۔ دوسرے لمحے سارے سٹریپ میں ایک لمحے کے لئے روشنی کی لہر سی دوڑی اور پھر بجھ گئی۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے پٹی کو ایک طرف کونے میں پھینک دیا۔ چونکہ وہ ان سب کے عقب میں کھڑا یہ ساری کارروائی کر رہا تھا۔ اس لئے جولیا اور دراشش نے ہی اس کی یہ کارروائی دیکھی تھی۔ جیسورا کرنل جوہم اور ایرک تینوں اس سے بے خبر رہے تھے۔

ہیلی کاپٹر انتہائی رفتار سے دوڑا جا رہا تھا۔ اور فاصلہ بتلانے والی سوئی تیزی سے آگے والے ہندسوں کی طرف بڑھتی جا رہی تھی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اب ہم سرحد کے اوپر سے گزر رہے ہیں" ۔۔۔ یک لخت جیسورا نے کہا۔ جس کی نظریں اس ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔

"رفتار آہستہ کر دو تنویر۔ بالکل آہستہ" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور تنویر نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کرتے کرتے اُسے تقریباً روک ہی دیا۔ اب ہیلی کاپٹر انتہائی بلندی پر معلق حالت میں تھا

"یہاں نیچے کیا ہے۔ سرحد کی دوسری طرف۔ اور ہم نے کہاں اترنا ہے" ۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"نیچے صحرا ہے اور یہ صحرا موسیا پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ موسیا سے دارالحکومت والوس سڑک اور ریل دونوں ذریعے سے پہنچا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ موسیا میں بہت بڑا فوجی ہوائی اڈہ ہے اور وہاں انتہائی جدید مشینری فٹ ہے۔ ایسی مشینری کہ وہ لوگ ہماری تصویریں بھی چیک کر لیں گے" ۔۔۔ جیسورا نے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ پھر ہمیں یہیں صحرا میں ہی اتر جانا چاہیئے۔ تنویر ہیلی کاپٹر کو نیچے اتار لو۔ اس طرح سیدھا نیچے۔ صحرا میں پہنچ کر فیصلہ کریں گے کہ ہم ان لوگوں کو یہیں چھوڑ دیں یا ہیلی کاپٹر کو آگے لے جائیں" صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آگے گئے تو ہیلی کاپٹر لازماً چیک ہو جائے گا اور تمہیں میرے ساتھ دیکھ کر وہ مجھ پر بھی اعتبار نہ کریں گے۔ موسیا کا انچارج کمانڈر لارل انتہائی سخت ترین آدمی ہے اور جنرل بارڈ کا دست راست ہے" ۔۔۔ جیسورا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور تنویر نے ہیلی کاپٹر نیچے لانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے بلندی کم کرتا جا رہا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد نیچے دور دور تک پھیلا ہوا براؤن رنگ کا صحرا نمایاں ہوتے لگ گیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ریت کے ایک بڑے سے ٹیلے کے ساتھ جا کر ریت پر اتر گیا۔

"چلیے نیچے اترو۔ اور ہمیں سمجھاؤ کہ یہاں سے موسیا کس طرف ہے اور کتنے فاصلے پر ہے" ۔۔۔ صفدر نے ہیلی کاپٹر سے باہر اترتے ہوئے کہا۔ اور جیسورا۔ کرنل ڈیم اور ایک تینوں اس کے پیچھے باہر آگئے۔ ان کے بعد جولیا نیچے اتری اور آخر میں راکش اور تنویر نیچے آگئے۔

"یہ جگہ تو موسیا سے کافی دور ہے۔ تقریباً اسی کلومیٹر۔ وہ دیکھو نخلستان نظر آ رہا ہے۔ یہ موراٹی ہے۔ یہاں چیکنگ چوکی ہے میرے خیال میں ہمارا ہیلی کاپٹر لازماً چیک کر لیا گیا ہو گا۔ اور چوکی سے لازماً فوجی یہاں آئیں گے۔ تم فکر نہ کرو۔ میں انہیں یہ کہوں گا کہ تم ہمارے آدمی ہو۔ اس طرح وہ تمہیں اپنی جیپ میں موسیا تک پہنچا دیں گے۔ آگے تم جانو اور تمہارا کام" ۔۔۔ جیسورا نے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ اور واقعی چند لمحوں بعد دور سے ایک بڑی سی جیپ ہچکولے کھاتی ہوئی ادھر آتی دکھائی دی۔ صفدر اور اس کے ساتھی بالکل خاموش کھڑے تھے۔ جب کہ جیسورا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر چمک آتی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ان کے قریب آ کر رکی۔ اور جیپ سے چار سفید فام مشین گنوں سے مسلح

Admin @ www.hibuddiez.com

افراد اچھل کر نیچے اترے۔ صفدر نے اس دوران قریب کھڑی جولیا سے خاموشی سے اس کا سائیلنسر لگا پستول لے لیا تھا۔

"چیف باس آپ" ـــــ آنے والے چاروں نے جیسورا کو دیکھ کر یکلخت اٹن شن ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیا پوزیشن ہے" ـــــ جیسورا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ہم بے حد چوکنا ہیں۔ لیکن ابھی تک سرحد کی طرف سے کوئی نہیں آیا۔ ہم نے آپ کا ہیلی کاپٹر پہچان لیا تھا۔ لیکن ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ آپ بذاتِ خود آئے ہیں" ـــــ ایک مسلح آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے ـــــ تم ایسا کرو۔ ہمارے آدمیوں کو جیپ میں لے جاؤ۔ اور موسیا تک پہنچا دو" ـــــ جیسورا نے کہا۔

"یس باس" ـــــ اسی سفید فام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے ـــــ اب ہم واپس چلتے ہیں" ـــــ جیسورا نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کہاں واپس" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جیسورا کوئی جواب دیتا۔ صفدر کے ہاتھ میں دبے ہوئے سائیلنسر لگے پستول سے ٹھک ٹھک کی آوازیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی سامنے کھڑے چاروں مسلح سفید فام چیختے ہوئے نیچے جا گرے۔ جیسورا کی وجہ سے انہوں نے مشین گنیں کاندھوں سے نہ اتاری تھیں۔

"یہ ـ یہ کیا کیا تم نے" ـــــ جیسورا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ لیکن صفدر کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور کرنل جوہم اور ایرک بھی بری طرح چیختے ہوئے الٹ کر ریت پر جا گرے۔

"خبردار بھاگنے کی کوشش نہ کرنا" ـــــ صفدر نے پستول کا رخ جیسورا کی طرف کیا تو جیسورا کے ہاتھ خود بخود ہوا میں بلند ہو گئے۔ اور اس کا دائیں طرف کو مڑتا ہوا جسم دوبارہ سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تاریک پڑ گیا تھا۔

"تت ـــــ تت ـــــ تم نے تو کہا تھا......" ـــــ جیسورا نے اس طرح لمبا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا جیسے اس کے حلق میں کوئی گولہ سا پھنس گیا ہو۔ وہ فقرہ بھی مکمل نہ کر سکا تھا۔

"میں نے درست کہا تھا اور دیکھو اب تک تم زندہ سلامت کھڑے ہو۔ ورنہ ان کی طرح ایک گولی تمہارے سینے میں بھی ترازو ہو سکتی تھی" ـــــ صفدر نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔ اس دوران تنویر۔ جولیا اور راکش تینوں نے ان مسلح افراد کی مشین گنیں اٹھا لی تھیں۔ وہ چاروں چند ہی لمحے تڑپنے کے بعد ختم ہو چکے تھے۔ کیونکہ صفدر کے پستول سے نکلنے والی گولیاں براہِ راست ان کے دلوں میں اتر گئی تھیں۔ ایرک اور کرنل جوہم بھی ہلاک ہو چکے تھے۔ تنویر نے چوتھی مشین گن بھی اٹھا لی تھی۔

"مم ـــــ مم ـــــ مگر......" ـــــ جیسورا نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا۔ اس نے اب ہاتھ خود بخود نیچے کر لئے تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"سنو جیسورا۔ تم عالمی دہشت گرد ہو۔ اور میں نے یہ بھی سنا ہوا ہے کہ تم کسی زمانے میں سیکرٹ ایجنٹ بھی رہے ہو۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ تم انتہائی احمق آدمی ہو۔ تمہارا خیال تھا کہ ہم تمہیں ہیلی کاپٹر پر واپس جانے دیں گے اور تم اس جنگی ہیلی کاپٹر سے آسانی سے اس صحرا میں ہمیں مار گراؤ گے۔ اور پھر تم جا کر بڑے فخر سے یہ کارنامہ جنرل بارڈر کو بتاؤ گے۔ اسی لئے تم نے وہ تصویریں دینے والی بات کی تھی تاکہ ہم خوف زدہ ہو کر یہیں صحرا میں ہی اتر جائیں ___ سیدھے موسیانہ چلے جائیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ابھی دنیا میں ایسی مشین ایجاد نہیں ہوئی جو بلندی پر اڑتے ہوئے جہاز یا ہیلی کاپٹر کے اندر بیٹھے ہوئے انسانوں کی تصویریں کھینچ کر زمین پر بیٹھے ہوئے افراد کو دکھا سکے۔ لیکن اب سن لو کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ میں نے ایٹ ہنڈرڈ زیرو ون وائرلیس بم تمہارے ہیڈ کوارٹر کے اندر لگا دیا تھا۔ اور ہیلی کاپٹر کی پرواز کے دوران ہی اسے [illegible] دیا تھا۔ اس لئے تو میں پوچھ رہا تھا کہ تم واپس کہاں جاؤ گے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔ تم نے ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا۔ مگر ایرک نے تو تمہاری تلاشی لی تھی" ___ جیسورا نے بے اختیار زمین پر اکڑوں بیٹھے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے سے شدید ترین مایوسی کا اظہار ہو رہا تھا۔

"ایرک کو یہ تو معلوم نہ تھا کہ ہم دشمن ہیں۔ اس نے ہمیں اپنے آدمی سمجھ کر رسمی تلاشی لی تھی۔ ویسے بھی یہ بم میں نے پنڈلی کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔ ہمارا شروع سے ہی یہ مشن تھا کہ ہم کوالو کے

ساتھ مل کر پہلے تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ کریں گے پھر اس کے بعد نمیبیا جائیں گے۔ تا کہ تمہاری طرف سے خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے لیکن ہم کوالو کے پاس پہنچنے کی بجائے تمہارے ہاتھ لگ گئے۔ لیکن کوالو کو ہمارے متعلق اطلاع مل گئی۔ چنانچہ اس کا یہ آدمی راکش ہمیں بچا کر لے گیا۔ اس کے بعد میں نے باقاعدہ پلاننگ کی اور اس پلاننگ کے نتیجے میں ہم تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ اور چونکہ میں نے دیکھ لیا تھا۔ تم نے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا انتہائی جدید انتظام کیا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے فوری طور پر تمہیں وہاں ہلاک کرنے کی بجائے دوسرا منصوبہ بنایا اور اس منصوبے کی وجہ سے نہ صرف تمہارا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو گیا بلکہ ہم بھی صحیح سلامت سرحد پار کر کے یہاں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور ایک جیپ اور ضروری اسلحہ بھی ہم نے حاصل کر لیا۔ اور اب یہ بھی سن لو کہ تم نے از خود مجھے ڈوگو فائٹرز کے نمیبیا میں ہیڈ کوارٹر کا بھی پتہ بتا دیا ہے ہمیں یہ اطلاعات مل چکی ہیں کہ نمیبیا میں ڈوگو فائٹرز کا سربراہ کمانڈر لارل نامی آدمی ہے۔ اور وہ جنرل بارڈر کا دست راست ہے۔ اور تم نے از خود کمانڈر لارل اور اس کی چھاؤنی کا پتہ بتا کر ہمارا سب سے بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے" ___ صفدر نے بڑے اطمینان سے اسے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ مجھے کچھ نہ کہو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں صحیح سلامت اس چھاؤنی تک پہنچا دوں گا بلکہ کمانڈر لارل سے بھی اکیلے میں ملوا دوں گا۔ کمانڈر لارل میری بے حد عزت کرتا ہے۔ اور میں اکثر اس

Admin @ www.hibuddiez.com

ہیلی کاپٹر پر موسیا کی چھاؤنی میں جاتا رہتا ہوں" ——— جیسورا نے کھڑے ہو کر جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں براہِ راست وہاں جا کر کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ہم خالی ہاتھ اتنا بڑا اڈہ تباہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے تم چھٹی کرو۔ تم جیسے عالمی دہشت گرد کا قتل واقعی ہمارے لئے ایک کارنامہ ہوگا" ——— صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ جیسورا چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل ریت پر گرا۔ اور بری طرح تڑپنے لگا۔ لیکن وہ بھی زیادہ سے زیادہ چند لمحے ہی تڑپ سکا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"مس جولیانا۔ تمہارے اس پستول نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے پستول جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم تو عمران سے بھی زیادہ ٹھنڈے دماغ کے آدمی ہو۔ جس طرح تم نے ساری پلاننگ کی ہے۔ کم از کم یہ میرے بس کا روگ نہ تھا۔ میں تو اسلحہ اٹھا کر براہِ راست ان کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیتا" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی صفدر۔ تمہارا ذہن پلاننگ بنانے میں بے حد کامیاب ہے۔ تم نے ہمیں بھی آخر تک اس ساری پلاننگ سے بے خبر رکھا۔ تم نے اس زیرو دن بم کو ہم سے بھی چھپا کر رکھا تھا۔ یہ تو جب میں نے تمہارے ہاتھوں میں اس کا سٹریپ چار جود دیکھا تو ساری بات سمجھ گئی" ——— جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مس جولیانا۔ ہمارے پاس وقت بے حد کم تھا اور کام کافی تھا۔ اس لئے چیف باس نے مجھے اس بارے میں خصوصی ہدایات دی تھیں اور انہی کی ہدایات کے مطابق یہ سارا کام ہوا ہے۔ ورنہ تو جے گروپ کا ہیڈ کوارٹر اگر آسانی سے تباہ ہو سکتا ہوتا تو کوابو کب کا اسے ختم کر چکے ہوتے۔ بہرحال اب ہم نے آگے کی پلاننگ کرنی ہے۔ میرا پروگرام ہے کہ اس کمانڈر لالی کو اغوا کیا جائے اور پھر اس سے نبیا میں ڈوگو فائٹرز کے سلسلے میں پوچھ گچھ کی جائے۔ اب وہاں موسیا جانے کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ ہم اس ہیلی کاپٹر میں سیدھے چھاؤنی کے اندر جا اتریں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم جیپ پر پہلے موسیا جائیں اور پھر وہاں سے کسی طرح چھاؤنی کے اندر" ——— صفدر نے کہا۔

"صفدر صاحب۔ کیا واقعی جے گروپ کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے" ——— اب تک خاموش کھڑے ہوئے راکش نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ فکر مت کرو تمہارا بھائی محفوظ ہے۔ تمہیں یاد ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی میں اس ایرک کو ایک خاص بات کے بہانے ایک طرف لے گیا تھا۔ میں نے اس سے یہی بات کی تھی کہ مجھے خفیہ طور پر اطلاع ملی ہے کہ تمہارا بھائی کوابو کا ایجنٹ ہے۔ اسے فوراً بلاؤ۔ تاکہ اسے بھی جیسورا کے سامنے ساتھ ہی پیش کر دیا جائے۔ لیکن اس نے بتایا کہ وہ ایک خاص کام سے جو ہنبرگ گیا ہوا ہے اور ایرک

Admin @ www.hibuddiez.com

نے وعدہ کیا تھا کہ واپس آنے پر وہ اس کے بارے میں ضرور تحقیقات کرے گا"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ شکر ہے۔ مجھے وہ بھائی بے حد عزیز ہے۔ اور اب مجھے مکمل یقین ہے کہ وہ براہِ راست ہمارے ساتھ آ شامل ہو گا کیونکہ جیسورا کی بیوی ہیڈ کوارٹر میں ہی رہتی تھی۔ وہ بھی ساتھ ہی ختم ہو گئی ہو گی۔ بہرحال اب میں آپ کو ایک اور بات بتا دوں کہ ہوسیا چھاؤنی میں سیاہ فام کا وجود ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میں تو آپ کے ساتھ وہاں جا نہیں سکتا"۔۔۔ راکش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تمہیں واپس سرحد کے اندر چھوڑ دیں گے۔ وہاں سے تم آسانی سے جا سکتے ہو"۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ ہیلی کاپٹر استعمال کریں تو پھر میں جیپ میں واپس چلا جاؤں گا۔ اور اگر آپ جیپ استعمال کریں تو پھر پہلے مجھے واپس چھوڑ دیں پھر آگے جائیں"۔۔۔ راکش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے صفدر ہمیں ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر براہِ راست چھاؤنی میں پہنچ جانا چاہئے۔ ہم ابھی تک سبز گردیہ کے آدمیوں کے روپ میں ہیں۔ اس طرح ہماری پہچان آسانی سے نہ ہو سکے گی۔ اور ہم وہاں کمانڈر کو قابو کر کے اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے واپس نکل آئیں گے"۔۔۔ تنویر نے اپنی طبیعت کے عین مطابق کہا۔

"جولیا کا مسئلہ ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ فی الحال یہی پروگرام ٹھیک ہے۔ راکش تم ایسا کرو۔ یہ ساری لاشیں جیپ میں رکھ دو۔ اور پھر جیپ لے کر واپس چلے جاؤ۔ کسی مناسب جگہ انہیں پھینک دینا۔ میں نہیں چاہتا کہ چوکی والے تحقیق کرنے آئیں اور پھر لاشیں وغیرہ دیکھ کر وہ چھاؤنی اطلاع کر دیں"۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ تم میری فکر نہ کرو۔ اس کمانڈر کو تم کبھی نہ گمراہ کر سکے گا کہ میں پاکیشیائی ایجنٹ ہوں۔ تم صرف اتنا کہہ دینا کہ میں جیسورا کی پرانی واقف کار رہوں۔ باقی میں خود سنبھال لوں گی"۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"آؤ تنویر۔ مل کر یہ لاشیں جیپ میں ڈال دیں۔ کسی بھی وقت کوئی اور جیپ ان کا پتہ کرنے آ سکتی ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پھر صفدر تنویر اور راکش تینوں نے مل کر جیسورا۔ کرنل جوہم اور ایرک کی لاشوں کے ساتھ ساتھ جیپ والے چار سفید فاموں کی لاشیں بھی اس بڑی جیپ کے عقبی حصے میں ڈھیر کر دیں۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اب مجھے اجازت"۔۔۔ راکش نے کہا۔

"اوکے۔۔۔ تمہارا بے حد شکریہ۔ تم نے واقعی نہ صرف ہماری جانیں بچائیں بلکہ ہمارے ساتھ بھرپور تعاون بھی کیا۔ اپنی تنظیم کے بڑوں کو ہمارا سلام کہنا۔ مشن کے اختتام کے بعد ہم تمہارے گرینڈ چیف سے ضرور ملیں گے اور پھر میں تمہاری سفارش کروں گا"۔۔۔ صفدر نے باقاعدہ راکش سے مصافحہ

Admin @ www.hibuddiez.com

کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب۔ ویسے مجھے آپ جیسے ذہین اور بے جگر افراد کے ساتھ کام کر کے دلی مسرت ہوتی ہے۔ آپ نے جس ذہانت کے ساتھ جی گروپ کے ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا ہے اور اس جیسورا وغیرہ کا خاتمہ کیا ہے۔ وہ واقعی قابل داد ہے"۔۔۔ راکٹس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تنویر سے مصافحہ کر کے وہ سٹیرنگ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے جیپ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ جب جیپ اونچے نیچے ٹیلوں میں سے ہوتی ہوئی ان کی نظروں سے غائب ہو گئی تو وہ سارے ایک طرف کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔

تیز رفتار ہیلی کاپٹر اپنی پوری رفتار سے کابورا کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ کے ساتھ بیٹھا ہوا کرنل ونیڈن آنکھوں سے دوربین لگائے مستقل طور پر نیچے سڑک اور اس پر دوڑنے والی گاڑیوں کو چیک کر رہا تھا۔ لیکن کسی بھی گاڑی میں اسے کوئی ایسا آدمی نظر نہ آیا جسے وہ مشکوک سمجھ سکتا۔ ابھی آدھا راستہ ہی طے ہوا تھا کہ یک لخت ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر ٹوں ٹوں کی تیز آواز سے جاگ اٹھا اور پائلٹ نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ کرنل ڈوجان میجر فوشن کالنگ اوور"۔۔۔ ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ کرنل ونیڈن اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ کرنل ونیڈن ٹرانسمیٹر کی آواز سن کر چونک کر سیدھا ہوا اور دوربین کو گلے میں ڈالتے ہوئے اس نے پیچھے بیٹھے ہوئے کرنل ڈوجان کے بولنے

Admin @ www.hibuddiez.com

سے پہلے ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے خود بات کرنی شروع کر دی۔

"یس سر ـــــ کیا آپ کرنل ڈوجان کے ہمراہ کابورا آرہے ہیں۔ کرنل ڈوجان نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر پر آرہے ہیں۔ اس لئے میں نے ایمرجنسی فریکونسی پر کال کی ہے اوور" ـــــ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ہاں۔ کرنل ڈوجان میرے ساتھ آرہے ہیں۔ تم نے کیوں کال کیا ہے اوور" ـــــ کرنل ونیٹن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اپنی ناک اونچی رکھنے کے لئے اس نے بجائے یہ جواب دینے کے کہ وہ کرنل ڈوجان کے ہمراہ آرہا ہے یہ جواب دیا کہ کرنل ڈوجان اس کے ہمراہ آرہا ہے۔ مقصد میجر نوشن کو یہ بتانا تھا کہ اصل اہمیت اس کی ہے ڈوجان کی نہیں۔

"سر۔ یہاں قصبہ کابورا کے شمالی طرف جانے والی سڑک پر میں نے ایک چیکنگ پوسٹ قائم کی ہوئی تھی۔ وہاں سے اطلاع ملی کہ ایک جیپ نے چیکنگ پوسٹ سے تیزی سے گزرتے ہوئے وہاں موجود فوجیوں پر فائرنگ کی اور اس کے ساتھ ہی وہاں سے گزرتے ہوئے ایک آئل ٹینکر پر بم مار دیا گیا۔ اس سے تیل سے بھرا ہوا ٹینکر تباہ ہو گیا۔ اس کے تیل میں آگ لگ گئی۔ اور اس تیل نے وہاں موجود سپاہیوں اور جیپوں سمیت سب کچھ جلا کر راکھ کر دیا۔ جیپ کابورا کی طرف جاتی ہوئی بتائی گئی تھی۔ اس اطلاع ملنے پر میں فوراً کابورا پہنچا۔ اس وقت مسافروں سے بھری ہوئی ایک بس بھی جا رہی تھی۔ اس کے مسافروں نے بتایا ہے کہ جیپ میں دو سیاہ فام

ایکریمین ایک مقامی سیاہ فام اور دو پاکیشیائی موجود تھے۔ اس پر میں نے سارے قصبے کو گھیر لیا۔ اور گھر گھر کی تلاشی لی۔ لیکن اب تک نہ ہی جیپ کا پتہ چلا ہے اور نہ ان حملہ آوروں کا۔ بہرحال انکوائری جاری ہے اوور" ـــــ میجر نوشن نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ وہی لوگ ہوں گے۔ تم ایسا کرو کہ قصبے کا انتہائی سختی سے محاصرہ کر لو۔ کسی کو باہر جانے کی اجازت مت دو۔ چاہے وہ کوئی مقامی سیاہ فام ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مقامی میک اپ میں نکل جائیں۔ ہم سیدھے قصبے آرہے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ میری نظروں سے کیسے بچ سکتے ہیں اوور" ـــــ کرنل ونیٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر ـــــ میں نے پہلے ہی قصبے کے باہر سخت محاصرہ کیا ہوا ہے اور نہ کسی کو اندر جانے اور نہ کسی کو باہر آنے کی اجازت دی ہے اوور" ـــــ میجر نوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ پوری طرح محتاط رہنا۔ وہ وہاں سے ہر صورت میں نکلنے کی کوشش کریں گے۔ اور سنو۔ تم وہاں کسی ایسے آدمی کو یقیناً جانتے ہو گے جو ایسے لوگوں کو پناہ دے سکتا ہو۔ ہو سکتا ہے انہوں نے پہلے سے پلاننگ کر رکھی ہو اوور" ـــــ کرنل ونیٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ یہاں ایک ہی آدمی ایسا ہے جو اس قسم کے کاموں میں ملوث ہو سکتا ہے۔ اس کا نام سونو ہے۔ وہ کھاد فیکٹری کا انچارج ہے۔ کام کرنے کے لئے سیاہ فام افراد سپلائی کرنے کا ذمہ دار ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جرائم پیشہ اور لڑنے مرنے والا آدمی ہے اور مجھے خفیہ طور پر یہ اطلاع ملی ہے کہ سونو کا اس قصبے پر مکمل ہولڈ ہے اوور" ـــــ میجر نوشن نے کہا۔

"اوہ پھر یقیناً اسی سونو نے ہی انہیں چھپایا ہوا ہوگا اوور" ـــــ کرنل ونیٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے اس کے مکان اور احاطے کی مکمل تلاشی لی ہے وہاں کچھ بھی نہیں ہے اوور" ـــــ میجر نوشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارے آنے تک اسے قابو میں رکھنا اوور اینڈ آل" ـــــ کرنل ونیٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کابورا میں داخل ہو چکے ہیں لیکن یہ کابورا کیوں گئے ہیں۔ انہیں تو جو منبرگ پہنچنا چاہئے تھا" فوری طور پر ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی پیچھے بیٹھا ہوا کرنل ڈوجان بول پڑا۔

"وہ اب باقاعدہ پلاننگ کر کے آ جائیں گے کسی نئے میک اپ میں۔ لیکن میں انہیں ہر صورت میں ڈھونڈھ نکالوں گا" ـــــ کرنل ونیٹن نے تیز لہجے میں جواب دیا۔ اور کرنل ڈوجان نے سر ہلا دیا۔

"پائلٹ۔ سیدھے اس قصبے کابورا میں ہیلی کاپٹر لے چلو" ـــــ کرنل ونیٹن نے ساتھ بیٹھے ہوئے فوجی پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ـــــ پائلٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا ہوگا کہ ٹرانسمیٹر ایک بار پھر ٹوں ٹوں کرنے لگا۔ کرنل ونیٹن نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ میجر رابرٹ کالنگ فرام تھرٹی تھری اوور" ـــــ ایک تیز آواز سنائی دی۔ اور میجر رابرٹ کی آواز سن کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہوئے سب افراد بُری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ میجر رابرٹ اس چھاؤنی کا انچارج تھا جہاں کرنل ونیٹن نے ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ اور جہاں سے وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر کابورا جا رہے تھے۔

"یس کرنل ونیٹن۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے اوور" ـــــ کرنل ونیٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ چیف کمانڈر جنرل بارٹر کی کال آئی ہے۔ وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں کال ملا رہا ہوں اوور" ـــــ دوسری طرف سے میجر رابرٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا اور کرنل ونیٹن نے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر فضا میں معلق کرنے کا حکم دیا تاکہ اطمینان سے جنرل بارٹر کی کال سنی جا سکے۔

"ہیلو ـــــ جنرل بارٹر سپیکنگ اوور" ـــــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جنرل بارٹر کی تیز اور گونج دار آواز سنائی دی۔

"یس سر ـــــ کرنل ونیٹن اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ کرنل ونیٹن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ونیٹن۔ انگولا سے ابھی ابھی انتہائی بُری خبر ملی ہے۔ وہاں جیسرا گروپ کے ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ جیسورا اور کرنل جوہم دونوں ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیکن ان دونوں کی لاشیں

Admin @ www.hibuddiez.com

انگولا اور نمیبیا کی سرحد کے قریب پڑی ہوئی ملی ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میں سے شدید ترین زخمی افراد نے جو تفصیل بتائی ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ تین پاکیشیائی ایجنٹ جیسوریا نے پکڑے تھے جن میں دو مرد اور ایک عورت تھی۔ عورت سوئس قومیت کی تھی۔ جب کہ دونوں مرد گو پاکیشیائی تھے لیکن ایکریمین سیاحوں کے میک اپ میں تھے۔ انہیں قتل کرنے کے احکامات دیئے گئے۔ لیکن پھر پتہ چلا کہ قتل کرنے والے خود قتل ہو گئے ہیں۔ اور وہ تینوں فرار ہو گئے ہیں اس پر جیسوریا نے اپنے ونگ کھتری کو انہیں پکڑنے کی ہدایات دیں۔ پھر وہ پکڑے گئے اور ونگ کھتری کے ہاتھوں مارے گئے۔ اس کے بعد جیسوریا نے ان کی لاشیں ہیڈ کوارٹر طلب کیں۔ یہ لاشیں اور وہ زندہ لڑکی ونگ کھتری کا انچارج جاکشی اور اس کا اسسٹنٹ مائیکل اور ایک سیاہ فام لے کر ہیڈ کوارٹر آئے جہاں جیسوریا اور کرنل جوہم موجود تھے جیسوریا کا نائب ایرک بھی وہاں پہنچ گیا۔ اس کے بعد یہ سب لوگ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر چلے گئے۔ اور ہیلی کاپٹر کی پرواز کے تھوڑی ہی دیر بعد ہیڈ کوارٹر میں انتہائی خوف ناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ پورا ہیڈ کوارٹر اور اس میں موجود افراد سوائے چند کے ہلاک ہو گئے۔ وہ چند افراد بھی شدید زخمی تھے۔ باقی ونگوں نے اطلاع ملنے پر انکوائری شروع کی تو انگولا اور نمیبیا کی سرحد کے قریب جیسوریا۔ کرنل جوہم اور ایرک کی لاشوں کے ساتھ ساتھ چار اور سفید فام فوجیوں کی لاشیں بھی ملی ہیں جو نجانے کہاں تعینات تھے۔ کیونکہ ان چاروں

کے چہرے بری طرح بگاڑ دیئے گئے تھے۔ اور اب کوالو گروپ بھی حرکت میں آگیا ہے اور وہاں کوالو اور بے گروپ کے بچے کھچے آدمیوں کے درمیان خوف ناک لڑائی ہو رہی ہے۔ اور میرا خیال ہے کوالو گروپ بے گروپ کے باقی بچ جانے والے افراد کا مکمل طور پر خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے تم سے اس لئے بات کی ہے کہ تمہیں شاید اس بات کا علم ہو کہ کرنل جوہم تو نمیبیا میں تھا وہ جیسوریا گروپ کے ہیڈ کوارٹر کیسے پہنچ گیا اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ کون ہیں اوور" جنرل بارٹر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ویری سیڈ نیوز جنرل۔ کرنل جوہم نے مجھے رپورٹ دی ہے کہ اس طرح ایجنٹ پکڑے گئے ہیں۔ اور انہیں قتل کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے بعد کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ لیکن جنرل وہ ہیلی کاپٹر جس پر یہ ایجنٹ گئے ہیں وہ کہاں ہے۔ کیا وہ مل گیا ہے۔ کہاں ملا ہے اوور"۔۔۔۔ کرنل ونیٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔۔۔۔ اس کا ابھی پتہ نہیں چل سکا۔ اور سنو نمیبیا میں کمانڈر لارل کو میں نے انتظامی انچارج بنا دیا ہے وہ بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ وہ دونوں سیٹیں آسانی سے سنبھال لے گا۔ اسے میں نے تمہارے متعلق تفصیلی ہدایات دے دی ہیں جب مجھے یہ رپورٹ ملی اس وقت وہ ایک ضروری کام کے سلسلے میں میرے پاس ہی موجود تھا۔ ویسے وہ موسیا ائیرپورٹ اور چھاؤنی کا کمانڈر ہے۔ موسیا ائیرپورٹ اور چھاؤنی۔ انگولا اور نمیبیا کی سرحد کے قریب ہے۔ اس لئے وہ جلد ہی ان پاکیشیائی ایجنٹوں

Admin @ www.hibuddiez.com

کو بھی ڈھونڈھ نکالے گا۔ ویسے وہ تمہاری ہدایات پر ہی عمل کرے گا۔ تم اُسے سپیشل ریڈ زیرو فریکونسی پر کال کر سکتے ہو اوور"۔۔۔۔ جنرل بارٹڑ نے تیز لہجے میں کہا۔

"دو سیٹوں کا کیا مطلب جنرل ۔۔۔۔ میں سمجھا نہیں اوور"۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اوہ۔ تمہیں واقعی حیران ہونا تھا۔ بہرحال اب بات ہو گئی ہے تو تمہیں یہ بتلانے میں حرج نہیں ہے کہ نمبیا میں ڈوگو فائٹرز کا انچارج بھی کمانڈر لارل ہی ہے۔ لیکن تم کہاں جا رہے ہو۔ مجھے میجر رابرٹ نے بتایا ہے کہ تم نے اچانک ہیلی کاپٹر طلب کیا اور پھر کرنل ڈوجان کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں کہیں چلے گئے ہو اوور"۔۔۔۔ جنرل بارٹڑ نے کہا۔

"یس سر۔۔۔۔ اس وقت ہم ہیلی کاپٹر میں ہی آپ کی کال اٹنڈ کر رہے ہیں۔ ان دو ایکریمین جرنلسٹوں جنہیں آپ کے حکم پر ہم نے بوٹسوانا کے سرحدی ایئر پورٹ پر چھوڑ دیا تھا۔ میں نے وہاں موجود ایک ایکریمین ایجنٹ کے ذریعے انکوائری کرائی تو پتہ چلا کہ وہاں جاتے ہی انہوں نے پراسرار طور پر اپنے میک اپ ختم کر دیئے۔ وہ واقعی علی عمران اور اس کا کوئی پاکیشیائی ساتھی تھا۔ وہاں دو ایکریمین حبشی ان کے انتظار میں پہلے سے موجود تھے۔ پھر وہ سب ایک مقامی آدمی کے ساتھ کار میں سوار ہو کر سرحدی قصبے کابورا کی طرف روانہ ہوئے ہیں۔ اس پر میں نے کرنل ڈوجان کی معرفت اس علاقے کے انچارج میجر نوشن کو الرٹ کیا اور

خود ہیلی کاپٹر لے کر وہاں جا رہا ہوں۔ ابھی آپ کی کال سے چند لمحے پہلے میجر نوشن نے کال پر بتایا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی چیکنگ پوسٹ پر موجود فوجیوں کو ہلاک کر کے قصبہ کابورا میں غائب ہو گئے ہیں۔ میجر نوشن نے سارے قصبے کا محاصرہ کر لیا ہے اب میں وہاں جا کر انہیں ہر صورت میں تلاش کر دوں گا اور پھر ان کے خاتمے کے بعد میں خود نمبیا جا کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کروں گا۔ اس طرح ہم اس گروپ کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اوور"۔۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔۔۔۔ یہ کیسے لوگ ہیں کہ ان کے آتے ہی ہر طرف سے بری خبریں ملنے لگ گئی ہیں۔ تیز حرکت کرو۔ اور جلد از جلد انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دو۔ ڈوگو فائٹرز کا منصوبہ اب بالکل تکمیل کے قریب ہے۔ اس کی تکمیل سے پہلے ہر صورت میں ان کا خاتمہ ہونا چاہیئے اوور"۔۔۔۔ جنرل بارٹڑ نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں سر۔ اب وہ ٹریس ہو چکے ہیں۔ اور اب وہ کرنل ونیٹڈن کے پنجے سے کسی صورت بھی نہ نکل سکیں گے اوور" کرنل ونیٹڈن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ساتھ ساتھ اپنی کارکردگی کی رپورٹ دیتے رہا کرو تاکہ مجھے بھی حالات کا علم ہوتا رہے اوور"۔۔۔۔ جنرل بارٹڑ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس سر اوور" ۔۔۔۔ کرنل ونیٹرن نے کہا ۔ اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اور پھر پائلٹ کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا ۔ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھا دیا ۔

"کرنل جوہم کے ساتھ بہت برا ہوا" ۔۔۔۔ کرنل ڈوجان نے دل گرفتہ سے لہجے میں کہا ۔

"دراصل کرنل جوہم اور جیبو دونوں کو علم ہی نہیں ہے ۔ کہ سیکرٹ ایجنٹوں کی کارروائیاں کس انداز کی ہوتی ہیں ۔ اس لئے مار کھا گئے ہیں ۔ بہرحال میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دوں پھر انہیں بھی دیکھ لوں گا" ۔۔۔۔ کرنل ونیٹرن نے جواب دیا ۔ اور پھر ہیلی کاپٹر میں خاموشی طاری ہو گئی ۔

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر قصبے کے اوپر پہنچ گیا ۔ اور پائلٹ نے ایک کھلی جگہ پر موجود فوجیوں اور فوجی جیپوں کو دیکھ کر ہیلی کاپٹر وہیں اتار دیا ۔ کرنل ونیٹرن ، کرنل ڈوجان اور ٹریسا تینوں ہیلی کاپٹر سے باہر آ گئے ۔ وہاں موجود فوجیوں نے انہیں دیکھ کر سیلوٹ کئے ۔

"میجر فوشن کہاں ہے" ۔۔۔۔ کرنل ونیٹرن نے تیز لہجے میں پوچھا ۔

"وہ جناب ۔ سولو سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں ۔ ادھر قریب احاطے میں جناب" ۔۔۔۔ ایک کیپٹن نے جلدی سے جواب دیا ۔

"ٹھیک ہے ۔ لے چلو ہمیں" ۔۔۔۔ کرنل ونیٹرن نے کہا ۔

اور پھر وہ تینوں کیپٹن کی رہنمائی میں چلتے ہوئے کچھ دور ایک باغ نما احاطے میں داخل ہو گئے ۔ یہ خاصا وسیع احاطہ تھا جس کے ایک طرف بیرک نما کمرے بنے ہوئے تھے ۔ ان بیرک نما کمروں کے سامنے بھی مسلح فوجی موجود تھے جو انہیں دیکھ کر اٹین شن ہو گئے ۔

"میجر صاحب ادھر کمرے میں ہیں" ۔۔۔۔ ایک فوجی نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔ اور کرنل ونیٹرن سر ہلاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو انہوں نے ایک دیو نما سیاہ فام کو ایک کرسی پر بیٹھے دیکھا ۔ اس کے جسم کو رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا ۔ اور ایک لمبا تڑنگا سفید فام میجر ہاتھ میں بید اٹھائے اس کے سامنے کھڑا تھا ۔ اس دیو نما سیاہ فام کے جسم پر جگہ جگہ بید کے زخموں کے نشانات نظر آ رہے تھے ۔ ایک آنکھ بھی سوجی ہوئی تھی ۔ اور چہرے پر بھی زخموں کے نشانات تھے ۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی میجر تیزی سے مڑا اور اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا ۔

"یہ میجر فوشن ہیں ۔ اور میجر فوشن یہ ریڈ اتھارٹی کرنل ونیٹرن" کرنل ڈوجان نے فوجی انداز میں سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کرنل ونیٹرن اور میجر فوشن کا باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا ۔

"یس سر" ۔۔۔۔ میجر فوشن نے کرنل ونیٹرن کے سامنے اٹین شن ہوتے ہوئے کہا ۔ اور کرنل ونیٹرن نے سر ہلا دیا ۔

"یہ وہی سولو ہے" ۔۔۔۔ کرنل ونیٹرن نے کرسی پر بندھے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے سیاہ فام کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہ بتاتا ہی نہیں ہے یہی کہتا ہے کہ اُسے کسی اجنبی کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے"۔۔۔ میجر فوشن نے جواب دیا۔

"جب یہ اتنے تشدد کے باوجود نہیں قبول رہا تو پھر سچ ہی کہہ رہا ہوگا۔ خواہ مخواہ کے تشدد کا کیا فائدہ"۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کروں سر"۔۔۔ میجر فوشن کرنل ونیٹڈن کے اس خلافِ توقع حکم پر انتہائی حیرت زدہ نظر آرہا تھا۔ اس کا تو خیال تھا کہ کرنل ونیٹڈن اُسے حکم دے گا کہ اس کی کھال اتار دو۔ لیکن کرنل ونیٹڈن الٹ بات کر رہا تھا۔

"ہاں ہاں۔ مجھے اس کے چہرے پر سچائی کے تاثرات نظر آرہے ہیں اور پھر تم نے بتایا ہے کہ یہ کھاد فیکٹری کو لیبر سپلائی کرتا ہے۔ پھر تو یہ سرکاری آدمی ہو گیا۔ ٹھیک ہے اسے کچھ مت کہو"۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے تیز لہجے میں کہا۔

"جو حکم سر"۔۔۔ میجر فوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ میں پکڑا ہوا بید ایک طرف اچھال دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اسے ابھی اسی طرح بندھا رہنے دو۔ اور خیال رکھنا یہ یہاں سے باہر نہ جائے۔ میں خود ایک ایک گھر کی تلاشی لوں گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ کس طرح چھپے رہ سکتے ہیں۔ اور جس گھر سے وہ برآمد ہو گئے۔ اس کا جو حشر ہوگا اس کا تماشہ

پھر دنیا دیکھے گی"۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر باہر آگیا۔ کرنل ڈوجان اٹھیسیا اور میجر فوشن بھی اس کے پیچھے آگئے۔

"ایسا کرو اس سونو کے مکان سے کسی بوڑھے اور سادہ سے آدمی کو یہاں بلاؤ اس دوسرے کمرے میں"۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے ایک طرف ہو کر میجر فوشن سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ میجر فوشن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر لیکن کمزور جسم کا آدمی بھی تھا۔ اس آدمی کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ سونو کا خادم ہے سر"۔۔۔ میجر فوشن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔۔۔ کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"جی۔ میرا نام چاگو ہے جناب"۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں چاگو۔ ہم نے صرف تم سے چند سوالات کرنے ہیں۔ ادھر آؤ اس کمرے میں"۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے بڑے دوستانہ انداز میں اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ اور چاگو کے چہرے پر موجود خوف کے تاثرات تیزی سے غائب ہونے لگے۔

وہ اُسے لے کر دوسرے کمرے میں آگیا۔ باقی ساتھیوں کو اس

Admin @ www.hibuddiez.com

نے باہر روک دیا تھا۔ اس کمرے میں بھی چار کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔

"بیٹھو چاگو" ۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے کہا۔ اور چاگو خاموشی سے ایک کرسی پہ بیٹھ گیا۔ کرنل ونیٹڈن نے بڑے پراسرار سے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اُسے خطرہ ہو کہ باہر سے کوئی اس کی آواز سن نہ لے۔

"سنو چاگو۔ میں عمران کا ساتھی ہوں۔ کرنل ونیٹڈن کے میک اپ میں ہوں۔ میں نے عمران کو انتہائی اہم پیغام دینا ہے۔ پلیز تم خاموشی سے یہ پیغام اس تک پہنچا دو۔ ورنہ بہت نقصان ہو جائے گا" کرنل ونیٹڈن نے بڑے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ ساتھ ساتھ وہ دروازے کی طرف بھی اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اُسے خطرہ ہو کہ کوئی اس کی بات نہ سن لے۔

"کک۔۔۔کک۔۔۔کون عمران" ۔۔۔ چاگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے وہ پاکیشیائی جو سونو کے مہمان بنے ہیں۔ اس کا نام عمران ہے۔ اس کا دوسرا ساتھی میرا سگا بھائی ہے۔ اور دو ایکریمین دیو قامت حبشی اس کے ساتھ ہیں۔ یہ لو یہ رقم رکھ لو اور سنو فوراً اس تک پیغام پہنچا دو" ۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا سا نوٹ نکالا اور بڑے پراسرار سے انداز میں چاگو کی مٹھی میں ڈال کر مٹھی بند کر دی۔

"مم۔۔۔مم۔۔۔مگر....." ۔۔۔ چاگو نے بوکھلاتے ہوئے

انداز میں کہا۔

"پلیز چاگو۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کسی بھی لمحے اصل کرنل ونیٹڈن کی طرف سے اطلاع آسکتی ہے۔ مجھے صرف پیغام دینا ہے اور بس۔ پھر میں ان سب کو یہاں سے لے کر نکل جاؤں گا۔ دیکھو انکار مت کرو" ۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"مگر میں تو ان تک نہیں جا سکتا۔ سونو نے سختی سے منع کر دیا ہے۔ میں تو صرف کورو کو پیغام دے سکتا ہوں" ۔۔۔ چاگو نے کہا۔

"ارے نہیں۔ پیغام عمران تک پہنچانا ہے۔ ہر صورت میں۔ بس تم کسی نہ کسی طرح ان تک پہنچ جاؤ۔ پلیز" ۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے کہا۔

"مگر جناب وہ بڑے تہہ خانے میں ہیں۔ میں وہاں نہیں جا سکتا۔ ورنہ سونو کے آدمی مجھے ہلاک کر دیں گے۔ وہ ان معاملات میں بے حد سخت ہے" ۔۔۔ چاگو نے کہا۔

"اوہ۔ کوئی ترکیب نکالو۔ آخر بڑا تہہ خانہ مکان کے اندر ہی ہوگا" کرنل ونیٹڈن نے کہا۔

"ہاں ہے تو مکان کے اندر۔ لیکن" ۔۔۔ چاگو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ صرف ہمت کی ضرورت ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ تم پہ ذرا برابر بھی آنچ نہ آئے گی۔ مجھے بتاؤ کہاں ہے تہہ خانہ میں تمہیں ترکیب بتا دیتا ہوں" ۔۔۔ کرنل ونیٹڈن نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"جج۔۔۔جج۔۔۔جی۔ بیرونی دروازے کی بڑی راہداری کے

Admin @ www.hibuddiez.com

اختتام پر جو کمرہ ہے۔ اس کے فرش سے سیڑھیاں نیچے تہہ خانے میں جاتی ہیں۔ اور راہداری میں سونو کے خاص آدمی ہر وقت موجود رہتے ہیں وہ مجھے ادھر جانے ہی نہ دیں گے"۔۔۔ جاگو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ اچھا تو اس کو رو تک پہنچا دو پیغام اور اسے کہہ دو کہ وہ عمران تک اسے پہنچا دے"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ کیا پیغام ہے"۔۔۔ جاگو نے بھی اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسے صرف اتنا پیغام دے دو کہ یقینی موت اس کا مقدر بن چکی ہے"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے یک لخت کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

"جج۔۔۔ جج۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ جاگو نے انتہائی حیران ہوتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا کرسی سمیت دوسری طرف جا گرا۔ کرنل ونیٹن کا زوردار تھپڑ اس کے جبڑے پر پڑا تھا۔ اس کی مٹھی میں موجود نوٹ ایک طرف جا گرا تھا جسے کرنل ونیٹن نے اٹھا لیا۔

"میجر نوشن۔ اندر آ جاؤ"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور میجر نوشن تیزی سے اندر آ گیا۔ جاگو اس وقت فرش سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"جو کام تم اس سونو پر تشدد کے باوجود نہیں کر سکے وہ میں نے کر لیا ہے۔ اسے گولی مار دو۔ اور میرے ساتھ آؤ"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے تیز لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

اسی لمحے اندر سے گولی چلنے اور جاگو کی دردناک چیخ سنائی دی۔ لیکن کرنل ونیٹن نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور باہر موجود کرنل ڈوجان اور ثریسیا نے سوالیہ نظروں سے کرنل ونیٹن کی طرف دیکھا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ وہ لوگ کہاں موجود ہیں۔ اب صرف ان کو بل میں سے نکالنا ہے"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی۔ اتنی جلدی۔۔۔ کیا اس بوڑھے نے بتایا ہے"۔ کرنل ڈوجان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل ونیٹن نے سر ہلا دیا۔ میجر نوشن بھی ان کے پیچھے باہر کھلے احاطے میں آ گیا۔

"میجر نوشن سونو کے مکان میں کتنے آدمی موجود ہیں"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے پوچھا۔

"سر۔ تقریباً دس آدمی ہیں۔ عورت کوئی نہیں صرف مرد ہیں" میجر نوشن نے جواب دیا۔

"سنو وہ لوگ اس مکان کے تہہ خانے میں چھپے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم اس وقت تک انہیں کسی تبدیلی کا علم نہیں ہونے دینا جب تک ہم ان کے سروں پر نہ پہنچ جائیں۔ کیونکہ اگر انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا تو وہ اپنی چالوں پر کھیل جائیں گے اور جس طرح

Admin @ www.hibuddiez.com

انہوں نے چیکنگ پوسٹ کو تباہ کر دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پاس بم بھی ہیں۔ اور دوسرا جدید اسلحہ بھی۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ انتہائی خاموشی سے مکان کا مکمل طور پر محاصرہ کر لو۔ اور اندر موجود سب آدمیوں کو بلا کر گرفتار کر لو۔ اور سنو۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا کوئی بمب یا کیپسول ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں وہیں تہہ خانے میں ہی بے ہوش کر دیا جائے" کرنل ونیٹن نے کہا۔

"یس سر۔ سب کچھ موجود ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھے بتائیں کون سے تہہ خانے میں ہیں۔ انہیں بے ہوش کر کے آپ کو اطلاع کر دیتا ہوں۔ میں اور میرے آدمی ایسی کارروائیوں میں ماہر ہیں" میجر نوشن نے جواب دیا۔

کرنل ونیٹن چند لمحے خاموشی سے کچھ سوچتا رہا۔ اور پھر اس نے اس انداز میں کندھے جھٹکے جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے چاگو سے ملنے والی تہہ خانے کی تمام تفصیل میجر نوشن کو بتا دی۔

"اوہ۔ ویری گڈ ــــ اب آپ فکر نہ کریں۔ اب میں سب ٹھیک کر لوں گا" ــــ میجر نوشن نے جوشیلے انداز میں کہا اور تیزی سے احاطے کے بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے اتنی جلدی کیسے معلوم کر لیا۔ حیرت ہے" ــــ اس بار ٹریسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دراصل یہ مخصوص ٹریننگ کی بات ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر مسئلہ تشدد سے ہی حل ہو۔ سونو کا جسم اور اس کے جبڑے کی ساخت بتا رہی ہے کہ وہ ایسا آدمی ہے جو مر تو سکتا ہے لیکن اپنی مرضی کے بغیر کچھ بتا نہیں سکتا۔ اس لئے اس پر تشدد سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کوئی فائدہ نہ دے سکتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ سونو نے ہی انہیں چھپایا ہو گا۔ اور زیادہ خیال یہی تھا کہ یہ لوگ کہیں تہہ خانے میں چھپے ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ میں نے اس چاگو کو بلایا۔ یہ عام اور سادہ سے ذہن کا آدمی تھا۔ میں نے اسے بڑی اداکاری کرتے ہوئے بتایا کہ میں دراصل انہی لوگوں کا ساتھی ہوں اور کرنل ونیٹن کے میک اپ میں ہوں۔ بس میری اداکاری سے وہ چکر کھا گیا اور اس نے خود بخود ساری تفصیل بتا دی" ــــ کرنل ونیٹن نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کمال ہے۔ اس قدر سادہ ترکیب۔ واقعی آپ کمال درجہ کے ذہین ہیں۔ جنرل بارٹر نے ایسے ہی آپ کو ریڈ اتھارٹی نہیں دے دی" ــــ کرنل ڈوجان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اور کرنل ونیٹن مسکرا دیا۔

"اب آپ انہیں گرفتار کر کے لے جائیں گے" ــــ ٹریسیا نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اب تو بس ان کے جسموں میں سوراخ کرنے ہیں۔ اب میں انہیں ذرا برابر بھی کوئی موقع نہ دوں گا" ــــ کرنل ونیٹن نے جواب دیا۔ اور پھر وہ اسی طرح وہاں بیٹھے اور باتیں کرتے رہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"بڑی دیر ہو گئی ہے میجر نوشن واپس نہیں آیا" ــــ اچانک کرنل دنیٹن نے کلائی کی گھڑی پر نظریں ڈالتے ہوئے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ گھنٹہ تو ہو گیا ہو گا۔ اب تک تو اُسے آجانا چاہیئے" کرنل ڈوجان نے کہا۔

"وہ آگیا ہے" ــــ اُسی لمحے ٹریسیا نے کہا اور کرنل ڈوجان اور کرنل دنیٹن تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔ میجر نوشن تقریباً دوڑتا ہوا آرہا تھا۔ اس کا چہرہ فرطِ مسرت سے پھٹا پڑ رہا تھا۔

"وکٹری سر وکٹری۔ وہ بے ہوش پڑے ہیں۔ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ واقعی سر ان کے پاس خاصا خوفناک اسلحہ تھا سر" ــــ میجر نوشن نے قریب آکر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واقعی۔ ویری گڈ۔ آؤ اب ان کے جسموں میں گولیاں اتار دیں۔ اس سونو کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال کر اسے بھی ساتھ لے چلو۔ تاکہ اسے بھی دشمنوں کو پناہ دینے کی عبرت ناک سزا دی جا سکے" کرنل دنیٹن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد یہ قافلہ سونو کے مکان میں داخل ہو گیا۔ وہاں مسلح فوجی جگہ جگہ موجود تھے۔ سونو بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس کے ہاتھ عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی ڈال دی گئی تھی۔ میجر نوشن آگے آگے چل رہا تھا۔ اس طرح جیسے کوئی عظیم فاتح اپنی

نئی فتح کی ہوئی مملکت میں داخل ہو رہا ہو۔ طویل راہداری کے اختتام پر وہ ایک کمرے میں پہنچے۔ جس کے فرش کا ایک حصہ ہٹا ہوا تھا اور سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئے۔ یہاں ایک بڑا ہال کمرہ نما تہہ خانہ تھا اور واقعی وہاں دو دیو قامت ایکریمین حبشی دو پاکیشیائی اور ایک مقامی سیاہ فام فرش پر الٹے سیدھے لیٹے ہوئے تھے وہ سب کے سب بے ہوش تھے۔

"ہا ــ ہا ــ ہا ــ دیکھا آخر کار فتح نے کرنل دنیٹن کے قدم چوم لئے۔ ہا ــ ہا ــ ہا" ــــ کرنل دنیٹن نے اندر داخل ہوتے ہی زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سونو کی طرف مڑ گیا۔

"دیکھو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کی موجودگی کا تم انکار کر رہے تھے۔ اب بتاؤ" ــــ کرنل دنیٹن نے سونو سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس کا تاریک چہرہ مزید تاریک پڑ گیا تھا۔

"م ــ م ــ مجھے نہیں معلوم یہ یہاں کیسے پہنچ گئے۔ میں تو فیکٹری سے آکر احاطے میں ہی رک گیا تھا۔ یہ ضرور میرے کسی آدمی کی شرارت ہو گی" ــــ سونو نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"تم اور تمہارے سارے آدمیوں کو موت کا ذائقہ چکھنا ہو گا سونو میں نے کبھی دشمن کو معاف نہیں کیا۔ سمجھے۔ لیکن پہلے تمہارے یہ مہمان مریں گے اور اس کے بعد تم" ــــ کرنل دنیٹن نے درشت لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ میجر نوشن کی طرف مڑ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"مشین گن مجھے دو۔ تاکہ میں اپنے ہاتھوں سے انہیں موت کے گھاٹ اتار دوں" ـــــ کرنل ڈنیٹن نے تیز لہجے میں کہا۔ تو میجر نوشن نے اپنے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر کرنل ڈنیٹن کو پکڑا دی۔

"کیا آپ انہیں اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں مار ڈالیں گے" ـــــ یک لخت ثریا بول پڑی۔

"ہاں۔ یہ بے حد خطرناک لوگ ہیں۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا" ـــــ کرنل ڈنیٹن نے مشین گن کو کاندھے سے لگاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"مگر سر۔ کیا واقعی یہ وہی لوگ ہیں" ـــــ ثریا نے کہا۔ تو کرنل ڈنیٹن بری طرح اچھل پڑا۔ مشین گن اس نے کاندھے سے ہٹا لی تھی۔

"کیا ـــ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو" ـــــ کرنل ڈنیٹن نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر۔ میں تو اس لئے کہہ رہی ہوں کہ آپ کے قول کے مطابق یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اور میک اپ میں بھی ماہر ہیں۔ ہوسکتا ہے یہ وہ لوگ نہ ہوں بلکہ ان کے میک اپ میں دوسرے ہوں۔ اور ہمیں الجھانے اور مطمئن کرنے کی غرض سے یہ سارا کھیل کھیلا گیا ہو۔ بس میرے ذہن میں یہ خیال آیا ہے۔ آگے آپ جس طرح مناسب سمجھیں کریں" ـــــ ثریا نے قدرے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔ وہ شاید کرنل ڈنیٹن

کے انتہائی درشت لہجے سے خوفزدہ ہوگئی تھی۔

"ہونہہ۔ تمہاری بات درست بھی ہوسکتی ہے۔ یہ لوگ واقعی اس طرح کی شاطرانہ چال بھی چل سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میجر نوشن ان کو اکٹھا کر کے کرسیوں پہ ڈالو۔ اور مضبوط رسیوں سے باندھ دو۔ تاکہ یہ حرکت بھی نہ کرسکیں۔ اور پھر ان دونوں ایشیائیوں کو ہوش میں لے آؤ۔ مرنا تو بہرحال انہوں نے ہے۔ پہلے تسلی تو کرلیں" ـــــ کرنل ڈنیٹن نے میجر نوشن سے کہا اور میجر نوشن نے اپنے فوجیوں کو ہدایات دینی شروع کردیں۔

ختم شد

عمران سیریز
ڈوگو فائٹرز
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز
ڈوگو فائٹرز
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز Admin @ www.hibuddiez.com

ڈوگو فائٹرز

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

Admin @ www.hibuddiez.com

لفظوں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سارے ارکان صرف عمران کے سہارے ہی چل رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خود بھی صلاحیتوں کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں ہیں۔

فیصل عزیز صاحب۔ ناولوں کی پسندیدگی کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ جہاں تک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے ارکان کی کارکردگی کے درمیان فرق کا تعلق ہے تو یہ ذہانت کے استعمال میں فرق کی وجہ سے ہے۔ ذہانت اور صلاحیت تو اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو ودیعت کی ہوتی ہے۔ لیکن ان کا صحیح اور بروقت استعمال جان توڑ محنت اور آگے بڑھنے کا جذبہ یہ انسان کی اپنی کوشش پر منحصر ہوتا ہے۔ اور یہیں سے فرق پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ آپ عمران کی تیز کارکردگی جان توڑ محنت۔ جذبے اور حوصلے کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح اور کس انداز میں کام کرتا ہے۔ یہی کوشش اُسے باقی ممبروں سے آگے رکھتی ہے۔

اب اجازت دیجئے!

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ہیلی کاپٹر تیزی سے اڑتا ہوا موسیا چھاؤنی کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ جس کے درمیان بڑا جنگی ایئر پورٹ تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیلی کاپٹر۔ رک جاؤ۔ آگے مت آؤ۔ پہلے اپنی شناخت کراؤ اوور"۔۔۔۔ اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور صفدر جو اب پائلٹ سیٹ پر بیٹھا تھا نے ہیلی کاپٹر کی رفتار کم کر کے اُسے ایک جگہ معلق کر لیا۔

"یس چاکشی اٹنڈنگ یو۔ سنو۔ میرا نام چاکشی ہے۔ میرے ساتھی کا نام مائیکل ہے۔ اور تیسری عورت ہے۔ اس کا نام مارگریٹ ہے۔ ہم بے گروپ کے چیف جیسورا کے خاص آدمی ہیں۔ مس مارگریٹ کو کمانڈر لارل کے پاس چھوڑنے آ رہے ہیں ہمیں چیف جیسورا نے ایک خاص پیغام دے کر بھیجا ہے اوور"۔۔۔۔

"تمہارا تعلق کس دنگ سے ہے اوور"۔۔۔۔ ایک لمحے بعد

Admin @ www.hibuddiez.com

وہی آواز سنائی دی۔

"ونگ کھری --- میں ونگ کھری کا چیف ہوں۔ اور مائیکل میرا نائب ہے اوور" --- صفدر نے اُسی لہجے میں جواب دیا۔

"ویٹ کرو۔ اگر بغیر اجازت آگے آئے تو ہٹ کر دیئے جاؤ گے اوور" --- دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد دوبارہ کال آئی۔

"ہیلو ہیلو --- مسٹر چاکشی اوور" --- بولنے والے کا لہجہ اس بار نرم تھا۔

"یس --- چاکشی آن دی لائن اوور" --- صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم نے چیک کر لیا ہے۔ ونگ کھری کی فہرست میں تمہارا اور مائیکل کا نام موجود ہے۔ ٹھیک ہے آگے بڑھ آؤ۔ میں تمہیں گائیڈ کرتا جاؤں گا اوور" --- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو اوور" --- صفدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک وسیع و عریض چھاؤنی کی حدود میں داخل ہو گئے۔ اور پھر اس آدمی کی رہنمائی میں چند لمحوں بعد ہی وہ وسیع و عریض ایئرپورٹ کے شمالی حصے میں اتر گئے۔ پھر وہ جیسے ہی ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے انہیں ایک فوجی جیپ میں

اور جیپ تیزی سے جنوب کی طرف دوڑنے لگی۔ ان کے پیچھے مسلح فوجیوں سے بھری ہوئیں دو جیپیں بھی آ رہی تھیں۔ اور پھر یہ جیپیں ایک برآمدے کے سامنے جا کر رک گئیں۔ اُسی لمحے برآمدے میں سے ایک فوجی باہر آگیا۔ اس کے کاندھے پر میجر کے سٹار موجود تھے۔

"میرا نام میجر ٹونی ہے۔ آئیے میں آپ کو سیکنڈ کمانڈر کے پاس لے چلوں۔ وہ آپ کے منتظر ہیں" --- آنے والے سفید فام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ صفدر اور تنویر نے سر ہلا دیئے۔ میجر ٹونی تیز نظروں سے جولیا کو دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ اس سے مخاطب نہ ہوا تھا۔

"ہم نے تو کمانڈر لارل سے ملنا ہے" --- صفدر نے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر لارل راؤنڈ پر گئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی آجائیں گے" میجر ٹونی نے جواب دیا۔ اور پھر وہ ایک راہداری سے گزار کر انہیں ایک دفتر نما کمرے میں لے آیا۔ جس میں ایک ادھیڑ عمر سفید فام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"ہیلو --- میرا نام کرنل موگاسے ہے۔ میں یہاں سیکنڈ کمانڈر ہوں" --- اس ادھیڑ عمر نے اٹھ کر باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے اپنا، تنویر اور جولیا کا اس سے تعارف کرایا۔ کرنل موگاسے نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"میجر ٹونی ـــــ معزز مہمانوں کو مشروب پیش کرو۔ جناب جیسورا کے متعلق تو ہمیں حکم ہے کہ ان کی عزت جنرل بارٹر کی طرح کی جائے۔ اور یہ بہرحال ان کے ساتھی ہیں" ـــــ کرنل موگا سے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور میجر ٹونی سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"اس عزت افزائی کا شکریہ کرنل" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب جیسورا نے مس مارگریٹ کو یہاں کس مقصد کے لئے بھیجا ہے۔ ان کا مکمل تعارف آپ نے نہیں کرایا" ـــــ کرنل موگا سے نے جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بات صرف کمانڈر سے کی جا سکتی ہے۔ وہ چاہیں تو آپ کو بتا دیں۔ ہمیں بہرحال منع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے معذرت خواہ ہوں" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کمانڈر تو جوہنبرگ گئے ہوئے ہیں۔ وہ تو ایک دو روز بعد آئیں گے۔ اس وقت تک آپ کو انتظار کرنا ہو گا۔ میں آپ کی رہائش کا بندوبست کرا دیتا ہوں" ـــــ کرنل موگا سے نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ایک فوجی سپاہی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی۔ جس میں مشروبات کے گلاس تھے۔ اس فوجی نے ٹرے ادب سے ایک ایک گلاس سب کے ہاتھ میں دے دیا۔

مشروب سے فارغ ہونے کے بعد کرنل موگا سے انہیں اپنے ساتھ جیپ میں بٹھا کر چھاؤنی کے رہائشی حصے کی طرف لے آیا۔ یہاں ایک شاندار گیسٹ ہاؤس تھا۔

"یہ ہمارا وی۔ آئی۔ پی گیسٹ ہاؤس ہے۔ یہاں آپ کو کسی بات کی تنگی نہ ہو گی۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ آپ جب تک کمانڈر لارل سے نہ مل لیں گیسٹ ہاؤس سے باہر چھاؤنی میں گھوم نہیں سکتے۔ یہ یہاں کا قانون ہے" ـــــ کرنل موگا سے نے کہا

"ٹھیک ہے۔ ہم سمجھتے ہیں" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور پھر کرنل موگا سے انہیں گیسٹ ہاؤس کے کامن روم میں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ کرنل موگا سے کے باہر جاتے ہی صفدر نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے ان کا راز کھل جائے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ گیسٹ ہاؤس میں سیکورٹی کے تحت کوئی ایسا آلہ نصب ہو۔

"مس مارگریٹ ـــــ آپ اگر چاہیں تو دوسرے کمرے میں آرام کر سکتی ہیں۔ میں اور مائیکل تو ابھی بیٹھ کر گپ شپ کریں گے" ـــــ صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ میں آرام کرنے کی کوئی خاص ضرورت محسوس نہیں کر رہی۔ کمانڈر لارل اگر مل جاتے تو زیادہ اچھا تھا" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی۔ ساتھ والی میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور صفدر نے چونک کر پہلے فون کو دیکھا پھر رسیور اٹھا لیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس ـــ چاکشی بول رہا ہوں" ـــ صفدر نے کہا۔

"مسٹر چاکشی ـــ کمانڈر لارل کی طرف سے ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ فوری طور پر واپس آرہے ہیں۔ وہ اب ایک گھنٹے بعد یہاں پہنچ جائیں گے" ـــ دوسری طرف سے کرنل موگا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ویری گڈ ـــ یہ تو آپ نے اچھی خبر سنائی ہے۔ تھینک یو۔ جیسے ہی وہ آئیں انہیں ہمارے متعلق اطلاع دے دیں۔ تاکہ فوری طور پر ملاقات ہو سکے" ـــ صفدر نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل اطلاع ہو جائے گی۔ آپ بے فکر رہیں گڈ بائی" ـــ دوسری طرف سے کرنل موگا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ تو اچھا ہوا کہ کمانڈر لارل سے جلد ملاقات ہو رہی ہے" صفدر نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے میز پر رکھا ہوا پیڈ اٹھایا اور پھر اس کے ساتھ منسلک بال پوائنٹ سے اس نے پیڈ پر لکھنا شروع کر دیا۔ تنویر اور جولیا بھی پیڈ پر جھک گئے۔

"ہم نے کمانڈر لارل کو فوری طور پر بے بس کر کے یرغمال بنا لینا ہے۔ اور پھر اس سے ڈوگو فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر کے یہاں سے نکل جانا ہے۔ اس لئے آپ دونوں مکمل طور پر محتاط اور ہوشیار رہیں۔ کیونکہ ہمارے مشن کا یہ حصہ سب سے خطرناک ہو گا" ـــ صفدر نے یہ الفاظ لکھے تو تنویر اور جولیا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ صفدر نے پیڈ کا ورق پھاڑا اور پھر اسے اچھی طرح پھاڑ کر اس نے ایک طرف موجود ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔

"میرا خیال ہے مائیکل۔ کمانڈر کے آنے تک ہم آرام کر لیں کیونکہ پھر ہم نے فوری طور پر واپس بھی جانا ہے" ـــ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــ تنویر نے جواب دیا۔

"میں بھی یہیں صوفے پر لیٹ جاتی ہوں۔ تاکہ کمانڈر سے فوری طور پر ملاقات ہو سکے" ـــ جولیا نے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی مس مارگریٹ" ـــ صفدر نے جواب دیا۔ اور اس کے بعد وہ تینوں ہی کامن روم کے صوفوں پر نیم دراز سے ہو گئے۔

ابھی انہیں لیٹے ہوئے چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ باہر سے فوجی بوٹوں کی آوازیں سنائی دیں جو گیسٹ روم کے اس کامن روم کی طرف آتی سنائی دے رہی تھیں۔ وہ تینوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد کرنل موگا سے میجر ٹونی اور ان کے پیچھے چار مسلح فوجی اندر داخل ہوئے۔

"اوہ۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا۔ کمانڈر لارل سے ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی ہے۔ میں نے انہیں آپ کی آمد کے بارے میں اطلاع دی تو انہوں نے کہا ہے کہ وہ آپ سے فوری طور پر

ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ گیسٹ روم کی بجائے ان کے دفتر میں آ جائیں۔ تاکہ ملاقات میں دیر نہ ہو سکے۔ اس لئے میں آپ کو لینے آیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ آپ انتہائی معزز مہمان ہیں۔ اس لئے آپ کے ادب و احترام میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دی جائے۔ آیئے تشریف لائیے" کرنل موگاسے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا بھی اور کمانڈر لارل کا بھی بے حد شکریہ۔ آیئے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اٹھ کر کرنل موگاسے کے ساتھ چلتے ہوئے گیسٹ روم سے باہر آ گئے۔ یہاں دو ملٹری جیپیں موجود تھیں۔ ایک جیپ میں وہ کرنل موگاسے کے ساتھ بیٹھ گئے۔ جب کہ دوسری جیپ میں میجر ٹونی اور دوسرے فوجی سوار ہو گئے۔ اور جیپیں تیزی سے جنوب کی سمت بنی ہوئی ایک عمارت کی طرف بڑھ گئیں۔ اس عمارت کے اوپر ساؤتھ افریقہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اور باہر برآمدے میں چاق و چوبند مسلح فوجیوں کی قطاریں موجود تھیں۔

"یہ کمانڈر لارل کا آفس ہے"۔۔۔ کرنل موگاسے نے عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے سر ہلا دیا۔ جیپیں عمارت کے برآمدے کے سامنے جا کر رک گئیں تو وہاں موجود فوجیوں نے اٹن شن ہو کر باقاعدہ انہیں سیلوٹ کیا کرنل موگاسے اور میجر ٹونی سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے برآمدے کے درمیان ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں آ گئے۔ جس کے دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ یہاں صوفے اور ان کے درمیان میزیں موجود تھیں۔ ایک طرف دروازہ تھا۔ جس پر کمانڈر لارل کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

"یہاں تشریف رکھیں۔ ابھی کمانڈر لارل پہنچنے والے ہیں ہم انہیں لے کر آ رہے ہیں۔ آپ کے لئے مشروبات بھیجے جائیں" کرنل موگاسے نے انتہائی اخلاق بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔۔۔ تھینک یو"۔۔۔ صفدر نے کہا اور صوفے پر بیٹھنے کے لئے آگے بڑھ گیا۔ کرنل موگاسے اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا اور جاتے ہوئے اس نے بیرونی دروازہ بھی بند کر دیا۔

"بڑے ٹھاٹ ہیں کمانڈر کے"۔۔۔ تنویر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں پڑی ہوئی تھیں۔ جیسے وہ ذہنی طور پر کوئی خاص الجھن محسوس کر رہا ہو۔ اس کی اس کیفیت کو جولیا اور تنویر دونوں نے محسوس کر لیا۔

"کیا بات ہے مسٹر چاکشی۔ آپ کچھ الجھے ہوئے سے محسوس ہو رہے ہیں"۔۔۔ جولیا سے نہ رہا گیا تو اس نے پوچھ لیا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ کمانڈر لارل کا یہ حکم کچھ عجیب سا ہے۔ وہ ہم سے گیسٹ ہاؤس میں آ کر بھی مل سکتے تھے"۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہاں۔ تمہاری با...... " ___ جولیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ لفظ بات پورا ادا نہ کر سکی اور "با" کہتے ہوئے جیسے ہی اس کا منہ کھلا وہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اسی لمحے صفدر اور تنویر نے بھی محسوس کیا کہ ان کے جسم بھی حرکت کرنے سے معذور ہو چکے ہیں۔ صرف ان کی آنکھیں حرکت کر سکتی تھیں جن میں شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

اسی لمحے بند دروازہ کھلا اور کرنل موگا سے دوبارہ اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہی میجر ٹونی اور اس کے پیچھے چار مسلح فوجی تھے۔ میجر ٹونی کے ہاتھ میں ایک باکس تھا۔ جیسے میڈیکل باکس ہو۔

"میجر۔ ان کی گردنوں میں انٹی انجکشن لگا دو تاکہ گردن سے اوپر کا حصہ حرکت کر سکے" ___ کرنل موگا سے نے تیز لہجے میں میجر ٹونی سے کہا۔ اور میجر ٹونی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے بیگ ان کے صوفے کے ساتھ زمین پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے ایک لمبی سی سرنج نکالی جس کے اوپر لگی ہوئی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ سرنج میں زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ میجر ٹونی نے سوئی کے اوپر لگی ہوئی کیپ ہٹائی۔ اور پھر اس نے سب سے پہلے صفدر کی گردن کی سائیڈ پر سوئی اندر ڈالی۔ صفدر کو چبھن تک محسوس نہ ہوئی۔ تھوڑا سا محلول اس نے صفدر کی گردن میں انجکٹ کرنے کے بعد۔ اس طرح تھوڑا تھوڑا محلول تنویر اور جولیا کی گردنوں میں بھی انجکٹ کر دیا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے کیپ دوبارہ سوئی پر لگائی۔ اور سرنج کو بیگ میں رکھ کر اس نے بیگ بند کر دیا۔

اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور دو فوجی ٹرالی پر رکھی ہوئی ایک بڑی سی مشین کو دھکیلتے ہوئے اندر لے آئے۔ مشین کے ساتھ ایک شفاف شیشے کا بنا ہوا کنٹوپ منسلک تھا۔ صفدر کی آنکھیں چونکہ حرکت کر سکتی تھیں اس لئے وہ اس مشین کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ جدید ترین میک اپ واشر ہے چنانچہ وہی ہوا۔ فوجیوں نے مشین کو صوفے کے قریب روک کر کنٹوپ کو صفدر کے سر اور چہرے پر چڑھا کر مشین آن کر دی۔ صفدر نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ کنٹوپ میں نیلے رنگ کا دھواں سا بھر گیا تھا۔ لیکن صفدر کو کچھ بھی محسوس نہ ہو رہا تھا۔ سوائے سوچنے اور دیکھنے کے۔ اس کے باقی تمام حواس منجمد ہو چکے تھے۔ چند لمحوں بعد کنٹوپ ہٹا لیا گیا۔ اور صفدر نے آنکھیں کھول دیں۔

"ہوں ___ تو یہ ہے تمہاری اصل شکل۔ پاکیشیائی ایجنٹ" کرنل موگا سے نے غراتے ہوئے کہا۔ لیکن صفدر ظاہر ہے بول نہ سکتا تھا۔ اس لئے کوئی جواب نہ دے سکا۔ تنویر کا میک اپ بھی واشر کر دیا گیا۔ اور تنویر بھی اصل شکل میں آ گیا۔ جب کہ جولیا تو ویسے ہی اصل شکل میں تھی۔ اس لئے اس کا وہی چہرہ قائم رہا۔ مشین واپس لے جائی گئی۔ کرنل موگا سے اب اپنی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔ وہ شاید اس انجکشن کی کارکردگی نمودار ہونے

Admin @ www.hibuddiez.com

کا وقت دیکھ رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد جولیا کا کھلا ہوا منہ یک لخت بند ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر اور تنویر دونوں کے سر حرکت کرنے لگے۔ اب انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گردن سے نیچے ان کے جسم پتھر کے بنے ہوئے ہوں۔

"گڈ —— اب تم بتاؤ گے پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ کہ تمہارا یہاں چھاؤنی میں آنے کا اصل مقصد کیا تھا"۔ —— کرنل موگاسے نے صفدر اور تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے کہ ہم کمانڈر لارل سے ملنے آئے ہیں۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہم سیکرٹ ایجنٹ وغیرہ نہیں ہیں بلکہ جے گروپ کے آدمی ہیں"۔ —— صفدر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جے گروپ میں کوئی پاکیشیائی نہیں ہے۔ اور سنو۔ شاید تم یہ سمجھ رہے ہو کہ مجھے تم پر شک گزرا ہے اس لئے میں نے از خود یہ حرکت کی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم لوگوں نے واقعی انتہائی حیرت انگیز میک اپ کئے ہوئے تھے کہ مجھے تمہارے اتنے قریب رہنے کے باوجود تم پر ذرا بھی شک نہ پڑ سکا تھا لیکن تمہاری بدقسمتی کہ تم جیسوبا کا مخصوص ہیلی کاپٹر لے کر یہاں چھاؤنی میں آ گئے۔ حالانکہ انگولا کے جنگلوں میں تم جے گروپ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر کے اسی ہیلی کاپٹر پر نکلے تھے۔ اور پھر جیسوبا۔ کرنل جوہم اور نائب ایرک اور چار دیگر فوجی جن کے چہرے مسخ کر دیئے گئے تھے کی لاشیں دوسری طرف سرحد کے

کافی اندر مل گئی تھیں۔ حالانکہ جیسوبا۔ کرنل جوہم اور ایرک تینوں تمہارے ساتھ ہی اسی ہیلی کاپٹر میں ہیڈ کوارٹر سے باہر آئے تھے۔ ہیڈ کوارٹر میں کچھ لوگ مرنے سے بچ گئے —— اور صرف زخمی ہوئے تھے۔ انہوں نے پوری رپورٹ دی۔ جے گروپ کے دوسرے دنگوں نے جیسوبا۔ کرنل جوہم اور ایرک کی لاشیں ڈھونڈھ نکالیں۔ اس طرح ساری صورت حال سامنے آ گئی۔ اس کی رپورٹ جنرل بارٹر کو دی گئی۔ جنرل بارٹر کے پاس اس وقت کمانڈر لارل بھی موجود تھے۔ چنانچہ کمانڈر لارل کو بھی یہ ساری رپورٹ مل گئی۔ پھر تم نے چونکہ کرنل جوہم کو ہلاک کر دیا تھا۔ جو یہاں بمبیا کا انتظامی انچارج تھا۔ اس لئے جنرل بارٹر نے کرنل جوہم کا چارج بھی کمانڈر لارل کو دے دیا۔ اور کمانڈر لارل تمہیں اور ہیلی کاپٹر کو تلاش کرنے کی غرض سے فوری طور پر واپس آ رہے ہیں۔ لیکن جب میں نے ٹرانسمیٹر پر انہیں تمہاری آمد کے متعلق بتایا تو وہ بڑی طرح چونک پڑے۔ اور انہوں نے ساری تفصیل مجھے بتا کر حکم دیا کہ میں تمہیں بے حس کر کے تمہارے میک اپ صاف کر دوں تاکہ جب کمانڈر لارل پہنچیں تو تم بے بس ہو چکے ہو۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ تم انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ اس لئے تمہیں کسی طرح بھی شک نہیں پڑنا چاہئے۔ اس لئے میں تمہیں بہانہ کر کے یہاں لے آیا کیونکہ یہاں چھت پر ایسا انتظام موجود ہے جس سے بے حس کر دینے والی ریز نکلتی ہیں پھر تم پر یہ ریز ڈالی گئیں۔ اور تم بے حس ہو گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

میں نے سوچا کہ شاید کمانڈر تم سے بات چیت کرنا چاہیں اس
لئے میں نے گردن سے اوپر کا حصہ درست کرا دیا" ۔۔۔۔ کرنل
موگاسے نے پوری تفصیل سے سارے حالات بتاتے ہوئے
کہا ۔ اور صفدر نے ایک طویل سانس لیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ
راکشس کی حماقت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے اگر وہ جیسورا
کرنل جوہم اور مایرک کی لاشوں کے چہرے بھی مسخ کر دیتا تو پھر
انہیں اتنی جلدی شک نہ پڑتا ۔ بہرحال اب تو جو ہونا تھا ہو گیا ۔
اُسے بھی اس وقت یہ خیال نہ آیا تھا کہ وہ ان کی لاشیں بگاڑ
دیتا ۔

" اوکے کرنل موگاسے ۔ اب تو واقعی ہم بے بس ہو گئے
ہیں اور اب ہماری موت تو بہرحال یقینی ہو چکی ہے ۔ لیکن تم نے
مس مارگریٹ کو کیوں بے بس کر رکھا ہے ۔ یہ تو واقعی جیسورا
کی ساتھی ہیں" ۔۔۔۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔ اور
کرنل موگاسے اس طرح ہنس پڑا جیسے کسی بچے کی مضحکہ خیز بات
پر بڑے ہنستے ہیں ۔

" یہ مارگریٹ نہیں مس جولیا نافٹر واٹر ہیں ۔ تمہاری ساتھی ۔
میں نے بتایا تو ہے ۔ جنرل بارٹر کو تمہاری مکمل رپورٹ مل چکی ہے"
کرنل موگاسے نے ہنستے ہوئے کہا ۔ اور صفدر کے ہونٹ
بھنچ گئے ۔

" کیا کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی ہے کہ تم ہماری بات جنرل
بارٹر سے کرا دو ۔ چاہے ٹرانسمیٹر پر ہی یہ بات کیوں نہ ہو" ۔۔۔۔

صفدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

" سوری ۔۔۔۔ یہ سب کچھ تم کمانڈر لارل سے کہنا ۔ چلو میجر
کمانڈر پہنچنے والے ہوں گے" ۔۔۔۔ کرنل موگاسے نے درشت
لہجے میں کہا ۔ اور پھر وہ پاس کھڑے میجر ٹونی سے مخاطب ہو گیا ۔

" یہ فوجی تو یہاں رہیں" ۔۔۔۔ میجر ٹونی نے کہا ۔

" ارے نہیں ۔ یہ لوگ مکمل طور پر بے بس ہیں ۔ ویسے بھی اس
کمرے میں عام فوجیوں کی موجودگی کمانڈر برداشت نہ کرے گا تم
جانتے تو ہو اس کی طبیعت" ۔۔۔۔ کرنل موگاسے نے کہا اور تیزی
سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ میجر ٹونی نے بیگ اٹھایا
اور پھر کمرے میں موجود فوجیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے
ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا ۔ فوجیوں کے جانے کے بعد دروازہ
بند کر دیا گیا ۔

" اس بار بُرے پھنسے" ۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا ۔

" ہاں ۔ اور اب ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے ۔ اس کمانڈر
نے فوری طور پر ہمیں گولیوں سے اڑا دینا ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا ۔

" ایک طریقہ ہو سکتا ہے صفدر کہ ہم کمانڈر کو یہ یقین دلا دیں
کہ ہم تو ڈمی ہیں اصل ایجنٹ اور ہیں ۔ اس طرح وہ ہم سے ان
ایجنٹوں کا پتہ پوچھنے کے لئے ظاہر ہے ہم پر تشدد کرے گا اور
تشدد کرنے کے لئے اُسے لازماً ہمارے بندھے جسم کو صحیح کرنا
پڑے گا" ۔۔۔۔ تنویر نے کہا ۔

Admin @ www.hibuddiez.com

میں نے بھی یہی بات سوچی تھی۔ تاکہ میں یہ بات جنرل بارٹو سے کہوں۔ بہرحال اب تو کمانڈر کے آنے پر ہی کوئی صورت نکل سکتی ہے" ۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

ابھی وہ یہ بات کر ہی رہے تھے کہ دروازہ آہستہ سے کھلنے لگا۔ اور وہ سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ کیونکہ دروازہ کھلنے کا انداز بے حد پُراسرار تھا۔ پھر دروازہ کھلا اور ایک فوجی سپاہی نے اندر جھانکا۔ پھر وہ تیزی سے اندر آیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"میرا تعلق پاکو سے ہے" ۔۔۔ اس فوجی نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور دوسرے لمحے صفدر اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسرت کا آبشار سا بہنے لگا کیونکہ اس فوجی کے ہاتھ میں وہی سرنج تھی۔ جس میں سے پہلے میجر ٹونی نے محلول ان کی گردنوں میں انجکٹ کیا تھا۔

"جلدی کرو۔ انجکشن لگا دو" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور فوجی نے جلدی سے سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹائی۔ اور پھر اس نے صفدر کے بازو پر انجکشن لگا دیا۔ اس کے بعد اس طرح اس نے تنویر اور جولیا کے بازو پر انجکشن لگا دیا۔ پھر اس نے سرنج واپس جیب میں ڈال لی۔

"کمانڈر ابھی پہنچنے والا ہے۔ اس لئے سب ایئرپورٹ گئے ہیں۔ میرا نام پاکو ہے۔ میں میک اپ میں ہوں۔ میں نے یہاں کی ہے۔ اوسی کو ختم کر کے اس کا روپ دھارا ہوا ہے۔ اور میڈیکل یونٹ کا چارج میرے پاس ہے۔ میں گزشتہ دو ہفتوں سے یہاں ہوں۔ اور میں نے ٹریس کر لیا ہے کہ ڈگو فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اس چھاؤنی سے شمال مشرق کی طرف سرخ صحرا کے عین درمیان میں ایک زیر زمین اڈے کی صورت میں بنایا گیا ہے۔ میں آج چیف کو اطلاع دینے والا تھا۔ کہ مجھے تمہارے متعلق معلومات حاصل ہو گئیں۔ کیونکہ میجر ٹونی نے مجھ سے ہی یہ انجکشن طلب کیا تھا۔ تم فوری طور پر اس چھاؤنی سے نکلنے کی کرو۔ کیونکہ یہاں تمہارے لئے بے حد خطرہ موجود ہے۔ گڈ بائی" ۔۔۔ پاکو نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"بے حد شکریہ مسٹر پاکو ۔۔۔ تم تو ہمارے لئے فرشتہ رحمت ثابت ہوئے ہو" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن پاکو کوئی جواب دیئے بغیر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اور دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

"جسم ٹھیک ہو جانے کے باوجود ہمیں بظاہر اسی طرح بے حس و حرکت رہنا ہو گا تاکہ ہم انہیں مکمل طور پر ڈاج دے سکیں" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں درست ہو لوں تو اس موگا سے کی گردن تو پہلے توڑ دوں گا۔ اور سنو صفدر۔ اب یہ تمہاری دانش مندی اور ٹھنڈے مزاج والا کام مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے

Admin @ www.hibuddiez.com

اب تم مجھے نہ روکنا۔ میں اس پوری چھاؤنی کو تباہ کر کے ہی یہاں سے نکلوں گا"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا، اور صفدر مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کیفیت اس بے بسی کا فطری ردعمل ہے۔

کافی دیر بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر ایک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی ہاتھ میں بید اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے سر پر آفیسرانہ پی کیپ تھی۔ چہرے پر درشتی جیسے ثبت ہوئی نظر آتی تھی۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جیسے کسی بھوکے چیتے کی آنکھوں میں ہوتی ہے جسے اچانک کوئی مرغوب شکار نظر آ گیا ہو۔ اس کے پیچھے کرنل موگا سے اور میجر ٹونی بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہے تھے۔ لیکن اس بار ان کے ساتھ فوجی سپاہی نہ تھے۔ میجر ٹونی نے اندر داخل ہوتے ہی مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

"ہونہہ۔۔۔۔ تو یہ ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ۔ جنہوں نے جیسورا کا ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے"۔۔۔۔ بید والے نے آگے بڑھ کر صفدر کی گردن میں بید کی نوک کو زور سے گھسیڑتے ہوئے کہا، لیکن صفدر کا بندھا جسم اسی طرح ساکت رہا۔

"تمہارا نام کمانڈر لارل ہے"۔۔۔۔ صفدر نے بڑے مطمئن سے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ میں کمانڈر لارل ہوں۔ تمہاری موت"۔۔۔۔ کمانڈر لارل نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھاتا جولیا کی طرف بڑھ گیا۔

"ہونہہ۔۔۔۔ خاصی خوب صورت اور جوان لڑکی ہے یہ"۔۔۔۔ کمانڈر لارل نے بید کی نوک جولیا کی گردن پر رکھتے ہوئے کہا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ سور کی اولاد۔ اور یہ اپنا بید ہٹا لو۔ ورنہ"۔ یک لخت تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ کمانڈر لارل کی بید کی نوک اب جولیا کی گردن سے نیچے کھسکنے لگ گئی تھی۔

تنویر کا فقرہ سنتے ہی کمانڈر لارل بپھرے ہوئے بھینسے کی طرح مڑا اور دوسرے لمحے شائیں کی آواز سے بید تنویر کے چہرے کی طرف لپکا۔ لیکن پھر کمانڈر لارل کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا کمرے کی عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ تنویر کا کرسی پر موجود جسم بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے نیچے کی طرف کھسکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں اکڑ کر نیزوں کی طرح پوری قوت سے کمانڈر لارل کے پیٹ پر پڑی تھیں۔ اور نتیجہ یہ کہ کمانڈر لارل تو یہ خوفناک ضرب کھا کر کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا جب کہ تنویر ایک دھماکے سے کولہوں کے بل نیچے بچھے ہوئے قالین پر جا گرا۔

اسی لمحے یک لخت صفدر اور جولیا بھی برق رفتاری سے کرسیوں سے اچھل کر کرنل موگا سے اور میجر ٹونی پر جھپٹ پڑے۔

کرنل موگک سے اور میجر ٹونی چونکہ سنبھل ہی نہ سکے تھے اور انہیں کیونکہ خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ بے حس و حرکت جسم اس قدر تیزی سے حرکت میں بھی آ سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں بھی مار کھا گئے۔ دوسرے لمحے ان کے حلق سے زوردار چیخیں نکلیں، اور وہ قالین پر پہلو کے بل گر کر بری طرح پھڑکنے لگے۔ چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ صفدر اور جولیا دونوں نے ان پر ایک ہی داؤ آزمایا تھا۔ گردن توڑنے والا۔ اور ان دونوں کی گردنیں ایک لمحے میں ٹوٹ گئی تھیں۔

ادھر تنویر نے کمانڈر کو اپنے دونوں ہاتھوں پر بلند کیا ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر اس کی طرف بڑھتا تنویر نے پوری قوت سے اُسے گھما کر قالین پر دے مارا۔ کمانڈر کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ پھڑک کر ساکت ہو گیا۔ اس کی پی کیپ اڑ کر ایک طرف جا گری تھی۔ اور اب اس کا انڈے کی طرح شفاف سر صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"حرام زادہ ــــ جولیا کے جسم سے اپنا ناپاک بید لگا رہا تھا" ــــ تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن اسی لمحے صفدر نے اُسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف گھسیٹ لیا۔

"بس رک جاؤ تنویر۔ ورنہ یہ مر جائے گا" ــــ صفدر نے کہا۔ کیونکہ تنویر کے جسم کا جو ایکشن بنا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اچھل کر دونوں پیر نیچے پڑے کمانڈر کے سینے پر مارنا چاہتا ہے۔

"اس نے حرکت ہی ایسی کی ہے ــــ نانسنس۔ بڈھا کھوسٹ" تنویر کی حالت دیکھنے والی تھی۔ اور جولیا کا چہرہ تنویر کی باتیں سن کر کسی انجانی سی مسرت سے جگمگا اٹھا تھا۔ وہ بڑی عجیب سی نظروں سے تنویر کو دیکھ رہی تھی۔

"رک جاؤ تنویر۔ صفدر نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہو گی" ــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے تنویر سے کہا۔ اور تنویر نے بھی دانت نکال لئے۔ جولیا کو مسکراتا دیکھ کر اس کے چہرے سے غصے کے آثار اتنی تیزی سے غائب ہوئے تھے کہ شاید گرگٹ بھی اس قدر تیزی سے اپنا رنگ نہ بدل سکتا ہو گا۔

صفدر نے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے کمانڈر لارل کو اٹھایا اور ایک صوفے پر پھینک دیا۔ پھر وہ تنویر اور جولیا کی طرف متوجہ ہوا۔

"کرنل اور میجر دونوں کی تلاشی لے لو۔ ان کے پاس اسلحہ ہو گا" ــــ صفدر نے کہا۔ اور تنویر اور جولیا دونوں جونک کر قالین پر پڑی ہوئی کرنل موگک اور میجر ٹونی کی لاشوں پر جھک گئے۔

صفدر نے کمانڈر کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ اور پھر کمانڈر نے ایک ہلکی سی چیخ مارتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ لو مشین پسٹل ہیں۔ کرنل کی جیب سے دو نکلے ہیں۔ ایک

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم لے لو" ـــ تنویر نے ایک مشین پسٹل صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے مشین پسٹل ہاتھ میں لے کر اس کی نال کمانڈر کی گردن پر رکھ کر دبا دی۔ چونکہ وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اس لئے وہ مطمئن تھا کہ کوئی مداخلت نہ کرے گا۔

"تت ـ تت ـــ تم کیا چاہتے ہو" ـــ کمانڈر کی حالت اس وقت بھیگے ہوئے چوہے جیسی ہو رہی تھی۔ اس کی وہ ساری کروفر یکسر غائب ہو گئی تھی۔ جو کمرے میں داخل ہوتے وقت نظر آ رہی تھی۔

"سنو کمانڈر ہمیں تمہارے ساتھ کوئی مطلب نہیں۔ اس لئے اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو میرے سوالوں کا صحیح صحیح جواب دیتے جاؤ لیکن اگر تم نے ذرا بھی حیل و حجت کی یا جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میں پلک جھپکنے میں ٹریگر دبا دوں گا" ـــ صفدر نے اس قدر سرد اور سفاک لہجے میں کہا کہ کمانڈر کا جسم نمایاں طور پر کانپ اٹھا۔

"تت ـ تت ـــ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" ـــ اس نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پسینے سے تر ہو چکی تھی اور خوف کی شدت سے چمکتی ہوئی آنکھیں اس طرح بجھ گئی تھیں جیسے ان میں کبھی چمک ہی نہ رہی ہو۔

"نمیبیا میں ڈوگو فائٹرز کے جتنے اڈے ہیں ان سب کی تفصیلات" ـــ صفدر نے اسی طرح سفاک لہجے میں کہا۔

"وہ ـ ڈوگو فائٹرز ـــ تم ـــ تم ـــ مگر میرا اس سے کیا تعلق" کمانڈر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر صوفے کے کنارے پر گرا۔ اور پھر سر کے بل لڑھک کر الٹا ہو کر دوبارہ قالین پر جا گرا۔ صفدر نے الٹے ہاتھ کا بھرپور تھپڑ مارا تھا۔ تنویر نے جھک کر اسے گریبان سے پکڑا اور دوبارہ صوفے پر انتہائی بے دردی سے اچھال دیا۔

"بولو۔ اس بار تھپڑ کی بجائے ٹریگر دبا دوں گا" ـــ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ ـــ وہ میری خفیہ الماری میں فائل ہے۔ اس میں موجود ہیں" ـــ کمانڈر نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

"چلو اٹھو۔ اور نکالو یہ فائل" ـــ صفدر نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔ اور اسے لے کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس پر اس کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ تنویر نے آگے بڑھ کر دروازہ دھکیل کر کھول دیا۔ یہ واقعی انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا دفتر تھا۔ انتہائی قیمتی ساز و سامان سے اسے سجایا گیا تھا۔

"کہاں ہے وہ الماری۔ یہاں تو کوئی الماری نظر نہیں آ رہی" ـــ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے چھوڑ دو تو میں اس دیوار میں موجود خفیہ الماری باہر نکالوں" کمانڈر نے کہا۔ وہ اب کافی حد تک سنبھل گیا تھا۔

"تم صرف بتا دو۔ میرے ساتھی الماری کھول لیں گے۔ لیکن یہ

Admin @ www.hibuddiez.com

سن لو کہ اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر ہمارے ساتھ جو ہو گا سو ہو گا۔ تم بہرحال نہ بچ سکو گے" ۔۔۔ صفدر کا لہجہ اور سفاک ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے ۔ ٹھیک ہے۔ دیوار پہ ایک کیل کا سرا باہر ہو گا۔ اس کو دباؤ تو الماری ظاہر ہو جائے گی" ۔۔۔ کمانڈر نے کہا۔

اور تنویر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے دیوار پہ ہاتھ پھیرا تو واقعی ایک جگہ کیل کا ابھرا ہوا سرا اسے محسوس ہو گیا۔ کیل کے سرے اور دیوار کا پینٹ اس طرح ایک جیسا تھا کہ اسے نگاہوں سے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس نے کیل کو دبایا تو دیوار کا درمیانی حصہ سرر کی تیز آواز سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اس جگہ ایک الماری نظر آنے لگی۔ تنویر نے الماری کھولی تو اس کے اندر بے شمار فائلیں پڑی تھیں۔

"سرخ رنگ کی فائل ہے۔ درمیانی خانے میں۔ اس پہ ڈی۔ الف کے الفاظ لکھے ہوں گے" ۔۔۔ کمانڈر نے کہا۔ اور تنویر نے ایک لمحے تلاش کرنے کے بعد فائل باہر نکال لی۔ اسے کھولا تو اس کے اندر دس بارہ ٹائپ شدہ کاغذ موجود تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اس میں مقامات اور چند نام اور پتے دیئے گئے ہیں" ۔۔۔ تنویر نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"فائل واپس رکھ دو۔ کاغذ نکال لو" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور پھر وہ کمانڈر سے مخاطب ہوا۔

"سنو کمانڈر۔ تم نے ہم سے تعاون کر کے اپنی جان بچا لی ہے۔ لیکن اب ہم نے اس چھاؤنی سے باہر جانا ہے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ فون پہ ہیلی کاپٹر کی تیاری کا حکم دو۔ اور ساتھ ہی انہیں بتا دو کہ کرنل موگا سے اور میجر ٹوفی غدار تھے۔ اس لئے مارے گئے۔ اور ہم مہمان ہیں۔ اور تم ہمیں باہر لے جا رہے ہو۔ پھر تم ہمارے آگے آگے چلو گے اور خود ہمارے ساتھ ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر چھاؤنی سے باہر جاؤ گے۔ چھاؤنی سے باہر جا کر ہم تمہیں اتار دیں گے اور ہیلی کاپٹر لے کر ہم اگو لا چلے جائیں گے۔ کیونکہ ہمارا مشن صرف یہی معلومات حاصل کرنا تھا۔ اور بس۔ ہم یہ فائل کاابو کے حوالے کر دیں گے۔ اس کے بعد کاابو جانے اور ڈوگو فائٹرز۔ اس سے زیادہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اب سارے ہنیبیا میں تو ہم اڈے تباہ کرنے سے رہے۔ بولو تعاون کے لئے تیار ہو یا تمہاری لاش بھی ان کے ساتھ شامل کریں۔ اور پھر ہم خود یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں" ۔۔۔ صفدر نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔ صفدر کی بات سن کر کمانڈر لارل کی آنکھوں میں یک لخت پہلے جیسی چمک ابھر آئی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ میں بالکل تعاون کروں گا۔ تم فکر نہ کرو" ۔۔۔ کمانڈر نے کہا۔ اور صفدر نے اس کی گردن چھوڑ دی۔

"اس کی تلاشی تو لے لیں" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ اس کے پاس سوائے اس بید کے اور کچھ نہیں ہے۔ چلو کمانڈر فون کرو" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"فون کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں میرا حکم چلتا ہے۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔ کمانڈر نے اس بار بڑے خود اعتمادانہ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور اپنی یونیفارم کو ٹھیک کرنے لگا۔ صفدر نے سر ہلا دیا۔

"بس یہ خیال رکھنا کہ ہماری جیبوں میں مشین پسٹل ہوں گے اور ٹریگر پر ہماری انگلیاں اور جیب کے اندر سے بھی تمہارے دل میں سوراخ کیا جا سکتا ہے" ___ صفدر نے کمانڈر کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ مجھے خواہ مخواہ مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے" ___ کمانڈر نے مڑے بغیر کہا اور پھر وہ سب کمانڈر کے پیچھے چلتے ہوئے بڑے کمرے میں آ گئے۔ یہاں ایک طرف پڑی ہوئی اپنی کیپ اٹھا کر کمانڈر نے سر پر رکھی اور اُسے ایڈجسٹ کیا۔ اور پھر ٹوپی کی طرح اپنا بید بھی اٹھایا۔ اور اُسے ہاتھ میں رکھ کر وہ ایک بار پھر بڑے فاخرانہ انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا تو صفدر اور اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ باہر راہداری میں مسلح فوجی موجود تھے جو کمانڈر کو دیکھ کر اٹین شن ہو گئے تھے۔

"دروازہ بند کر دو مسٹر" ___ کمانڈر نے مڑ کر بڑے رعب دار لہجے میں تنویر سے کہا۔ اور تنویر نے دروازہ کھینچ کر بند کر دیا۔

"سنو میرے واپس آنے تک کوئی اس کمرے میں داخل نہ ہو۔ سمجھے" ___ کمانڈر نے راہداری میں موجود فوجی سپاہیوں سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر" ___ ایک فوجی نے جھٹکے سے ایڑیاں ملاتے ہوئے جواب دیا اور کمانڈر اسی طرح اکڑ کر چلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جولیا اس کے اس انداز پر مسکرا رہی تھی۔ کیونکہ اس نے اس کی وہ حالت بھی

دیکھی تھی۔ جب یہ بھیگے ہوئے چوہے کی طرح کانپ رہا تھا۔

راہداری سے گزر کر جب وہ برآمدے میں پہنچے تو وہاں موجود فوجیوں نے بھی ایڑیاں بجا کر سیلوٹ کئے۔ لیکن کمانڈر ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر سامنے کھڑی ایک نئی اور چمکتی ہوئی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے ساتھ ایک فوجی ڈرائیور بڑے مستعد انداز میں کھڑا تھا۔

"پیچھے بیٹھ جاؤ" ___ کمانڈر نے ایک بار پھر مڑ کر صفدر اور اس کے ساتھیوں کو رعب دار لہجے میں کہا اور خود اچھل کر وہ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ایئر پورٹ جلدی" ___ کمانڈر نے بارعب لہجے میں ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ڈرائیور نے تیزی سے جیپ آگے بڑھا دی۔ ایک لمبا چکر کاٹ کر جیپ رن وے والے علاقے میں داخل ہو گئی۔

"ہیلی کاپٹر ہینگرز" ___ کمانڈر نے کہا اور ڈرائیور نے جیپ کا رخ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے بڑے بڑے ہینگروں کی طرف موڑ دیا۔

"ہمارے والا ہیلی کاپٹر کہاں ہو گا" ___ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"اسے میں نے پہلے ہی جوہنبرگ بھجوا دیا تھا۔ جنرل بارٹر کے پاس" ___ کمانڈر نے جواب دیا۔ اور صفدر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ جیپ بڑے بڑے ہینگروں کے پاس جا کر رک گئی۔ اور کمانڈر اچھل کر نیچے اتر آیا۔ صفدر اور اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ اتنے میں دو فوجی انتہائی تیزی سے چلتے ہوئے جیپ کے

Admin @ www.hibuddiez.com

قریب آئے اور انہوں نے باقاعدہ فوجی سیلوٹ کیا۔

" ایک بڑا ہیلی کاپٹر باہر نکالو۔ میں ان کے ساتھ چھاؤنی سے باہر جا رہا ہوں۔ اٹ از ایمرجنسی "۔۔۔ کمانڈر نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر "۔۔۔ دونوں نے کہا۔ اور سیلوٹ کر کے واپس مڑے اور اس بار وہ دوڑتے ہوئے ہینگروں کے درمیان بنی ہوئی ایک بیرک میں غائب ہو گئے۔

چند لمحوں بعد ایک ہینگر کا گیٹ کھلا اور ایک ہیلی کاپٹر کو ایک چھوٹی سی گاڑی کھینچتی ہوئی باہر لے آئی۔ یہ بڑا جنگی ہیلی کاپٹر تھا۔ لیکن اس کا ڈبل لینڈنگ سسٹم تھا۔ پہیے بھی تھے۔ اور بیڈز بھی۔ بیڈز اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ اور ہیلی کاپٹر پہیوں پر دوڑتا ہوا باہر آ رہا تھا۔ جیپ کے قریب لا کر اسے روک دیا گیا۔ اسی لمحے اسی بیرک میں سے ایک فوجی نمودار ہوا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا۔

" آؤ بیٹھو "۔۔۔ کمانڈر نے صفدر اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور پھر خود بھی پائلٹ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے صفدر تیزی سے آگے بڑھا۔ اور وہ گھوم کر دوسری طرف سے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ بیرک سے آنے والا فوجی جو قریب آ چکا تھا۔ یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہ شاید اس جنگی ہیلی کاپٹر کا پائلٹ تھا۔

" میں خود پائلٹ کروں گا اسے "۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ جولیا اور تنویر عقبی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے۔

" تم جاؤ "۔۔۔ کمانڈر نے سر ہلاتے ہوئے پائلٹ سے کہا۔ جو اب گھوم کر کمانڈر والی سائیڈ پر آ گیا تھا۔

" یس سر "۔۔۔ پائلٹ نے سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ صفدر نے جلدی سے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کر دیا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک تیز آواز نکلی۔

" ہیلو۔۔۔ فرام ٹاور سپیکنگ۔ ہیلی کاپٹر نمبر تھری تھری فور تھری کیوں آپریٹ ہو رہا ہے اوور "

" کمانڈر لارل اسٹننگ۔ ہم ایک ایمرجنسی مشن پر جا رہے ہیں اوور "۔۔۔ کمانڈر نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کرتے ہوئے انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر۔۔۔ ٹھیک ہے سر۔ اوور اینڈ آل "۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا۔ تیز رفتار جنگی ہیلی کاپٹر چند لمحوں بعد ہی فضا میں کافی اونچائی پر پہنچ گیا۔ اور پھر اس نے اس کا رخ شمال مشرق کی طرف کیا اور تیزی سے اسے آگے بڑھانے لگا۔ کمانڈر بالکل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر چھاؤنی کی حدود سے باہر نکل گیا۔

" مجھے یہیں اتار دو۔ اب ہیلی کاپٹر چھاؤنی سے باہر آ گیا ہے "۔ کمانڈر لارل نے کہا۔

" ابھی اتارتے ہیں۔ فکر مت کرو "۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر

ایک بار پھر جاگ پڑا۔
"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر لارل ۔۔۔ میں ایئر چیف راشکل بول رہا ہوں۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی تمہارے ساتھ جا رہے ہیں اور پائلٹ بھی وہی کر رہے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں۔ اور تم ان کے ساتھ کیوں اور کہاں جا رہے ہو۔ فوراً جواب دو اوور" ۔۔۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ میرے مہمان ہیں اوور" ۔۔۔ کمانڈر نے بٹن دبا کر بھنچے ہوئے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب مجھے اتار دو۔ پلیز" ۔۔۔ اس بار کمانڈر لارل نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اتار دیتے ہیں۔ تنویر۔ کمانڈر لارل کو اتار دو کیونکہ یہ بے چین ہو رہے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ کمانڈر لارل نے چونک کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم سیٹ سے اونچا ہوا اور پھر ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کے کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ کمانڈر لارل کی چیخ دور نیچے تک لہراتی ہوئی سنائی دی۔ اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ ہیلی کاپٹر چونکہ کافی بلندی پر تھا۔ اس لئے زمین کے قریب جا کر کمانڈر لارل کا گرتا ہوا جسم ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔

"بڑی جلدی تھی اسے نیچے اترنے کی" ۔۔۔ تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اچھل کر اس سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جس پر چند لمحے پہلے کمانڈر لارل بیٹھا ہوا تھا۔ اور صفدر مسکرا دیا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر میں جاؤ گے" جولیا نے پوچھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ صفدر جواب دیتا۔ اچانک اس کے آس پاس اور اوپر نیچے کان پھاڑ آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ان تینوں نے چونک کر سکرین سے دیکھا تو بے اختیار ان کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ چار جدید ترین لڑاکا جنگی جہاز ان کے گرد اڑ رہے تھے۔

"ہیلو۔ کیپٹن مائیکل سپیکنگ۔ ہم نے تمہیں گھیر لیا ہے۔ تم فوراً ہیلی کاپٹر کو واپس چھاؤنی کے ایئرپورٹ کی طرف موڑ دو۔ ورنہ ہم اسے ہٹ کر دیں گے اوور" ۔۔۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ جنگی جہاز بڑے ماہرانہ انداز میں ان کے اوپر اور دائیں بائیں سے گزر کر آگے جا کر پلٹ رہے تھے۔

"یس۔ کمانڈر لارل سپیکنگ۔ کیا بات ہے کیوں آئے ہو۔ جب میں ساتھ ہوں اوور" ۔۔۔ صفدر نے بٹن دبا کر کمانڈر لارل کے لہجے میں بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم بھی غدار ہو۔ تم پاکیشیائی ایجنٹوں سے مل گئے ہو۔ جنرل بارٹر نے حکم دے دیا ہے کہ تمہیں بھی گرفتار کر لیا جائے یا موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ چلو ہیلی کاپٹر موڑو۔ میں صرف تین تک گنوں گا اوور" ۔۔۔ کیپٹن مائیکل کی پہلے

سے کہیں زیادہ چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پیراشوٹ باندھ لو تنویر اور جولیا۔ جلدی کرو۔ اس میں موجود ہیں جلدی کرو"۔۔۔۔ صفدر نے چیخ کر کہا۔ پھر اس نے جلدی سے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم واپس آ رہے ہیں۔ میں خود جنرل بارٹر سے بات کرتا ہوں اوور"۔۔۔۔ صفدر نے ہیلی کاپٹر موڑتے ہوئے کمانڈر لارل کے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن خبردار بھاگنے کی کوشش نہ کرنا اوور"۔۔۔۔ کیپٹن مائیکل کی آواز سنائی دی۔

اس دوران تنویر اور جولیا نے بھاگ کر جنگی ہیلی کاپٹر کے آخری حصے میں موجود پیراشوٹ اٹھائے اور پھر انہیں تیزی سے پشت سے باندھنا شروع کر دیا۔ صفدر نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر دی تھی۔

"تم نے ہیلی کاپٹر کی رفتار کیوں کم کر دی ہے اسے تیز کرو۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن مائیکل کی چیختی ہوئی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"خود بخود ہو گئی ہے۔ کیپٹن مائیکل۔ میں پاکیشیائی بول رہا ہوں۔ تم فکر مت کرو۔ ہم جنرل بارٹر کے ہی آدمی ہیں پاکیشیائی میک اپ میں۔ ہم واپس آ رہے ہیں۔ جنرل بارٹر کو کوئی بڑی غلط فہمی ہو گئی ہے اوور"۔۔۔۔ اس بار صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے پہن لئے ہیں پیراشوٹ۔ تم کنٹرول مجھے دو۔ اور خود بھی پہن لو"۔۔۔۔ تنویر نے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر کنٹرول اس نے سنبھال لیا۔ صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے اٹھا اور پھر اچھل کر پچھلی سیٹ پر آ گیا۔ یہاں جولیا نے ایک پیراشوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔ تنویر اب کھسک کر پائلٹ سیٹ پر آ گیا تھا۔ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے پیراشوٹ باندھ لیا۔

"رفتار اور کم کر کے اسے آٹو کنٹرول کر دو۔ اور پھر ہم ایک ایک کر کے چھلانگ لگا دیں گے۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے آٹو بٹن تلاش کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے اسے تلاش کر کے آن کیا اور ہیلی کاپٹر نے ایک ہلکا سا جھٹکا لیا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ تنویر اچھل کر پیچھے آ گیا۔

"چلو جولیا پہلے تم۔ احتیاط کرنا تنویر تم فوراً بعد۔ اور آخر میں میں چھلانگ لگاؤں گا۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

اور جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور دوسرے لمحے اس نے کھلی کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا دی۔ اس کا جسم انتہائی تیز رفتاری سے نیچے گرنے لگا۔ اس کے فوراً بعد تنویر نے بھی چھلانگ لگا دی۔

"ہیلو۔۔۔۔ یہ کون کود رہا ہے ہیلی کاپٹر سے اوور"۔۔۔۔

Admin @ www.hibuddiez.com

کیپٹن مائیکل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی - لیکن صفدر نے اسی لمحے نیچے چھلانگ لگا دی - اور ہیلی کاپٹر اس کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھ گیا - کافی نیچے جا کر صفدر نے پیراشوٹ کی رسی کھینچی تو پیراشوٹ کھل گیا - اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے انتہائی رفتار سے نیچے گرنے کی بجائے آہستہ آہستہ نیچے گرنے لگا - کچھ دور اسے دو اور چھتریاں بھی نظر آ رہی تھیں - اسی لمحے جنگی جہازوں نے اس کے اوپر سے غوطہ لگایا - اور پھر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی شائیں شائیں کی آوازیں صفدر کے اوپر اور دائیں بائیں سے گزریں اور اس کے ساتھ ہی صفدر کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا - اور دوسرے لمحے وہ کسی وزنی چٹان کی طرح ایک بار پھر نیچے گرنے لگا - اس کا پیراشوٹ پھٹ گیا تھا - اور پھر اسی طرح نیچے گرتے ہوئے اس نے دور تنویر اور جولیا کے پیراشوٹوں کو بھی سمٹتے ہوئے دیکھا - اور اس کے منہ سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا - ظاہر ہے اتنی بلندی سے گرنے کے بعد ان کے بچ جانے کا ایک فیصد بھی امکان باقی نہ رہا تھا - اور اس بار یقینی موت بہرحال ان کا مقدر بن گئی تھی -

درد کی ایک تیز لہر عمران کے جسم میں دوڑی تو عمران کا سویا ہوا ذہن یک لخت بیدار ہو گیا - اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے سامنے کھڑے کرنل ونیڈن کو دیکھ کر لاشعوری طور پر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی -

"تم مجھے دیکھ کر مسکرا رہے ہو علی عمران - حالانکہ مجھے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ ہونا چاہئے - کہیں تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا" ---- کرنل ونیڈن کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی -

"ارے اتنے بدصورت تو نہیں ہو - تم کرنل ونیڈن میرے خیال میں تو اب بھی ایکریمین لڑکیاں نہ سہی بوڑھی بیوائیں تو تمہیں دیکھ کر آہیں بھرتی ہی ہوں گی - ویسے بیوائیں اور آہیں ہم قافیہ ہیں اور شاید اس لئے ہم قافیہ ہیں کہ دونوں لازم و ملزوم ہیں -

Admin @ www.hibuddiez.com

کیا خیال ہے "۔۔۔ عمران نے اس بار کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ اطمینان تھا۔

"ہونہہ۔ تو تم اب بہادر بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ ابھی جب میں مشین گن کا ٹریگر دباؤں گا تو تمہارا یہ سارا اطمینان اور بہادری ختم ہو جائے گی لیکن تمہارے جسم پر گولیوں کی بارش سے پہلے میں تمہارے اس ساتھی پر گولیاں برسانی زیادہ پسند کروں گا۔ جس نے تمہیں پناہ دی ہے "۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے ایک طرف کھڑے سونو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ایک بات تو بتاؤ کرنل ڈنیٹن۔ تم یہاں تک پہنچ کیسے گئے۔ سونو جس پوزیشن میں کھڑا ہے اور جس طرح تم اس کو قتل کر دینے پر آمادہ ہو۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سونو نے دھوکہ نہیں دیا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کے ایک بوڑھے ملازم کو چیک کر دیا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں۔ بس اس نے فوراً ہی قبول دیا۔ ورنہ اس پر تو میجر نوشن نے بے پناہ تشدد کیا لیکن اس نے اقرار نہ کیا تھا" کرنل ڈنیٹن نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ سونو۔ تم نے واقعی بہادری سے کام لیا ہے۔ اس لئے اب بے فکر رہو۔ اب کرنل ڈنیٹن تمہیں انگلی بھی نہ لگا سکے گا۔ میں تم جیسے بہادروں کی نہ صرف عزت کرتا ہوں بلکہ تمہارا تحفظ بھی میری ذمہ داری ہے "۔۔۔ عمران نے سونو کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں زخموں پر نمک چھڑکنا۔ تم اس کا تحفظ کرو گے جب کہ تم اپنا تحفظ کرنے کے قابل نہیں ہو۔ دیکھو ابھی تمہارے سامنے یہ موت کے گھاٹ کیسے اترتا ہے "۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے بڑے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے سونو کو تہہ خانے کے مخالف کونے میں دیوار کے ساتھ جا کر کھڑا کرنے کا حکم دیا۔ اور میجر نوشن نے سونو کو بازو سے پکڑا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے سے گزرتا ہوا مخالف کونے کی طرف لے گیا اور پھر اس نے سونو کو دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا کر دیا۔ عمران نے اس دوران گردن گھما کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے آہستہ سے اثبات کے انداز میں سر ہلا دیا۔ صرف وہی ہوش میں تھا جب کہ باقی ساتھیوں کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

"ہا۔۔ ہا۔۔۔ اب کرو تحفظ اس کا۔ میں دیکھتا ہوں کیسے تم اس کا تحفظ کرتے ہو"۔۔۔ کرنل ڈنیٹن نے مشین گن اٹھا کر کاندھے سے لگاتے ہوئے بڑے طنزیہ انداز میں سامنے کرسی پر بندھے بیٹھے عمران کی طرف دیکھا اور پھر نشانہ باندھنے میں مصروف ہو گیا۔ سونو کا چہرہ یک لخت زرد پڑ گیا اور آنکھوں میں موت کے سائے تیرنے لگے۔

"صرف ایک سیکنڈ رک جاؤ کرنل ڈنیٹن"۔۔۔ عمران نے اسی لمحے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا اور ٹریگر پر جمی ہوئی

Admin @ www.hibuddiez.com

کرنل ونیٹن کی انگلی لاشعوری طور پر ہٹ گئی۔ اور اس نے سر گھما کر عمران کی طرف دیکھا ہی تھا کہ یک لخت عمران کی دونوں لاتیں سیدھی ہو کر نیم دائرے کی صورت میں گھومیں اور ان کی پوری ضرب کرنل ونیٹن کی پنڈلیوں پر اچانک پڑی۔ تو کرنل ونیٹن یک لخت چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل پیچھے گرا۔ اور مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر پیچھے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری اسی لمحے یک لخت عمران اچھل کر کرسی سمیت نیچے گرے ہوئے کرنل ونیٹن پر جا گرا۔ اور اس کے اس طرح جمپ لینے سے کرسی آدھے راستے تک تو رسیوں کے ساتھ بندھی اس کے ساتھ گئی۔ لیکن اس کے بعد کرسی بھی مشین گن کی طرح پھسلتی ہوئی سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ اور عمران اب کرسی کی گرفت سے آزاد ہو کر کرنل ونیٹن پر جا گرا تھا۔ لیکن کرنل ونیٹن نے بڑی طرح تڑپ کر اپنے گھٹنے موڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران فضا میں کسی گیند کی طرح اچھلا اور کرنل کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا اس دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا جس کے ساتھ ٹکرا کر مشین گن نیچے گری تھی۔ اور عمران کے اٹھتے ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی میجر نوشن کی چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ وہ کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا نیچے گرا تھا۔ گولیوں کی باڑ ختم ہی ہوئی تھی کہ یک لخت ٹائیگر اپنی کرسی سے اچھلا اور کرنل ونیٹن اس بار چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور ٹائیگر کی کرسی کے اوپر سے ہوتا ہوا عقبی طرف جا گرا۔ اور ٹائیگر نے پلک جھپکنے میں کرنل ونیٹن کے ہاتھ سے چھینا ہوا ریوالور حیرت سے بت بنے کھڑے کرنل ڈوجان کی گردن سے لگا دیا۔ جب عمران نے میجر نوشن پر فائر کھولا تھا۔ اسی لمحے کرنل ونیٹن جیب سے ریوالور نکال چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گھوم کر عمران پر فائر کھولتا۔ ٹائیگر نے نہ صرف اسے ایک طرف اچھال دیا۔ بلکہ اس کے ہاتھ سے ریوالور بھی چھین لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"اب ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ کرنل ونیٹن۔ میں نے کہا تھا کہ سونو کا تحفظ میری ذمہ داری ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ اور کرنل ونیٹن ہونٹ چباتا ہوا اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھ سر سے بلند کر لئے۔ ادھر ٹائیگر نے کرنل ڈوجان کی گردن سے ریوالور کی نال لگاتے وقت اس کے سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور بھی کھینچ لیا تھا۔ اور دوسرا ریوالور اس نے ٹریسیا کی طرف اٹھا دیا۔ اب ٹائیگر کی عجیب صورت حال تھی وہ کرنل ڈوجان اور ٹریسیا کے درمیان کھڑا تھا اور اس نے دونوں ہاتھوں میں ریوالور اٹھا رکھے تھے۔

"تم نے رسیاں کیسے کھول لیں"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اس کے چہرے پر بھی گھبراہٹ کی بجائے اطمینان کے آثار تھے۔

"یہ استادی نکتہ ہے کرنل ونیٹن۔ اسے سیکھنے کے لئے چار کلو مٹھائی اور ایک تھان کی پگڑی لگے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوتا اس کے حلق سے بے اختیار سسکاری سی نکلی اور مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک سائیڈ پر جا گری ۔ عمران کی ہتھیلی کی پشت پر ایک باریک لیکن انتہائی تیز دھار خنجر کا پھل گھسا ہوا صاف نظر آ رہا تھا ۔ اور اُسی لمحے کرنل ونیسٹن بجلی کی سی تیزی سے تڑپا ۔ اور ٹائیگر یک لخت ہوا میں اچھل کر سیدھا کرنل ونیسٹن کی سائیڈ میں جا گرا ۔ اس کے دونوں ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جا گرے تھے ۔ کرنل ونیسٹن نے واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں ٹائیگر کو آگے کی طرف اچھال دیا تھا ۔ اور اس نے واقعی سمجھداری سے کام لیا تھا کیونکہ ٹائیگر کے دونوں ہاتھوں میں ریوالور تھے ۔ اگر وہ ایک ریوالور پر ہاتھ ڈالتا تو ٹائیگر دوسرا ریوالور استعمال کر لیتا ۔ اور ٹائیگر صرف اس لئے مار کھا گیا کہ عمران کے منہ سے سسکاری کی آواز نکلتے ہی اس کی توجہ عمران کی طرف ہو گئی تھی ۔ ٹائیگر کو اچھالتے ہی کرنل ڈوجان تیزی سے گھوما تو اس کے ہاتھ میں بھاری ریوالور تھا ۔ یہ ریوالور اس نے ٹائیگر کی مخالف سمت والی جیب سے نکالا تھا ۔ اس کے گھومتے ہی ریوالور کا رخ عمران کی طرف ہوا ہی تھا کہ یک لخت کرنل ڈوجان چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل زمین پر جا گرا اور اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور ہوا میں اڑتا ہوا دیوار کے ساتھ کھڑے سونو کے قدموں میں جا گرا ۔ کرنل ڈوجان کے گلے میں وہی تیز اور باریک پھل والا خنجر دستے تک اندر گھسا ہوا تھا ۔ یہ کارنامہ عمران نے انجام دیا تھا ۔ مشین گن ہاتھ سے نکلتے ہی

اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہتھیلی کی پشت میں گھسا ہوا خنجر کا پھل کھینچا اور عین اسی وقت اس نے اسے کرنل ڈوجان کی گردن میں مار دیا جس لمحے کرنل ڈوجان نے گھوم کر ریوالور کا رخ اس کی طرف کیا تھا ۔

ادھر ٹائیگر جیسے ہی کرنل ونیسٹن کے قریب جا کر گرا ۔ اس کے ہاتھ فرش پر لگے اور اس کا پورا جسم یک لخت اس کے ہاتھوں پر اٹھا پوری قوت سے عمران کی طرف دوڑنے کے لئے آگے کو بڑھتے ہوئے کرنل ونیسٹن کے جسم سے پوری قوت سے ٹکرایا اور کرنل ونیسٹن اس کے جسم کی ضرب کھا کر منہ کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر نے یکلخت ایک بار پھر فضا میں الٹی قلابازی کھائی اور اس بار اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے منہ کے بل نیچے گرے ہوئے کرنل ونیسٹن کی پشت پر پڑے ۔ اور کرنل ونیسٹن کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکل گئی ۔

ادھر کرنل ڈوجان نے نیچے گرتے ہی اپنے گلے میں گھسے ہوئے خنجر کے پھل کو باہر کھینچنے کی کوشش کی ہی تھی کہ یک لخت دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا سونو اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے جڑے ہوئے پیر ایک زوردار دھماکے سے کرنل ڈوجان کے سینے پر پڑے ۔ اور سونو اُسی طرح اچھل کر ایک طرف جا کھڑا ہوا ۔ جب کہ کرنل ڈوجان کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن سے تو خون کا فوارہ پہلے ہی نکل رہا تھا ۔ سونو کے اس کے سینے پر کودنے کے بعد اس کی ناک اور منہ

Admin @ www.hibuddiez.com

سے بھی خون کے فوارے ابل پڑے۔ اور وہ ایک لمحے ہی تڑپ سکا اور پھر ساکت ہو گیا۔ کرنل ڈوجان کے گلے میں خنجر کا پھل مارتے ہی عمران نے اس طرف کو چھلانگ لگا دی تھی۔ جس طرف اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر جا گری تھی۔ جب کہ ٹائیگر کرنل ڈوجان کی پشت پر ضرب لگنے کے بعد اس طرف دوڑ پڑا تھا۔ جدھر اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر گرا تھا۔ یہ سب کھیل صرف چند لمحوں میں ہی مکمل ہو گیا۔ ایک بار پھر عمران کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ اور ٹائیگر کے ہاتھوں میں ریوالور۔ جب کہ کرنل ڈوجان ہلاک ہو چکا تھا۔ اور کرنل ونیٹن ہونٹ بھینچتا ہوا اور کراہتا ہوا آہستہ آہستہ زمین سے اٹھ رہا تھا۔

" اس کا منہ دیوار کی طرف کر دو ٹائیگر۔ ہو سکتا ہے اس کے دوسرے بوٹ کی ٹو میں بھی ایسا ہی کوئی خنجر موجود ہو"۔۔۔ عمران نے چیخ کر ٹائیگر سے کہا۔ اور ٹائیگر نے ریوالور اٹھتے ہوئے کرنل ونیٹن کی سائیڈ سے لگا دیا۔

ٹریسیا اس ساری کارروائی کے دوران اسی طرح بے حس و حرکت کھڑی رہی تھی۔ اس کا چہرہ کسی پتھر کے مجسمے کی طرح بے جان سا لگ رہا تھا۔

" دیوار کی طرف مڑ جاؤ کرنل۔ ورنہ ایک لمحے میں جسم میں سوراخ کر دوں گا"۔۔۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تم جیت گئے میں ہار گیا"۔ کرنل ونیٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دیوار کی طرف مڑ

گیا۔ عمران نے مشین گن کا رخ ٹریسیا کی طرف کر دیا۔

" لڑکی۔۔۔ سونو کی ہتھکڑی کا کلپ دبا کر اسے کھول دو ورنہ۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے اس بار ٹریسیا سے کہا۔ اور ٹریسیا نے اپنا نام اور عمران کا لہجہ سن کر اس طرح جھرجھری لی جیسے ابھی کسی مجسمے میں روح داخل ہوئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی۔

" مم۔۔۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"۔۔۔ ٹریسیا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ ورنہ۔۔۔۔"۔۔۔ عمران ایک بار پھر غرایا تو ٹریسیا بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی سونو کی طرف بڑھی۔ سونو نے جلدی سے اپنی پشت ٹریسیا کی طرف کر دی۔ اور ٹریسیا نے کانپتے اور لرزتے ہوئے ہاتھوں سے بڑی مشکل سے کلپ دبا کر ہتھکڑی کھول دی۔ اس کا جسم ابھی تک نمایاں طور پر کانپ رہا تھا۔ کلپ ہتھکڑی سے ہاتھ آزاد ہوتے ہی سونو تیزی سے پلٹا اور اس نے جھپٹ کر ٹریسیا کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی وہ ہتھکڑی جھپٹ لی۔

" اسے کرنل ونیٹن کے ہاتھوں میں ڈال دو"۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور سونو ہتھکڑی اٹھائے اسی انداز میں دوڑتا ہوا کرنل ونیٹن اور ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ہی کرنل ونیٹن کے ہاتھوں میں ہتھکڑی پڑ چکی تھی۔

" گڈ شو سونو۔۔۔ اب تم یہ بتاؤ کہ مجھے اور ٹائیگر کو ہوش میں کیسے لایا گیا"۔۔۔ عمران نے مشین گن اٹھا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" اس میجر فوشن کی جیب میں ایک نیلے رنگ کی شیشی ہے اسے

Admin @ www.hibuddiez.com

اس نے آپ کی اور آپ کے ساتھی کی ناک سے لگایا تھا" ـــ سونو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کی جیب سے شیشی نکالو اور پہلے میرے ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ" ـــ عمران نے ٹریسیا کے قریب آ کر رکتے ہوئے کہا۔ اب کمرے کے کونے میں ٹریسیا دیوار سے پشت لگا کر کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر ابھی تک شدید خوف و ہراس نمایاں تھا۔

"لڑکی۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت نہ کی تو تمہاری زندگی سلامت رہے گی" ـــ عمران نے ٹریسیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میں کوئی غلط حرکت نہ کروں گی بلکہ حرکت ہی نہ کروں گی" ـــ ٹریسیا نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

کرنل ونیڈن ہونٹ بھینچے اب دیوار کی طرف پشت کئے خاموش کھڑا تھا۔ لیکن ٹائیگر ریوالور کا رخ اس کی طرف کئے ابھی تک چوکنا سا مستعد کھڑا ہوا تھا۔

سونو نے فرش پر مردہ پڑے میجر فوشن کی جیب سے شیشی نکالی اور پھر چند لمحوں بعد ہی جوزف، جوانا اور کورو تینوں ہی جھرجھری لیتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔ وہ ہوش میں آ کر بڑی حیرت سے کمرے کا منظر دیکھ رہے تھے۔

"اوہ ماسٹر ـــ آپ کے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے" ـــ جوانا نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب یہ مشین گن سنبھالو۔ میں اس کی ڈریسنگ کر لوں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مشین گن جوانا کی طرف اچھال دی۔

"میں کرتا ہوں ڈریسنگ باس" ـــ جوزف نے جلدی سے کہا۔ اور پھر تیزی سے عمران کی طرف بڑھ آیا۔ اس نے جیب سے ایک رومال نکالا اور پھر اسے بینڈیج کے سے انداز میں اس نے عمران کی ہتھیلی پر کس کر باندھ دیا۔

"اب اس کرنل ونیڈن صاحب کو یہاں کرسی پر بٹھا دو اور اس کے جسم کو رسیوں سے باندھ دو تاکہ میں اب اس سے مذاکرات کا آغاز کر سکوں" ـــ عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے خاموش کھڑے کرنل ونیڈن کو کرسی کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔

"تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ سنو۔ میں نے تمہاری بے حد تعریف سنی تھی۔ لیکن آج سے پہلے مجھے واقعی تمہاری اس قدر تعریف پر کبھی یقین نہ آیا تھا۔ لیکن آج جس طرح تم لوگوں نے انتہائی حیرت انگیز طور پر سچوئیشن بدلی ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تمہاری جو تعریفیں کی جاتی تھیں وہ درست تھیں" ـــ کرنل ونیڈن نے کرسی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس قدر افزائی کا بے حد شکریہ کرنل ونیڈن۔ میں نے صرف تم سے یہ پوچھنا ہے کہ جنرل بارڈر کہاں مل سکتا ہے۔ صرف

Admin @ www.hibuddiez.com

ایک سوال" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" وہ بڑے پُراسرار انداز میں رہتا ہے۔ اس کا کسی کو پتہ نہیں کہ کس وقت وہ کہاں ہوگا" ـــــ کرنل ونیٹڈن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس سے رابطہ کس فریکوئنسی پر کرتے ہو" ـــــ عمران نے پوچھا۔ اور کرنل ونیٹڈن نے بڑے اطمینان سے ایک فریکوئنسی بتادی۔ عمران اس دوران اس کے چہرے اور خصوصاً آنکھوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اور اُسے اندازہ ہو گیا کہ کرنل ونیٹڈن نے واقعی سچ بتایا تھا۔

" گڈ شو کرنل ـــــ تم واقعی سمجھ دار آدمی ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سونو کی طرف مڑ گیا۔

"تمہاری حویلی اس وقت یقیناً فوجیوں کے نرغے میں ہوگی۔ اور اس صورت حال میں ہم باہر نکلے تو یقیناً وہ لوگ ہم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس لئے کوئی ایسا راستہ ہے جہاں سے ہم خفیہ طور پر نکل سکیں۔ فوجیوں کی نظروں میں آئے بغیر" ـــــ عمران نے سونو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کہاں جانا چاہتے ہو" ـــــ کرنل ونیٹڈن نے چونک کر پوچھا۔

" بس وہی جنرل بارڈر کا انٹرویو لینا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور کرنل ونیٹڈن بے اختیار مسکرا دیا۔

" صاحب۔ ایک راستہ ہے تو سہی۔ لیکن وہ بے حد تنگ ہے۔ اس میں لیٹ کر اور گھسٹ کر ہی جایا جاسکتا ہے۔ اگر تم یہیں

[illegible] جا کر یہاں موجود تمام فوجیوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں" ـــــ سونو نے کہا۔

" تم میرے ہاتھ کھول دو عمران اور بے فکر رہو۔ میں تمہیں یہاں سے باہر لے جاؤں گا" ـــــ کرنل ونیٹڈن نے کہا۔

" تمہارے ساتھ ضرور چلیں گے کرنل ونیٹڈن۔ لیکن ابھی نہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ٹریسیا کی طرف مڑ گیا۔

" تمہارا نام کیا ہے" ـــــ عمران نے ٹریسیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" میرا نام ٹریسیا ہے اور میں کرنل ونیٹڈن کی پی۔ اے ہوں" ٹریسیا نے جلدی سے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ تم باہر جاؤ اور جا کر یہاں موجود سارے فوجیوں کو کرنل ونیٹڈن کی طرف سے حکم دو کہ وہ سب قصبے کے سامنے والے بڑے میدان میں اکٹھے ہو جائیں۔ سونو تمہارے ساتھ جائے گا اور اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی یا کسی قسم کا اشارہ کرنے کی کوشش کی تو سونو عورتوں کو گولی سے اڑانے کا بوٹسوانا میں سب سے ماہر سمجھا جاتا ہے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ ہیلی کاپٹر میں آئے ہیں۔ میں نے احاطے سے یہاں آتے ہوئے بڑے میدان میں کھڑا ہیلی کاپٹر دیکھ لیا ہے" ـــــ اسی لمحے سونو نے کرنل ونیٹڈن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ ـــــ پھر تو آسانی سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے

Admin @ www.hibuddiez.com

یہاں سے نکلا جا سکتا ہے۔ تاکہ اب تم بھی کورو اور ٹریسیا کے ساتھ جاؤ گے اور ہیلی کاپٹر کو یہاں اسی مکان کے سامنے لے آؤ گے۔ اگر اس کا پائلٹ ہو تو اسے بھی فوجیوں کے ساتھ بھیج دینا۔" عمران نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تو میں بھی چلا سکتا ہوں" ۔۔۔ کورو نے جلدی سے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے جاؤ۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جانے کی وجہ سے کوئی فوجی صورت حال معلوم کرنے اندر آجائے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کورو ٹریسیا کا بازو پکڑے تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنی اندرونی جیب سے مشین پسٹل نکال کر بیرونی جیب میں ڈال لیا تھا۔

"کیا تم جنرل بارڈر کو ہلاک کرنا چاہتے ہو" ۔۔۔ کرنل ڈنیڈن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"کیا میں نے تمہیں ہلاک کیا ہے۔ حالانکہ تم نے اپنے طور پر پوری کوشش کی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو عمران۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ساؤکدا سے چلے جاؤ۔ جنرل بارڈر تک تم کسی صورت بھی نہ پہنچ سکو گے چاہے تم کچھ بھی کیوں نہ کر لو" ۔۔۔ کرنل ڈنیڈن نے کہا۔

"میں جنرل بارڈر تک نہ پہنچ سکوں گا تو جنرل بارڈر مجھ تک پہنچ جائے گا۔ ایک ہی بات ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

کرنل ڈنیڈن ایک بار پھر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کورو اور ٹریسیا سیڑھیاں اترتے ہوئے واپس تہہ خانے میں آ گئے۔

"تعمیل ہو گئی ہے۔ فوجی یہاں سے جا چکے ہیں۔ اور ہیلی کاپٹر بھی مکان کے سامنے موجود ہے" ۔۔۔ کورو نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ آؤ اب چلیں۔ سونو۔ تمہاری مہمان نوازی کا بے حد شکریہ۔ مجھے یقین ہے میجر نوشن اور کرنل کی لاشیں تم غائب کر ہی لو گے" ۔۔۔ عمران نے ایک طرف کھڑے سونو سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ان لاشوں کی فکر نہ کریں۔ یہ اس طرح غائب ہو جائیں گی کہ کسی کو ان کا پتہ بھی نہ چلے گا۔ لیکن آپ اب کہاں جا رہے ہیں۔ آپ نے میری زندگی بچائی ہے۔ اس لئے مجھے حکم کریں میں اب ہمیشہ کے لئے آپ کا غلام بن کر رہوں گا" ۔۔۔ سونو نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"میں نے جنرل بارڈر کا انٹرویو لینا ہے۔ اور ابھی اس میں کئی مراحل آئیں گے۔ اس لئے تمہارا شکریہ۔ یہ کورو بھی تمہارے پاس رہے گا۔ تم اسے واپس بوٹسوانا پہنچا دینا۔ اور کورو اپنے والد کو میری طرف سے سلام عرض کر دینا۔ اور ہاں وہ مشین پسٹل مجھے دے دو۔ تمہیں سونو اسلحہ دے دے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ مجھے ساتھ نہیں لے جائیں گے"۔۔۔۔ کورونے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی جیب میں موجود مشین پسٹل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"نہیں۔ جنرل بارٹر زیادہ بھیڑ بھاڑ پسند نہیں کرتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور مشین پسٹل اپنی جیب میں ڈال لیا۔ کرنل ڈنیٹن خود ہی کرسی سے اٹھ کر سر جھکائے عمران کے پیچھے چل پڑا تھا۔ جب کہ عمران کے باقی ساتھی ٹریسیا کو ساتھ لئے اس کے پیچھے چل رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ مکان سے باہر نکل کر ہیلی کاپٹر کے سامنے پہنچ گئے۔ فوجی واقعی وہاں سے جا چکے تھے۔

"ٹریسیا اور کرنل ڈنیٹن کو ہیلی کاپٹر میں سوار کراؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور عمران کے ساتھیوں نے کرنل ڈنیٹن اور ٹریسیا کو بازو سے پکڑ کر ہیلی کاپٹر پر سوار کیا اور انہیں پائلٹ سیٹ کے پیچھے موجود ایک ڈبل سیٹ پر بٹھا دیا۔ جوزف اور جوانا عقبی سیٹوں پر بیٹھے۔ جب کہ عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے پائلٹ سیٹ سنبھالی اور۔۔۔۔ عمران اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"جوہنبرگ کس سمت میں ہے یہ تو تمہیں معلوم ہو گا۔ اس لئے اطمینان سے ادھر چل پڑو"۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا۔ جو ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کر چکا تھا۔ ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر کافی بلندی پر جا کر وہ تیزی سے مڑا اور جوہنبرگ کی طرف بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ قصبے کی حدود سے نکل کر جوہنبرگ کی طرف لے جانے والی سڑک کے اوپر پرواز کرنے لگا۔

"کیا سڑک کے اوپر اڑنا ہے یا ہٹ کر"۔۔۔۔ ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا جو آگے کی طرف جھکا ہوا بڑے غور سے ہیلی کاپٹر کے ڈیش بورڈ پر لگے ہوئے بے شمار ڈائلوں کو چیک کر رہا تھا۔

"سڑک کے اوپر ہو کر چلتے جاؤ۔ لیکن جوہنبرگ کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے ہیلی کاپٹر کو کسی زرعی فارم کے قریب اتار دینا جہاں سے ہمیں کوئی جیپ وغیرہ مل سکے۔ جوہنبرگ کے اردگرد کھیتوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے لازماً کوئی نہ کوئی فارم بھی موجود ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ہیلی کاپٹر کے اندر موجود ٹرانسمیٹر پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"کیا تم جنرل بارٹر کو کال کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ پیچھے بیٹھے ہوئے کرنل ڈنیٹن نے اسے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے دیکھ کر کہا۔

"ارے نہیں۔ میں ٹرانسمیٹر انٹرویو کا قائل نہیں ہوں۔ اس سے تو میں بالمشافہ ہی انٹرویو لوں گا۔ یہ تو میں ایک صحافی دوست کو کال کر رہا ہوں تاکہ کرنل ڈنیٹن اور اس کی پی۔ اے کی گرفتاری کی خبر اخبارات میں نمایاں طور پر شائع ہو سکے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرنل ڈنیٹن نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر

Admin @ www.hibuddiez.com

ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو ۔۔۔ بی۔ ون کالنگ ۔ کے۔ ون اوور" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ۔۔۔ کے۔ ون اٹنڈنگ ۔ مگر بی۔ ون کون ہے شناخت کراؤ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"کے۔ ایف زیرو ون اوور" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ یس۔ یس پی۔ ون۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ میں کے۔ ون بول رہا ہوں۔ ہم تو بڑے دنوں سے آپ کی کال کے منتظر تھے اوور" ۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ہم ایک فوجی ہیلی کاپٹر میں جوہنبرگ آ رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ کچھ مہمان بھی ہیں۔ کوئی ایسا اڈہ بتاؤ جہاں ہم اطمینان سے بیٹھ کر کم از کم اپنے مہمانوں کو کھانا وغیرہ تو کھلا سکیں بے چارے بھلے کب سے ہمارے ساتھ بھوکے پیٹ پھر رہے ہیں اوور" عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کس طرف سے جوہنبرگ آ رہے ہیں۔ سمت بتائیں اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"بوٹسوانا ہمارے عقب میں ہے اوور" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آپ ایسا کریں کہ جوہنبرگ سے [illegible] ہائی وے پر ٹرانسمیٹر ٹاور آتا ہے۔ آپ اس ٹاور سے شمال کی طرف مڑ جائیں۔ تقریباً دس کلومیٹر آگے کھیتوں کے سلسلے کے درمیان آپ کو ایک پیلے رنگ کی عمارت نظر آئے گی۔ یہ ایک پرانا سا زرعی فارم ہے۔ آپ وہاں اتر جائیں۔ وہاں آپ کے لئے اور آپ کے مہمانوں کے لئے کھانے کا مکمل انتظام موجود ہو گا۔ کوڈ یہی رہے گا۔ بے فکر ہو کر وہاں چلے جائیں اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"لو بھئی ٹائیگر۔ تم خواہ مخواہ زرعی فارم تلاش کرتے پھرتے۔ میں نے تمہاری مشکل آسان کرا دی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"کے۔ ون یقیناً یہاں کوابو کا ایجنٹ ہو گا" ۔۔۔ کرنل ڈینٹسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے تم تو واقعی سمجھ دار آدمی ہو۔ میرے پیر و مرشد کرنل فریدی کی طرح۔ فوراً ساری بات سمجھ جاتے ہو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ڈینٹسن نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس وقت اس کے چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی طاری تھی۔

ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد دور

Admin @ www.hibuddiez.com

سے انہیں ہائی رینج ٹرانسمیٹر کا انتہائی بلند و بالا ٹاور نظر آ
گیا۔ ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر ٹاور کے قریب جانے سے پہلے ہی ہیلی کاپٹر
کا رخ شمال کی طرف بڑھا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ہیلی کاپٹر کی بلندی بھی کافی کم کر دی۔ تاکہ ہیلی کاپٹر کسی فوجی اڈے
کے راڈار پر نظر نہ آ جائے۔ اور عمران نے اسے بلندی کم کرتے
دیکھ کر مسکرا کر اس طرح سر ہلا دیا جیسے اسے ٹائیگر کی دور اندیشی
پسند آئی ہو۔ چند لمحوں بعد ہی انہیں دور تک پھیلے ہوئے
کھیتوں کے درمیان پیلے رنگ کا زرعی فارم نظر آ گیا۔ ٹائیگر
نے ہیلی کاپٹر فارم سے ذرا پہلے کھیتوں کے ایک سرے پر
اتار دیا۔

"چلو بھئی نیچے آ جاؤ۔ تاکہ واقعی کھانا وغیرہ کھایا جا سکے"۔۔۔
عمران نے مڑ کر کرنل ونیٹن سے کہا۔ اور پھر اچھل کر ہیلی کاپٹر
سے نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر بھی دوسری طرف سے نیچے اتر آیا۔

"تم انہیں اتار دو میں زرعی فارم والوں سے کھانے کا مینو
معلوم کر لوں ایسا نہ ہو کہ مینڈکوں کے سری پائے پکائے بیٹھے
ہوں"۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر تیزی
سے فارم کے بڑے سے گیٹ کی طرف بڑھ گیا جو بند تھا۔
ایک سائیڈ پر کال بیل کا بٹن موجود تھا۔ عمران ابھی ہاتھ اٹھا کر
کال بیل کا بٹن پریس کرنا ہی چاہتا تھا کہ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی
کھلی اور ایک لمبا تڑنگا سیاہ فام باہر نکل آیا۔ اس کے جسم
پر عام سا لباس تھا۔ البتہ اس کے ہاتھوں میں ایک مشین گن
ضرور پکڑی ہوئی تھی۔

"کے۔ ون کو جانتے ہو مسٹر"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"اوہ یس۔۔۔ تم کون ہو"۔۔۔ اس سیاہ فام نے چونک
کر غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے اس کی توجہ
عمران سے زیادہ ہیلی کاپٹر سے اترنے والے افراد کی طرف تھی۔

"بی۔ ون"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"بی۔ ون کوڈ شناخت کراؤ"۔۔۔ نوجوان نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔ اور عمران نے کے ایف۔ زیرو ون والا کوڈ دوہرا دیا۔

"اوہ یس۔۔۔ ہمیں مکمل ہدایات مل چکی ہیں۔ میرا نام جوکو ہے۔
آپ سب اندر آ جائیں"۔۔۔ سیاہ فام نے اس بار مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔

"لیکن یہ ہیلی کاپٹر"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کی فکر مت کریں۔ یہ غائب ہو جائے گا۔ آپ اندر
آئیں"۔۔۔ جوکو نے کہا۔ اور عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو
اندر آنے کے لئے کہا۔ اور پھر پھاٹک کی اس چھوٹی کھڑکی سے
اندر داخل ہو گیا۔ عمارت کے وسیع برآمدے میں جوکو کی طرح
چھ سیاہ فام کھڑے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں
تھیں۔ عمران اندر داخل ہو کر پھاٹک کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔
اور پھر جب کرنل ونیٹن ٹریسا کے ساتھ اس کے ساتھی بھی
اندر آ گئے تو وہ ان سب کے ساتھ چلتا ہوا عمارت کی طرف

Admin @ www.hibuddiez.com

بڑھنے لگا۔ جوکو بھی تیز تیز قدم اٹھاتا عقب سے ان کے ساتھ آملا۔ برآمدے میں پہنچ کر وہ انہیں ایک راہداری سے گزار کر ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا۔ وہ مسلح سیاہ فام بھی اس کے ساتھ ہی اندر آ گئے تھے۔ یہاں لکڑی کی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔

"تشریف رکھیں"۔۔۔ جوکو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی بیٹھ گئے۔ جب کہ کرنل ونیڈن اور ٹریسیا بھی بیٹھنے کے لئے آگے بڑھے تو ایک سیاہ فام نے انہیں روک دیا۔

"آپ ساتھ نہیں بیٹھ سکتے۔ ادھر دیوار کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ آپ دونوں قیدی ہیں"۔۔۔ سیاہ فام نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران منہ کھولتا۔ وہ سیاہ فام کرنل ونیڈن کو بازو سے پکڑ کر دیوار کے قریب لے گیا۔ ٹریسیا از خود ساتھ چلی گئی تھی۔

"سنو۔ ہم یہاں بیٹھنے نہیں آئے۔ پہلے اس فوجی ہیلی کاپٹر کا کہیں بندوبست کر دو تاکہ اس کے ذریعے ہمیں ٹریس نہ کیا جا سکے۔ اور پھر میک اپ باکس وغیرہ مہیا کرو"۔۔۔ عمران نے جوکو سے مخاطب ہو کر کہا جو کرنل ونیڈن کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے اب بیرونی دروازے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

"یس سر۔۔۔ ابھی سب بندوبست ہو جاتا ہے"۔۔۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے

لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اور جس حصے میں عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس حصے کے چاروں طرف شفاف اور موٹے شیشوں کی دیواریں ایک جھٹکے میں فرش سے نکل کر چھت کے اندر غائب ہو گئیں۔

"ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ تو تم سمجھ رہے تھے کہ ہم کوابو کے آدمی ہیں"۔۔۔ اسی لمحے دروازے کے ساتھ کھڑے جوکو نے بڑے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

عمران اور اس کے ساتھی دیواریں نمودار ہوتے ہی بے اختیارانہ انداز میں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔ اس کا ذہن زلزلے کی زد میں آ گیا تھا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس فریکونسی پر بات چیت لیک آؤٹ بھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ فریکونسی تو کوابو کے چیف سام نکوما نے خود اسے ٹرانسمیٹر پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ذریعے ہونے والی بات چیت میں بطور ایکسٹو بتائی تھی۔ اور یہ فریکونسی جوہنبرگ میں کوابو کے ہیڈ کوارٹر کی مخصوص فریکونسی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اس کے ساتھ دھوکہ ہو گیا تھا۔

"تم۔۔۔ تم کون ہو"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے انتہائی حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم ڈوگو فائٹرز کے آدمی ہیں کرنل ونیڈن"۔۔۔ جوکو نے سر گھماتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور پھر اس نے ایک سیاہ فام کو اشارہ کیا تو سیاہ فام تیزی سے چلتا ہوا کرنل ونیڈن کی

Admin @ www.hibuddiez.com

پشت پر آیا اور اس نے کلپ ہتھکڑی کا بٹن پریس کر کے ہتھکڑی کھول دی۔ کرنل ونیڈن اور ٹریسیا دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے آثار ابھی تک موجود تھے۔ یہاں جو کچھ ہوا تھا اس کی توقع تو ان کے ذہن کے کسی بعید ترین گوشے میں بھی موجود نہ تھی۔

"کیا تم سیاہ فام ہو"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے ہتھکڑی ہٹتے ہی دونوں کلائیاں ملتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ ہم سیاہ فام نہیں ہیں۔ اور میرا نام جوکو نہیں بلکہ ریچرڈ ہے"۔۔۔ جوکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن کے اندر چٹکی بھری اور دوسرے لمحے اس کی گردن سے لے کر سر کے اوپر تک ایک جھلی سی اترتی گئی۔ اس کے ساتھیوں نے بھی ایسی ہی جھلیاں اتار دیں۔ اور اس کے بعد انہوں نے بازو اور ہاتھوں پر چڑھی ہوئی جھلیاں بھی اتار کر ایک طرف پھینک دیں اب وہ واقعی سفید فام تھے۔

"لیکن یہ تو شاید کوابو کا اڈہ تھا"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں بھی اس اڈے کے بارے میں معلوم نہ تھا۔ لیکن ڈوگو فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر میں موجود انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نے نہ صرف ہیلی کاپٹر سے ہونے والی کال کیچ کر لی بلکہ اس کا محل وقوع بھی چیک کر لیا۔ اس کے بعد اسے۔ وی سپیشل مشین کے ذریعے ہیڈ کوارٹر نے ٹرانسمیٹر آف ہونے کے باوجود آپ

سب کی گفتگو بھی سن لی۔ اس طرح ساری بات سامنے آ گئی پھر ہم فوری طور پر حرکت میں آ گئے۔ اور آپ کے آنے سے آدھا گھنٹہ پہلے ہم نے یہاں ریڈ کیا۔ یہاں آٹھ سیاہ فام موجود تھے۔ انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ ان کے انچارج نے بے پناہ تشدد کے سامنے سب کچھ اگل دیا۔ یہاں کا مکمل نظام۔ لفٹ۔ کوابو کا ہیڈ کوارٹر سب کچھ۔ چنانچہ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں تہہ خانے میں پڑی ہیں۔ ہم کو گریٹ چیف نے چونکہ اسی میک اپ میں بھیجا تھا کہ یہ آدمی شبہ نہ کر سکے۔ اس لئے ہم سیاہ فام بنے ہوئے ہیں۔ اس کال سے ہمیں دو فائدے ہوئے ہیں۔ ادھر یہ اڈہ ٹریس ہو گیا۔ اور یہ ایجنٹ ہتھے چڑھ گئے ہیں اور ادھر گریٹ چیف نے کوابو کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے اسے تہس نہس کر دیا ہے اور یقیناً وہاں سے پورے ساؤتھ افریقہ اور نمیبیا میں موجود ان کے اڈوں کی تفصیلات بھی مل جائیں گی۔ اس طرح کوابو تنظیم کا ان دونوں علاقوں میں مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو سمجھ لو کہ اب نمیبیا کو دنیا کی کوئی طاقت ساؤتھ افریقہ کے پنجے سے آزادی نہ دلا سکے گی۔ جب کوابو کے اڈے ہی ختم ہو جائیں گے تو اکیلا ان کا چیف سام نکوما کیا کرے گا"۔۔۔ ریچرڈ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی باتونی لگتا تھا۔ اس لئے کرنل ونیڈن کے پوچھنے پر اس نے پوری تفصیلات بتانی شروع کر دی تھیں۔

"گڈ شو۔۔۔ مجھے تصور تک نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے بہرحال اب ان کا کیا کرنا ہے۔ یہ دیواریں ہٹاؤ تاکہ انہیں گولیوں سے اڑایا

Admin @ www.hibuddiez.com

جا سکے۔ یہ انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں اور شکر کرو کہ انہیں تم پر شک نہیں پڑا۔ اگر ذرا سا بھی شک پڑ جاتا تو پھر یہ لوگ یہاں قیامت برپا کر دیتے"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب دوبارہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"نہیں کرنل۔۔۔ دیواریں ہٹائے بغیر بھی ان پر گولیوں کی بارش کی جا سکتی ہے۔ کوابو نے یہ سارا انتظام اپنے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے بنایا تھا آج یہ ہمارے کام آ رہا ہے۔ دیکھو اب یہ لوگ کس طرح ان شیشے کی دیواروں کے اندر رہتے ہیں"۔۔۔ رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے سوئچ بورڈ کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو سوئچ بورڈ پورے کا پورا ایک طرف ہٹ گیا اور اندر دیوار سے ایک ٹریگر نما لوہے کا حلقہ باہر ابھر آیا۔

"اس سوئچ بورڈ کے ہٹتے ہی چھت پر سے ریوالونگ مشین گن کا منہ باہر کو نکل آیا تھا۔ اور اب میں جیسے ہی اس ٹریگر کو کھینچوں گا مشین گن نے گھومتے ہوئے اس پورے حصے میں گولیوں کی بارش کر دینی ہے۔ دیکھو"۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔

چونکہ ان کی آوازیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے کانوں میں باقاعدہ پہنچ رہی تھیں۔ اس لئے جیسے ہی رچرڈ نے سوئچ بورڈ ہٹایا عمران نے دیکھا کہ واقعی چھت کے درمیان سے مشین گن کی نال کا دہانہ ذرا سا باہر کو نکل آیا تھا۔ چونکہ کرنل ونیٹن اور ٹریسیا کے ساتھ ساتھ باقی لوگوں کی توجہ بھی رچرڈ کی طرف تھی۔ اس لئے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے

کہ رچرڈ کا ہاتھ دیوار سے نکلے ہوئے لوہے کے حلقے تک پہنچتا عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے پے در پے دھماکے ہوئے اور چھت سے نکلا ہوا مشین گن کا دہانہ گولیاں لگنے سے بری طرح توڑ مڑ کر بند ہو گیا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہوا"۔۔۔ رچرڈ نے دھماکوں کی آواز سنتے ہی بری طرح چونک کر عمران کی طرف مڑ کر دیکھا۔ اور پھر عمران کے ہاتھ میں مشین پسٹل اور چھت پر موجود دہانے کو مڑا تڑا دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔

"تم نے خواہ مخواہ کمنٹری شروع کر دی تھی۔ جب تمہیں معلوم تھا کہ تمہاری آواز ان کے کانوں تک پہنچ رہی ہے تو بغیر بتائے تم نے مشین گن آن کر دینی تھی۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ آواز شیشے کی ان دیواروں کو کراس نہیں کر رہی"۔۔۔ کرنل ونیٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں بھی یہی سمجھا تھا کہ آواز نہیں جا سکتی۔ مجھے بھی اس بارے میں معلوم نہ تھا۔ بہرحال اب بھی یہ بچ کر نہیں جا سکتے"۔ رچرڈ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اور اس نے ایک جھٹکے سے سوئچ بورڈ کو واپس اس جگہ کیا اور پھر پینل کے یکے بعد دیگرے دو بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے شیشے کی دیواروں کے اندرونی حصے میں ہلکے بھورے رنگ کا دھواں چھت سے نکل کر پھیلتا گیا۔ اور چند لمحوں میں عمران اور اس کے ساتھی اس دھوئیں میں مکمل طور پر غائب ہو گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ انتہائی تیز اثر والی زہریلی گیس ہے۔ یہ چند منٹوں میں ہلاک ہو جائیں گے"۔۔۔ ریچرڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر دوسرے دو بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔ کھورے رنگ کا دھواں تیزی سے غائب ہوتا گیا۔ اور پھر یہ دیکھ کر ریچرڈ کے چہرے پر مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔۔۔ کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر پڑے تھے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے ضرر رساں کیڑے مردہ ہو کر زمین پر پڑے ہوتے ہیں۔

"ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ دیکھا یہ کیسے موت سے بچ سکتے تھے"۔۔۔ ریچرڈ نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ اور دیواریں ہٹانے والے بٹن کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے یک لخت چیخ کر کہا اور تیز تیز قدم بڑھاتا ریچرڈ کے قریب جا کھڑا ہوا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔

"کیوں۔ یہ تو مر چکے ہیں"۔۔۔ ریچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اتنی آسانی سے مرنے والے لوگ نہیں ہیں۔ خاص طور پر یہ علی عمران۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ مشین گنوں کا رخ اس طرف کر لیں پھر جیسے ہی دیواریں ہٹیں وہ ان پر فائر کھول دیں۔ تاکہ ان کی موت مکمل طور پر یقینی ہو سکے"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔ جیسا کرنل ونیڈن کہہ رہے ہیں ویسے ہی کرو۔ کرنل ونیڈن اب لاشوں سے بھی ڈرنے لگے ہیں"۔۔۔ ریچرڈ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور کمرے میں موجود ایک سائیڈ پر کھڑے چھ سیاہ فاموں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں کا رخ فرش پر مردہ پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔

"اب اجازت ہے۔ اب ہٹا دوں دیواریں۔ ویسے آپ کو اگر اب بھی ڈر لگ رہا ہو تو پھر آپ کو اجازت ہے کہ آپ کمرے سے باہر بھی جا سکتے ہیں"۔۔۔ ریچرڈ نے ایک بار پھر بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور سنو۔ مجھ پر طنز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا نام کرنل ونیڈن ہے۔ میں تمہارے چیف سے تمہاری ضرور شکایت کروں گا"۔۔۔ کرنل ونیڈن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"اوہ۔۔۔ آئی۔ ایم سوری کرنل"۔۔۔ ریچرڈ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیواریں اٹھانے والا بٹن دبا دیا۔ تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی دیواریں چھت سے واپس فرش کے اندر غائب ہو گئیں۔ اور اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں سے پورا کمرہ گونج اٹھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

پیراشوٹ کی چھتری فائرنگ سے پھٹنے کے بعد صفدر کا جسم گولی کی سی رفتار سے نیچے گرتا چلا جارہا تھا۔ اور اُسے اپنی موت اب یقینی نظر آنے لگ گئی تھی۔ ہوا کا دباؤ اس قدر تیز تھا کہ اس کے حواس لمحہ بہ لمحہ اس کا ساتھ چھوڑتے جارہے تھے لیکن صفدر کو یہی سبق سکھایا گیا تھا کہ زندگی کے آخری لمحے تک جدوجہد کی جائے۔ چنانچہ اس نے شعوری طور پر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کا جسم اس قدر تیز رفتاری سے نیچے گر رہا تھا کہ باوجود اپنی انتہائی کوشش کے وہ اپنے آپ کو سنبھالنے میں کامیاب نہ ہو رہا تھا۔ ہوا کے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے اس کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئی تھیں۔ اور اس دباؤ کی وجہ سے وہ کوشش کے باوجود آنکھیں نہ کھول پا رہا تھا لیکن اس نے اپنی پوری قوت ارادی کو استعمال کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کو کسی حد تک کھولا۔ اس وقت چونکہ اس کا سر نیچے اور جسم اوپر والی پوزیشن میں تھا۔ کیونکہ نیچے گرتے وقت وہ مسلسل قلابازیاں کھا رہا تھا اور پیراشوٹ کی رسیاں قلابازیاں کھانے کی وجہ سے اس کے جسم سے لپٹ جاتیں اور پھر کھل جاتیں تھیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کیونکہ نیچے اُسے درخت دھبوں کی صورت میں نظر آ گئے تھے۔ پھر دھبے انتہائی تیزی سے بڑے ہوتے جا رہے تھے۔ اور صفدر کی رہی سہی امید بھی ختم ہو گئی۔ پہلے اُسے امید تھی کہ شاید وہ کسی پانی کے گہرے جوہڑ وغیرہ میں گر جائے۔ اس طرح شاید اس کی زندگی بچ جانے کا کوئی امکان پیدا ہو جائے۔ لیکن اب ظاہر ہے نیچے گھنا جنگل دیکھ کر اس کی یہ رہی سہی امید بھی ختم ہو گئی تھی۔ اس رفتار سے جب اس کا جسم کسی درخت سے ٹکرائے گا تو اس کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہے گی۔ لیکن اب وہ کیا کر سکتا تھا۔ اس جگہ ہوا کا دباؤ اور رفتار ایسی تھی کہ باوجود کوشش کے وہ اپنے آپ کو سنبھالنے میں کامیاب نہ ہو رہا تھا اور پھر اس نے خود ہی آنکھیں بند کر لیں اور اس کی زبان پر بے اختیار کلمے کا ورد شروع ہو گیا۔ کیونکہ اس کا جسم درخت کے عین اوپر اور بالکل نزدیک پہنچ چکا تھا اور کسی بھی لمحے اس کے جسم کے پرخچے اڑ سکتے تھے اور پھر اس کے جسم پر شدید گڑ کے احساسات ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے پیدا ہوئے۔ لیکن اس کے بعد اس کے جسم کو ایک خوفناک جھٹکا لگا اور اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی تمام ہڈیاں

Admin @ www.hibuddiez.com

اس خوف ناک جھٹکے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گی، لیکن یہ لمحہ بھی گزر گیا اور اُسے یک لخت احساس ہوا کہ اس خوفناک جھٹکے کے بعد اس کا جسم ایک جگہ پر تیزی سے لہرا رہا ہے لیکن اب وہ نیچے نہ گر رہا تھا البتہ اس کے کاندھوں کے نیچے اور پیٹ والی جگہ پر درد کی خوف ناک لہریں مسلسل دوڑ رہی تھیں لیکن وہ مرا نہ تھا۔ اس کے احساسات زندہ تھے۔ اس نے جلدی سے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے اس کا دل اللہ تعالےٰ کی بے پایاں رحمت پر تشکرانہ جذبات سے لبریز ہو گیا۔ اس نے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں دیکھ لیا تھا کہ پیراشوٹ کی چھتری درخت کی مضبوط شاخ میں الجھی ہوئی تھی اور وہ اس کی رسیوں کے ساتھ لٹکا ہوا درخت کے درمیان ہوا میں جھول رہا تھا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ موجود شاخ کو پکڑ کر وہ ایک جھٹکے سے اس پر چڑھ گیا۔

اور پھر اس نے وہاں اپنے پیر جما کر پیراشوٹ کو تیزی سے کھولنا شروع کر دیا۔ زندگی بچ جانے کی خوشی میں جسم میں موجود درد کی شدید لہریں بھی اب اسے کوئی تکلیف نہ دے رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ پیراشوٹ سے اپنے آپ کو آزاد کرا چکا تھا۔ اور پھر وہ درخت کی شاخوں کو پکڑ کر تیزی سے نیچے گھاس پر اتر آیا۔ چند لمحوں تک لمبے لمبے سانس لے کر اس نے اپنے آپ کو پوری طرح سنبھالا اور پھر اُسے جولیا اور تنویر کا خیال آیا۔ تو وہ تڑپ کر آگے بڑھنے لگا۔ اس نے جس سمت میں ان دونوں کو گرتے ہوئے دیکھا تھا وہ سمت شمال کی طرف تھی۔ اور چونکہ

اس وقت اس کا منہ اُسی طرف تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ یہ جنگل خاصا گھنا تھا۔ لیکن صفدر نے دیکھا کہ سارا جنگل عمارتی لکڑی کا تھا اور اسے باقاعدہ منصوبہ بندی سے اگایا گیا تھا۔ اس لئے باوجود گھنا ہونے کے درختوں کے درمیان کافی فاصلہ موجود تھا۔ البتہ درخت خاصے مضبوط اور بلند و بالا تھے۔ صفدر تیزی سے جھاڑیوں کے درمیان دوڑتا ہوا آگے بڑھتا گیا اور پھر اچانک انسانی آوازیں سن کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہ آوازیں ایسی تھیں جیسے بہت سے افراد نہ صرف بھاگ دوڑ کر رہے ہوں بلکہ ایک دوسرے سے تیز تیز باتیں بھی کر رہے ہوں۔ آوازیں کچھ فاصلے سے آ رہی تھیں۔ اس لئے صفدر اب محتاط ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے جنگل کے اندر بنے ہوئے لکڑی کے بہت سے کیبنز ایک قطار میں کھڑے دیکھے۔ ان میں سے ایک کیبن کے باہر دس بارہ سیاہ فام کھڑے ہوئے تھے۔ جبکہ فوجی وردی میں ملبوس دو سفید فام کیبن کے اندر سے نکل رہے تھے۔ ابھی صفدر انہیں دیکھ ہی رہا تھا کہ یک لخت دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور پھر صفدر کے ساتھ ساتھ کیبن کے سامنے کھڑے سیاہ فام اور دروازے میں موجود سفید فام بھی چونک کر ادھر ہی دیکھنے لگے اور صفدر یہ دیکھ کر بُری طرح چونک پڑا کہ ایک سیاہ فام اپنے کاندھے پر تنویر کو لادے تیزی سے اس کیبن کی طرف دوڑا آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ چار اور سیاہ فام بھی موجود تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ ایک درخت کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس کے سر میں چوٹ لگی ہے۔ بے ہوش ہے" ۔۔۔ تنویر کو لے آنے والے سیاہ فاموں نے قریب آ کر سفید فاموں سے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو ایشیائی ہے۔ جب کہ وہ لڑکی سوئس تھی۔ ٹھیک ہے اندر لے جاؤ اسے" ۔۔۔ ایک سفید فام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور صفدر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا پہلے ہی ان کے ہاتھ لگ چکی ہے۔ اب یہ اسے معلوم نہ تھا کہ جولیا کس پوزیشن میں ہے۔ زندہ ہے یا مردہ۔ سیاہ فام جس نے تنویر کو اٹھایا ہوا تھا اس کیبن کے اندر داخل ہو گیا۔ جس کے دروازے سے دو سفید فام باہر نکلے تھے۔ ایک سفید فام نے باقی سیاہ فاموں کو واپس جانے کا حکم دیا۔ اور سارے سیاہ فام تیزی سے دوڑتے ہوئے ادھر ادھر بکھر گئے۔ چونکہ ان میں سے کوئی اس طرف نہ آیا تھا جدھر درخت کے پیچھے صفدر کھڑا تھا۔ اس لئے صفدر خاموشی سے اس درخت کے موٹے تنے کی اوٹ میں کھڑا رہا۔ دونوں سفید فام بھی اسی کیبن کے اندر چلے گئے تھے۔ جب سارے سیاہ فام جنگل کے اندر غائب ہو گئے تو صفدر احتیاط سے آگے بڑھا اور پھر اس کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے آوازیں سنائی نہ دے رہی تھیں۔ لیکن بہرحال یہ

کیبن باقی تمام کیبنز سے نسبتاً دوگنا بڑا تھا۔ باقی کیبنوں کے دروازے بند تھے۔ صفدر ایک کیبن کے درمیانی راستے سے گزر کر کیبنوں کی عقبی سمت میں آ گیا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کسی بھی لمحے کوئی آدمی کیبن کے کھلے دروازے سے باہر آ سکتا ہے اور وہ چونکہ کھلی جگہ پر تھا۔ اس لئے وہ فوری طور پر چیک ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ کیبنز کے عقبی حصے کی طرف آ گیا۔ اور پھر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ کیونکہ اس بڑے کیبن کے عقبی طرف ایک بڑی کھڑکی موجود تھی جو کھلی ہوئی تھی۔ صفدر تیزی سے اس کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ کھڑکی میں لوہے کی جالی لگی ہوئی تھی۔ لیکن اندر سے پٹ کھلے ہوئے تھے اور کیبن میں جلنے والی روشنی کھڑکی سے نکل کر سامنے والے حصے کو منور کئے ہوئے تھی۔ اس کھڑکی کے قریب جا کر کیبن کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اندر سے آنے والی آوازیں اسے صاف طور پر سنائی دے رہی تھیں۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں پیٹر" ۔۔۔ ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"معلوم نہیں۔ اب انہیں ہوش آئے تو پتہ چلے کہ یہ پیراشوٹ سے کہاں سے کودے ہیں ویسے مجھے رپورٹ ملی ہے کہ چھاؤنی سے جنگی جہازوں کا سکواڈرن جنگل سے کافی دور گھومتا رہا ہے" ایک اور آواز سنائی دی۔

"ہوش تو انہیں آدھے گھنٹے میں آ جائے گا۔ یہ سوئس عورت تو پانی میں گرنے کی وجہ سے مکمل طور پر بچ گئی ہے۔ صرف بے ہوش

Admin @ www.hibuddiez.com

ہے۔ جب کہ اس پاکیشیائی مرد کے سر پہ چوٹ لگی ہے۔ لیکن میں نے چیک کر لیا ہے یہ خطرناک نہیں ہے۔ اور اسے ہوش آجائے گا"۔۔۔۔ وہی بھاری آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر ٹام۔ آپ ان کا خیال رکھیں میں جا کر چھاؤنی کال کرتا ہوں۔ مجھے شک پڑ رہا ہے کہ یہ لوگ چھاؤنی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ بہرحال کنفرمیشن ضروری ہے"۔۔۔۔ ہیٹر نے کہا اور پھر کیبن میں خاموشی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد لکڑی کے فرش پہ قدموں کی آواز ابھری۔ جو مخالف سمت میں جا رہی تھی۔ صفدر تیزی سے واپس کیبن کے کنارے کی طرف کھسک گیا اُسے معلوم تھا کہ ہیٹر نے اگر چھاؤنی سے بات کر لی تو انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینے کا حکم دے دیا جائے گا۔ کیونکہ اب تک لازماً انہیں کمانڈر لارل کی لاش بھی مل چکی ہوگی۔ اگر یہ جنگی جہاز نہ آجاتے تو صفدر کا پروگرام یہی تھا کہ وہ پہلی کا ہیٹر کو براہِ راست ڈوگو فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر والے صحرا کے قریب اتارتا اور پھر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا مشن مکمل کرتا۔ کیونکہ ان کا اصل مشن یہی تھا۔ وہ چھاؤنی میں گئے بھی اسی ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں تھے۔ اور وہاں کوابو کے ایجنٹ راکو نے انہیں اس ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات بتائی تھیں۔ کیبن کے کنارے پہ پہنچ کر صفدر کیبن سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا اور پھر اُسے فوجی بوٹوں کی بھاری آواز درمیانی حصے کو کراس کرتی ہوئی سنائی دی جب یہ آواز آگے بڑھ گئی تو صفدر تیزی سے درمیانی حصے کو کراس کرتا ہوا کیبن کے دوسرے کنارے سے جا لگا اور پھر اس نے سر باہر نکال کر پہلے باہر جھانکا۔ تو اُسے ایک سفید فام فوجی تیز تیز قدم اٹھاتا قطار کے آخری کیبن کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔

صفدر نے احتیاط سے اس کا جائزہ لینا شروع کر دیا وہ بار بار دوسری سائیڈ پر بھی دیکھ لیتا لیکن ادھر کوئی موجود نہ تھا۔ اور پھر اس نے اس سفید فام فوجی کو آخری کیبن کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے دیکھا۔ دروازہ بند نہ کیا گیا تھا شاید انہیں یہاں کسی خطرے کا ایک فیصد بھی تصور نہ تھا۔ جب یہ فوجی اندر داخل ہو گیا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس کیبن اور اس سے پہلے کیبن کے درمیانی رخنے میں جا کر چھپ گیا۔ اُسی لمحے اُسے کیبن کے اندر سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔ اب کیبن سے روشنی بھی نکلنے لگی تھی۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ ہیٹر کالنگ فرام الیف پوائنٹ ٹو اوور"۔۔۔۔ کیبن کے اندر سے ہیٹر کی آواز سنائی دی اور صفدر سمجھ گیا کہ یہی سفید فام ہی ہیٹر ہے اور شاید یہاں کا انچارج بھی یہی ہے۔

"یس۔۔۔۔ ایئر چیف راشکل اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور صفدر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ وہ یہ آواز بخوبی پہچانتا تھا۔

"سر۔۔۔۔ میں الیف پوائنٹ ٹو کا انچارج ہیٹر بول رہا ہوں۔ ایک سوئس عورت اور ایک پاکیشیائی مرد پیراشوٹوں کی مدد سے

Admin @ www.hibuddiez.com

پوائنٹ میں اترے ہیں۔ عورت تو مصنوعی جوہڑ میں گری ہے جب کہ مرد ایک درخت سے اٹک گیا تھا۔ لیکن اس کے سر پر چوٹ لگی تھی۔ اب دونوں یہاں پوائنٹ کے ایمرجنسی ہسپتال میں ہیں میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ یہ لوگ کہیں چھاؤنی سے تو نہیں آئے اوور" ـــــ پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ لوگ پوائنٹ ٹو پر جا گرے ہیں۔ ہم انہیں وسطی صحرا میں تلاش کرتے رہے ہیں۔ سنو۔ یہ تین افراد تھے دو پاکیشیائی مرد اور ایک سوئس عورت۔ انہوں نے کمانڈر لارل کو اغوا کیا اور یہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر چھاؤنی سے باہر نکل رہے تھے کہ ہمیں جنرل بارڈ کی طرف سے اطلاع ملی ہم نے انہیں گھیر لیا لیکن کمانڈر لارل کو شاید انہوں نے چلتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے نیچے پھینک دیا تھا کیونکہ ان کی مسخ شدہ لاش وسطی صحرا کے ایک حصے سے مل گئی ہے۔ یہ تینوں پیراشوٹوں کی مدد سے ہیلی کاپٹر سے اتر گئے۔ لیکن فائرنگ سے ان کے پیراشوٹ پھٹ گئے۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ وسطی صحرا میں کہیں گرے ہوں گے۔ بہرحال تم ایسا کرو کہ فوراً ان دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دو۔ اور تیسرے کو بھی تلاش کر کے ہلاک کر دو یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اگر انہیں ذرا بھی موقع مل گیا تو یہ پوائنٹ پر قابض ہو جائیں گے۔ اس لئے کوئی وقفہ دیئے بغیر انہیں ہلاک کر دو۔ میں ڈی ہیڈ کوارٹر سے بات کرتا ہوں وہ تمہارے پوائنٹ کے قریب ہیں وہ ان کی لاشیں لے جائیں گے اٹ از مائی آرڈر۔

اوور" ـــــ دوسری طرف سے ایئر چیف راشکل نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ حکم کی تعمیل ہو گی سر اوور" ـــــ پیٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور صفدر اس لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ پیٹر بہت چھوٹے درجے کا افسر ہے۔

"فوراً تعمیل کرو۔ بغیر کوئی وقت ضائع کئے۔ اور سنو وہاں پوائنٹ پر تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں اوور" ـــــ ایئر چیف نے پوچھا۔

"سر۔ ہم چار سفید فام ہیں باقی سیاہ فام ہیں کام کے لئے۔ ہم میں سے دو ڈاکٹر ہیں۔ میں انچارج ہوں اور انتظامی طور پر میرا نائب تھامسن ہے اوور" ـــــ پیٹر نے جواب دیا۔

"او کے ـــــ ٹھیک ہے۔ کافی آدمی ہیں۔ ان دونوں کو ہلاک کر کے فوراً تیسرے کو تلاش کرو اور ہلاک کر دو۔ اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔ صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کیبن میں داخل ہو گیا۔ پیٹر شاید ٹرانسمیٹر آف کر رہا تھا اس لئے اس کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی۔ صفدر کے اندر داخل ہونے کی آواز سن کر وہ تیزی سے مڑا ہی تھا کہ صفدر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پیٹر چیختا ہوا اچھل کر کیبن کی دیوار سے ٹکرایا اور نیچے فرش پر جا گرا۔ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے بڑھ کر اس کی گردن پر اپنا بوٹ رکھ دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران سے صفدر نے راز اگلوانے کا یہ مخصوص طریقہ سیکھ لیا تھا کیونکہ اس طرح زیادہ جدوجہد نہ کرنی پڑتی تھی۔ گردن کی شہ رگ اور اس کی سائیڈ پر موجود اعصاب کی مین رگ پر بیک وقت دباؤ ڈالنے سے آدمی کا جسم اعصابی طور پر یک لخت مفلوج ہو جاتا تھا۔ صرف اس کا ذہن اور زبان چل سکتی تھی۔ اور شہ رگ پر دباؤ کی وجہ سے اس کی حالت انتہائی تیزی سے خراب ہوتی چلی جاتی تھی۔ وہ ایک لحاظ سے جانکنی کے اذیت ناک دور میں داخل ہو جاتا تھا۔ صفدر نے مخصوص انداز میں اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے ذرا سا گھمایا تو پیٹر کا پھڑکتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔ اور صفدر کی ٹانگ پر ضرب لگانے کے لئے اس نے دونوں بازو اٹھائے ہوئے تھے۔ وہ بھی ٹانگ تک پہنچنے سے پہلے دھڑام سے نیچے گر گئے۔ اس کے حلق سے خرخراہٹ سی نکلنے لگی۔ آنکھیں یک لخت باہر کو ابل آئیں اور چہرہ اس طرح مسخ ہو گیا کہ اس کی شکل بھی نہ پہچانی جا رہی تھی۔

صفدر نے لات کو ذرا پیچھے کی طرف کیا تو پیٹر کا تیزی سے مسخ ہوتا چہرہ نارمل ہونے لگ گیا لیکن صفدر کے بوٹ کی بہرحال اعصابی رگ پر ہی تھی اس لئے پیٹر کا صرف سانس بحال ہوا تھا۔ اعصابی طور پر وہ ویسے ہی مفلوج تھا۔

"سنو۔ مجھے میک اپ باکس چاہئے۔ مکمل کٹ یہاں موجود ہے تو بتا دو ورنہ" ——— صفدر نے غراتے ہوئے ٹانگ کو دبانا شروع کر دیا۔ آگے کیا۔

"مم ——— مم ——— مم ——— موجود ہے۔ یہاں اس کیبن میں" پیٹر کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز سنائی دی اور اسی لمحے صفدر کو بھی سامنے کیبن کی دیوار کے ساتھ موجود الماری میں موجود ایک بڑا میک اپ باکس نظر آ گیا۔ باکس نظر آتے ہی صفدر نے اپنی ٹانگ پر یک لخت جھٹکے سے دباؤ ڈالا اور ساتھ ہی ٹانگ کو پوری قوت سے گھما دیا۔ پیٹر کا جسم ایک لمحے کے لئے بہت تیزی سے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی باہر کو ابلی ہوئی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ صفدر نے جلدی سے پیر ہٹایا اور پھر دوڑ کر اس نے سب سے پہلے کیبن کا دروازہ اندر سے بند کیا۔ اس کیبن کی عقبی کھڑکی پہلے ہی بند تھی۔ دروازہ بند کر کے صفدر اس الماری کی طرف بڑھا۔ اور اس نے وہ بڑا سا میک اپ باکس اٹھا لیا۔ میک اپ باکس خاصا جدید تھا۔ سنجانے یہاں اسے کس مقصد کے لئے رکھا گیا تھا۔ بہرحال صفدر کے لئے یہ نعمت غیر مترقبہ سے کم حیثیت نہ رکھتا تھا۔ اس نے جلدی سے باکس کھولا اور پھر اس کے ہاتھ انتہائی تیز رفتاری سے اپنے چہرے پر چلنے لگ گئے۔ وہ جلد از جلد یہ میک اپ مکمل کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کسی بھی لمحے پیٹر کا کوئی ساتھی یہاں آ سکتا تھا۔ میک اپ مکمل کر لینے کے بعد اس نے میک اپ باکس کے ڈھکن کے اندرونی حصے میں لگے ہوئے چھوٹے سے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا اور پھر مطمئن ہو کر اس نے باکس بند کیا اور تیزی سے واپس پلٹا۔ اس نے جلدی سے اپنا لباس اتار دیا۔ اس کے بعد پیٹر کے جسم پر موجود یونیفارم اتارنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ

Admin @ www.hibuddiez.com

یونیفارم پہن چکا تھا۔ پیٹر گو قد و قامت کے لحاظ سے اس کے برابر تھا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ ذرا سا ہلکا تھا اس لئے یونیفارم ذرا سی ڈھیلی تھی لیکن اس وقت پوزیشن ایسی تھی کہ صفدر کو یہ خامی نظر انداز کرنی پڑی یونیفارم پہن کر وہ اب مکمل طور پر پیٹر کے روپ میں آ چکا تھا اس کے بعد اس نے اپنا لباس پیٹر کو پہنایا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور پھر اس نے پیٹر کو گھسیٹ کر کندھے پر ڈالا اور باہر جھانکا باہر کوئی موجود نہ تھا صفدر اسے لے کر باہر نکلا اور پھر تیزی سے درختوں کے درمیان سے گزرتا ہوا آگے بڑھ گیا ذرا فاصلے پر جا کر اسے ایک گڑھا سا نظر آیا۔ اس نے پیٹر کو وہیں جھاڑی میں پھینکا اور پھر مشین گن کے بٹ سے اس نے اس کے چہرے کو بری طرح بگاڑنا شروع کر دیا۔ جب پیٹر کا چہرہ گوشت کے لوتھڑوں میں بدل گیا تو وہ مڑا اور پھر مشین گن کو کاندھے سے لٹکائے وہ واپس کیبن کی طرف آیا۔ اس نے کیبن کا دروازہ بند کیا اور اس با فوجی انداز میں چلتا ہوا وہ اس بڑے کیبن کی طرف بڑھ گیا جہاں تنویر اور جولیا موجود تھے۔ ابھی وہ اس بڑے کیبن سے کچھ فاصلے پر تھا کہ اسے درختوں کے درمیان سے دوسرا سفید فام آتا دکھائی دیا وہ شاید کہیں فیلڈ میں گیا تھا۔

"ہیلو پیٹر۔۔۔ کچھ پتہ چلا کہ یہ کون لوگ ہیں"۔۔۔ آنے والے نے دور سے ہی صفدر کو پکار کر کہا۔

"ہاں مگر تم کہاں چلے گئے تھے"۔۔۔ صفدر نے پیٹر کے لہجے میں کہا۔

"میں۔۔۔ تم نے خود ہی تو مجھے نرسری میں بھیجا تھا۔ اتنی جلدی

بھول گئے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں"۔۔۔ آنے والے نے جو یقیناً تھامسن تھا انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ دراصل ابھی میں نے کال کی ہے چھاؤنی میں۔ انتہائی حیرت انگیز اطلاع ملی ہے۔ میرا تو ذہن ہی گھوم گیا ہے ادھر آؤ جلدی"۔۔۔ صفدر نے بات بناتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"کیسی اطلاع"۔۔۔ تھامسن نے تیز تیز قدم اٹھاتے اس کے قریب پہنچ کر حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"آؤ تو سہی"۔۔۔ صفدر نے مڑے بغیر کہا اور پھر وہ اسے لئے تیزی سے اسی کیبن کی طرف بڑھ گیا جس میں ٹرانسمیٹر اور میک اپ باکس موجود تھا۔

"کچھ بتاؤ تو سہی پیٹر۔ کیا بات ہے۔ آخر اس قدر پراسرار بننے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔ تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم آؤ تو سہی"۔۔۔ صفدر نے مختصر سا جواب دیا اور کیبن کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ اس نے روشنی کا بٹن آن کر دیا۔ اس جنگل میں شاید کہیں بجلی پیدا کرنے والا جنریٹر لگایا گیا تھا۔ جس کی آواز تو یہاں تک نہ آ رہی تھی لیکن روشنی کا نظام بہرحال ہر کیبن میں موجود تھا۔

"ادھر دیکھو فرش پر۔ غور سے دیکھو"۔۔۔ صفدر نے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی گن کو نال سے پکڑ لیا۔

"کیا ہے یہاں"۔۔۔ تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور

Admin @ www.hibuddiez.com

غور سے دیکھنے کے لئے فرش کی طرف جھکا ہی تھا کہ صفدر کا مشین گن والا بازو گھوما اور مشین گن کا بٹ پوری قوت سے تھامسن کی کھوپڑی کے عقبی حصے پر پڑا۔ اور وہ چیخ کر نیچے گرا۔ صفدر نے دوسرا وار کیا اور تھامسن کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا فرش پر اوندھے منہ گرا پھڑکتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔ صفدر نے اسے سیدھا کیا۔ تھامسن بے ہوش ہو چکا تھا۔ صفدر نے اسے غور سے دیکھتے ہی نیا منصوبہ بنا لیا تھا وہ بالکل تنویر کے قد و قامت کا تھا۔ اس لئے صفدر نے اس کے سر پر ضرب لگائی تھی تاکہ اسے تنویر کا روپ دیا جا سکے۔ تھامسن چونکہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ صفدر نے اس کی نبض دیکھی تو اسے احساس ہو گیا کہ ابھی دو تین گھنٹوں سے پہلے وہ ہوش میں نہیں آ سکتا۔ وہ تیزی سے گھوما۔ اس نے کیبن کی روشنی بجھائی اور پھر باہر نکل کر دروازہ بند کیا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بڑے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ اس کیبن میں داخل ہوا تو اس نے اس بڑے سے کیبن کے فرش پر تنویر اور جولیا دونوں کو پڑے ہوئے دیکھا۔ دو سفید فام جن کے جسموں پر سفید کوٹ تھے۔ ان پر جھکے ہوئے تھے۔ دونوں کی بند آنکھوں میں معمولی سی حرکت موجود تھی۔ ڈاکٹر انہیں انجکشن لگا رہے تھے۔

"کیا یہ ہوش میں آ گئے ہیں" ـــ صفدر نے پیٹر کے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں آ رہے ہیں ہوش میں۔ اور حیرت کی بات ہے کہ دونوں اکٹھے ہی ہوش میں آ رہے ہیں" ـــ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کے درمیان کوئی دل کا معاملہ لگتا ہے جو اکٹھے ہوش میں آتے ہیں" ـــ صفدر نے کہا اور دونوں ڈاکٹر بھی سر ہلا کر ہنس پڑے۔

"ہم کہاں ہیں" ـــ اسی لمحے تنویر نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ دونوں ڈاکٹر اب اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"تم کیسا محسوس کر رہے ہو" ـــ صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"م ـــ م ـــ میں ٹھیک ہوں۔ صرف سر میں شدید درد ہے" ـــ تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا بھی کراہتی ہوئی ہوش میں آ گئی تھی۔

"تو ٹھیک ہے۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور تم بھی" ـــ صفدر نے مسکراتے ہوئے تنویر اور جولیا سے کہا۔ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹک رہی تھی۔ جب کہ ایک ہاتھ دائیں جیب میں تھا۔ جس میں ایک ریوالور موجود تھا۔ یہ مشین پسٹل پیٹر کی اسی یونیفارم کی جیب سے نکلا تھا۔

"ڈاکٹر ـــ کیا اب یہ دونوں او کے ہیں" ـــ صفدر نے ڈاکٹرز کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے طاقت کا انجکشن دے دیا ہے۔ اب یہ بالکل ٹھیک ہیں۔ لیکن یہ ہیں کون" ـــ ایک قدرے معمر ڈاکٹر نے

Admin @ www.hibuddiez.com

صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تنویر اور جولیا دونوں اٹھ کھڑے ہونے میں مصروف تھے۔ اس لئے صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ جیب سے نکالا۔ اور دوسرے لمحے دو دھماکوں کے ساتھ ہی دونوں ڈاکٹر بری طرح چیختے ہوئے نیچے گر کر تڑپنے لگے۔

"تنویر۔۔۔ میں صفدر ہوں"۔۔۔ صفدر نے جلدی سے کہا۔ اور تنویر اور جولیا دونوں جھٹکا کھا کر رہ گئے۔

"تم۔۔۔ تم اس حلیے میں"۔۔۔ ان دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"ہاں۔ جلدی کرو۔ ابھی یہاں فوجی پہنچ جائیں گے۔ اس سے پہلے میں تمہارا میک اپ کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

دونوں ڈاکٹر چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو چکے تھے۔ صفدر کے ریوالور سے نکلنے والی گولیاں ٹھیک ان کے دلوں میں سوراخ کر گئی تھیں۔ صفدر نے جلدی سے کھلے دروازے سے باہر جھانکا۔ اسے خطرہ تھا کہ دھماکوں کی آوازیں سن کر کوئی آ نہ جائے۔ لیکن باہر ماحول سنسان تھا۔ کوئی سفید فام تو ایک طرف رہا۔ سیاہ فام بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"آؤ باہر آ جاؤ۔ اور جلدی سے قطار کے آخری کیبن میں چلو"۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور تنویر اور جولیا سر ہلاتے اور

قدرے لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں کیبن سے باہر نکلے۔ صفدر نے لائٹ بند کی اور پھر باہر نکل کر اس نے کیبن کا دروازہ بھی بند کر دیا۔

"آؤ جلدی"۔۔۔ صفدر نے کہا اور انہیں لئے ہوئے تیزی سے آخری کیبن کی طرف دوڑنے لگا۔

"ارے کچھ بتاؤ تو سہی۔ ہوا کیا۔ ہم تو اپنے آپ پر فاتحہ پڑھ ہی چکے تھے"۔۔۔ تنویر نے اس کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے کہا۔

"فاتحہ خوانی ابھی ملتوی ہو چکی ہے۔ ابھی قدرت کو ہماری زندگی مقصود تھی"۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر آخری کیبن کے سامنے پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر اس نے لائٹ جلا دی۔

"ارے یہ کون پڑا ہے"۔۔۔ تنویر نے اندر داخل ہوتے ہی فرش پر پڑے ہوئے تھامسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کی یونیفارم اتار کر خود پہن لو۔ اور اپنا لباس اسے پہنا دو۔ میں نے اسے ابھی تک زندہ رکھا ہوا ہے۔ کہ تمہارے لباس میں اس پر گولیاں برسانی ہیں۔ جلدی کرو۔ آؤ جولیا تم باہر آ جاؤ۔ میرے ساتھ۔ تاکہ تنویر لباس بدل لے"۔۔۔ صفدر نے جولیا سے کہا۔ اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اس کے ساتھ باہر آ گئی۔ اور پھر جب تک تنویر نے لباس بدل کر انہیں آواز دی۔ اس وقت تک صفدر نے جولیا کو اب تک گزرنے والے سارے

Admin @ www.hibuddiez.com

حالات مختصر طور پر بتا دیئے۔

"اوہ — تو اب تم اور تنویر ان دونوں کے میک اپ میں ساتھ جانا چاہتے ہو" — جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس ایکس چیف نے کال کے دوران کہا تھا کہ وہ ڈی ہیڈ کوارٹر سے بات کرتا ہے وہ اس پوائنٹ کے قریب ہے۔ اور وہاں کی ٹیم آ رہی ہے۔ ہماری لاشیں لینے۔ ڈی ہیڈ کوارٹر سے میں یہی سمجھا ہوں کہ یہ وہی ڈوگو ہیڈ کوارٹر ہے جہاں ہم جانا چاہتے تھے۔ چھاؤنی یہاں سے کافی دور ہو گی اس لئے ایکس چیف نے وہاں سے ٹیم بھجوانے کے لئے کہا ہے۔ اور یہاں اتفاق سے میک اپ باکس بھی ہے۔ اس لئے میں نے یہ پلاننگ کی ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے ان کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں" — صفدر نے کہا۔ اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"اب میں نے کیا کرنا ہے" — تنویر نے کہا۔

"جلدی سے اپنے پر اس تھامسن کا اور تھامسن پر اپنا میک اپ کر لو۔ جلدی کرو۔ نجانے کس لمحے وہ پارٹی یہاں پہنچ جائے" صفدر نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے الماری میں پڑے ہوئے میک اپ باکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا الماری کی طرف مڑ گیا۔

"لیکن میرے متعلق کیا سوچا ہے تم نے" — جولیا نے کہا۔

"یہاں کوئی نرس بھی نہیں ہے۔ جس کے میک اپ میں تمہیں لے جاتے۔ اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ تمہیں قید کر کے

ساتھ لے جانے کا حکم چلایا جائے۔ ویسے اس ایکس چیف نے تو یہی حکم دیا تھا کہ ہم تینوں کو ہلاک کر دیا جائے اور لاشیں پارٹی کے حوالے کی جائیں۔ بہرحال وہ پارٹی آ جائے پھر کچھ سوچیں گے" — صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

تنویر اب اپنے چہرے پر میک اپ کرنے میں مصروف تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ میک اپ سے فارغ ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اچھا میک اپ ہے۔ اب اس تھامسن پر کام کرو۔ مگر جلدی کرو" — صفدر نے کہا اور تنویر نے باکس اٹھایا اور تھامسن کی طرف بڑھ گیا۔

"تنویر۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میں اور جولیا ادھر جاتے ہیں۔ کہیں کوئی آ نہ جائے۔ ہم انہیں اس دوران کور کر لیں گے۔ اور سنو۔ میک اپ کے بعد تھامسن کو اٹھا کر عقبی طرف لے جانا وہاں ایک گڑھے کے ساتھ میں نے پیٹر کی لاش رکھی ہوئی ہے۔ میں اسی پیٹر کے میک اپ میں ہوں۔ میں نے اس کا چہرہ مسخ کر دیا ہے۔ لیکن تم اس تھامسن پر گولیوں کا برسٹ چلا دینا۔ اس کے بعد تم وہیں ہمارے پاس آ جانا" — صفدر نے کہا۔ اور تنویر کے سر ہلانے پر وہ جولیا کو لے کر کیبن سے باہر آ گیا۔ صفدر نے باہر نکلتے ہوئے الماری میں پڑی ہوئی ایک رسی اٹھا لی تھی۔

"میں تمہارے ہاتھ عقب پر باندھ دیتا ہوں۔ ٹرنر گانٹھ دوں گا۔ تم ضرورت پڑنے پر آسانی سے اسے کھول سکتی ہو" — صفدر نے باہر آتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا

Admin @ www.hibuddiez.com

دیا پھر ڈاکٹر والے کیبن میں پہنچ کر صفدر نے جولیا کے دونوں بازو پشت پر کر کے اس کی کلائیاں رسی سے باندھ کر مخصوص انداز کی گانٹھ لگا دی، اور پھر مشین گن ہاتھ میں پکڑے وہ کیبن کے دروازے پر آ گیا۔ جب کہ جولیا اندر ہی رہی۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اُسے دور سے مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ اور صفدر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اُسے بس اس بات سے خطرہ تھا کہ کوئی اس فائرنگ کو چیک نہ کرے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب تنویر تھامسن کے میک اپ میں وہاں پہنچ گیا اور کوئی اور آدمی نمودار نہ ہوا۔ تو صفدر نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

ابھی تنویر کو آئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ان دونوں کو دور سے جیپ کے انجن کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک پڑے۔

"وہ پارٹی آ گئی۔ تم خاموش رہنا تنویر" ——— صفدر نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد درختوں میں سے ایک بڑی سرخ رنگ کی جیپ نمودار ہوئی۔ جس کے آگے ایک سیاہ فام آہستہ آہستہ دوڑ رہا تھا۔ یہ کھلی جیپ تھی۔ اور اس میں بیٹھے ہوئے تین افراد صاف نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ جب کہ دوسرا ساتھ والی سیٹ پر اور تیسرا عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ باقی جیپ خالی تھی۔ پھر جیپ ان کے قریب آ کر رک گئی۔ اور پہلی بار صفدر اور تنویر دونوں یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ڈرائیور کے ساتھ موجود شخصیت مرد نہ تھا بلکہ ایک عورت تھی۔ جس کے جسم پر باقاعدہ فوجی یونیفارم تھی۔ سر پر پی کیپ تھی۔ اور اس کی بغل میں ایک بید تھا۔ اور صفدر کے ہونٹ اُسے دیکھ کر بھینچ گئے تھے۔ صفدر قدم بڑھاتا آگے بڑھ آیا۔ سیاہ فام بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک طرف کھڑا تھا۔

"تم جاؤ۔ کام کرو" ——— صفدر نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں اس سیاہ فام سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ سر جھکا کر مڑا اور پھر دوڑتا ہوا واپس جنگل میں غائب ہو گیا۔ جیپ میں موجود تینوں فوجی نیچے اتر آئے تھے۔

"مجھے پیٹریشیا کہتے ہیں۔ اور میں ڈی ہیڈ کوارٹر سے آئی ہوں" ——— اس عورت نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"مجھے پیٹر کہتے ہیں۔ اور میں پوائنٹ ٹو کا انچارج ہوں۔ جناب ایئر چیف راشکل نے تو فرمایا تھا کہ وہ ڈی ہیڈ کوارٹر سے ٹیم بھیج رہے ہیں۔ اجنبیوں کی لاشوں کے لئے۔ لیکن مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ آپ تشریف لائیں گی" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور باقاعدہ پیٹریشیا سے مصافحہ کیا۔ ویسے جس وقت سے وہ تینوں جیپ سے اترے تھے۔ صفدر کے ذہن میں طمانیت کے سے آثار پیدا ہو گئے تھے۔ کیونکہ جب تک وہ جیپ میں بیٹھے تھے۔ صفدر کوئی اندازہ نہ لگا سکتا تھا۔ لیکن ان کے نیچے اترتے ہی اس نے ایک لمحے میں اندازہ لگا لیا تھا۔ کہ جولیا پر پیٹریشیا کا میک اپ کیا جا سکتا

ہے۔ کیونکہ وہ ۔۔۔ جسمانی طور پر جولیا سے ملتی جلتی تھی۔ اس
طرح جولیا کو اب قیدی بن کر ساتھ لے جانے والا پرابلم بھی حل
ہو گیا تھا۔

"تم شاید میرے عورت ہونے کی وجہ سے یہ بات کر رہے
ہو۔ میں سرچنگ سیکشن کی انچارج ہوں مسٹر پیٹر۔ ڈی ہیڈ
کوارٹر کی سیکنڈ چیف اور ڈی ہیڈ کوارٹر کا چیف راجر سب
سے زیادہ مجھ پر ہی اعتماد کرتا ہے" ۔۔۔ پیٹریشیا نے بڑے
فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ بہت بڑی آفیسر ہوئیں۔ بہرحال لاشیں تیار
ہیں لے جائیں" ۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہیں لاشیں" ۔۔۔ پیٹریشیا نے چونک کر پوچھا۔

"ادھر آخری کیبن کے پیچھے جنگل میں پڑی ہیں" ۔۔۔ صفدر نے
کہا۔ اور پھر وہ ساتھ کھڑے تنویر سے مخاطب ہو گیا۔

"تھامسن ۔۔۔ میڈم پیٹریشیا کے ساتھیوں کو مشروبات
پیش کرو" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ نو۔ کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے واپس جانا ہے" ۔۔۔
پیٹریشیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی میڈم۔ آئیے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔
اور پیٹریشیا کو لے کر آخری کیبن کی طرف چل پڑا۔

"وہ تیسرا آدمی مل گیا تھا" ۔۔۔ پیٹریشیا نے کہا۔

"یس میڈم" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور پیٹریشیا نے
اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ صفدر پیٹریشیا کو لے کر
کیبنوں کے عقبی طرف اس گڑھے کی طرف لے گیا۔ جدھر پیٹر
اور تھامسن کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔ لیکن یہ تو دونوں مرد ہیں جبکہ مجھے کہا گیا تھا کہ
ایک عورت بھی ہے" ۔۔۔ پیٹریشیا نے دونوں لاشوں کو
دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ وہ عورت زندہ ہے لیکن قید کر لی گئی ہے۔
کیونکہ ایم چیف صاحب کی کال دوبارہ آئی تھی کہ اس
عورت کو زندہ بھیجا جائے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں"
صفدر نے بات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔۔۔ تو وہ زندہ ہے گڈ۔ کہاں ہے وہ" ۔۔۔
پیٹریشیا نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"وہ ادھر کیبن میں ہے میڈم" ۔۔۔ صفدر نے انتہائی مودبانہ
لہجے میں کہا۔

"آؤ ۔۔۔ مجھے اس سے ملواؤ" ۔۔۔ پیٹریشیا نے کہا۔ اور
واپس مڑ گئی۔ عورت کے زندہ ہونے کا سن کر اس کی آنکھوں
اور چہرے پر انتہائی دلچسپی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ اور صفدر
سر ہلاتا ہوا اسے ساتھ لے کر واپس ڈاکٹر والے کیبن کی طرف
چل پڑا۔

"اے مائیکل اور سوبرز۔ تم دونوں جیپ لے کر کیبنز کے عقبی
طرف جاؤ۔ وہاں دو لاشیں پڑی ہیں۔ انہیں اٹھا کر جیپ پر لاد

Admin @ www.hibuddiez.com

کر لے آؤ" ۔۔۔ پیٹریشیا نے کرخت لہجے میں جیپ کے ساتھ کھڑے دونوں مردوں سے کہا۔ اور ان دونوں نے سر ہلا دیئے پھر وہ تیزی سے جیپ پر چڑھے اور جیپ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

صفدر تنویر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے پیٹریشیا کو لے کر کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تشریف لے چلئے میڈم" ۔۔۔ صفدر نے دروازے کے قریب جا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ پیٹریشیا کا انتہائی ادب کر رہا ہو۔ اور پیٹریشیا سر ہلاتی ہوئی اچھل کر کیبن کے اندر داخل ہوئی۔ صفدر اس کے پیچھے تھا۔ اس کا جیب میں پڑا ہاتھ باہر آ گیا تھا۔ جس میں ریوالور موجود تھا۔

"ارے۔ یہ لاشیں" ۔۔۔ پیٹریشیا نے اندر داخل ہوتے چونک کر کہا ہی تھا کہ صفدر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور بھاری ریوالور کا دستہ پوری قوت سے پیٹریشیا کی ٹوپی کے اوپر پڑا اور پیٹریشیا بے اختیار چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل نیچے فرش پر گر پڑی۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر کی لات گھومی اور فوجی بوٹ کی بھاری ٹو نیچے گر کر سیدھے ہونے کی کوشش کرتی ہوئی پیٹریشیا کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑی اور پیٹریشیا کا پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

"رسیاں کھولو جولیا۔ اب تم نے اس کا میک اپ کرنا ہے۔ تنویر اسے اٹھاؤ اور جولیا سمیت دوڑ کر آخری کیبن میں چلے

جاؤ۔ اس جیپ کے واپس آنے سے پہلے پہلے۔ جلدی کرو" ۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور تنویر نے جھپٹ کر پیٹریشیا کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا۔ جب کہ جولیا ایک جھٹکے سے اپنی کلائیوں کی رسیاں کھول چکی تھی۔ اور پھر وہ دونوں دوڑتے ہوئے کیبن سے باہر نکلے اور پھر آخری کیبن کی طرف انتہائی رفتار سے دوڑتے ہوئے بڑھنے لگے۔ صفدر باہر نکل آیا تھا۔ لیکن اس کے انداز سے شدید بے چینی سی نمایاں تھی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اسی لمحے اسے عقبی طرف سے جیپ کے انجن کی آواز سنائی دی۔ جب کہ ابھی وہ دونوں آخری کیبن کے دروازے سے کچھ دور تھے۔ اور صفدر کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ لیکن پھر وہ دونوں بجلی کی سی رفتار سے اچھل کر کیبن میں داخل ہوئے اسی لمحے جیپ بھی نمودار ہوئی اور ڈاکٹر والے کیبن کے سامنے آ کر رک گئی۔ صفدر نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

"لے آئے ہو لاشیں" ۔۔۔ صفدر نے آگے بڑھ کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جسے پیٹریشیا نے مائیکل کے نام سے پکارا تھا۔

"ہاں ۔۔۔ مادام کہاں ہیں" ۔۔۔ مائیکل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ تھامسن کے ساتھ آخری کیبن میں گئی ہیں وہاں اس ایجنٹ عورت کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ مجھے انہوں نے یہاں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ میں تمہیں ان کا پیغام دے دوں۔ کہ تم

Admin @ www.hibuddiez.com

جیپ میں اس سارے جنگل کا ایک راؤنڈ لگا کر چیک کرو کہ کہیں کوئی اور پاکیشیائی ایجنٹ تو چھپا ہوا نہیں۔ اگر ہو تو اُسے گولی سے اڑا کر اس کی لاش بھی جیپ میں رکھ لو"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ڈرائیور کو اشارہ کیا اور جیپ تیزی سے مڑ کر واپس جنگل کے اندر بڑھ گئی۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تب بھی صفدر چند لمحے وہیں کھڑا رہا۔ لیکن جب کچھ دیر اور گزر گئی تو صفدر تیزی سے دوڑتا ہوا آخری کیبن میں پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ تنویر بے ہوش پیٹریشیا پر جولیا کا میک اپ کرنے میں مصروف تھا۔ جب کہ جولیا اپنے چہرے پر پیٹریشیا کا میک اپ کر رہی تھی۔ صفدر کے اندر پہنچتے ہی ان دونوں نے فائنل ٹچ لگائے اور میک اپ مکمل ہو گیا۔

"آؤ تنویر باہر۔ جولیا تم اپنا اور اس کا لباس تبدیل کر لو" صفدر نے کہا۔ اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

صفدر تنویر کو ساتھ لے کر کیبن سے باہر آ گیا۔ اور اس نے تنویر کو بتایا کہ اس نے کس طرح جیپ والوں کو راؤنڈ پر بھیج دیا ہے تاکہ انہیں کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے۔

"لیکن اب تمہارا پروگرام کیا ہے۔ کہ جولیا پیٹریشیا کے روپ میں ہم دونوں کو ساتھ لے جائے گی"۔۔۔ تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کے سوا اور کیا چارہ ہے"۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب یہاں سیاہ فاموں کو لاشیں ملیں گی تب وہ کہیں نہ کہیں اطلاع تو دے دیں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے پکڑے جائیں گے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اس کا بظاہر کوئی حل نہیں ہے نجانے یہاں کتنے سیاہ فام ہیں اور کہاں کہاں کیا کر رہے ہیں۔ میں نے تو اس کا یہی حل سوچا ہے کہ ٹرانسمیٹر کو تباہ کر دیا جائے۔ اس طرح اگر کوئی اطلاع بھی دے گا تو اُسے کافی دیر لگ جائے گی۔ اور ایک بار ہم اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ان ڈاکٹروں کی لاشوں کو ہم کہیں چھپا دیں۔ اور واپس جاتے ہوئے کسی سیاہ فام کو خاص طور پر یہ حکم دے دیں کہ ہم کام جا رہے ہیں کل واپس آئیں گے۔ اس طرح وہ مطمئن ہو جائیں گے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان ڈاکٹروں کی لاشیں چھپاتا ہوں۔ تم جولیا سے مل کر اس پیٹریشیا سے ضروری باتیں اگلوا لو تاکہ وہاں جولیا بخوبی اس کا کردار ادا کر سکے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"آ جاؤ۔ میں نے لباس تبدیل کر لیا ہے"۔۔۔ اسی لمحے جولیا نے اندر سے آواز دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"سنو۔ پیٹرشیا کو گولی نہ مارنا ویسے ہلاک کر دینا ضرب لگا کر۔ ورنہ وہ جیپ والے گولی کی آواز سن کر چونک پڑیں گے۔ اب جاؤ۔ اور جلد از جلد کام مکمل کرنے کی کوشش کرنا تاکہ ہم جلد از جلد یہاں سے نکل سکیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور پھر دوڑتا ہوا بڑے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ کیبن میں داخل ہو کر اس نے غور سے اس کیبن کو دیکھا اور پھر اسے لاشیں چھپانے کی ایک مناسب جگہ کیبن کے اندر ہی نظر آ گئی۔ یہ ایک بڑی سی الماری تھی جس کے اندر آپریشن کا سامان رکھا گیا تھا۔ الماری خاصی بڑی تھی اور دیوار سے ذرا ہٹ کر آگے کھڑی کی گئی تھی اس طرح الماری اور لکڑی کی دیوار کے درمیان اتنی جگہ بہرحال موجود تھی جہاں ان دونوں ڈاکٹروں کی لاشیں فوری طور پر چھپائی جا سکتی تھیں پہلے صفدر کا ارادہ تھا کہ وہ ان لاشوں کو جنگل میں لے جا کر چھپائے گا لیکن یہ جگہ دیکھنے کے بعد اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اس نے سیاہ فاموں کی جو پوزیشن دیکھی تھی اس کے مطابق انہیں انتہائی حقیرانہ انداز میں رکھا گیا تھا۔ جنگل میں تو وہ لاش دیکھ لیتے لیکن بغیر اجازت وہ اس کیبن میں داخل ہونے کی جرات نہ کر سکتے تھے۔ اور یہاں کی آب و ہوا چونکہ خاصی سرد تھی اس لئے صفدر کو یقین تھا کہ دو تین دن تک لاشیں خراب نہ ہوں گی کہ بو کی وجہ سے انہیں تلاش کیا جا سکے۔ اور اتنا وقت ان کے لئے کافی تھا۔ چنانچہ اس نے دونوں لاشیں کھینچ کر الماری کے عقب میں ایک دوسرے کے اوپر ڈال دیں۔ اب وہ

خاص طور پر جھانکے بغیر نظر نہ آ سکتی تھیں۔ فرش پر جہاں لاشیں پڑی تھیں چونکہ گھاس بچھا ہوا تھا۔ اس لئے ڈاکٹروں کے جسم سے نکلنے والا خون ان میں جذب ہو چکا تھا۔ وہ نظر نہ آ رہا تھا۔ چنانچہ اس طرف سے مطمئن ہونے کے بعد صفدر روشنی بند کر کے باہر آ گیا۔ اور ابھی اس نے دروازہ بند ہی کیا تھا کہ دو سیاہ فام تیزی سے چلتے ہوئے اسے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ صفدر رک گیا۔

"باس۔ چھوٹے پودوں کا کام مکمل ہو گیا ہے اب مزید کیا حکم ہے"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے صفدر کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔ جب کہ دوسرا ابھی سر جھکائے کھڑا تھا۔

"کیسے اتنی جلدی ختم ہو گیا"۔۔۔۔ صفدر نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جب۔۔۔ باس۔ میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ آپ بے شک چل کر دیکھ لیں۔ آپ نے کہا تو تھا کہ یہ کام ختم ہونے کے بعد سپرے کا کام شروع کیا جائے۔ لیکن آپ کی اجازت ضروری تھی جناب" سیاہ فام نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے پیچھے کھڑے ہوئے دوسرے سیاہ فام سے کہا۔

"ج۔۔۔ ج۔۔۔ بالکل راموشورا ٹھیک کہہ رہا ہے جناب" دوسرے نے بری طرح خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ جاؤ اور سپرے شروع کر دو۔ لیکن سنو۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ڈاکٹر صاحبان ایک ضروری کام کے لئے گئے ہیں۔ اور میں اور تھامسن بھی ان جیپ والوں کے ساتھ جا رہے ہیں۔ بڑے صاحب نے ہمیں بلایا ہے۔ ہماری واپسی دو تین دنوں بعد ہو گی۔ اس دوران تم نے پوائنٹ کا خیال رکھنا ہے۔ کوئی کوتاہی نہ ہو۔ اور سنو۔ ڈاکٹر والے کیبن میں کوئی داخل نہ ہو۔ سمجھ گئے" صفدر نے اسی طرح غصیلے اور سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں باس۔ راماشورا اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے۔ ویسے بھی ہمیں یہ جرأت نہیں ہو سکتی" ——— راماشورا نے کہا۔

"جاؤ کام کرو" ——— صفدر نے کہا اور وہ دونوں سلام کر کے تیزی سے مڑے اور پھر دوڑتے ہوئے واپس چلے گئے۔ اب صفدر مطمئن ہو گیا تھا۔ وہ تیزی سے آخری کیبن کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے تنویر اور جولیا دونوں کیبن سے باہر آ گئے۔

"کیا ہوا" ——— صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے سب معلومات لے لی ہیں۔ تم فکر نہ کرو۔ پیٹریشیا ہلاک کر دی گئی ہے۔ تنویر نے اس کی گردن توڑ دی ہے اور ٹرانسمیٹر بھی خراب کر دیا گیا ہے" ——— جولیا نے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ اور اس نے ان دونوں کو بتایا کہ اس نے سیاہ فاموں کو مطمئن کر دیا ہے۔ اب دو تین دنوں تک وہ محفوظ رہیں گے۔"

"وہاں جا کر کرنا کیا ہے" ——— جولیا نے کہا۔

"ہم نے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے مکمل طور پر۔ بس اس کے بعد ہم واپس انگولا چلے جائیں گے اور پھر آدنی سے ملنے والی ناکل ہم کو ابو کے چیف کو دے دیں گے۔ چھوٹے اڈے وہ خود ہی ختم کر لیں گے" ——— صفدر نے کہا۔ اور ان دونوں نے سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد دائیں طرف سے جیپ کی آواز سنائی دی۔ اور وہ تینوں چونک پڑے۔ جولیا ایک قدم آگے بڑھ آئی۔ جیپ ان کے قریب آ کر رک گئی۔

"میڈم۔ ہم نے سارے جنگل کا راؤنڈ لگایا ہے۔ ہمیں تو کوئی ایجنٹ نہیں ملا صرف سیاہ فام ہیں جو کام کرتے پھر رہے ہیں" ایگل نے جلدی سے جیپ سے اترتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مسٹر تھامسن جا کر اس ایجنٹ عورت کی لاش اٹھا لاؤ۔ اور جیپ میں رکھ دو اب ہم فوراً روانہ ہونا چاہتے ہیں اور تم دونوں بھی ہمارے ساتھ چلو گے۔ ہو سکتا ہے چیف تم سے کچھ پوچھنا چاہے" ——— جولیا نے پیٹریشیا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جو حکم میڈم" ——— صفدر اور تنویر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور تنویر تیزی سے واپس آخری کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کیبن سے باہر آیا تو اس کے کاندھے پر پیٹریشیا کی لاش موجود تھی۔ اس نے جیپ کے قریب آ کر پیٹریشیا کی لاش

Admin @ www.hibuddiez.com

جیپ کے عقبی حصے میں پڑی ہوئی پیٹر اور تھامسن کی لاشوں کے ساتھ لٹا دیا

"چلو تم دونوں پیچھے بیٹھ جاؤ" ــــــ جولیا نے صفدر اور تنویر سے کہا اور وہ دونوں جیپ کی سب سے عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے جس کے پیچھے لاشیں پڑی تھیں۔ ان سے آگے والی سیٹ پر مائیکل بیٹھ گیا جب کہ جولیا ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی اور پھر اس کے کہنے پر ڈرائیور نے جیپ کو موڑا اور پھر جیپ تیزی سے جنگل کے اندر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی ۔

شیشے کی دیواریں ہٹتے ہی گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور پلک جھپکنے میں رچرڈ اس کے سیاہ فام چھ ساتھی اور کرنل وینڈن اور ٹریسا سب کے سب گولیوں کا شکار ہو گئے اور ان کے گرتے ہی عمران اچھل کر کھڑا ہوا اور تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھ آیا اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ وہ سب ابھی تک تڑپ رہے تھے۔ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبایا۔ اور اس بار سب کے سب ٹھنڈے ہو گئے۔ عمران دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور پھر سائیڈ کے کمرے میں اُسے کونے میں بنے ہوئے باتھ روم کا کھلا دروازہ نظر آ گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھا اور اس نے وہاں موجود ایک بڑا سا جگ اٹھایا پانی کا نل پوری حد تک کھول دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین اضطراب کے آثار نمایاں تھے۔ پانی کا نل چونکہ پوری حد تک

Admin @ www.hibuddiez.com

کھولا گیا تھا۔ اس لئے جلد ہی وہ جگ بھر گیا۔ عمران نے نل بند کرنے کی بھی تکلیف گوارا نہ کی اور جگ اٹھائے وہ بھاگتا ہوا واپس پہلے والے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھی اسی طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے تھے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ان سب کے حلق کھول کر ان کے اندر باری باری پانی کی دھار ڈالنی شروع کر دی۔ وہ سب گو زندہ تو تھے لیکن ان کی حالت مردوں سے بھی بدتر تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے وہ زندگی کے آخری سٹیج پر آ پہنچے ہوں۔ لیکن پانی حلق کے اندر پڑتے ہی ان کے چہروں پر کسی حد تک زندگی کے آثار پیدا ہونے لگے۔ عمران نے آدھا جگ ان کے سروں پر انڈیلا اور ایک بار پھر ان کے منہ کھول کر حلق میں پانی ڈالنے لگا۔ اس بار سب نے لمبے لمبے گھونٹ لے کر پانی پی لیا۔ جب کہ پہلے پانی ان کی باچھوں سے باہر نکل گیا تھا۔ عمران ایک بار پھر خالی جگ لئے دوڑتا ہوا واپس باتھ روم میں آیا پانی ابھی تک اسی رفتار سے چل رہا تھا۔ اس نے دوبارہ جگ بھرا اور ایک بار پھر اس نے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو پانی پلانا شروع کر دیا۔ اس بار وہ تینوں ہی کافی پانی پی گئے اور اس کے ساتھ ہی ان تینوں کے جسم بھی سیدھے ہو گئے۔ ان کی آنکھیں کھلنے لگیں۔ عمران نے ایک بار پھر باقی پانی ان کے سروں پر ڈالنا شروع کر دیا۔ اور پھر وہ تینوں ہی ایک جھٹکے سے اٹھے اور اٹھتے ہی وہ تینوں بے اختیار آگے کی طرف جھکتے گئے۔ انہیں قے آنی شروع ہو گئی تھی۔ اور اس کے ساتھ ان کے حلق سے سیاہی مائل پانی

باہر کو نکل آیا۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ جگ اس نے وہیں پھینک دیا تھا۔ پھر اس نے پوری عمارت کا راؤنڈ لگایا۔ پھاٹک سے باہر وہ فوجی ہیلی کاپٹر ابھی تک ویسے ہی کھڑا ہوا تھا۔

فارم میں اور کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران تیزی سے واپس پہلے والے کمرے میں پہنچا تو ٹائیگر، جوزف اور جوانا کھڑے تو تھے لیکن ان کے چہروں پر شدید نقاہت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اور فرش پر سیاہی مائل، مائع کا جیسے تالاب سا بنا ہوا تھا۔

"شکر کرو بچ گئے ہو۔ ورنہ اگر یہ چند لمحے اور شیشے کی دیواریں نہ ہٹاتے تو مجھے یقین ہو گیا تھا کہ تمہارے تابوت شیشے کے ہی بنیں گے۔ جب میں نے کہہ دیا تھا کہ سانس روک لو تو پھر۔۔۔" عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر میں نے سانس روکا تو تھا لیکن پھر میرا دماغ بند ہو گیا"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"اچھا تو تمہارا خیال ہے کہ پہلے تمہارا دماغ کھلا ہوا تھا۔ بہت خوب۔ اور جوزف تم"۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے سانس روکا تھا لیکن پھر میرے ذہن پر شوکائی دیوتا اتر آیا۔ اور باس اب شراب تو میرے دماغ میں موجود نہ تھی۔ کہ شوکائی دیوتا کا پیر پھسل جاتا اس لئے وہ کھڑا رہا"۔۔۔ جوزف نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تو شراب تمہارے معدے کی بجائے دماغ میں جا کر

Admin @ www.hibuddiez.com

سٹور ہوتی تھی۔ ویسے ایک بات بتا دوں اگر تم نے شراب نہ چھوڑ دی ہوتی تو تمہارا تو خاتمہ بالخیر ہو چکا تھا کیونکہ ایسٹورس گیس شراب پینے والوں پر دس گنا زیادہ تیزی سے اثر کرتی ہے۔ بہرحال ٹائیگر تم بتاؤ۔ میں نے تمہیں تو سانس روکنے کی کافی پریکٹس بھی کرائی تھی"۔۔۔۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس میں نے سانس روکنے کی کوشش ضرور کی تھی۔ لیکن فوراً ہی مجھے احساس ہوا جیسے میرے گلے میں پھندا سا پڑ گیا ہو۔ اور پھر لاشعوری طور پر میں نے سانس لیا اور اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے تم نے آج کل یوگا کی مشقیں ترک کر دی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"یوگا۔۔۔۔ اوہ یس باس۔ اس مشن پر آنے سے ایک ہفتہ پہلے میں نے چھوڑ دی تھی کیونکہ میری کمر میں تکلیف رہنے لگی تھی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"یہ گلے میں پھندہ اسی وجہ سے پڑا ہے۔ کمر میں تکلیف اس لئے ہوتی ہو گی کہ تم نے تیسری مشق میں دایاں پیر بائیں ران پر رکھ دیا ہو گا جبکہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ بایاں پیر دائیں ران پر رکھنا"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ کتاب میں تو ایسے ہی تھا باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"کتاب کو چھوڑو۔ جو میں نے کہا تھا تم نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا تھا۔

"یس۔۔۔۔ سوری باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے شرمندہ لہجے میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ یہ میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں سمجھے۔ میں تمہیں جو کچھ بنانا چاہتا ہوں اس کے لئے تمہیں میرے تمام احکامات پر حرف بحرف عمل کرنا ہو گا۔ اب اگر تم نے لفظ سوری استعمال کیا تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ میں اس تصویر کو ضائع کر دینا زیادہ بہتر سمجھتا ہوں جو میری مرضی کے مطابق نہ بن سکے"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا۔ اور ٹائیگر سر جھکائے خاموش کھڑا رہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین شرمندگی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ اب تم ٹھیک ہو گئے ہو۔ شکر ہے انہوں نے ایسٹورس گیس استعمال کی تھی۔ اس کا مخصوص رنگ آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے۔ اور اس گیس کا تریاق سادہ پانی ہوتا ہے۔ اس لئے تم بچ بھی گئے ہو۔ ورنہ تو تمہاری لاشیں بھی ان میں شامل ہو چکی ہوتیں"۔۔۔۔ عمران نے باہر کا رخ کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے تینوں ساتھی سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آ گئے۔

"پچھلی طرف ایک جیپ موجود ہے۔ اب ہم جیپ پر جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور انہیں لے کر فارم کے عقبی حصے

Admin @ www.hibuddiez.com

کی طرف آ گیا وہاں ایک عام سی لینڈ روور جیپ موجود تھی۔ وہ جیپ میں بیٹھے اور چند لمحوں بعد جیپ فارم کے بیرونی پھاٹک کے قریب پہنچ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر چونکہ عمران خود تھا۔ ٹائیگر ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے ٹائیگر تیزی سے نیچے اترا اور اس نے پھاٹک کھول دیا۔ عمران جیپ کو فارم سے باہر لے آیا۔ اور پھر وہ اُسے کھیتوں کے درمیان دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک اُسے کھیتوں میں دوڑانے کے بعد وہ پختہ سڑک پر پہنچ گئے۔ لیکن عمران نے جوہنبرگ کی طرف جانے کی بجائے مخالف سمت جیپ کا رخ کر لیا۔ اور پھر کچھ دیر تک پختہ سڑک پر چلنے کے بعد عمران نے جیپ دائیں ہاتھ پر چلتے ہوئے ایک کچے راستے پر اتار دی۔ یہ راستہ بھی کھیتوں کے درمیان سے ہوتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہوں نے دور سے سڑک پر چلتے ہوئے ایک نوجوان سیاہ فام کو دیکھا۔ جو تیز تیز قدم اٹھاتا اُسی طرف کو جا رہا تھا۔ جس طرف عمران کی جیپ کا رخ تھا۔ لیکن جیسے ہی جیپ ذرا آگے بڑھی اس سیاہ فام نوجوان نے مڑ کر جیپ کی طرف دیکھا دوسرے لمحے وہ اس طرح بجلی کی سی تیزی سے سڑک سے دوڑ کر ایک کھیت میں چھپ گیا۔ جیسے جیپ کی بجائے اس نے موت کے فرشتے کو دیکھ لیا ہو۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ لیکن اس کی نظریں اس کھیت پر جمی ہوئی تھیں جس میں وہ سیاہ فام نوجوان داخل ہوا تھا۔ عمران نے جیپ اس جگہ جا کر روک دی۔

"سنو۔ میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔ اس لئے اگر زندگی چاہتے ہو تو باہر آجاؤ" ۔۔۔ عمران نے زور سے چیخ کر کہا۔ تو دوسرے لمحے وہ سیاہ فام کھیت میں کھڑا ہو گیا۔ اس کا سیاہ چہرہ موت کے خوف سے بُری طرح زرد پڑ گیا تھا اور آنکھیں ایک لحاظ سے بے نور سی نظر آنے لگی تھیں۔

"ادھر آؤ" ۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور نوجوان اس طرح کھیت کے اندر چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگا جیسے کوئی پھانسی چڑھنے کے لئے پھانسی گھاٹ کی طرف جا رہا ہو۔

"سنو۔ ڈرو نہیں۔ ہم سفید فام نہیں ہیں۔ تمہارے دوست ہیں" ۔۔۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا تو اس نوجوان کا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگا۔ شاید اس نے جیپ میں بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا کو بھی دیکھ لیا تھا جو اس کی طرح سیاہ فام تھے۔ لیکن خوف دور ہوتے ہی اب اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"تمہارا نام کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے جیپ سے نیچے اتر کر بڑے شفقت بھرے انداز میں اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"گوبی ۔۔۔ میرا نام گوبی ہے۔ جج ۔۔۔ جج ۔۔۔ جناب" ۔۔۔ نوجوان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ گو اس کے چہرے پر موجود شدید ترین خوف کے تاثرات تو دور ہو گئے تھے لیکن آنکھوں میں اب بھی خوف کے ہلکے سے تاثرات نمایاں تھے۔

Admin @ www.hjbuddiez.com

"کیا ژانگ بستی اسی طرف ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور گوبی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم ژانگ بستی میں رہتے ہو" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اور اس بار بھی گوبی نے زبان سے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو گوبی۔ ہم یہاں کے سفید فاموں کے دشمن ہیں اور وہ ہمارے تعاقب میں ہیں۔ ژانگ بستی میں ایک آدمی رہتا ہے ٹاشو۔ ہم نے اس سے فوری طور پر ملنا ہے۔ جانتے ہو اسے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ج ۔۔۔ ج ۔۔۔ جی ہاں۔ وہ میرا چچا ہے جناب" ۔۔۔ گوبی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تب ٹھیک ہے۔ دیکھو یہ جیپ بھی ان سفید فاموں کی ہے۔ اس لئے ہم اسے بستی تک نہیں لے جانا چاہتے۔ کیونکہ ان سفید فاموں کو پتہ چل گیا تو وہ پوری بستی کو تباہ کر دیں گے۔ اس لئے ہم پیدل تمہارے ساتھ جانا چاہتے ہیں۔ یہاں سے کتنی دور ہے بستی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ج ۔۔۔ جی ۔۔۔ دو میل ہے۔ مگر جناب وہاں بستی میں بھی نوجیوں کے غلام رہتے ہیں۔ وہ ہیں تو ہم میں سے۔ لیکن ان کا کھاتے ہیں غدار ہیں" ۔۔۔ گوبی نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ واقعی۔ تم نے درست کہا ہے۔ اچھا سنو۔ ہم یہیں کھیت میں چھپ جاتے ہیں۔ جیپ ہم واپس بھیج دیں گے۔ تم جا کر ٹاشو

سے کہو کہ پاکیشیا سے پرنس تمہیں ملنے آیا ہے۔ وہ میرا نام سن کر فوراً تمہارے ساتھ آجائے گا۔ اسے یہاں لے آؤ۔ اور سنو کسی اور کو بالکل نہ بتانا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیا ۔۔۔ تو کیا آپ پاکیشیا کے ہیں۔ اوہ اس قدر دور کے ملک سے" ۔۔۔ گوبی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سنو گوبی۔ جب دو قوموں کے درمیان اصولوں پر ہم آہنگی ہو جائے تو فاصلے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ پاکیشیائی تمہاری آزادی پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔ اور اس یقین کی بنا پر ہم یہاں تمہاری مدد کے لئے آئے ہیں۔ ورنہ ظاہر ہے ہماری براہ راست تو ان سفید فاموں سے کوئی دشمنی نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ تو گوبی چونک پڑا۔ اس کا سیاہ چہرہ یکلخت سرخ پڑ گیا۔

"اوہ اوہ ۔۔۔ تم تو عظیم ہو جو اس قدر دور سے ہماری مدد کے لئے آئے ہو۔ لیکن کیسے مدد کرو گے" ۔۔۔ گوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ان باتوں کو چھوڑو۔ وقت مت ضائع کرو۔ تم بس ہماری اتنی مدد کرو کہ ٹاشو کو ہم سے ملوا دو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی اسے لے آتا ہوں" ۔۔۔ گوبی نے کہا اور پھر وہ اتنی تیزی سے کچے راستے پر دوڑنے لگا جیسے اس کے پیروں میں کوئی مشین فٹ ہو گئی ہو۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جس قوم میں ایسا جذبہ ہو ٹائیگر۔ وہ زیادہ دیر تک محکوم نہیں رہ سکتی"۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"جوانا۔۔۔ ایسا کرو۔ اس جیپ کو واپس لے جاؤ اور یہیں روڈ پر کچھ دور جا کر درختوں کے جھنڈ میں کہیں کھڑی کر کے واپس آجاؤ۔ ہم اس دوران ادھر سامنے درختوں کے جھنڈ میں ٹھہرتے ہیں"۔ عمران نے جوانا سے کہا۔ اور جوانا نے سر ہلا دیا۔ پھر ٹائیگر اور جوزف نیچے اتر آئے جب کہ جوانا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار کو تیزی سے ٹرن کر کے واپس موڑا اور اسے بھگاتا ہوا جلد ہی ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا اور عمران ٹائیگر اور جوزف کو ساتھ لئے کھیت کے اندر سے گزرتا ہوا درختوں کے چھوٹے سے جھنڈ کی طرف بڑھ گیا۔

پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دور سے جوانا آتا دکھائی دیا۔ لحیم شحیم جسم رکھنے کے باوجود وہ اس طرح دوڑتا ہوا آ رہا تھا کہ اس پر حیرت ہوتی تھی۔

"یہ تو شاید ورلڈ ریس میں حصہ لے رہا ہے۔ چلو سونے کا تمغہ مل گیا تو چار دن اچھے گزر جائیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ جب میں شراب پیتا تھا تو اس سے زیادہ دوڑ سکتا تھا"۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ جوزف کا اب تکیہ کلام بن چکا تھا کہ وہ ہر

بات میں شراب کا حوالہ ضرور دیتا تھا۔

"کسی دن خواہ مخواہ بات کو الجھا رہے ہو۔ سیدھی بات کرو کہ جب مجھے شراب ملتی تھی تو زندہ تھا۔ اب تو لاش ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس سچی بات یہی ہے کہ مجھے بالکل ایسے ہی محسوس ہوتا ہے جیسے اب جوزف دی گریٹ زندہ ہی نہ ہو"۔۔۔ جوزف نے بڑے بے چارگی بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ دراصل شراب جوزف کی نفسیاتی عادت بن چکی تھی۔ شراب یہاں نہ ملنے کے باوجود جوزف اپنی عادت سے مجبور ہے۔ میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ لاشعوری طور پر جوزف جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے جیسے شراب کی بوتل نکالنے لگا ہو۔ لیکن پھر اس کے چہرے پر مایوسی سی دوڑنے لگتی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی اسے محسوس کیا ہے۔ لیکن یہاں ہمارے پاس بالکل وقت نہیں ہے کہ ہم مشن چھوڑ کر شراب تلاش کرتے پھریں۔ اس لئے اب مجھے جوزف کی اس شراب نوشی والی عادت کا کوئی علاج کرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علاج۔۔۔ کون سا علاج باس۔ شراب کا علاج شراب ہی ہو سکتی ہے۔ مگر باس مشن پہلے۔ اس لئے تو میں نے کوئی احتجاج نہیں کیا"۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس مشن سے اگر زندہ بچ کر واپس گئے تو پھر مجھے سوچنا پڑے گا کہ کونسی ایسی چیز جوزف کے لئے تجویز کی جائے کہ اگر کہیں شراب نہ دستیاب ہو سکے تب بھی جوزف کا نشہ پورا ہوتا رہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے باس" ـــــ جوزف نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ یہ بات تو اس کے تصور میں بھی نہ آسکتی تھی کہ شراب کے علاوہ بھی کوئی چیز نشہ کر سکتی ہے۔ دلیا ٹائیگر بھی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا تھا۔

اسی لمحے جوانا اسی طرح دوڑتا ہوا ان کے پاس پہنچ گیا۔ لیکن اس قدر تیز دوڑنے کے باوجود اس کا سانس کچھ زیادہ نہ پھولا تھا۔

"گڈ جوانا۔ اگر تمہارا سانس پھول جاتا تو میں تمہیں کم بھی کم ایک سو پھول بیک وقت کھانے کی سزا دیتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ مجھے قے کی وجہ سے کچھ کمزوری سی محسوس ہو رہی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ دوڑنے سے یہ کمزوری دور ہو جائے گی" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوڑنا تو بذات خود کمزوری کی علامت ہے بلکہ بزدلی کی" ـ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ماسٹر۔ میں وہ بزدلی والی دوڑ تو نہیں لگا رہا تھا" جوانا نے احتجاج کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"باس وہ نشہ والی بات آپ کر رہے تھے" ـــــ جوزف نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں ـــــ ابھی تو میرے پاس سوچنے کا بھی وقت نہیں ہے۔ واپس جا کر سوچوں گا۔ فکر مت کرو۔ ایسی چیز ضرور سامنے آئے گی۔ چاہے مجھے تمہاری خاطر دریا کے اندر ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر افریقہ کے سب سے بڑے دیوتا کا چلہ کیوں نہ کاٹنا پڑا۔ جوزف کے لئے میں سب کچھ کر سکتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور جوزف کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

"اوہ۔ تم عظیم ہو باس۔ کمٹاٹی پہاڑ کے بڑے دیوتا سے بھی عظیم۔ جوزف تمہیں سلام کرتا ہے" ـــــ جوزف نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی وہ عمران کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"باس۔ وہ گوبی آرہا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے" ـــــ اسی لمحے ٹائیگر نے کہا اور عمران چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔ واقعی دور سے دو سیاہ فام تیز تیز قدم اٹھاتے ادھر آرہے تھے۔ اور گوبی اتنی دور سے بھی صاف پہچانا جا سکتا تھا۔

"جوزف۔ جاؤ اور انہیں یہیں جھنڈ میں لے آؤ" ـــــ عمران نے جوزف سے کہا۔ اور جوزف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر درختوں کے جھنڈ سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کھیت کے

Admin @ www.hibuddiez.com

درمیان سے ہوتا ہوا اس راستے کی طرف بڑھنے لگا جدھر سے وہ دونوں آ رہے تھے۔

"یہ ٹاشو کون ہے باس" ـــ ٹائیگر نے پوچھا۔

"یہ کوابو کا خاص آدمی ہے۔ خفیہ سرکل کا انچارج ہے۔ کوابو تنظیم نے یہاں دو سرکل قائم کر رکھے ہیں۔ ایک تو باقاعدہ اڈے بنا کر گوریلا کارروائی کرتے ہیں۔ انہیں یہ لوگ وائٹ سرکل کہتے ہیں دوسرا ایک سرکل ایسا ہے جو کوابو کے لئے مخبری کا کام کرتے ہیں یہ بلیک سرکل کہلاتا ہے۔ اور ٹاشو بلیک سرکل کا انچارج ہے۔ سام نکوملے نے اس کا نام بھی بتایا تھا اور اس کے لئے کوڈ بریس رکھا گیا تھا جب کہ وائٹ سرکل کے انچارج کے لئے دوسرا کوڈ تھا۔ وائٹ سرکل نے تو ہمیں موت کے دہانے میں پہنچا دیا تھا اور نجانے ان کا اپنا کیا حشر ہوا ہو گا۔ اس لئے اب سوائے اس ٹاشو کی مدد لینے کے اور کوئی چارہ کار نہیں رہا" ـــ عمران نے مختصر طور پر بات کرتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد جوزف گوبی اور اس کے ساتھ آنے والے پختہ عمر کے ایک سیاہ فام سمیت جھنڈ میں آ گیا۔ گوبی اور دوسرے سیاہ فام نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا

"تمہارا نام ٹاشو ہے" ـــ عمران نے اس پختہ عمر والے سے پوچھا۔

"جی جناب۔ ملر ....." ٹاشو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے صرف زرد پہاڑ پر موجود سرخ گرجے کا پتہ پوچھنا ہے" ـــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر۔ میں سمجھ گیا سر۔ آپ عمران صاحب ہیں۔ مجھے چیف نے خاص طور پر تاکید کی تھی کہ اگر عمران صاحب یا ان کا کوئی ساتھی مجھ سے رابطہ کرے تو میں اپنی جان دے کر بھی ان کی مدد کروں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے سر کہ آپ جیسے عظیم آدمی نے مجھے بلایا ہے" ـــ ٹاشو نے انتہائی لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس کے ون کے بارے میں کیا اطلاعات ہیں" عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ سر ـــ کے ون کے بارے میں بڑی بری خبریں ہیں سر۔ کے ون اور اس کے ساتھی سب مارے گئے ہیں سر۔ ان کا اڈہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے سر۔ اب کے ون کی بجائے کے ٹو سامنے آ گیا ہے سر" ـــ ٹاشو نے دکھ بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا ان فوجیوں نے یہ کے ون والا اڈہ تباہ کیا ہے" عمران نے پوچھا۔

"جناب اچانک فوجیوں نے اڈے پر چھاپہ مارا۔ بڑے زور کی جنگ ہوئی سر۔ پھر کے ون نے اصول کے مطابق اپنا

Admin @ www.hibuddiez.com

اڈہ خود تباہ کر دیا۔ کیونکہ وائٹ سرکل کا اصول یہی ہے۔ کہ دشمن کے ہاتھ نہ کوئی آدمی زندہ آئے اور نہ اڈے کا کوئی ردی کاغذ۔ ہر اڈے میں ایسے انتظامات موجود ہوتے ہیں سر کہ اسے آسانی سے اس طرح تباہ کیا جا سکتا ہے کہ وہاں راکھ بھی باقی نہیں بچتی"۔۔۔۔ ٹاشو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ فوجیوں کو اس اڈے سے کوئی تفصیلات نہیں ملیں۔ مجھے یہی خطرہ تھا کہ انہیں سارے سیٹ اپ کا علم نہ ہو جائے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ٹاشو کی بات سن کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ نو سر۔ کوئی چیز ہاتھ آ ہی نہیں سکتی تھی۔ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا۔ حالانکہ اڈے تو پکڑے جاتے رہتے ہیں ویسے تو ہم سب حیران ہیں سر کہ انہیں کے۔ ون کے اس خفیہ ترین اڈے کا علم کیسے ہو گیا"۔۔۔۔ ٹاشو نے انتہائی سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اسے ہیلی کاپٹر سے کال کرنے سے لے کر فارم میں ہونے والے واقعات مختصر طور پر بتا دیئے۔

"اوہ۔ پیلا اڈہ بھی ختم ہو گیا۔ لیکن سر وہ تباہ نہیں ہوا ہو گا۔ اب مجھے فوراً آدمی بھیج کر اسے تباہ کرنا ہو گا۔ ایک منٹ سر" ٹاشو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے اپنے دائیں پیر میں پہنا ہوا عام سا جوتا اتارا اور اس کی

ایڑی زور سے زمین پر ماری۔ دوسرے لمحے ایڑی سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ بی سی۔ ون کالنگ۔ بی سی ہنڈرڈ کوٹری اوور۔۔۔۔" ٹاشو کا لہجہ یکلخت بے حد کرخت ہو گیا۔ انداز ایسا تھا جیسے کوئی بھیڑیا غرا رہا ہو۔

"یس۔۔۔۔ بی سی۔ ہنڈرڈ کوٹری اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد بوٹ میں سے ایک منمناتی سی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ فوراً پیلا اڈہ اڑا دو۔ وہ وائٹ بک کی نظروں میں آ چکا ہے۔ اور وہاں موجود بھیڑیئے مر چکے ہیں اوور"۔۔۔۔ ٹاشو نے اسی طرح غرانے والے لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹاشو نے اوور اینڈ آل کہا اور بوٹ کو ایک بار پھر زمین پر مخصوص انداز میں مار کر اس نے اسے پہن لیا۔

"وہ اب تباہ ہو جائے گا سر۔ اب آپ حکم کریں سر میں کیا خدمت کر سکتا ہوں سر"۔۔۔۔ ٹاشو نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں ہلکی سی لجاجت آ گئی تھی۔ اور اگر عمران اسے خود بات کرتے نہ دیکھ لیتا تو شاید کبھی یقین نہ کرتا کہ وہ کرخت اور بھیڑیئے کے غرانے جیسا لہجہ ٹاشو کا ہو سکتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں پسندیدگی کے آثار ابھر آئے۔

"گڈ شو ٹاشو۔۔۔۔ تم میں واقعی بلیک سرکل کے چیف بننے کی صلاحیتیں موجود ہیں"۔۔۔۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے

Admin @ www.hibuddjez.com

میں کہا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں۔ میرے پاس ایک ایسی جگہ موجود ہے جس کا ان سفید کتوں کو علم نہیں ہے" ـــــ ٹاشو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے دراصل اسلحہ۔ فوجی یونیفارم اور ایک میک اپ باکس وغیرہ چاہئیں۔ اگر تم یہ مہیا کر سکتے ہو تو ٹھیک۔ ورنہ کسی ٹوکے اڈے کا پتہ بتا دو۔ ہم وہاں سے حاصل کر لیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"سب کچھ آپ کو مل جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ آئیے" ـــــ ٹاشو نے کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پھر اپنے ساتھیوں کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے ٹاشو کے پیچھے چل پڑا۔

جنگل ـــ سے نکل کر جیپ عام میدانوں میں سے گزرتی ہوئی تقریباً ایک گھنٹے بعد دور دور تک پھیلے ہوئے ایک صحرا میں داخل ہو گئی۔ یہ صحرا واقعی سرخ صحرا کہلانے کا حقدار تھا کیونکہ اس کی ریت زرد ہونے کی بجائے سرخ رنگ کی جھلک لئے ہوئے تھی۔ اور اس وقت جب کہ سورج اس صحرا کے اندر دور غروب ہو رہا تھا ریت کا رنگ اور بھی زیادہ گہرا سرخ ہو گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ صحرا نہ ہو خون کا لہریں لیتا ہوا سمندر ہو۔ جیپ خاصی تیز رفتاری سے صحرا میں بڑھتی جا رہی تھی۔ کہ اچانک ٹیلے کے پیچھے سے چار مسلح فوجی اچھل کر سامنے آئے اور انہوں نے اپنی مشین گنوں کا رخ جیپ کی طرف کر دیا۔ ڈرائیور نے جیپ روک دی۔

"شناخت بتاؤ" ـــــ ایک فوجی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"مشن ایف پوائنٹ ٹو" ۔۔۔ ڈرائیور نے تیزی سے کہا۔

"کیا لے آئے ہو ساتھ" ۔۔۔ اسی فوجی نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"دو آدمی اور تین لاشیں" ۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

"اوکے" ۔۔۔ اس فوجی نے کہا۔ اور پھر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے تیزی سے دوبارہ ٹیلے کے پیچھے غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی حیرت انگیز پھرتی سے ٹیلے کے پیچھے چلے گئے اور ڈرائیور نے جیپ آگے بڑھا دی۔ لیکن اب اس کی رفتار آہستہ تھی تھوڑا آگے جانے کے بعد اس نے ایک ٹیلے کے ساتھ جیپ روک دی اور جیپ رکتے ہی مائیکل بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگا کر نیچے اترا۔ اور ٹیلے کے پیچھے غائب ہو گیا۔ تقریباً دو تین منٹ بعد وہ دوبارہ نمودار ہوا اور اسی طرح اچھل کر جیپ پر سوار ہو گیا۔ جولیا لاتعلقی کے انداز میں خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اور صفدر دل ہی دل میں شکر بجا لا رہا تھا۔ کہ یہ سارا کام یہ لوگ خود ہی کر رہے ہیں۔ ورنہ جولیا لازماً پھنس جاتی۔ کیونکہ اسے تو شناخت وغیرہ کا علم ہی نہ تھا۔ البتہ تنویر جولیا کی طرح مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔ مائیکل کے جیپ پر واپس بیٹھتے ہی جیپ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ اور تقریباً سو گز دور جا کر ایک بار پھر ڈرائیور نے بریک لگا دی۔ تو اس بار جولیا بغیر کسی سے کچھ کہے اچھل کر جیپ سے نیچے اتری اور دائیں طرف موجود ٹیلے کی طرف تیزی سے بڑھنے لگی۔ صفدر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے تنویر کی طرف دیکھا لیکن تنویر کے چہرے پر اطمینان تھا۔ جولیا ٹیلے کے پیچھے چلی گئی۔ اور چند لمحوں بعد وہ واپس آئی اور پھر جیسے ہی وہ جیپ پر سوار ہوئی۔ اسی لمحے سامنے موجود ایک بڑا سا ٹیلہ ۔۔۔ سائیڈ میں کھسک گیا اور پھر ٹیلے نے جو جگہ خالی کی وہاں ایک سرنگ سی نیچے جاتی ہوئی دکھائی دی۔ سرنگ خاصی چوڑی تھی جس کے اندر باقاعدہ پختہ سڑک بنی ہوئی تھی۔ اور ڈرائیور نے جیپ آگے بڑھا دی۔ اب صفدر سمجھ گیا کہ تنویر کیوں اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی عدم موجودگی میں ظاہر ہے ان دونوں نے پیٹریشیا سے یہ ساری معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ ویسے صفدر کو ان کا یہ طریقہ کار خاصا پسند آیا تھا۔ کیونکہ اس طرح تینوں افراد نے اپنے اپنے طور پر شناخت میں حصہ لیا تھا۔ ڈرائیور نے پاس ورڈ بتایا۔ مائیکل نے ٹیلے کے پیچھے جا کر کچھ کہا اور آخر میں پیٹریشیا نے فائنل ٹچ دیا۔ اس طرح اگر ان تینوں میں سے ایک بھی غلط آدمی ہوتا تو وہ آسانی سے پکڑا جا سکتا تھا۔ جیپ اب سرنگ کے اندر تیزی سے دوڑتی جا رہی تھی۔ پھر سرنگ کے سامنے ایک دیوار آ گئی۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز میں وقفے وقفے سے پانچ بار ہارن دیا تو دیوار سرر کی تیز آواز کے ساتھ ایک طرف ہٹ گئی۔ اور صفدر تنویر اور جولیا تینوں سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ سامنے ایک وسیع میدان تھا۔ جس پر مصنوعی چھت بنائی گئی تھی۔ میدان کی چاروں سائیڈوں میں بڑی بڑی بارکیں بنائی گئی تھیں۔ جن کے سامنے برآمدے تھے۔ درمیان میں بے شمار افراد مختلف ورزشوں اور کرتبوں میں مصروف تھے۔ وہاں انہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

باقاعدہ گوریلا ٹریننگ دی جا رہی تھی ... کر دائیں طرف کو مڑ گئی اور پھر کنارے پر دوڑتی ہوئی ایک بیرک کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس بیرک کے سامنے برآمدے میں چار مسلح افراد موجود تھے۔

"یہ لاشیں اٹھا لاؤ"۔۔۔ جولیا نے جیپ سے اترتے ہوئے مائیکل، صفدر اور تنویر تینوں سے کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ صفدر نے جلدی سے پیٹریشیا کی لاش اٹھا کر کاندھے پر ڈال لی۔ جب کہ پیٹر اور کتھامن کی لاشیں تنویر اور مائیکل نے اٹھا لیں اور پھر وہ تینوں جولیا کے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری میں سے گزر کر ایک دروازے پر پہنچ گئے۔ دروازے پر ایک مسلح فوجی موجود تھا۔ جو جولیا کو آتا دیکھ کر پہلے ہی اندر چلا گیا تھا۔ جولیا دروازے کے سامنے جا کر رک گئی تھی۔ جب صفدر، تنویر اور مائیکل وہاں پہنچے تو وہ فوجی باہر نکلا۔

"چیف آپ کے منتظر ہیں"۔۔۔ فوجی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی وہ خود ایک طرف ہٹ گیا۔ جولیا ہلاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس میں ایک کونا دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا جب کہ باقی جگہوں پر قیمتی صوفے رکھے گئے تھے۔ ایک صوفے پر ایک قدرے لمبے قد لیکن بھاری جسم والا نوجوان نیم دراز تھا۔ اس کے جسم پر گہری سبز لکیروں والی فوجی یونیفارم تھی۔ اس کی پی کیپ سائیڈ میز پر رکھی ہوئی تھی اور وہ دونوں ٹانگیں میز پر رکھے ہاتھ میں شراب کی بھری ہوئی بوتل پکڑے ہوئے تھا۔ اس کی آنکھیں تیز شراب کے نشے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"آ گئیں تم پیٹریشیا۔ بڑا وقت لگا دیا یہ لاشیں حاصل کرنے میں۔ ارے یہ دو اجنبی کون ہیں"۔۔۔ اس نوجوان نے جولیا سے بات کرتے کرتے چونک کر صفدر اور تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو شیفرڈ آپ نے میری عدم موجودگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے پھر بڑی بوتل اٹھا لی"۔۔۔ جولیا نے مصنوعی طور پر غصیلے انداز میں جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ ارے میں تو بھول گیا تھا کہ پیٹریشیا کو یہ شراب اچھی نہیں لگتی۔ یہ لو"۔۔۔ چیف شیفرڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور بوتل ایک طرف پڑی ہوئی لوہے کی بڑی سی باسکٹ میں اچھال دی۔

"یہ لاشیں یہاں رکھو اور مائیکل تم جاؤ"۔۔۔ جولیا نے مڑ کر صفدر، تنویر اور مائیکل سے کہا۔ اور ان تینوں نے جلدی سے لاشیں فرش پر رکھیں اور پھر مائیکل واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اور اندر اس کی دیواروں کے ساتھ جدید ترین اسلحہ باقاعدہ زیبائش کے طور پر لگایا گیا تھا۔

"پیٹر۔ دروازہ لاک کر دو۔ تاکہ میں شیفرڈ کو وہ خفیہ رپورٹ دے سکوں جس کے لئے میں تمہیں ساتھ لائی ہوں"۔۔۔ جولیا

Admin @ www.hibuddiez.com

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور صفدر تیزی سے مڑا اور اس نے دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

"کیا بات ہے پیٹریشیا۔ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو رہی ہو" ——— شیفرڈ نے اپنی ٹانگیں سمیٹ کر نیچے رکھیں اور ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی عود کر آئی تھی۔

"بات بہت اہم ہے شیفرڈ۔ پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں میک اپ کا سامان ہوتا تھا۔ اب بھی ہے" ——— جولیا بے حد سنجیدہ تھی

"میک اپ کا سامان ——— کیوں ہے تو سہی ادھر میری میز کی دراز میں ہے۔ لیکن کیوں" ——— شیفرڈ نے انتہائی حیرت اور تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے مسٹر شیفرڈ۔ کہ میں نے تمہیں دیکھ کر فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہاری جگہ یہ پیٹر لے گا۔ اس کا قد و قامت اور جسم بالکل تم سے ملتا ہے" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن لہجہ اور انداز پیٹریشیا والا ہی تھا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہی ہو تم پیٹریشیا" ——— شیفرڈ حیرت کی زیادتی سے بری طرح چونک پڑا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا حیرت سے کھلا ہوا منہ بند ہوتا جولیا کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور شیفرڈ کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں نے ایک لمحے میں شیفرڈ کے سینے میں بے شمار سوراخ کر دیئے

اور وہ لہراتا ہوا دوبارہ صوفے پر گرا اور پھر صوفے پر گر کر گھومتا ہوا اوندھے منہ فرش پر جا گرا۔ اس کا جسم ساکت ہو چکا تھا۔

"یہ گوریلا فائٹنگ کا ماہر تھا۔ اس لئے میں نے فوری ایکشن لیا ہے۔ اگر اسے ذرا بھی شک پڑ جاتا تو شاید ہمارے لئے مسئلہ کھڑا کر دیتا" ——— جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ میں بھی ایسی ہی کارکردگی چاہتا ہوں" ——— تنویر نے مسرت بھرے انداز میں کہا۔ اور صفدر نے بھی مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"واقعی یہ اچھا فیصلہ ہے" ——— صفدر نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی میز کی طرف دوڑ پڑا۔ چند لمحوں بعد اس نے میز کی نچلی دراز سے ایک میک اپ باکس نکال لیا۔

"تنویر۔ یہاں دراز میں بہت سے فائلیں موجود ہیں۔ ان میں دیکھو یہاں کا کوئی تفصیلی نقشہ بھی موجود ہوگا۔ جس میں اسلحے کا سٹور دکھایا گیا ہوگا۔ ہم اس سٹور کے اندر ٹائم بم لگا کر باہر نکل جائیں گے۔ اس طرح یہ اڈہ آسانی سے تباہ ہو جائے گا" صفدر نے میک اپ باکس اٹھا کر ایک طرف بنے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا میز کی طرف بڑھ گیا جب کہ جولیا نے فرش پر پڑے ہوئے شیفرڈ کی ٹانگ پکڑ کر اسے ایک طرف گھسیٹا اور پھر اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ اس کی جیبوں سے ایک چھوٹا

Admin @ www.hibuddiez.com

لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر۔ ایک مشین پسٹل اور چابیوں سے بھرا ہوا ایک رنگ برآمد کر چکی تھی۔ اس نے ان چیزوں کو میز پر رکھا اور پھر اس کی دوبارہ اچھی طرح تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جولیا نے اس کی یونیفارم کے اندر بنی ہوئی ایک پتلی سی خفیہ جیب میں سے ایک چھوٹی سی ڈائری نکال لی —— اور پھر اُسے کھول کر دیکھنے لگی۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ ڈائری کے اندر بہت سے نام، پتے اور ان کے فون نمبر درج تھے۔ اور سب سے اوپر ڈی۔ الیف چیفس کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ جولیا سمجھ گئی کہ ڈائری میں ایسے ہی اڈوں کے چیفس کے نام درج ہیں۔ چونکہ ان کے پتے اور فون نمبر بھی درج تھے۔ اس لئے انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا تھا۔

"جولیا —— یہ دیکھو۔ یہ ہے اس اڈے کا نقشہ" —— اُسی لمحے تنویر نے کہا۔ اور جولیا نے ڈائری بند کر کے اُسے جیب میں ڈال لیا۔ تنویر کے ہاتھ میں ایک نقشہ تھا۔ اس نے میز پر رکھ کر وہ نقشہ کھول دیا۔ یہ واقعی اس اڈے کا نقشہ تھا۔ اور پھر چند ہی لمحوں میں انہوں نے دائیں ہاتھ پر آخری بیرک میں موجود اسلحے خانے کو چیک کر لیا۔

اُسی لمحے صفدر باتھ روم سے باہر نکلا تو وہ مکمل طور پر شیفرڈ کے میک اپ میں تھا۔ اور اس نے باتھ روم کی الماری میں موجود اس کی نئی یونیفارم بھی پہن لی تھی۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے اسلحہ خانہ" —— تنویر نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا نقشے پر جھک گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب آؤ۔ سب سے پہلے وہیں چلتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے باہر نکل جائیں گے" —— صفدر نے کہا۔

"لیکن ایک بات پر تو تم نے غور نہیں کیا۔ اب اگر شیفرڈ کے ساتھ میں اور تنویر باہر گئے تو تیسرے آدمی کے بارے میں کیا کہیں گے۔ میرا مطلب ہے تمہارے بارے میں۔ کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ اندر میرے علاوہ دو آدمی موجود ہیں" —— جولیا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو جولیا۔ ہاں اس کی لاش کو چھپانا پڑے گا۔ تنویر تم اسے گھسیٹ کر باتھ روم کی الماری کے پیچھے ڈال دو۔ اور جولیا تم یہاں موجود خون کے نشانات صاف کر دو۔ باقی میں سنبھال لوں گا" —— صفدر نے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے دوبارہ اپنے کاموں میں لگ گئے۔ جب کہ صفدر غور سے اس نقشے کو دیکھتا رہا۔

"ٹھیک ہے۔ دونوں کام ہو گئے" —— جولیا اور تنویر نے قریب آ کر کہا۔

"او کے —— آؤ چلیں" —— صفدر نے اس بار شیفرڈ کے لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سنو۔ پیٹریشیا نے مجھے بتایا تھا کہ شیفرڈ اپنے ماتحتوں کے سامنے انتہائی سخت گیر رویہ رکھتا ہے۔ وہ صرف پیٹریشیا

Admin @ www.hibuddiez.com

کے سامنے بھیگی بلی بنا رہتا تھا کیونکہ وہ پیٹریشیا سے جنون کی حد تک محبت کرتا تھا۔ البتہ پیٹریشیا اس سے محبت نہ کرتی تھی بلکہ اس کا مقصد صرف دل بہلانا تھا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ صفدر نے سنجیدگی سے سر ہلایا اور پھر دروازے کا لاک کھول کر اس نے بھاری دروازہ کھول دیا اور پی کیپ ٹھیک کرتا ہوا باہر آ گیا۔ دروازے پر کھڑا ہوا فوجی اٹینشن ہو گیا تھا۔ صفدر کے بعد جولیا اور آخر میں تنویر باہر نکلا۔

"دروازہ بند کر دو تھامسن"۔۔۔ صفدر نے مڑ کر سخت لہجے میں کہا اور تنویر نے دروازہ بند کر دیا۔

"سنو۔ میں ایمرجنسی راؤنڈ پر جا رہا ہوں۔ مسٹر پیٹر انتہائی ضروری کام میں مصروف ہیں۔ جب تک وہ خود کال نہ کریں کوئی اندر نہ جائے"۔۔۔ صفدر نے انتہائی کرخت لہجے میں فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"۔۔۔ فوجی نے باقاعدہ سیلوٹ مارتے ہوئے کہا اور صفدر آگے بڑھ گیا۔ جہاں جہاں سے وہ گھوم رہا تھا۔ وہاں موجود فوجی ساتھ ساتھ سیلوٹ مارتے جا رہے تھے۔ ابھی وہ برآمدے میں پہنچے تھے کہ ایک نوجوان فوجی دوڑتا ہوا قریب آیا۔

"سر ۔۔۔ حکم سر"۔۔۔ فوجی نے قریب آ کر بڑے مستعدانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"ویپن سٹور چیک کرنا ہے"۔۔۔ صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔ صفدر نے وہی الفاظ کہے جو نقشے میں درج تھے۔

"اوہ۔ یس سر"۔۔۔ اس نوجوان نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہلایا تو ایک سائیڈ سے ایک جیپ تیزی سے نکل کر ان کے سامنے آ کر رک گئی۔ صفدر اچھل کر ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جب کہ جولیا اور تنویر عقبی سیٹوں پر پہنچ گئے۔ وہ نوجوان عقبی پائیدان پر پیر رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ویپن سٹور"۔۔۔ پیچھے سے اس نوجوان نے چیخ کر ڈرائیور سے کہا تو ڈرائیور نے سر ہلا کر جیپ آگے بڑھا دی۔ میدان میں بے شمار فوجی ابھی تک ٹریننگ میں مصروف تھے۔ یہ ساری ٹریننگ ڈوگو فائٹرز کے سلسلے میں دی جا رہی تھی تاکہ ان کی مدد سے ساؤتھ افریقہ اور نمیبیا میں سیاہ فاموں پر ایسی موت وارد کی جائے کہ اس کے بعد نمیبیا کے سیاہ فام جو اکثریت میں تھے نہ صرف اقلیت میں تبدیل ہو جائیں بلکہ آئندہ وہ کبھی سفید فاموں سے آزادی حاصل کرنے کا تصور تک نہ کریں۔ ڈوگو فائٹرز کا مقصد ایک لحاظ سے نمیبیا کے لاکھوں بے گناہ اور معصوم شہریوں کا قتل عام تھا۔ ایسا قتل عام کہ شاید چنگیز خان اور ہلاکو کی روحیں بھی شرمندہ ہو جائیں۔

جیپ دوڑتی ہوئی میدان کے کنارے سے آگے بڑھتی گئی اور پھر ایک بیرک کے سامنے جا کر رک گئی۔ وہ نوجوان تیزی سے نیچے اترا اور ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم یہیں رکو گے" ـــــ صفدر نے نیچے اتر کر اس نوجوان سے کہا اور نوجوان نے سیلوٹ مار کر اثبات میں جواب دیا۔

صفدر جیپ سے اتر کر بڑے فاتحانہ انداز میں آگے بڑھا۔ جولیا اور تنویر اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ بیرک میں موجود فوجی انہیں سیلوٹ مار رہے تھے۔ اسی لمحے ایک کمرے سے ایک نوجوان فوجی باہر آیا۔

"یس سر" ـــــ آنے والے نے سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"مین سٹور کو چیک کرنا ہے۔ ایمرجنسی چیکنگ" ـــــ صفدر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ آئیے سر" ـــــ نوجوان نے کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر وہ واپس کمرے میں آ گیا۔ جب صفدر، تنویر اور جولیا اندر پہنچے تو کمرے میں موجود چار اور فوجی جوان بھی کھڑے ہو چکے تھے۔ انہوں نے بیک قدم ہو کر سیلوٹ مارے۔ پہلے والا نوجوان ایک آہنی دروازے کو کھول رہا تھا۔ چند لمحوں میں ہی دروازہ کھل گیا۔

"تم یہیں رکو گے" ـــــ صفدر نے مڑ کر جولیا اور تنویر سے تیز لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر وہ اس آہنی دروازے کو کراس کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور اسے کراس کرتے ہی صفدر کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ کیونکہ یہ وسیع و عریض تہہ خانہ واقعی دنیا کے جدید ترین خوفناک اور انتہائی طاقتور اسلحے سے بھرا ہوا لگتا تھا جیسے پوری دنیا سے اسلحہ منگوا کر یہاں باقاعدہ سٹور کیا گیا ہو ـــــ اسلحہ خانہ ایک سرنگ کی صورت میں دور اندر تک چلا گیا تھا۔ لیکن یہاں ہوا اور روشنی کا بڑا شاندار انتظام کیا گیا تھا۔ یہ سرنگ آگے جا کر گھوم گئی۔ وہ نوجوان بڑے مستعدانہ انداز میں آگے آگے چل رہا تھا۔ اسلحہ کی بڑی بڑی پیٹیاں زمین سے چھت تک بھری ہوئی تھیں۔ البتہ ہر اسلحے کے سامنے اس اسلحے کی باقاعدہ نمائش کی گئی تھی۔ لیکن اس کے سامنے لوہے کی مضبوط جالی زمین سے چھت تک چلی گئی تھی۔ انتہائی طاقتور بموں چھوٹے بڑے میزائلوں، ڈائنامیٹ کے سپیشل طاقتور سیٹ مشین گنیں سٹین گنیں۔ اور اس قسم کا اسلحہ کثیر تعداد میں اس سٹور میں موجود تھا۔ جس سے گوریلا کارروائی آسانی سے کی جا سکتی تھی۔ صفدر جب ٹائم بموں کے شعبے کے سامنے پہنچا تو وہ رک گیا۔ یہاں تقریباً ہر ساخت کے انتہائی جدید ترین ٹائم بم موجود تھے۔

"اسے کھولو" ـــــ صفدر نے اس نوجوان سے کہا۔ جو صفدر کو رکتے دیکھ کر خود بھی رک گیا تھا۔

"یس سر" ـــــ نوجوان نے کہا۔ اور تیزی سے اس شعبے کی جالی کے آخری حصے پر پہنچ گیا جہاں باقاعدہ لوہے کا دروازہ لگا ہوا تھا۔ جس پر تالہ تھا۔ البتہ تالا نمبروں والا تھا نوجوان نے جلدی سے تالے کے نمبر ملائے اور پھر تالہ کھول کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم باہر رکو گے" ___ صفدر نے دروازے میں داخل ہوتے ہوئے مڑ کر نوجوان سے تیز لہجے میں کہا۔ اور نوجوان سر ہلاتے ہوئے باہر رک گیا۔ صفدر اندر گھومنے لگا۔

"سنو ___ میڈم کو بلا لاؤ فوراً" ___ صفدر نے اچانک تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" ___ نوجوان نے چونک کر کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے ایک ٹائم بم اٹھایا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ" ___ صفدر نے دروازے کے باہر آتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور دوڑ کر جاتا ہوا نوجوان ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر رکا اور پھر فوجی انداز میں اباؤٹ ٹرن ہو گیا۔

"مت بلاؤ" ___ صفدر نے کہا۔ اور آگے بڑھ گیا۔ نوجوان تیزی سے واپس آیا اس نے دروازہ بند کیا اور تالا لگا کر اس کے نمبر گھما دیئے۔ اور پھر تیزی سے صفدر کے پیچھے آنے لگا۔ صفدر اس سرنگ نما راستے میں گھومتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ یہ راستہ گھوم کر دوبارہ اسی کمرے میں جاتا تھا۔ اور پھر صفدر کی نظر ایک ایسے حصے پر پڑ گئی کہ وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہاں دنیا کے انتہائی طاقتور ترین بموں کا ذخیرہ موجود تھا۔ یہ بم بڑے بڑے ڈیموں اور پلوں اور کثیر المنزلہ عمارتوں کو تباہ کرنے کے کام آتے تھے۔ کوڈ میں ان کا نام سام بم تھا۔ عام طور پر ایسے بم حجم میں کافی بڑے ہوتے تھے۔ لیکن صفدر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ یہاں پڑے سام بم موجود تھے وہ حجم میں عام بموں سے ذرا بڑے تھے۔ جنہیں آسانی سے اٹھا کر لے جایا جا سکتا تھا۔ یہ واقعی انتہائی جدید ساخت کے تھے۔

"اسے کھولو" ___ صفدر نے کہا اور نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر نمبروں والا تالا کھولا اور پھر اس کا دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم باہر رکو گے" ___ صفدر نے کہا اور نوجوان نے سر ہلا دیا۔ صفدر اندر داخل ہوا اور اس طرح ٹہلنے لگا جیسے وہ یہاں کا بغور جائزہ لے رہا ہو۔ یہاں ان بموں کی پیٹیاں دیوار کے ساتھ نہ لگائی گئی تھیں بلکہ کمرے کے درمیان میں رکھی گئی تھیں۔ دوسری طرف خلا تھا۔ ویسے تمام بموں کے فیوز الگ کئے ہوئے تھے۔ لیکن شاید اس کے باوجود انہیں اس لئے دیوار سے ہٹا کر رکھا گیا تھا کہ ہوا کی آمدورفت ہر طرف سے جاری رہے۔ یا کسی امکانی خطرے سے بچنے کے لئے کیا گیا ہو گا۔ صفدر ان پیٹیوں کی عقبی طرف آیا اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں رکھا ہوا وہ ٹائم بم نکالا۔ اور تیزی سے اس پر ایک گھنٹے کا وقت فکس کیا اور پھر اس نے اسے دو پیٹیوں کے درمیان موجود ایک رخنے کے اندر رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ گیا۔ ٹائم بم سے ہلکی ہلکی ٹک ٹک کی آواز نکلنے لگی۔ لیکن یہ اس قدر نفیس تھا کہ یہ آواز بے حد ہلکی تھی۔ اس لئے صفدر مطمئن ہو کر آگے بڑھ گیا۔ چونکہ

Admin @ www.hibuddiez.com

لمحوں بعد وہ باہر آ گیا۔

"بند کر دو۔ سب او۔کے ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور نوجوان کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے آثار نمودار ہو گئے۔ صفدر آگے بڑھنے لگا لیکن اس بار اس کے قدم پہلے سے تیز تھے۔ چند لمحوں بعد نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے قریب آ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور دروازے کے راستے دوبارہ اس کمرے میں آ گئے۔ جہاں سے وہ دوسرے دروازے کے راستے اندر داخل ہوئے تھے۔ شاید ان کے اندر جانے کے بعد کمرے میں موجود دوسرا آہنی دروازہ بھی کھول دیا گیا تھا جیسے ہی صفدر اور وہ نوجوان کمرے میں داخل ہوئے کمرے میں بیٹھے ہوئے سارے فوجی اٹھ کھڑے ہوئے۔ تنویر اور جولیا بھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے وہ دونوں بھی مستعدی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"لیجئے باس"۔۔۔ نوجوان نے جلدی سے میز پر رکھا ہوا ایک رجسٹر کھول کر صفدر کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ایک پین بھی اٹھا رکھا تھا۔ صفدر نے دیکھا کہ اس پر مختلف تاریخوں کے بعد او۔کے الفاظ اور آخر میں دستخط کیے گئے تھے۔ صفدر سمجھ گیا کہ ہنگامی چیکنگ کے بعد شیفرڈ اس پر دستخط کرتا ہو گا۔ لیکن صفدر نے ایک نظر میں چیک کر لیا کہ دستخط کرنے اور لکھنے والے دو مختلف افراد ہیں۔ دونوں کے لکھنے کا انداز مختلف تھا۔

"ٹھیک ہے۔ او۔کے لکھو"۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور نوجوان جلدی سے رجسٹر پر جھک گیا۔ اس نے تیزی سے تاریخ ڈال کر آگے او۔کے لکھا اور پھر قلم صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر اس دوران شیفرڈ کے دستخطوں کو پورے غور سے دیکھ کر چیک کر چکا تھا۔ اس نے قلم لیا اور پھر بڑے اطمینان سے دستخط کر دیئے۔

"تھینک یو سر"۔۔۔ نوجوان نے اس کے ہاتھ سے قلم لیتے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لیکن ابھی وہ دروازے سے نکلا ہی تھا کہ وہ آدمی جو ان کے ساتھ جیپ میں آیا تھا دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"چیف جنرل بارٹر ایمرجنسی دورے پر آتے ہیں۔ ان کا ہیلی کاپٹر ابھی پہنچنے ہی والا ہے"۔۔۔ نوجوان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر بھی چونک پڑا۔ کیونکہ اس وقت کسی جنرل کی آمد کا مطلب تھا کہ اسے لامحالہ رکنا پڑے گا جب کہ وہ ٹائم بم لگا چکا تھا۔ اور دس منٹ بھی گزر چکے تھے۔ اب باقی اس اڈے کو تباہ ہونے میں صرف پچاس منٹ رہ گئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ ہم باہر جا کر ان کا استقبال کریں گے آؤ بٹریشیا"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور باہر کھڑی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"مگر سر۔۔۔ یہ تو اصول کے خلاف ہے سر"۔۔۔ نوجوان نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ میرا حکم ہے" ۔۔۔ صفدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے سر" ۔۔۔ نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر صفدر اور اس کے ساتھیوں کے جیپ پر بیٹھنے کے بعد وہ نوجوان تیزی سے پہلے کی طرح پچھلے ٹائر پر چڑھ گیا۔

"سپیشل آؤٹ دے چلو" ۔۔۔ نوجوان نے چیختے ہوئے کہا۔ ڈرائیور نے ایک لمحے مڑ کر حیرت سے اس نوجوان کو دیکھا۔ پھر اس نے جیپ آگے بڑھا دی۔ اس بار جیپ کی رفتار بے حد تیز تھی۔ وہ بجائے میدان کے کنارے کے ساتھ ساتھ چلنے کے اب درمیان سے ہو کر گزر رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ میدان کراس کر کے دو بیرکوں کے درمیان موجود ایک راستے میں داخل ہوئی اور پھر شیشے کے بنے ہوئے دروازے کے ساتھ جا کر رک گئی۔ وہ نوجوان اچھل کر نیچے اترا۔ صفدر بھی نیچے اتر آیا۔ اور اس کے بعد جولیا اور تنویر بھی۔

"سر۔ جنرل صاحب سپیشل آؤٹ دے سے آئیں گے۔ اس لئے میں یہاں آیا ہوں" ۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"یس" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا شیشے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوچا تھا کہ یقیناً اس سے آگے خصوصی ہیلی پیڈ بنایا گیا ہو گا۔ اس لئے اب اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ جنرل بارٹر کو اغوا کر کے وہ اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہی باہر نکل جائیں گے۔

"میں ساتھ آؤں سر" ۔۔۔ نوجوان نے قریب آ کر پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ تم یہیں رکو گے" ۔۔۔ صفدر نے مڑے بغیر کہا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جولیا اور تنویر بھی داخل ہوئے۔ دوسری طرف ایک سرنگ نما راستہ تھا۔ جس کی دونوں سائیڈوں پر شیشے کی دیواریں چلی گئی تھیں۔ پیچھے کھڑے نوجوان نے دروازہ ان کے عقب میں بند کیا۔ انہوں نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی ہی تھی کہ اچانک سرر کی تیز آواز کے ساتھ ان سے چند قدم آگے شیشے کی دیوار زمین سے نکل کر اوپر چھت میں غائب ہو گئی۔ صفدر۔ تنویر اور جولیا تیزی سے واپس پلٹے تو پچھلی طرف موجود دروازہ بھی غائب ہو چکا تھا۔ اب وہاں بھی شیشے کی ٹھوس دیوار تھی۔ جبکہ دوسری طرف وہ نوجوان کھڑا تھا۔

"سوری چیف۔ آپ نے بہت سے اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے اب آپ کا فیصلہ جنرل بارٹر خود کریں گے" اس نوجوان کی آواز اس کیبن میں سنائی دی۔

"کیا مطلب ۔۔۔ یہ تم نے کیا کیا ہے" ۔۔۔ صفدر نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا۔

"آپ تو خود اچھی طرح جانتے ہیں چیف کہ یہاں اصولوں کو کس قدر اہمیت دی جاتی ہے۔ اب جنرل بارٹر کے یہاں آنے تک آپ کو یہاں رہنا ہی ہو گا" ۔۔۔ اس نوجوان نے کہا۔ اور تیزی سے چند قدم پیچھے کھڑی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے جیپ نے موڑ کاٹا اور تیزی سے ان کی نظروں سے دور ہو گئی۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے مشین گن اتاری

Admin @ www.hibuddiez.com

اور دوسرے لمحے اس نے شیشے کی دیوار پر فائر کھول دیا۔ لیکن گولیاں اس شیشے سے ٹکرا کر اس طرح چپٹی ہو کر نیچے گر رہی تھیں جیسے یہ شیشے کی بجائے فولاد کی دیوار ہو۔

"ختم کرو۔ یہ مخصوص قسم کا شیشہ ہے"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور تنویر نے ٹریگر سے انگلی اٹھا لی۔

"میں نے ٹائم بم پر ایک گھنٹے کا وقت فکس کیا تھا۔ اور میرا خیال تھا کہ ایک گھنٹے میں ہم آسانی سے یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن بیس منٹ گزر چکے ہیں اور باقی چالیس منٹ رہ گئے ہیں۔ اور چالیس منٹ بعد یہاں موجود انتہائی کثیر مقدار اور انتہائی طاقتور اسلحہ پھٹ جائے گا۔ اور اس کے بعد تو شاید اس پورے صحرا کا ایک ایک ذرہ آسمان پر اڑ جائے"۔۔۔ صفدر نے انتہائی گھمبیر لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ صرف چالیس منٹ۔ ویری بیڈ۔ یہ جنرل نجانے کس وقت پہنچے۔ اس کم بخت کو بھی اس وقت آنا تھا"۔۔۔ جولیا نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تو بہت مسئلہ بن گیا صفدر۔ ہمیں ہر صورت میں یہاں سے نکلنا ہو گا"۔۔۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا عقبی دیوار کی طرف گیا اور اس نے دیوار کی جڑ میں ہاتھ پھیر کر کوئی تار تلاش کرنی شروع کر دی۔ اس کا خیال تھا کہ اس میکنزم کو کنٹرول کرنے والی کوئی نہ کوئی تار یہاں ضرور چھپی ہوئی ہو گی۔ صفدر اور جولیا بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ کیونکہ

بہرحال کچھ نہ ہونے سے تنویر کے اس آئیڈیے میں کچھ ہونے کا سکوپ موجود تھا۔ لیکن باوجود انتہائی کوشش کے وہاں ایسی کوئی تار نظر نہ آئی۔

"اب باقی پچیس منٹ رہ گئے ہیں"۔۔۔ صفدر نے گھڑی پر نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔ یہاں سے سامنے میدان میں موجود افراد بھی نظر نہ آ رہے تھے۔ کیونکہ راستہ آگے جا کر ذرا سا خم کھا جاتا تھا۔ وہاں سے صرف ایک بیرک کا اوپر والا حصہ یا اس میدان کے اوپر موجود چھت ہی نظر آ رہی تھی۔

"وہ اسلحے کا سٹور تو میدان کی دوسری سمت میں ہے۔ یہاں تو اس کی طاقت بہرحال کم ہو ہی جائے گی"۔۔۔ جولیا نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"جس قدر طاقتور اسلحہ وہاں موجود ہے۔ یہاں تو کیا یہ پورا صحرا فضا میں اڑ کر غائب ہو جائے گا"۔۔۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اور جولیا کے چہرے پر پیدا ہونے والی امید کی ہلکی سی جھلک ایک بار پھر مایوسی کے اندھیرے میں ڈوب گئی۔

"کاش مجھے ذرا بھی شک پڑ جاتا تو میں اس کی راستے میں ہی گردن توڑ دیتا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔ وہ اس وقت اس ساری صورت حال کا اپنے آپ کو ہی مجرم سمجھ رہا تھا۔ لیکن اس کی اس سوچ کے باوجود وقت انتہائی تیز رفتاری سے گزرتا جا رہا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ارے یہ نامراد جنرل ہی آجاتے کم از کم یہ رکاوٹ تو ہٹے۔" تنویر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ لیکن ہر چیز جیسے اپنی جگہ ساکت تھی۔ صفدر کا تو بس اب اتنا ہی کام رہ گیا تھا کہ وہ صرف گھڑی دیکھتا رہے۔ اور اب صرف تیئس منٹ باقی رہ گئے تھے۔ اسی لمحے اچانک صفدر کو ایک خیال آیا اور وہ بُری طرح چونک پڑا۔

"کیا ہوا" ——— تنویر اور جولیا نے صفدر کو اچانک اس بُری طرح چونکتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔ لیکن صفدر نے جواب دینے کی بجائے جلدی سے جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔ اُسے اچانک خیال آگیا تھا کہ اس نے شیفرڈ کے دفتر سے آتے ہوئے میز پر رکھا ہوا وہ سامان اٹھا کر جیبوں میں ڈال لیا تھا۔ جو جولیا نے ... شیفرڈ کی یونیفارم سے نکال کر میز پر رکھا تھا۔ اور اس میں ایک چھوٹا سا مگر جدید ٹرانسمیٹر بھی تھا۔ دوسرے لمحے صفدر نے ٹرانسمیٹر جیب سے باہر نکالا۔ ٹرانسمیٹر فکسڈ فریکونسی کا تھا۔ صفدر نے جلدی سے اس کا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی اس پر سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"شیفرڈ کالنگ اوور" ——— صفدر نے شیفرڈ کے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس۔ ماتھر اٹنڈنگ چیف اوور" ——— ایک اجنبی سی مگر مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ماتھر۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اور کیا کر رہے ہو اوور" ——— صفدر نے چیخنے کے سے انداز میں کہا۔ کیونکہ اب

اس کا ذہن اس لئے ماؤف ہو رہا تھا کہ وہ اس ماتھر سے کیا بات کرے۔ اس نوجوان کا تو نام تک اُسے معلوم نہ تھا جس نے انہیں یہاں بند کیا تھا ویسے اس نے جس طرح کام کیا تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ سیکنڈ چیف تھا۔

"میں سر ——— میں آپریشن روم میں ہوں سر۔ اور ٹرانسمیٹ اٹنڈ کر رہا ہوں سر اوور" ——— ماتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جنرل بارٹر آگئے ہیں اوور" ——— صفدر نے پوچھا۔

"ان کا ہیلی کاپٹر صحرا میں اتر چکا ہے سر۔ اور سیکنڈ چیف آرتھر ہیڈ کوارٹر کے اندر ان کے استقبال کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ مگر آپ کہاں ہیں سر۔ یہاں ہر آدمی یہی سوچ رہا ہے۔ لیکن سر اصول کی وجہ سے کوئی آرتھر سے پوچھ نہیں سکتا سر۔ اب آپ نے بات کی ہے تو میں نے پوچھ لیا ہے سر اوور" ——— ماتھر نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماتھر سنو۔ سیکنڈ چیف آرتھر غدار ہے۔ جنرل بارٹر اس وقت شدید خطرے میں ہیں۔ اس نے غداری کرتے ہوئے مجھے اور پیٹریشیا کو راہداری والے شیشے کے کیبن میں بند کر دیا ہے۔ تم فوراً حرکت میں آجاؤ اور جنرل بارٹر کے آنے سے پہلے اس کیبن کو کھول دو۔ جلدی کرو۔ اٹ از مائی آرڈر اوور" ——— صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب گلاس کیبن سے ہے۔ مگر اس کا کنٹرول

Admin @ www.hibuddiez.com

تو یہاں آپریشن روم میں نہیں ہے اور اصول کے مطابق مجھے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اب کیا ہوگا سر۔ اوور" ۔۔۔ ماتھر نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فوراً کسی کو بھیجو اسے کھولنے کے لئے۔ ورنہ جنرل بارٹلر اور اڈہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اوور" ۔۔۔ صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ سر۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اصول کے مطابق کوئی بھی اپنی ڈیوٹی سے نہ ہٹے گا۔ ٹھہریں سر۔ میں جنرل بارٹلر کو کال کرتا ہوں۔ ان کے پاس سپیشل ایمرجنسی ٹرانسمیٹر ہر وقت رہتا ہے اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے ماتھر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ صورت حال اور زیادہ گھمبیر ہو چکی تھی۔ کیونکہ اب صرف بیس منٹ باقی رہ گئے تھے۔ اور ان بیس منٹوں کے دوران اگر وہ یہاں سے آزاد بھی ہو جاتے تب بھی یہاں سے زندہ سلامت نکل جانا محال تھا۔ اور ظاہر ہے جنرل بارٹلر کو صورت حال سمجھنے اور پھر فیصلہ کرنے میں کافی وقت لگ جانا تھا۔ اب اسے تو معلوم نہ تھا کہ اڈے میں ٹائم بم لگا دیا گیا ہے۔

"صفدر۔ تم ایسا کرو انہیں بتا دو کہ تم نے ٹائم بم لگایا ہے۔ کم از کم وہ فوری طور پر اسے تو آف کر دیں گے۔ اس طرح ہماری جانیں تو بچ جائیں گی بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا" ۔۔۔ جولیا نے چونک کر تیز لہجے میں کہا۔

"سوری جولیا۔ اول تو اب اتنا وقت نہیں رہا کہ سارے دروازے کھولے جائیں۔ اور پھر وہاں سے ٹائم بم آف کیا جائے۔ اور اگر یہ ممکن بھی ہوتا تب بھی میں ایسا نہ کرتا اس اڈے کی تباہی ہمارا مشن ہے۔ اور اس اڈے کی تباہی سے نمیبیا میں ڈوگو فاشزم کی کمر ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر مشن کی وجہ سے ہماری جانیں چلی جاتی ہیں تو مشن کے مقابلے میں یہ کوئی مہنگا سودا نہیں ہے" ۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"سوری صفدر۔ بس ایسے ہی ذہن میں یہ بات آ گئی تھی" ۔۔۔ جولیا نے صفدر کے جذبے کے سامنے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

تنویر اب خاموش کھڑا تھا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ وہ شاید کوئی ایسی تجویز سوچنے میں مصروف تھا جس سے یہاں سے نکلا جا سکے۔ لیکن اس آرتھر نے انہیں ایسی جگہ لا کر رکھا تھا کہ اب یہاں سے نکلنے کی کوئی صورت ہی نظر نہ آ رہی تھی۔ اور وقت تھا کہ مسلسل اور تیزی سے گزرتا جا رہا تھا۔ اسی لمحے صفدر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں اور صفدر نے چونک کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو چیف ۔۔۔ میں ماتھر بول رہا ہوں اوور" ۔۔۔ ماتھر کی انتہائی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس اوور" ۔۔۔ صفدر نے اس بار انتہائی سنبھلے ہوئے

Admin@www.hibuddiez.com

لہجے میں کہا۔ کیونکہ اب وہ ذہنی طور پر موجودہ صورت حال سے سمجھوتہ کر چکا تھا۔

"چیف۔ میں نے بے حد کوشش کی ہے۔ لیکن جنرل بارڈ سے رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔ ان کے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر نہیں ہے شاید۔ میں نے باہر ڈیوٹی والے کو آپ کی بات سمجھانی چاہی لیکن اس نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب کیا کرنا ہے اوور" ماتھر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب جنرل بارڈ کی قسمت۔ میں کیا کر سکتا ہوں اوور اینڈ آل" ـــــ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے لاشعوری انداز میں اُسے جیب میں ڈال لیا۔

"اب صرف دس منٹ باقی رہ گئے ہیں" ـــــ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور جولیا اور تنویر دونوں نے سر ہلا دیئے۔ اب دونوں کے چہروں پر صفدر کی طرح انتہائی گھمبیر سنجیدگی کی چادر چڑھ چکی تھی۔ آدمی اس وقت تک ضرور گھبراتا ہے جب تک اُسے زندگی کی امید نظر آتی رہتی ہے۔ لیکن جب یہ امید ختم ہو جاتی ہے تو پھر اس کی گھبراہٹ ایک جامد سی سنجیدگی میں بدل جاتی ہے۔ اور اس وقت ان تینوں کی یہی کیفیت تھی۔ ان کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ چہرہ پتھریلا سا ہو رہا تھا اور آنکھیں اس طرح پھیلی ہوئی تھیں جیسے وہ دنیا کے بازاروں کی بجائے خلا میں کہیں دور جھانک رہے ہوں۔

شاید وہ اس دنیا کی طرف سے اس دنیا میں تاک رہے تھے، جہاں دس منٹ بعد انہوں نے جانا تھا اور پھر ہمیشہ وہیں رہنا تھا۔ کہ اچانک وہ تینوں بیک وقت چونک پڑے کیونکہ راستے پر اُسے دس فوجی تیز تیز قدم اٹھاتے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان میں سے سب سے آگے ایک لمبے قد کا فوجی تھا جس کا سر گنجا گھوٹے کی طرح کا تھا۔ آنکھوں پر نظر کا نفیس چشمہ تھا۔ سر پر پی کیپ تھا لیکن اس کی سائیڈوں سے برف کی طرح سفید بالوں کی جھالر صاف نظر آرہی تھی۔ اس کے چہرے پر اتنی دور سے بھی انتہائی سفاکی صاف نظر آرہی تھی۔ اس کے پیچھے دو سیکنڈ چیف آرہے تھے اور اس کے پیچھے آٹھ مشین گنوں سے مسلح فوجی تھے۔ وہ پیدل ہی اس طرف آرہے تھے۔ وہ تینوں ہی سمجھ گئے کہ سب سے آگے آنے والا وہی جنرل بارڈ ہے۔ جس کی اچانک آمد کی وجہ سے وہ یہاں پھنس گئے ہیں۔ صفدر نے لاشعوری طور پر گھڑی دیکھی۔ اب ٹائم بم پھٹنے میں صرف چار منٹ باقی رہ گئے تھے۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ سام بم سیکشن میں موجود ٹائم بم کو آف کیا جا چکا ہے" ـــــ جنرل بارڈ نے بھوکے بھیڑیے کی طرح دانت نکوستے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس نے شاید صفدر کو کلائی کی گھڑی میں وقت دیکھتے چیک کر لیا تھا۔ لیکن اس کے اس فقرے کی وجہ سے ان تینوں کے حلق سے بیک وقت طویل سانس نکل گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"سنو۔ تم یقیناً وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہو جو جیسورا، کرنل جوہم کو قتل کرنے کے بعد چھاؤنی پہنچے اور پھر کمانڈر لارل کو اغوا کر کے ہیلی کاپٹر سے باہر نکلے۔ لیکن بروقت اطلاع مل جانے پر تمہارے ہیلی کاپٹر کو گھیر لیا گیا۔ کمانڈر لارل کی لاش بھی مل گئی ہے مگر تم لوگ جنگل میں جا اترے۔ ایئر چیف راشکل سے حماقت سرزد ہوئی اور اس نے تمہاری لاشیں یہاں بھجوا دیں۔ لیکن تمہاری بدقسمتی کہ جنگل میں سے ڈاکٹرز کی لاشوں کے ساتھ ساتھ پیٹریشیا کی لاش بھی دستیاب ہو گئی۔ اس طرح ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم لوگ یہاں میک اپ میں آئے ہو۔ کیونکہ وہاں کھلا میک اپ باکس بھی مل گیا تھا۔ مجھے چونکہ تمہاری چھاؤنی پہنچنے کی اطلاع کمانڈر لارل نے دے دی تھی۔ اسی لئے میں فوراً چھاؤنی پہنچا لیکن وہاں سے جب حالات معلوم ہوئے تو میں جنگل پہنچا۔ اور وہاں سے سیدھا یہاں آ رہا ہوں۔ راشکل کو اس کی حماقت کی سزا موت کی صورت میں ملی ہے۔ یہاں اڈے میں آتے ہی مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے شیفرڈ کے روپ میں وین سٹور میں ٹائم بم فٹ کیا لیکن وہ مخصوص مشینری کی وجہ سے فوراً چیک ہو گیا۔ اور اسے آف بھی کر دیا گیا۔ آرتھر کو اصلی حالات کا اس وقت تک علم نہ تھا۔ یہاں چونکہ تربیت انتہائی سختی سے اصولوں پر قائم رہنے کی دی جاتی ہے اور تم سے کئی بے اصولیاں ہوئی تھیں اس لئے آرتھر نے اپنے طور پر تمہیں یہاں قید کر دیا تھا۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ تم شیفرڈ کی بجائے پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ چنانچہ یہاں آپ ہی بتائیے ... میں اس کی اس عقلمندی اور اصول پسندی پر بے حد خوش ہوا ہوں اور میں نے اسے شیفرڈ کی بجائے اس مین اڈے کا فل چیف بنا دیا ہے۔ اور اسے یہ احکامات دے دیئے ہیں کہ وہ تمہیں یقینی طور پر ہلاک کر دے" ـــــ جنرل بارٹر نے کرخت لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ آپ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ اس آرتھر نے آپ کو یہ سب کچھ بتایا ہے جنرل بارٹر۔ یہ آرتھر غدار ہے۔ یہ یقیناً گاوبو کا آدمی ہے۔ یہ بھی سازش کر رہا ہے میں نے وین سٹور کا ہنگامی معائنہ ضرور کیا لیکن وہ معمول ہے۔ وہاں میں نے ٹائم بم ہرگز نہیں رکھا۔ یہ سب کچھ اس کی اپنی کارستانی ہے۔ آپ بے شک حقیقت کو آ کر دیکھ لیں۔ اور آپ کہہ رہے ہیں کہ پیٹریشیا نقلی ہے۔ یہ پیٹریشیا کھڑی ہے۔ آپ اس کا میک اپ چیک کرائیں۔ میں اسے دل و جان سے محبت کرتا ہوں۔ میں ایک نظر میں پہچان سکتا ہوں کہ کیا یہ اصلی ہے یا نقلی۔ یہ دنیا کا سب سے کامیاب میک اپ کر کے بھی سامنے آ جاتی تب بھی میں ایک نظر میں اسے پہچان لیتا۔ آپ سب سے بڑے آفیسر ہیں۔ آپ باقاعدہ خود تحقیقات کریں آپ کو اصل سازش کا یقیناً علم ہو جائے گا۔ ویسے آپ مالک ہیں بے شک ہمیں گولیوں سے اڑا دیں۔ ہم آپ کے حکم کے تحت مرنا اپنے لئے فخر سمجھیں گے" ـــــ صفدر نے شیفرڈ کے لہجے میں انتہائی جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ جھوٹ کہہ رہا ہے سر۔ یہ بکواس کر رہا ہے مسٹر ـــــ آرتھر

Admin @ www.hibuddiez.com

صفدر کی اس تقریر سے بوکھلا سا گیا تھا۔

"اسے بھی گرفتار کر لو۔ واقعی مجھے تحقیقات کرنے کے بعد فیصلہ دینا چاہیے تھا" ـــــ جنرل بارٹم نے چیخ کر پیچھے کھڑے فوجیوں سے کہا۔ اور فوجی بھوکے عقابوں کی طرح آرتھر پر جھپٹ پڑے۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے ہاتھوں کو عقب میں کر کے اس میں ہتھکڑی ڈالی جا چکی تھی۔ آرتھر کا چہرہ دھواں دھواں سا ہو رہا تھا۔

"سنو آرتھر۔ یہ لوگ ابھی یہیں رہیں گے۔ تم میرے ساتھ اس کے دفتر چلو۔ تمہاری رپورٹ کے مطابق یہ لوگ وہیں سے نکل کر سیدھے وین سٹور میں گئے۔ اور پھر وہاں سے تم نے انہیں یہاں قید کر دیا۔ اس لئے لازماً وہ لاشیں جو جنگل سے لائی گئی تھیں اسی دفتر میں موجود ہوں گی اور اگر یہ اصل شیفرڈ نہیں ہے تو پھر اصل شیفرڈ کی لاش بھی وہیں موجود ہو گی۔ آؤ ابھی فیصلہ ہو جاتا ہے" ـــــ جنرل بارٹم نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آپ مجھے ساتھ لے چلیں سر۔ میں ثابت کر دوں گا کہ اس آرتھر نے غداری کی ہے" ـــــ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن جنرل بارٹم نے اس کی بات سنی ان سنی کی اور اسی طرح واپس بڑھ گیا۔ فوجی بندھے ہوئے آرتھر کو دونوں طرف سے بازوؤں سے پکڑے اس کے پیچھے لے جا رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد ہی وہ سب ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

"یہ جنرل بارٹم تو بے حد ہوشیار ہے۔ اب شیفرڈ کی لاش

ملنے کے بعد تو سب کچھ بہرحال ظاہر ہو ہی جائے گا" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"ارے۔ میں بھی واقعی دنیا کا سب سے بڑا احمق ہوں" ـــــ تنویر خاموش کھڑا کھڑا ایک لخت چیخ پڑا۔ تو وہ دونوں حیران ہو کر اسے دیکھنے لگے۔ لیکن تنویر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا دوبارہ شیشے کی عقبی دیوار کی طرف بڑھا۔ لیکن ابھی وہ دیوار کچھ دور تھی کہ تنویر نے یک لخت ہائی جمپ کیا اور جیسے کوئی شکاری پرندہ دوڑ کر فضا میں پرواز کر جاتا ہے۔ اس طرح وہ ہوا میں اڑتا ہوا دیوار کے اس حصے تک گیا جو چھت میں جا کر غائب ہو چکا تھا۔ لیکن اس کے ہاتھ وہاں تک پہنچنے کی بجائے نیچے ہی رہ گئے۔ اور تنویر کے جسم نے ہوا میں قلابازی کھائی اور وہ واپس زمین پر آ کھڑا ہوا۔

"اوہ۔ واقعی میں احمق ہوں" ـــــ نیچے کھڑے ہوتے ہوئے اس نے پہلے سے زیادہ زور سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے شیشے کا یہ کمرہ ریوالور کے پے درپے دھماکوں سے گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے صفدر اور جولیا جو انتہائی حیرت بھرے انداز میں کھڑے دیکھ رہے تھے۔ بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ تیسرے دھماکے کے ساتھ ہی شیشے کی عقبی دیوار سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی زمین میں غائب ہو گئی۔

"ارے یہ کیا" ـــــ صفدر اور جولیا نے بے اختیار بوکھلائے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ میں واقعی احمق بن گیا تھا۔ لیکن شکر ہے مجھے جلد ہی عقل آگئی۔ آؤ اب نکل چلیں" ـــــ تنویر نے مسرت سے بھرپور کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ صفدر اور جولیا بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

یہ سرنگ نما راستہ دور آگے جاکر اوپر کو چڑھتا گیا۔ اور پھر آگے جاکر وہ چھت سے تقریباً مل گیا۔ لیکن سائیڈ میں موجود سرخ رنگ کا ایک ہک انہیں دور سے ہی نظر آگیا تھا۔ تنویر ان سے آگے تھا۔ اس لئے اس نے یک لخت ہک پکڑ کر زور سے کھینچا تو راستے کے اوپر موجود چھت کسی ڈھکن کی طرح اٹھ گئی۔ اب باہر آسمان صاف نظر آرہا تھا اور وہ تینوں اچھل کر باہر ریت پر چڑھ گئے۔ جولیا بھاگ کر ایک ٹیلے کے پیچھے گئی اور اس نے ریت کے ٹیلے کے عین درمیان میں موجود ایک خشک سی جھاڑی کو پکڑ کر زور سے کھینچا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ وہ ڈھکن دوبارہ برابر ہوگیا اب وہاں ہر طرف ریت ہی ریت نظر آرہی تھی۔ لیکن جولیا ریت کے ٹیلے کی اوٹ سے واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھی ہی تھی کہ یک لخت دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب ٹھٹھک کر ادھر دیکھنے لگے جدھر سے یہ آوازیں آئی تھیں۔ چند لمحوں بعد تین مسلح فوجی ایک ٹیلے کی اوٹ سے نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ ان کو دیکھتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکے اور پھر بوکھلائے ہوئے انداز میں انہوں نے سیلوٹ مار دیئے۔

"اوہ۔ آپ تھے چیف۔ ہم سمجھے کہ کرنل نے سپیشل دستے سے کون آیا ہے۔ کیونکہ ابھی جنرل بارڈر اندر گئے ہیں اور انہوں نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم انتہائی چوکنا رہیں" ـــــ ایک فوجی نے تیز لہجے میں کہا۔

"جنرل بارڈر کا ہیلی کاپٹر" ـــــ صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ تاکہ اگر ہیلی کاپٹر اڈے کے اندر لے جایا گیا ہے تو یہ فوجی مشکوک نہ ہوں اور اگر باہر ہو تو یہ بتا دیں۔

"موجود ہے چیف یہیں دے پر سر" ـــــ فوجی نے صفدر کی توقع کے عین مطابق جواب دیا۔

"اوہ۔ آؤ۔ ہم نے اسے چیک کرنا ہے۔ اٹ از ایمرجنسی" ـــــ صفدر نے کہا۔

"یس سر ـــــ آئیے سر" ـــــ فوجی نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی ساتھ ہی مڑ گئے۔

"ڈبل اپ اٹ از ایمرجنسی" صفدر نے مخصوص فوجی انداز میں کہا۔

"یس سر" ـــــ فوجی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں دوڑنے لگے۔ صفدر، تنویر اور جولیا بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور ریت کے ٹیلوں کے درمیان ایک چھوٹا لیکن انتہائی تیز رفتار جنگی ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آگیا جس

Admin @ www.hibuddiez.com

پر سرخ دائرے کا بڑا سا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ اس کے گرد مسلح فوجی باقاعدہ گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ انہیں دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ چونک پڑے لیکن پھر یک لخت مستعد ہو کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گئے۔

"یہیں رکو۔ ہم نے اسے چیک کرنا ہے۔ چلو بیٹھو۔ تھامسن اور پیٹریشیا۔ ہری اپ" ـــــ صفدر نے ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ کر پہنچتے ہوئے پہلے وہاں موجود فوجیوں سے کہا اور پھر وہ تنویر اور جولیا سے مخاطب ہوا تھا۔ تنویر اور جولیا اچھل کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھے تو صفدر بھی اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا انجن سٹارٹ کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر تیر کی طرح فضا میں بلند ہوتا گیا۔ صفدر نے کچھ بلندی پر لے جا کر ہیلی کاپٹر کو معلق کر دیا۔ اور اب وہ غور سے ہیلی کاپٹر کی مشینری کو دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھایا اور دوسرے لمحے اس نے یکلخت اسے غوطہ دیا اور پھر ان فوجیوں کے اوپر سے ہوتا ہوا ہیلی کاپٹر دوبارہ اوپر کو اٹھا ہی تھا کہ ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی مشین گنوں نے بے تحاشا گولیاں اگلنی شروع کر دیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں موجود سارے فوجی مری ہوئی مکھیوں کی طرح ڈھیر ہوتے گئے۔ صفدر ہیلی کاپٹر کو اسی طرح اونچائی پر لے جاتا گیا۔ اور پھر اس نے جنوب کی طرف اس کا رخ موڑا اور اسے انتہائی تیز رفتاری سے اڑاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔

"اب کہاں جا رہے ہو" ـــــ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"میں اس صحرا کا راؤنڈ لگا رہا ہوں تاکہ اگر کوئی اور فوجی موجود ہو تو اس کا بھی خاتمہ کر دوں۔ اس کے بعد ہم نے یہیں تھمنا ہے۔ کیونکہ بہرحال اڈہ تو تباہ کرنا ہی ہے" ـــــ صفدر نے گمبھیر لہجے میں کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد اچانک صفدر کو ایک خیال آیا تو اس نے جیب سے وہی سپیشل ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ جس سے اس نے کاؤس کیبن میں ماتھر سے بات کی تھی۔ اس نے اس کا بٹن آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلی۔

"ہیلو ہیلو۔ شیفرڈ کالنگ اوور" ـــــ صفدر نے شیفرڈ کے لہجے میں کہا۔

"یس ماتھر اٹنڈنگ ـــــ چیف میں آپ کو ٹی۔ وی سیٹ پر دیکھ رہا ہوں۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ کاؤس کیبن میں ہیں۔ پھر ہیلی کاپٹر پر کیسے پہنچ گئے اوور" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"وہ اس آرتھر نے سازش کی تھی اس نے ویپن سٹور میں سام بموں کے سیکشن میں از خود ٹائم بم فکس کر دیا اور پھر اسے آن بھی کر دیا۔ اس طرح اس نے جنرل بارڈر کو قائل کر لیا کہ میں غدار ہوں، حالانکہ غدار وہ خود ہے۔ اس لئے مجبوراً مجھے باہر آنا پڑا۔ تم ایسا کرو کہ جنرل بارڈر سے ٹرانسمیٹر پر میری بات کراؤ۔

Admin @ www.hibuddiez.com

وہ لازماً میرے دفتر میں ہوں گے اور"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"آپ کے دفتر میں کیسے بات ہو سکتی ہے باس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ نے خود ہی تو وہاں جنرل ٹرانسمیٹر نہیں لگوایا۔ اور سپیشل ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھا۔ جس سے آپ کی میری بات ہوتی تھی۔ اس کے بغیر تو دفتر سے کال بھی نہیں ہو سکتی۔ ویسے باس آپ اس سپیشل ٹرانسمیٹر سے دین سٹور کو باآسانی چیک کر سکتے ہیں کہ وہاں کیا سازش ہوئی۔ آپ کا ٹرانسمیٹر تو سب سے خاص ہے۔ اگر اس نے کوئی ٹائم بم لگایا ہوگا اور اسے آف کیا ہوگا تو آپ اپنے ٹرانسمیٹر سے چیک کر کے جنرل بارڈر کو مطمئن کر سکتے ہیں اور"۔۔۔ ماتھر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ وہ واقعی کوئی سادہ لوح ٹیکنیشن ٹائپ آدمی تھا۔ جو سادہ لوحی میں سب کچھ از خود بتاتے جا رہا تھا۔

"اوہ ہاں ٹھیک ہے۔ میں چیک کرتا ہوں اوور اینڈ آل"۔ صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو کچھ اور بلندی پر لے جا کر اسے فضا میں ہی معلق کیا۔ اور اس کے بعد اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور وہ چھوٹا لیکن جدید قسم کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا جو اس نے پہلے لاشعوری طور پر جیب میں ڈال لیا تھا۔ لیکن پھر اسے اس کا خیال بھی نہ آیا تھا۔

"یہ ماتھر کیا کہہ رہا ہے۔ یہ تو صرف فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔ اس سے دین سٹور کیسے چیک ہو سکتا ہے"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے انداز میں اس ٹرانسمیٹر کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے دکھاؤ اسے"۔۔۔ پیچھے بیٹھے تنویر نے کہا اور اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ صفدر نے ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ میں دے دیا کیونکہ تنویر ٹرانسمیٹروں کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ اسے ان پر ریسرچ کرنے کا ذاتی شوق تھا۔

"ارے صفدر۔ یہ تو ٹاپ سائیکل زیرو وان ٹرانسمیٹر ہے۔ اوہ اوہ۔ یہ تو انتہائی قیمتی ٹرانسمیٹر ہے"۔۔۔ تنویر نے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے خوشی سے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔ صفدر نے چونک کر کہا اور جولیا بھی حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگی۔

"صفدر۔ یہ آل پرپز ٹرانسمیٹر ہے جسے اس وقت جدید دنیا کا سب سے قیمتی ٹرانسمیٹر کہا جاتا ہے۔ یہ تو مکمل آپریٹنگ مشین ہے۔ ایک منٹ"۔۔۔ تنویر نے کہا اور پھر اس نے چونک کر ٹرانسمیٹر کے نچلے حصے پر دو انگلیاں زور سے رگڑیں تو ایک لمبی سی پلیٹ اندر غائب ہو گئی۔ اب ٹرانسمیٹر کی وہ پوری پٹی خالی ہو گئی تھی۔ اندر چھوٹے چھوٹے بے شمار بلب لگے ہوئے تھے جب کہ ایک سائیڈ پر ایک ناب تھی جس کے اوپر ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی سکرین بھی موجود تھی اور ساتھ ایک ڈائل تھا۔

"اوہ۔ اس سے تو یہاں بیٹھے پورا دین سٹور اڑایا جا سکتا ہے"۔ تنویر نے مسرت سے قلقاری مارتے ہوئے کہا۔ ٹرانسمیٹر دیکھ

Admin @ www.hibuddiez.com

مگر اس کے چہرے پر ایسی مسرت نظر آ رہی تھی جیسے کسی کو ہفت اقلیم کی دولت میسر آ گئی ہو۔

"اسلحہ خانہ اڑایا جا سکتا ہے یہاں سے۔ وہ کیسے"۔۔۔ صفدر نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ابھی دیکھو میں ابھی یہ اسلحہ خانہ اڑا دیتا ہوں اس ٹرانسمیٹر سے وہاں موجود ایسے تمام اسلحے کو چارج کیا جا سکتا ہے جس میں فیوز لگے ہوئے ہوں۔ اور ٹائم بم میں تو فیوز لازمی لگا ہوا ہوتا ہے۔ وہ فوری طور پر پھٹ جائیں گے اور اگر کسی اور میں بھی فیوز ہو گا تو وہ اڑ جائے گا۔ اس کی چارجنگ رینج ایک سو کلومیٹر ہے۔ یہ انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر ہے"۔۔۔ تنویر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اس نے ناب گھمانی شروع کر دی۔ ناب گھومتے ہی ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا اور ساتھ ہی ڈائل پر سرخ رنگ کے ہندسے بدلنے لگے۔ لیکن ابھی تنویر نے ذرا سی اور ناب گھمائی تھی کہ یک لخت ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلی۔ اور تنویر کے ساتھ ساتھ صفدر اور جولیا بھی چونک پڑے۔

"ہیلو ہیلو۔ پاکیشیائی ایجنٹس۔۔۔ میں جنرل بارٹر بول رہا ہوں۔ تم بچ کر نہیں جا سکتے۔ یہ بات سن لو میں بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی تمہارا خاتمہ کر دوں گا۔ ہر صورت میں ہر قیمت پر اوور"۔۔۔ جنرل بارٹر کی انتہائی غصیلی اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ آواز سے ہی صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ غصے میں پاگل پن تک پہنچ چکا ہے۔

"تم احمقوں کے جنرل ہو بارٹر۔ تمہاری یہ جنگلی گھوڑے والی فوج بھی ابھی تباہ ہو جائے گی ابھی چند منٹ کے اندر اوور"۔۔۔ اس بار تنویر نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔۔۔ نانسنس۔ شٹ اپ فار ایور"۔۔۔ جنرل بارٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ تنویر کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر بری طرح لڑکھڑایا۔ اس کے ساتھ ہی ایک دل ہلا دینے والا خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس خوفناک دھماکے میں تنویر، صفدر اور جولیا تینوں کی چیخیں بھی شامل ہو گئی تھیں۔ ان چیخوں کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ ان کی زندگی کی آخری چیخیں ہیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

بڑی سی فوجی جیپ انتہائی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی ایک چوک پر دائیں طرف جانے والی سڑک پر مڑی ہی تھی کہ سڑک کے دونوں اطراف میں کھڑے فوجیوں نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روک دیا۔ اس وقت آدھی رات کا وقت تھا۔ اور سڑکیں بالکل سنسان نظر آ رہی تھیں سرد موسم کی وجہ سے ہر طرف دھند سی چھائی ہوئی تھی لیکن یہ دھند دبیز نہ تھی۔ اس لئے مناظر صاف نظر آ رہے تھے۔ البتہ سردی میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا۔ فوجیوں کے اشارہ دیتے ہی ڈرائیور نے جیپ روک دی۔

"شناخت" ——— ایک آفیسر نے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے ہوئے فوجی آفیسر سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ فوجی آفیسر نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور شناخت طلب کرنے والے آفیسر کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس کا انداز نخوت آمیز تھا جیسے کارڈ دکھا کر وہ اس فوجی کی [illegible] فوجی نے جیب سے ٹارچ نکال کر اس کی روشنی کارڈ پر ڈالی۔ اور چند لمحوں تک اُسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ٹارچ بند کی اور اُسے جیب میں رکھ کر اس نے کارڈ واپس فوجی آفیسر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر۔ او۔ کے ہے۔ لیکن سر آپ تھرڈ ایونیو پر کہاں جانا چاہتے ہیں" ——— آفیسر نے کارڈ واپس کرتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"بلیکی ہاؤس۔ اٹ از سیکرٹ مشن" ——— آفیسر نے سیٹ پر بیٹھے فوجی آفیسر سے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ آپ وہاں نہیں جا سکتے۔ اٹ از آرڈرز سر۔ اور ہم یہاں اسی لئے کھڑے ہیں۔ ویسے بلیکی ہاؤس کے باہر باقاعدہ چیکنگ پوسٹ بنا دی گئی ہے۔ اور بلیکی ہاؤس کو فوجیوں سمیت ہر آدمی کے لئے ریڈ ایریا قرار دیا جا چکا ہے۔ اندر صرف وہی لوگ جا سکتے ہیں جن کے پاس سپیشل پاس ہوتا ہے۔ اس لئے آپ واپس چلے جائیں" ——— فوجی کا لہجہ تو مؤدبانہ تھا لیکن اس میں ہلکی سی سختی کا عنصر بھی موجود تھا۔

"کس کے آرڈرز کی بات کر رہے ہو۔ میں چیف اوسلو کی اجازت سے جا رہا ہوں" ——— فوجی آفیسر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"سوری سر ——— یہ جنرل بارٹم کے احکامات ہیں" ——— آفیسر نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ چلو ڈرائیور واپس چلو۔ میں ٹرانسمیٹر پر بات کر لوں گا" ۔۔۔۔ فوجی آفیسر نے کہا۔

اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے جیپ کو ٹرن دیا اور واپس چوک کی طرف بڑھ گیا۔ چوک سے وہ اسی سڑک پر مڑ گیا جدھر سے آیا تھا۔

"ادھر دائیں طرف کچے راستے پر موڑ لو ٹائیگر۔ اب ہمیں دوسرا راستہ استعمال کرنا پڑے گا" ۔۔۔۔ اس بار سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے فوجی افسر نے کہا۔ وہ دراصل عمران تھا۔

"دوسرا راستہ ۔۔۔ کیا مطلب باس۔ کوئی اور راستہ بھی آپ جانتے ہیں" ۔۔۔۔ ڈرائیور نے جو ٹائیگر تھا کچے راستے پر جیپ کو موڑتے ہوئے چونک کر کہا۔

"دوسرا راستے سے مطلب ہے کسی اور روپ میں" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ جیپ تیزی سے اس کچے راستے پر آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ کافی آگے جا کر ایک ویران سی عمارت آ گئی۔ اس کچے راستے کا اختتام اس عمارت پر ہی ہوا تھا۔ یہ کوئی قدیم مکان تھا۔ جو اب کھنڈرات کی صورت اختیار کر گیا تھا۔ جیپ اس کھنڈرات کے سامنے جا کر رک گئی۔

"اندر لے چلو۔ یہ کھنڈر ویران ہے" ۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے جیپ کو آگے بڑھا دیا۔ کھنڈر کے اندر ہچکولے کھاتی ہوئی جیپ آگے بڑھتی گئی۔ اور پھر ایک

ٹوٹی ہوئی دیوار کے قریب جا کر رک گئی۔ کیونکہ اس سے آگے راستہ مسدود تھا۔ جیپ رکتے ہی عمران نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا بھی نیچے آ گئے۔ اس وقت وہ سیاہ فام کی جگہ سفید فام بنے ہوئے تھے۔ عمران نے نہ صرف ان کے رنگ بلکہ ان کے چہرے کے خدوخال میں بھی ایسی تبدیلی کر دی تھی کہ اس میک اپ میں وہ کسی طرح بھی وہی جوزف اور جوانا نہ لگ رہے تھے جو دراصل تھے۔ صرف ان کے جسم اور قد و قامت وہی تھے۔ ان کے جسموں پر بھی فوجی یونیفارمز تھیں۔

"جوزف۔ جیپ کے عقب میں موجود بڑا بیگ باہر نکالو۔ اور یہ یونیفارمز اتار دو" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اپنے جسم پر موجود یونیفارم بھی اتارنی شروع کر دی۔ ٹائیگر اور جوانا نے بھی اس کی پیروی کی۔ یونیفارمز کے اندر انہوں نے سیاہ رنگ کی چست جیکٹیں اور سیاہ پتلونیں پہنی ہوئی تھیں۔ جوزف نے بیگ جیپ سے باہر نکال کر رکھا اور پھر اس نے بھی اپنی یونیفارم اتارنی شروع کر دی۔ عمران نے اپنی گردن پر چٹکی بھری اور چند لمحوں بعد اس نے چہرے۔ سر اور گردن پر موجود ماسک اتار کر جیپ کے اندر اچھال دیا۔ اب وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔

"تمہیں بھی اس فوجی نے دیکھ لیا ہے۔ اس لئے تم بھی ماسک اتار دو۔ صرف جوزف اور جوانا اسی میک اپ میں رہیں گے کیونکہ یہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس لئے یہ اسے اچھی طرح نظر نہ آئے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے اپنے چہرے اور سر پر موجود ماسک اتار دیا۔

"کیا اب ہمیں دوسرا میک اپ کرنا ہوگا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ بیگ میں میک اپ کا سامان ہی نہیں۔ مجھے یہ خیال بھی نہ تھا کہ جنرل بارٹر اس طرح کے احکامات بھی دے سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر بیگ کھولا۔ اس بڑے سے بیگ کے اندر موجود چھوٹے لیکن طاقتور بم موجود تھے۔ ڈائنامیٹ سٹکس بھی تھیں۔ اور اسی طرح کا دوسرا اتباہ کن اسلحہ بھی۔ یہ سارا اسلحہ۔ فوجی یونیفارم اور جیپ وغیرہ کا بندوبست انہوں نے کیا تھا۔

"ماسٹر آپ زیادہ چکر بازی میں مت پڑیں اور سیدھا سیدھا اس بلکی ہاؤس پر ریڈ کر دیں جو نظر آئے اڑا دیں"۔۔۔۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور ہم خود سلیمانی ٹوپیاں پہن لیں۔ کسی کو ہم کبھی تو نظر آئیں گے۔ اور پھر یہ بلکی ہاؤس کسی بڑھیا کا مکان نہیں ہے جہاں وہ اپنے ایک مریل سے کتے کے ساتھ رہ رہی ہوگی۔ یہ ڈوگو فائٹرز کا مین ہیڈکوارٹر ہے۔ اور ڈوگو فائٹرز تنظیم کے ذریعے وہ پورے ساؤتھ افریقہ اور نمیبیا پر قیامت توڑنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہر کام انتہائی احتیاط سے کرنا ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کوئی ہیلی کاپٹر اغوا کر کے

اس کے ذریعے ڈائریکٹ اندر جا اتریں۔ ورنہ باہر سے تو اندر پہنچنا ہی ایک مسئلہ بن جائے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کو تو وہ آسانی سے ہٹ کر دیں گے۔ انہوں نے اس کا انتظام کر رکھا ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے بیگ کو زمین پر الٹ دیا۔

"سب اپنی اپنی جیبیں بھر لیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور خود بھی اس نے ڈھیر میں سے مختلف قسم کا اسلحہ اٹھا اٹھا کر جیکٹ اور پتلون کی جیبوں میں ڈالنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں میں ہی وہ ڈھیر خالی ہو گیا۔ مشین گنیں انہوں نے کاندھوں سے لٹکا لیں۔ اور اس کے ساتھ میگزین بیلٹ سے باندھ لئے۔

"آؤ اب چلیں۔ یہاں کھنڈر میں ہماری واپسی تک یہ سب چیزیں محفوظ رہیں گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ کھنڈر سے باہر جاتے ہوئے راستے کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ اور ٹائیگر دونوں اصل چہروں میں تھے۔ جب کہ جوزف اور جوانا سفید فام بنے ہوئے تھے۔

کچے راستے پر چلتے ہوئے وہ تھوڑی دیر بعد سڑک پر پہنچ گئے۔ یہاں ساؤتھ افریقہ میں چونکہ کوابو کے گوریلا حملوں کا خطرہ ہر وقت منڈلاتا رہتا تھا اس لئے رات پڑتے ہی ہر شخص اپنے اپنے گھروں میں گھس جاتا تھا۔۔۔۔ اور سڑکیں سنسان ہو جاتی تھیں۔ صرف فوجی گاڑیاں ہی گشت کرتی رہتی تھیں۔

عمران نے سڑک پر پہنچ کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر دوڑ کر اس

Admin @ www.hibuddiez.com

نے سڑک کراس کی اور دوسری طرف موجود عمارتوں کے طویل سلسلے کے درمیان ایک چوڑی سی گلی میں گھس گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ گلی آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ عمران انہی گلیوں میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ اس طرح چل رہا تھا جیسے وہ پیدا ہی انہی گلیوں میں ہوا ہو۔ حالانکہ وہ زندگی میں پہلی بار ساؤتھ افریقہ آیا تھا۔ لیکن اس نے ٹاشو کے ذریعے جوہنسبرگ کا انتہائی تفصیلی نقشہ منگوایا تھا اور پھر وہ اتنی دیر تک اس نقشے کی ایک ایک لکیر کو دیکھتا رہا تھا۔ جیسے اُسے حفظ کر رہا ہو اور اس وقت وہ جس انداز میں گلیوں میں مڑتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا اس سے واقعی یہی محسوس ہوتا تھا کہ نقشہ اس نے حفظ کر لیا ہے۔

گلیاں بالکل ہی سنسان پڑی ہوئی تھیں۔ حتیٰ کہ یہاں کسی کتے کے بھونکنے کی آواز بھی سنائی نہ دی تھی۔ شاید کتے بھی سردی کی وجہ سے دبکے ہوئے تھے۔

کافی دیر تک ان گلیوں میں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑی سڑک پر پہنچ گئے۔ لیکن ابھی وہ سڑک پر پہنچے ہی تھے کہ دور سے کسی جیپ کے ہیڈ لائٹس چمکے اور عمران اور اس کے ساتھی واپس مڑ کر گلی کی دیواروں کے ساتھ چپک کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ گلی کافی طویل اور کھلی تھی۔ اگر وہ اس کے دوسرے کنارے تک بھاگتے تو پھر لازماً جیپ سے چیک ہو جاتے اس لئے وہ دیوار سے چمٹ کر کھڑے ہو گئے لیکن وہ اس دیوار سے چمٹ کر کھڑے ہوئے تھے جس طرف سے وہ جیپ آ رہی تھی تاکہ اس کی روشنی اس دیوار پر نہ پڑے۔ جیپ چند لمحوں بعد ہی گلی کے سامنے سے گزر گئی۔ جب اس کی آواز دور ہوتے ہوتے بند ہو گئی تو عمران آگے بڑھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر دوڑ کر سڑک پار کر کے دائیں طرف کو بڑھتا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کی پیروی کر رہے تھے۔ ورنہ انہیں خود ہرگز یہ معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔ کچھ آگے جانے کے بعد عمران اسی طرف موجود ایک اور چوڑی گلی میں داخل ہو گیا۔ اور ایک بار پھر گلیوں کا سفر شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور سڑک پر پہنچ گئے۔

"یہ سامنے جو عمارت ہے۔ اس کے عقب میں وہ بلیک ہاؤس ہے۔ آؤ" ۔۔۔ عمران نے سامنے موجود ایک تین منزلہ عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے سڑک پار کرتے ہوئے اس عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ مین گیٹ بند تھا اور اوپر ایک ہلکی طاقت کا بلب جل رہا تھا۔ عمارت پر کوئی بورڈ وغیرہ نہ لگا ہوا تھا۔ اور اندر مکمل سکوت طاری تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ عمارت ویران پڑی ہو۔ لیکن جیسے ہی وہ پھاٹک کے پاس پہنچے پھاٹک کی دوسری طرف سے انہیں کسی کے ہلکے سے کھانسنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر سائیڈ میں ہو گئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک پر آہستہ سے دستک دی اور خود سائیڈ میں ہو گیا۔

"کون ہے باہر" ۔۔۔ اندر سے ایک حیرت بھری آواز سنائی

Admin @ www.hibuddiez.com

دی جیسے یہ دستک سراسر خلاف معمول ہو۔

"پلیز ہیلپ می" ۔۔۔ عمران کے حلق سے ایک سہمی ہوئی خوفزدہ سی نسوانی آواز نکلی۔ دوسرے لمحے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی تیزی سے کھلی اور ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے تیزی سے باہر کی طرف جھانکا۔ اسی لمحے عمران اس پر جھپٹا اور اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔ نوجوان پہلے تو حیرت کے مارے پیچھے ہٹتا گیا۔ لیکن پھر سنبھل کر اس نے عمران پر ہاتھ اٹھانا ہی چاہا تھا کہ عمران نے یک لخت اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر گھمایا اور پوری قوت سے سائیڈ کی دیوار کی طرف اس طرح دھکیل کر پریس کر دیا کہ اس نوجوان کا چہرہ دیوار کی طرف تھا۔ عمران کا ایک ہاتھ اس کے سر پر جما ہوا تھا جب کہ دوسرے سے اس نے اس کی پشت پر دباؤ ڈال رکھا تھا۔

"خبردار اگر آواز نکلی" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے نوجوان کے چہرے کو زیادہ قوت سے دیوار کے ساتھ پریس کر دیا۔ چند لمحوں میں اس کے ساتھی بھی اندر پہنچ گئے۔ اور جوزف نے کھڑکی بند کر دی۔ اب وہ سڑک کی طرف سے دیکھ لئے جانے سے محفوظ ہو گئے تھے۔

اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اس نوجوان کو واپس اپنی طرف گھما دیا۔

"آواز نہ نکالنا" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے جوزف کی طرف دھکیل دیا۔ نوجوان ایک جھٹکے میں جوزف کے قوی ہیکل جسم سے چمٹا کھڑا تھا۔ اور جوزف کا ایک بازو اس کی گردن پر اور دوسرا اس کے جسم کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ گردن پر بے پناہ دباؤ کی وجہ سے نوجوان کا چہرہ خاصا مسخ ہو گیا تھا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اور وہ مشکل سے سانس لے رہا تھا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔

"ذرا دباؤ کم کر دو جوزف۔ اور سنو اگر یہ چیخنا چاہے تو ایک جھٹکے میں گردن توڑ ڈالنا" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے گردن پر دباؤ قدرے کم کر دیا۔ نوجوان کا چہرہ دباؤ ہٹتے ہی تیزی سے نارمل ہونے لگا۔

"اس کی تلاشی لو ٹائیگر" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا۔ اور ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی تلاشی لے کر ایک ریوالور باہر نکال لیا۔

"سنو مسٹر۔ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم نے ہم سے تعاون کیا تو پھر تم زندہ رہ جاؤ گے۔ ورنہ تمہاری روح ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں تمہارے جسم کو چھوڑ کر جا سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم کیا چاہتے ہو۔ کون ہو تم" ۔۔۔ نوجوان نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم میک اپ میں ہیں اور جنرل بارڈ کے خصوصی دستے کے آدمی ہیں۔ اس بلڈنگ کے عقب میں بلکی ہاؤس ہے وہاں

Admin @ www.hibuddiez.com

کا چیف اوسلو غدار ہو گیا ہے ۔ وہ کوابو سے مل گیا ہے ۔ لیکن جنرل بارٹر اس بات کو عام نہیں کرنا چاہتے ۔ اس لئے ہمیں خفیہ طور پر حکم ملا ہے کہ ہم ملکی ہاؤس میں داخل ہو کر اوسلو کو زندہ گرفتار کر لائیں ۔ اس طرح کہ وہاں موجود کسی آدمی کو اس کا علم نہ ہو سکے " عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا ۔ اور اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ نوجوان جو سفید فام تھا جنرل بارٹر کا نام سن کر یقیناً اس سے تعاون پر آمادہ ہو جائے گا ۔ ورنہ وہ انہیں کوابو تنظیم کے آدمی بھی سمجھ سکتا ہے ۔ اور یہ سفید فام سیاہ فاموں سے لازماً اور کوابو تنظیم سے خصوصاً اس قدر نفرت رکھتے تھے کہ وہ موت تو قبول کر سکتے تھے ۔ لیکن ان کے ساتھ تعاون نہ کر سکتے تھے کیونکہ یہ نفرت ان سفید فاموں کی گھٹی میں شامل کر دی گئی تھی

" ج ۔ جنرل بارٹر ۔ اوہ تو تم اس کے ایجنٹ ہو ۔ مگر مجھے تو کچھ نہیں معلوم ۔ یہ تو لیڈیز ہوسٹل ہے ۔ یہاں تو ملازمت کرنے والی عورتیں رہتی ہیں " ۔۔۔ نوجوان نے تیز تیز لہجے میں کہا ۔ اور عمران اس کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑا ۔ اس نے نوجوان کی آنکھوں میں ابھرنے والا ایک مخصوص تاثر بھی چیک کر لیا تھا ۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ ہم خواہ مخواہ ہی یہاں آ گئے ہیں ۔ ہمارے پاس مکمل رپورٹ ہے کہ یہاں عیاشی ہوتی ہے ۔ خفیہ عیاشی ۔ میرا مطلب ہے تم مطلب اچھی طرح سمجھ گئے ہو گے ۔ اور سنو اب بھی اگر تم نے تعاون نہ کیا تو پھر ہم خود یہ راستہ تلاش کر لیں گے لیکن تم اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے " ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔

" اوہ اوہ ۔۔۔ لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں جناب ۔ میں تو بس یہاں نام کا نگران ہوں ۔ یہاں کی اصل انچارج تو مادام ہراشیا ہیں ۔ اور یہ مادام ہراشیا ہی سارا کھیل کھیلتی رہتی ہیں ۔ مجھے نہیں معلوم کہ ساتھ والی بلڈنگ تک سے فوجی کیسے یہاں آ جاتے ہیں اور کہاں جاتے ہیں ۔ بہرحال وہ آتے ضرور رہتے ہیں ۔ بس جب کوئی ہنگامہ ہو جاتا ہے تب مادام مجھے بلاتی ہے ۔ ورنہ میری ڈیوٹی تو بس یہیں تک ہے " ۔۔۔ اس بار نوجوان نے خوفزدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تمہارا نام " ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا ۔

" م ۔ میرا نام جیکسن ہے جناب " ۔۔۔ نوجوان نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں تمہاری پوزیشن سمجھ گیا ہوں ۔ فکر مت کرو ۔ اگر تم نے تعاون کیا تو نہ صرف تمہاری زندگی بچ جائے گی بلکہ مشن مکمل ہونے کے بعد ہو سکتا ہے تمہیں فوج میں کوئی اعلیٰ عہدہ بھی مل جائے ۔ لیکن شرط یہی ہے کہ تعاون مکمل ہونا چاہئے " ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا ۔

" ج ۔ ج ۔۔۔ بالکل ٹھیک ہے جناب ۔ میں تعاون کروں گا جناب ۔ میں تو خود یہاں کے ماحول سے تنگ آ گیا ہوں جب سے ساتھ والی عمارت میں فوجی آتے ہیں ۔ یہاں کا سارا ماحول ہی خراب ہو گیا ہے " ۔۔۔ جیکسن نے کہا ۔

" اس وقت بھی وہ لازماً کمروں میں موجود ہوں گے " ۔۔۔ عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

نے کہا۔

"جج ۔۔۔ جج ۔۔۔" نوجوان کچھ کہتا کہتا رک گیا۔

"بولو۔ اور سنو۔ آخری بار یہ بات دوہرا رہا ہوں کہ سچ بات کرو" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت بے حد سرد ہو گیا۔

"جناب سب سے اوپر والی منزل میں کمرے اسی مقصد کے لئے مادام نے ریزرو کر رکھے ہیں۔ یہ لوگ اوپر آ جاتے ہیں اور پھر نیچے سے عورتیں منگوا لیتے ہیں۔ بھاری معاوضہ دیتے ہیں۔ اس لئے عورتیں خوشی سے چلی جاتی ہیں۔ ویسے جناب اس وقت تو مادام یورشیا بھی مصروف ہے۔ اس کا خاص دوست میکلے آیا ہوا ہے۔ اور سنا ہے کہ میکلے سیکنڈ چیف ہے" نوجوان نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ مادام یورشیا کا کمرہ کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی پہلی منزل میں ہے۔ اس نے یہاں کا سب سے بڑا کمرہ لے رکھا ہے" ۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا۔

"خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو اور صرف دور سے وہ کمرہ دکھا دو۔ اس کے بعد تم ہماری طرف سے فارغ ہو جاؤ گے" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آیئے" ۔۔۔ نوجوان نے کہا اور عمران کے اشارے پر جوزف نے جھٹکا دے کر نوجوان کو آگے دھکیل دیا۔ لیکن اب عمران سمیت سب نے ریوالور ہاتھ میں پکڑ لئے

تھے۔

نوجوان درمیانی جگہ سے آگے بڑھ کر دائیں طرف جانے والے ایک طویل برآمدے میں داخل ہو گیا۔ برآمدے میں کمروں کے دروازے ایک قطار کی صورت میں تھے۔ لیکن تمام دروازے بند تھے۔ نوجوان بڑے محتاط انداز میں چل رہا تھا۔ سب سے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ نوجوان اس دروازے سے پہلے ہی رک گیا اور اس نے ہاتھ سے اس دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم واپس جاؤ۔ میرا ایک ساتھی تمہارے ساتھ رہے گا۔ تاکہ تم واقعی ہماری طرف سے فارغ رہو" ۔۔۔ عمران نے آہستہ سے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو اشارہ کیا۔ ٹائیگر اس نوجوان کا بازو پکڑے واپس مڑ گیا۔ جب وہ دونوں برآمدے سے نکل کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے تو عمران آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ جوانا اور جوزف بھی اس کے پیچھے تھے۔

عمران نے آہستگی سے دروازے پر دستک دی۔ ایک بار دو بار دستک دینے کے بعد اندر سے ایک نیند میں ڈوبی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔

"کون ہے" ۔۔۔ بولنے والی بڑے محتاط انداز میں دروازے کے پیچھے سے بات کر رہی تھی۔

"مادام میں جیکسن ہوں۔ ایک بڑا ٹیڑھا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔"

Admin @ www.hibuddiez.com

آپ فوراً باہر آئیں" ـــــ عمران کے حلق سے جیکسن جیسی آواز نکلی، اس کے لہجے میں ہلکی سی گھبراہٹ اور اضطراب نمایاں تھا۔

" اوہ۔ کیا بات ہے " ـــــ اندر سے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی آہستگی سے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لیکن بھرپور جسم والی عورت باہر آ گئی۔ اس کے جسم پر سلیپنگ گون موجود تھا۔ جیسے ہی وہ باہر آئی۔ عمران یک لخت اس پر جھپٹا۔ ایک لمحے کے لئے اس عورت کی پشت عمران کی طرف ہوئی۔ دوسرے لمحے وہ بغیر کوئی آواز نکالے عمران کے ہاتھوں میں جھول گئی۔ عمران کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر ہوا تھا جب کہ دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد تھا اور منہ پر موجود ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ پروشیا کے بے ہوش ہوتے ہی اس نے احتیاط سے ایک طرف دیوار کے ساتھ لگا کر لٹا دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔ عمران نے اس کی طرف دیکھا تو ٹائیگر نے سر ہلا کر مخصوص اشارہ کر دیا۔ کہ وہ جیکسن کو ختم کر آیا ہے۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کمرے کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اندر اگر میکاسے واقعی موجود تھا تو اس کی طرف سے کسی ردعمل کے ظاہر نہ ہونے کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ شراب کے نشے میں بدمست پڑا ہوا ہوگا۔ کیونکہ عمران اس قسم کے عیاش لوگوں کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو سامنے ہی

ایک جہازی سائز کے بیڈ پر ایک لمبا تڑنگا اور خاصے ٹھوس جسم کا آدمی واقعی بدمستی کے عالم میں مدہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر کمبل لپٹا ہوا تھا اور وہ اس طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا تھا جیسے لاش پڑی ہو۔ کمرے میں نیلے رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ ساتھ ہی میز پر شراب کی دو بڑی خالی بوتلیں پڑی تھیں۔ اور دو گلاس بھی پڑے تھے۔ سائیڈ میں ایک اور دروازہ تھا۔ عمران اس دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے ہینڈل دبا کر اسے دھکیلا تو بھاری دروازہ بے آواز کھل گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا کمرہ تھا۔ جس میں ایک بیڈ اور ساتھ ہی دو کرسیاں ایک میز موجود تھی۔ البتہ ایک سائیڈ پر ایک سیف بھی رکھا ہوا تھا۔ کمرہ خالی تھا۔ عمران نے سر ہلا دیا اور پھر وہ واپس مڑا۔

"اس مادام کو اٹھا کر اس سائیڈ والے کمرے میں لٹا دو" ـــــ عمران نے جوانا سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور جوانا سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ عمران نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور بیڈ پر مدہوش پڑے ہوئے اس میکاسے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور پھر شیشی کا دہانہ میکاسے کی ناک سے لگا دیا۔ میکاسے کے جسم میں ہلکی سی تھرتھراہٹ ہوئی اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ عمران نے شیشی اس کی ناک سے علیحدہ کر کے اس پر ڈھکن لگایا۔ اور پھر شیشی کو جیب میں رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر میکاسے کی نبض تھام لی۔

"جوزف۔ اسے بھی اٹھاؤ اور ساتھ والے کمرے میں لے جاؤ" ـــــ اس بار عمران نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔ اور جوزف تیزی سے

Admin @ www.hibuddiez.com

آگے بڑھا۔ اور اس نے گھسیٹ کر میکاٹے کو اپنی طرف کھینچا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اُسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ چونکہ وہ عمران کو اس کی ناک سے شیشی لگاتے دیکھ چکا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے اُسے بے ہوش کر دیا ہے۔ گو وہ بے ہوش تھا۔ لیکن شاید عمران کو خطرہ تھا کہ اس کی چیخ و پکار سے بلڈنگ میں موجود افراد نہ جاگ جائیں۔ جوانا مادام یوروشیا کو پہلے ہی اندر بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

"اسے کرسی پر بٹھا دو۔ اور پھر اسے اچھی طرح باندھ دو" ۔۔۔ عمران نے جوزف کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے بے ہوش میکاٹے کو ایک کرسی پر بٹھایا۔ اور پھر بیلٹ کے ساتھ لٹکے ہوئے باریک نائلون کی رسی کا گچھا نکال کر اس نے بڑی مضبوطی سے اُسے کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔

"اس لڑکی کے ہاتھ پیر باندھ دو" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر بیڈ پر پڑی مادام یوروشیا کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بھی اپنی بیلٹ سے بندھا ہوا رسی کا گچھا اتارا اور چند لمحوں بعد جب وہ پیچھے ہٹا تو مادام یوروشیا کے ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ اور اُسی رسی سے اس کی دونوں پنڈلیاں اکٹھی کر کے باندھ دی گئی تھیں۔

"او کے جوزف۔ اب تم باہر کے کمرے میں ٹھہرو۔ گو اس کمرے کے سائیڈ میں ہونے کی وجہ سے یہاں سے آوازیں باہر کم ہی جائیں گی۔ لیکن پھر بھی کوئی اچانک آ سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے کمرے کا دروازہ اچھی طرح دھکیل کر بند کر دیا تاکہ آواز باہر نہ جا سکے۔ اور پھر وہ میکاٹے کی طرف بڑھا۔ اس نے اس کی ناک اور منہ ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی میکاٹے کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے۔ لیکن عمران نے اس وقت تک اس کا سانس بند کئے رکھا جب تک اس کی آنکھیں نہ کھل گئیں۔ اور پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کیا ۔۔۔ کیا" ۔۔۔ میکاٹے نے ہوش میں آتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کوشش میں ناکام ہونے کے بعد اس نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں سے شدید ترین حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ اب گھور کر سامنے کھڑے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اس لڑکی کو بھی ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ یہ ایک دوسرے کے تماشے سے اچھی طرح محظوظ ہو سکیں" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہو تم ۔۔۔ اور یہ مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ کون ہو" ۔۔۔ میکاٹے نے قدرے چیخ کر کہا۔ وہ اس حیرت کے فوری جھٹکے سے خاصا سنبھل گیا تھا۔ ادھر یوروشیا بھی ایک چیخ مار کر ہوش میں آ گئی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ لیکن دوسرے لمحے پھر بیڈ پر گر گئی۔ کیونکہ اس کے ہاتھ اور پیر بندھے ہوئے تھے۔ اس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں لیکن دو تین چیخوں کے بعد وہ بھی سنبھل جانے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن اس کے چہرے پر اب شدید خوف کے

Admin @ www.hibuddiez.com

آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"تم کون ہو۔ ایشیائی لگتے ہو۔ اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا تو تم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہو جسے کرنل ڈینیڈن تلاش کرتا رہا اور پھر تم نے اُسے مار ڈالا" ——— میکاسے نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خاصے تیز اور عقلمند آدمی لگتے ہو۔ ہاں ہم وہی ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے دوسری کرسی گھسیٹ کر ذرا ایک طرف کی اور پھر اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ جب کہ جوانا اور ٹائیگر خاموش کھڑے تھے۔

"تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے" ——— میکاسے نے کہا۔

"تمہارا نام میکاسے ہے اور تم رابرٹ اوسلو کے نائب ہو۔ اور یہاں خفیہ طور پر عیاشی کے لئے آتے رہتے ہو" ——— عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"تم نے جیکسن کے ساتھ کیا کیا ہے" ——— اچانک مادام پروشیا نے ہذیانی سے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا تو مادام پروشیا کا جسم نمایاں طور پر کانپ سا گیا۔

"دیکھو میکاسے۔ مجھے یہاں سے ملکی ہاؤس جانے والا وہ خفیہ راستہ بتاؤ جس کے ذریعے تم اور تمہارے ساتھی یہاں عیاشی کرنے آتے رہتے ہیں" ——— عمران نے یک لخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے میکاسے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی خفیہ راستہ موجود نہیں ہے" ——— میکاسے نے اس بار بڑے کھردرے لہجے میں جواب دیا۔ عمران چند لمحے اُسے غور سے دیکھتا رہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہارا ارادہ اپنی آواز چھوڑ کرانا ہے تو ایسے ہی سہی" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر وہ جوانا سے مخاطب ہوا۔

"جوانا۔ اس مادام پروشیا کو بھی اس خفیہ راستے کا علم ہوگا۔ اور تمہیں خوبصورت عورتوں پر تشدد کرنے کا جنون ہے۔ اس لئے میں تمہیں صرف دو منٹ دیتا ہوں۔ مادام پروشیا کی زبان کھل جانی چاہیئے" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں ——— فار گاڈ سیک۔ مجھ پر رحم کرو۔ مجھے واقعی علم نہیں ہے۔ بس یہ لوگ آتے ہیں۔ میں آج تک وہاں نہیں گئی۔ تم بے شک پوچھ لو میکاسے سے" ——— مادام پروشیا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ اسے ان معاملات کی کوئی خبر نہیں ہے۔ تمہارا تشدد بیکار جائے گا" ——— میکاسے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں دو منٹ دیئے تھے جوانا۔ اور اس میں سے بیس سیکنڈ گزر چکے ہیں" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا بجلی کی سی تیزی سے بیڈ پر بیٹھی ہوئی مادام پروشیا پر جھپٹ پڑا۔ مادام پروشیا کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ جوانا نے ایک ہاتھ سے اُسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا۔ ایک ہی تھپڑ پروشیا کے لئے کافی ثابت ہوا۔ اس کے منہ سے

Admin @ www.hibuddiez.com

نہ صرف دانت باہر آگرے بلکہ اس کی ناک اور منہ سے بھی خون جاری ہو گیا۔ اس کا بُری طرح پھڑکتا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"تمہیں ایک عورت پر تشدد کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے"۔۔۔ میکاسے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"آ رہی ہے۔ تم فکر نہ کرو"۔۔۔ عمران نے زہر خند لہجے میں کہا۔

جوانا نے ایک کے بعد دوسرا زوردار تھپڑ اسی گال پر جڑ دیا اور پیروشیا چیختی ہوئی ہوش میں آگئی۔ اس کے حلق سے انتہائی ہولناک چیخیں نکلنے لگی تھیں۔

"مجھے نہیں معلوم۔ خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو"۔۔۔ پیروشیا نے بھیک مانگنے کے سے انداز میں کہا۔

"بتاؤ۔ ورنہ ابھی گردن میں سوراخ کر دوں گا"۔۔۔ جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے گردن پر موجود انگلیوں کو ذرا سا ٹیڑھا کر دیا۔ اور مادام پیروشیا کے حلق سے انتہائی خوفناک خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"بب ۔۔ بب ۔۔ باتھ روم سے"۔۔۔ اس خرخراہٹ میں ملی ہوئی مادام پیروشیا کی آواز نکلی اور جوانا نے اُسے دوبارہ بیڈ پر اچھال دیا اور مادام پیروشیا ایک بار پھر بے ہوش ہو گئی۔

"ٹائیگر"۔۔۔ عمران نے اس بار ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ٹائیگر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس وہ تیز دھار خنجر موجود ہے۔ میکاسے کی پیشانی کی کھال پر سلوٹیں نظر آ رہی ہیں انہیں برابر کر دو۔ خواہ مخواہ اچھی خاصی شکل خراب کر رہا ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے ایک لمحے میں جیب سے ایک باریک مگر انتہائی تیز دھار خنجر نکالا۔ اور میکاسے کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم انتہائی سفاک آدمی ہو۔ اگر تم بندھی ہوئی عورت کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتے ہو۔ تو میرا تو اس سے بُرا حشر کرو گے۔ اور ویسے بھی تمہیں راستہ تو معلوم ہو ہی گیا ہے۔ باقی تفصیل میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔ میکاسے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے ٹائیگر کو روک دیا۔

"اب بولنا شروع کر دو۔ ورنہ تمہارے تو سارے جسم پر شکنیں ہیں اور یہ ساری شکنیں ٹائیگر کو چھیلنی پڑیں گی"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"باتھ روم میں ایک وارڈ روب ہے۔ اس کو دائیں طرف ہٹاؤ تو ایک سرنگ نما راستہ بن جاتا ہے۔ جو سیدھا بلیکی ہاؤس کے رہائشی حصے میں اس کمرے میں جا نکلتا ہے جو میرا کمرہ ہے"۔۔۔ میکاسے نے کہا۔

"کیا رابرٹ اوسلو کو بھی اس کی خبر ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"نہیں ــــ یہ بلیک ہاؤس میں نے بنوایا تھا۔ اور میں نے یہ راستہ انتہائی خفیہ طور پر اس لئے بنوایا تھا تاکہ میں اور میرے ساتھی یہاں آسکیں۔ چیف ان معاملات میں انتہائی سخت ہے وہ بلیک ہاؤس میں عورت کے سایہ پڑنے کا بھی مخالف ہے۔ اور میں اور میرے ساتھی عورتوں کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ اس لئے میں نے یہ خفیہ راستہ بنوایا ہے" ــــ میکاسے نے جواب دیا۔

"اوپر والی منزل میں تمہارے کتنے ساتھی موجود ہیں" ــــ عمران نے پوچھا۔

"آٹھ ــــ میرے یہ خاص ساتھی ہیں اور صرف ہم ہی یہاں آتے ہیں اور کسی کو خبر نہیں ہے" ــــ میکاسے نے جواب دیا۔

"ادسلو کی رہائش گاہ کہاں ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"اس کی رہائش گاہ علیحدہ سرخ بیرک میں ہے۔ وہاں انتہائی سخت پہرہ ہوتا ہے۔ ادسلو کا خاص گروپ یہ پہرہ دیتا ہے" ــــ میکاسے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ" ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے بڑے سرد مہرانہ انداز میں جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے دو دھماکوں کے ساتھ ہی میکاسے کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اسی طرح بندھے بندھے تڑپنے لگا۔ لیکن زیادہ سے زیادہ چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

"ہونہہ ــــ عیاش آدمی کا یہی انجام ہونا چاہیئے" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس لڑکی کے منہ میں رومال ٹھونس دو" ــــ عمران نے اٹھ کھڑے ہوتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔ اور ٹائیگر نے خنجر جیب میں رکھا اور جلدی سے بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک رومال نکالا اور مادام پروشیا کے جبڑے ایک ہاتھ سے بھینچ کر اس نے رومال کا گولا بنا کر اس کے حلق میں ٹھونس دیا۔

عمران اس دوران دروازہ کھول کر بڑے کمرے میں پہنچ چکا تھا۔

"اوپر والوں کو ٹھکانے لگانا ہے" ــــ جوانا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ان کی تعداد زیادہ ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے گڑبڑ بڑھ جائے اور بلیک ہاؤس والے چوکنا ہو جائیں" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اندر ایک سائیڈ پر واقعی الماری موجود تھی۔ عمران نے اسے بائیں طرف سے دھکیلا تو وہ تیزی سے دائیں طرف کو اس طرح پھسل کر آگے بڑھ گئی۔ جیسے اس کے پیندے میں پہیے لگے ہوتے ہوں۔ الماری جس جگہ سے ہٹی تھی وہاں واقعی ایک سرنگ نما راستہ ڈھلوانی انداز میں جا رہا تھا۔ عمران سر ہلاتا ہوا اس ڈھلوان پر اتر کر آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ سرنگ زیادہ چوڑی نہ تھی۔ اس لئے وہ ایک ایک کر کے آگے بڑھ رہے تھے۔ سرنگ میں گہرا اندھیرا بھی تھا۔ اور پھسلن بھی تھی۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ وہاں ہوا کی آمد و رفت کا کوئی انتظام نہ رکھا گیا تھا۔ لیکن چونکہ سرنگ زیادہ طویل نہ تھی اس

Admin @ www.hibuddiez.com

لئے اُسے آسانی سے کراس کیا جا سکتا تھا۔ ڈھلوان اب بلندی کی طرف جانے لگی۔ اور پھر جہاں سے سرنگ ختم ہوئی وہاں چھت پر ایک ٹکڑا لوہے کا بنا ہوا تھا اور اس ٹکڑے کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہاں کوئی لوہے کی الماری رکھی ہوئی ہے۔ اور یہ نظر آنے والی چھت دراصل لوہے کی الماری کا نچلا حصہ ہے۔ عمران نے درمیان میں ہاتھ رکھ کر اُسے ایک جھٹکے سے دائیں طرف دھکیلنے کی کوشش کی لیکن وہ ذرا سا بھی نہ ہلی۔ لیکن جب عمران نے اُسے بائیں طرف دھکیلا تو وہ تیزی سے کھسکتی ہوئی آگے عام چھت میں غائب ہو گئی۔ اب ایک کمرے کی چھت دکھائی دے رہی تھی۔ عمران تیزی سے اوپر چڑھ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے اندر ایک بیڈ اور میز کرسیاں موجود تھیں۔ کمرے میں نیلے رنگ کا بلب جل رہا تھا جب کہ بستر پر تکیے جوڑ کر ان پر کمبل اس طرح ڈالا گیا تھا۔ کہ جیسے کوئی سو رہا ہو۔ لیکن کمبل ایک سائیڈ سے ذرا سا ہٹا ہوا تھا اس ہٹے ہوئے حصے سے ایک تکیے کا کونا دکھائی دے رہا تھا اور اس کونے کو دیکھ کر ہی عمران سمجھا تھا کہ کمبل کے نیچے تکیے موجود ہیں ورنہ عام نظر سے دیکھنے پر یہی محسوس ہوتا تھا کہ واقعی بیڈ پر کوئی آدمی سو رہا ہے۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ اندر سے بند تھا۔

جب سب ساتھی سرنگ سے کمرے میں آ گئے تو عمران تیزی سے بند دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا تو یہ ایک طویل راہداری تھی ——— جس کا اختتام ایک برآمدے پر ہو رہا تھا۔ اور برآمدے کے باہر خاصا بڑا میدان نظر آ رہا تھا۔

جس کی دوسری طرف کئی بیرکیں سی بنی ہوئی تھیں ——— اس راہداری میں کمروں کے دروازے ایک قطار میں بنے ہوئے تھے۔ عمران راہداری میں آیا اور پھر وہ احتیاط سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ برآمدے کے قریب پہنچ کر عمران رکا اور اس نے سر باہر نکال کر جھانکا تو اُسے برآمدے کی ایک سائیڈ میں ایک نوجوان نظر آیا جس نے مشین گن دیوار کے ساتھ لگا کر رکھی ہوئی تھی اور خود دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔

"سنو جوانا اور ٹائیگر۔ تم دونوں جاؤ۔ ٹائیگر اس کی مشین گن اٹھائے گا اور جوانا اس کا منہ بند کر کے اسے اٹھا کر لے جائے گا۔ اسی طرح اسے اٹھاتے ہوئے پرد شیا کے کمرے میں جاؤ۔ اور پھر اس سے معلوم کر کے آؤ کہ یہاں اسلحہ خانہ کس طرف ہے۔ پوری تفصیل معلوم کر کے آؤ۔ مگر زیادہ دیر نہ لگانا" عمران نے سرگوشی کے انداز میں جوانا اور ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر اور جوانا سر ہلاتے ہوئے بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر چل رہے تھے۔ جوانا آگے تھا۔ اور ٹائیگر پیچھے۔ وہ شخص بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ لیکن شاید پوری طرح احتیاط کے باوجود اُسے آہٹ محسوس ہو گئی تھی۔ اس نے چونک کر آنکھیں کھولی ہی تھیں کہ جوانا کسی بھوکے درندے کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اور اس کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر اور دوسرا اس کی گردن پر جم گیا۔ دوسرے لمحے وہ آدمی ہوا میں اٹھتا گیا۔ اس نے تڑپ کر جوانا کے سینے اور پیٹ پر لاتیں مارنی شروع کیں۔ اور

Admin @ www.hibuddiez.com

دونوں ہاتھوں سے اس کی پسلیوں پر مکے برسانے لگا۔ لیکن جوانا نے گردن پر دباؤ بڑھا دیا۔ اور چند لمحوں بعد ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا جوانا اُسے اسی طرح اٹھائے تیزی سے راہداری میں آیا اور پھر احتیاط سے چلتا ہوا واپس پہلے والے کمرے میں آ گیا۔ ٹائیگر نے اس کی مشین گن اٹھالی تھی۔ اور اب وہ بھی اس کے پیچھے جا رہا تھا۔ عمران نے جوزف کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر وہ سب اس پہلے والے کمرے میں پہنچ گئے۔ جوانا اور ٹائیگر اس آدمی کو اٹھائے سرنگ میں داخل ہو چکے تھے۔ کیونکہ سرنگ کا دہانہ اسی طرح کھلا ہوا تھا۔ عمران اور جوزف اس کمرے میں پہنچ کر رک گئے عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ اس وقت ایسی خطرناک جگہ پر موجود ہیں جہاں کسی بھی لمحے یقینی موت ان پر جھپٹ سکتی ہے۔ ایک لحاظ سے وہ بارود کے ڈھیر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جسے ایک معمولی سی چنگاری بھی بلاسٹ کر سکتی تھی۔ اس لئے وہ حد سے زیادہ احتیاط کر رہا تھا۔ وہ اگر چاہتا تو اسی کمرے میں ہی اس آدمی سے پوچھ گچھ کر سکتا تھا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ پوری بیرک میں بے شمار کمرے ہیں اور ذرا سی آواز نکلنے پر کوئی جاگ سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے پھر تو ایک لحاظ سے پوری رجمنٹ ان کے مقابلے پر اتر آئے گی اور رجمنٹ بھی ایسی جسے باقاعدہ ایسے کاموں کی تربیت دی گئی ہے۔ اس لئے اس نے اس آدمی سے پوچھ گچھ کے لئے جوانا اور ٹائیگر کو واپس پیروشیا کے کمرے میں بھجوا دیا تھا۔ چونکہ اس وقت پچھلی رات تھی اور سردی اپنے عروج پر تھی۔ اس لئے کمرے میں سوئے ہوئے لوگ پوری طرح مدہوش تھے۔ لیکن بہرحال عمران جانتا تھا کہ اس قسم کے لوگ بے حد بیدار نیند سوتے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد سرنگ میں سے جوانا اور ٹائیگر واپس آئے تو وہ آدمی ان کے ساتھ نہ تھا۔

"میں نے اُسے ختم کر دیا ہے۔ وہ ضرورت سے زیادہ چیخنے لگا تھا اور وہ لڑکی بھی ہوش میں آ گئی تھی۔ میں نے اس کی بھی گردن توڑ ڈالی ہے" ——— جوانا نے آتے ہی کہا۔

"میں نے تمہیں جس کام کے لئے بھیجا تھا اس کی رپورٹ دو" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ اس آدمی نے بتایا ہے کہ سرخ بیرک کے ساتھ ایک زرد رنگ کی عمارت ہے اس کے اندر تہہ خانے میں اسلحے کا بہت بڑا اسٹور ہے" ——— جوانا نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تھوک میں گردنیں توڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آؤ میرے ساتھ" ——— عمران نے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوبارہ برآمدے میں پہنچ گئے۔ حالانکہ میدان پر دھند چھائی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود ساری عمارتیں اپنے رنگ و روغن سمیت صاف نظر آ رہی تھیں۔ اور پھر انہیں بائیں ہاتھ پر سرخ رنگ کی عمارت اور اس سے ملحقہ زرد رنگ کی ایک عمارت نظر آ گئی۔ سرخ رنگ

Admin @ www.hibuddiez.com

کی عمارت کے سامنے برآمدہ تھا جب کہ زرد رنگ کی عمارت میں فولاد کا ایک مضبوط دروازہ نظر آ رہا تھا۔

" اس سرخ عمارت کے برآمدے میں یقیناً اوسلو کے ساتھی موجود ہوں گے۔ ہمیں پہلے ان پر قابو پانا پڑے گا باقی تو تمام جگہیں صاف ہیں۔ ادھر میرے ساتھ آؤ۔ دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنا اور کسی بھی ایمرجنسی کے لئے تیار رہنا ۔۔۔ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر ہاتھ میں مشین گن پکڑے وہ دائیں طرف برآمدے کے اندر ہی دیوار کے ساتھ ساتھ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ میدان کے چاروں طرف عمارتیں موجود تھیں اور سوائے اس زرد رنگ کی عمارت کے باقی ہر عمارت کے سامنے برآمدہ موجود تھا۔ وہ آگے بڑھتے گئے۔ راستے میں ایک جگہ برآمدے میں موجود کمروں کے دروازوں پر نیم پلیٹیں بھی لگی ہوئی نظر آئیں۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ دفتر کے کمرے ہوں گے۔ وہ اسی طرح آگے بڑھتے گئے۔ اور پھر وہ سرخ عمارت والے برآمدے کی سائیڈ میں پہنچ گئے۔ دوسرے لمحے عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ برآمدے میں اس وقت دو مسلح فوجی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن ان دونوں کی گردنیں ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھیں اور کرسیوں کے نیچے شراب کی خالی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں اس کا مطلب تھا کہ وہ ساری رات شراب پی پی کر جاگتے رہے ہیں لیکن اب پچھلی رات شراب کے نشے اور نیند دونوں نے انہیں سونے پر مجبور کر دیا ہے اس لئے وہ ان کو چیک نہ کر سکے تھے ورنہ وہ یقیناً برآمدے میں نمودار ہوتے ہی ان کی نظروں میں آ جاتے اور پھر ان کا اس خوفناک اڈے سے بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا۔ ویسے بھی اس اڈے کو سائنسی لحاظ سے بھی اور باہر پہرہ داری کے لحاظ سے اس قدر محفوظ بنا دیا گیا تھا کہ ان دونوں کو یہ تصور بھی نہ ہو سکتا تھا کہ یہاں بھی کوئی آ سکتا ہے۔ اس لئے بھی وہ بے فکر پڑے ہوئے تھے۔ عمران جانتا تھا کہ ان عمارتوں کی چھتوں پر بھی حفاظتی چوکیاں بنی ہوئی ہوں گی۔ جہاں سے فضا اور اندرونی حصے کی مکمل نگرانی کی جا رہی ہو گی۔ لیکن چونکہ وہ میدان میں نکلے ہی نہ تھے اس لئے وہ انہیں چیک کر ہی نہ سکتے تھے۔ عمران نے جوانا اور جوزف کو اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ان دونوں پر جھپٹ پڑے۔ دونوں نے واقعی انتہائی پھرتی دکھائی تھی اس لئے وہ دونوں کرسیوں سے ہل ہی نہ سکے۔ اور ان کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں۔ عمران نے ان کی پھرتی اور مستعدی پر بڑے تحسین آمیز انداز میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک بڑے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ دروازہ مضبوط لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ دروازے کا ڈیزائن بتا رہا تھا کہ یہ کسی خاص شخصیت کے کمرے کا دروازہ ہے۔ اور وہ دونوں ہی اس دروازے کی دونوں سائیڈوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس سے عمران نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ یہ یقیناً چیف رابرٹ اوسلو کے کمرے کا دروازہ ہے۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو دوسرے لمحے

Admin @ www.hibuddiez.com

اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار پھیل گئے۔ کیونکہ دروازہ اندر سے بند نہ تھا۔ چونکہ ادسلو کو کسی قسم کا کوئی خوف نہ تھا۔ اس لئے اس نے دروازہ اندر سے بند کرنے کا تکلف ہی نہ کیا تھا۔

عمران نے آہستہ آہستہ دروازہ کھولا۔ اندر نیلے رنگ کی روشنی جل رہی تھی۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہی ہوا تھا کہ یک لخت اچھل کر ایک طرف کو ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے بجلی کی سی تیز رفتاری سے الٹی قلابازی کھائی۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک لمبے تڑنگے دیو قامت آدمی کو گھسیٹتا ہوا کمرے کی سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ لیکن اسی لمحے عمران اس طرح اچھل کر پیچھے جا گرا جیسے کوئی آدمی فرش پر گیند مارتا ہے۔ اس دیو قامت آدمی کے جسم میں واقعی بے پناہ طاقت تھی۔ لیکن اس دوران عمران کے ساتھی اندر آ چکے تھے۔ عمران نے اپنی بے پناہ مستعدی اور حیرت انگیز پھرتی سے اس دیو قامت کو جو یقیناً چیف ادسلو تھا حملہ کرنے سے روک دیا تھا۔ ادسلو نے شاید آہٹ سن لی تھی۔ اس لئے جیسے ہی عمران اندر داخل ہوا تھا۔ اس نے پوری قوت سے اس کی پنڈلی پر لات مارنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن عمران کے اچانک اچھلنے کی وجہ سے اس کا یہ وار خالی چلا گیا تھا۔ لیکن اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ اور اگر عمران اچھلنے کے ساتھ ہی الٹی قلابازی کھا کر اس پر حملہ نہ کر دیتا تو یقیناً وہ گولی چلا دیتا۔ اور عمران کو گولی کی اس قدر فکر نہ تھی جتنی اسے فکر گولی چلنے سے پیدا ہونے والے دھماکے سے تھی کیونکہ

اس طرح سارا اڈہ جاگ پڑتا۔ اور پھر ان کا وہاں سے زندہ بچ نکلنا تقریباً ناممکن ہو جاتا۔ ظاہر ہے وہ کتنے افراد کو مار سکتے تھے۔ اس لئے عمران نے اس پر حملہ کر کے اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور گرا دیا تھا۔ لیکن ادسلو نے اسے جس طرح واپس اچھالا تھا۔ اس سے اس کی طاقت اور لڑائی بھڑائی کے فن میں مہارت کا پتہ چلتا تھا ورنہ ظاہر ہے عام آدمی عمران جیسے شخص کو اس طرح واپس نہ اچھال سکتا تھا۔ لیکن عمران کے پیچھے کرتے ہی اندر پہنچ جانے والا جوانا بجلی کی سی تیزی سے ادسلو پر جھپٹ پڑا۔ ادسلو بھی تقریباً جوانا کی قد و قامت اور اسی کے جسم میں تھا۔ اور ان دونوں کے ٹکرانے سے ایسے ہی محسوس ہوا جیسے دو دیو آپس میں ٹکرا گئے ہوں۔

"خبردار جوانا۔ آواز نہ نکلے" ــــ عمران نے پیچھے گرتے ہی قلابازی کھا کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اور عین اسی لمحے ادسلو کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر آ گرا۔ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر سر کے بل نیچے گرا دیا تھا۔ ادسلو نے نیچے گرتے ہی تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ یک لخت جوانا اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے ادسلو کے سینے پر پڑے جب کہ اسی لمحے عمران نے یک لخت ایک پیر اس کے منہ پر رکھ دیا تھا۔ اس طرح ادسلو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سیٹی کی آواز میں بدل کر باہر نکلی ادسلو

Admin @ www.hibuddiez.com

کا جسم ایک لمحے کیلئے سمٹا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت پارے کی طرح تڑپ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ گھومتا ہوا جوانا کے جسم سے جا لگا اور پھر جوانا کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کی کمر کے گرد جم گیا اوسلو نے پوری قوت سے کہنیاں جوانا کی پسلیوں میں ماریں اور جوانا کے منہ سے ہلکی سی غراہٹ نکلی لیکن دوسرے لمحے اوسلو کا جسم ایک جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا جوانا نے اپنے اس بازو کو جو اس کی گردن کے گرد جم گیا تھا پوری قوت سے جھٹکا دیا تھا اس جھٹکے میں نجانے کس غضب کی قوت تھی کہ اوسلو جیسا دیو قامت بھی ایک ہی جھٹکے میں بے ہوش ہو چکا تھا۔

"گڈ جوانا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اوسلو جیسے آدمی کی کہنیوں کی بھرپور ضرب کھانے کے باوجود ایک ہی جھٹکے سے بے ہوش کر دینا واقعی قابل تحسین بات تھی۔

"اب کیا کرنا ہے اس کا" ۔۔۔ جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے یہیں فرش پر لٹا دو جوزف کی بیلٹ میں رسی موجود ہے۔ وہ اسے اچھی طرح باندھ دے گا۔ میں ذرا اس کمرے کی تلاشی لے لوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس دیوار کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا جو اسلحہ خانے کے ساتھ ملحق تھی۔ اس دیوار کے آخر میں باتھ روم کا دروازہ تھا۔ عمران اس طرف کو بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ عام باتھ روم تھا۔ عمران چند لمحے تو

غور سے اسے دیکھتا رہا پھر وہ فلش ٹینکی کو دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ فلش ٹینکی کا حجم کچھ ضرورت سے زیادہ ہی لگتا تھا۔ عمران نے فلش ٹینکی کا ڈھکن ہٹایا۔ اندر پانی بھرا ہوا تھا۔ عمران نے اس کا ہینڈل پریس کیا تو پانی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ کموڈ میں بہہ گیا۔ لیکن ٹینکی کے اندر کچھ نہ تھا۔ پانی دوبارہ بھرنا شروع ہو گیا تھا۔ عمران نے ڈھکن واپس رکھ دیا۔ اور وہ واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ اس کی نظریں اس کے پائپ پر پڑ گئیں۔ جو دائٹرایانٹ سے نکل کر ٹینکی کی سائیڈ سے اندر جا رہا تھا۔ عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ کے آثار ابھر آئے۔ جس سوراخ سے یہ پائپ ٹینکی کے اندر جا رہا تھا وہ آگے والی سائیڈ سے لمبائی میں خاصا کٹا ہوا تھا۔ اور اس کٹی ہوئی جگہ کو دیکھ کر ساری صورت حال عمران پر واضح ہو گئی۔ عمران نے ٹینکی کی دوسری سائیڈ پر ہاتھ رکھ کر اسے زور سے باہر کی طرف دھکیلا تو ٹینکی درمیان سے گھوم کر دائٹرایانٹ والی دیوار سے جا لگی۔ اس کا ایک حصہ بدستور ٹینکی کی سائیڈ سے جڑا ہوا تھا جبکہ باقی ٹینکی دوسری طرف گھوم گئی تھی جیسے ٹینکی کا آدھا حصہ جدا ہو گیا تھا۔ اس کے اندر ایک انچ کی گہرائی میں ایک باقاعدہ سوئچ پینل لگا ہوا تھا۔ جس پر مختلف رنگوں کے تقریباً آٹھ سوئچ تھے۔ عمران نے جھک کر غور سے ایک ایک سوئچ کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ پڑھنے شروع کر دیئے اور پھر ایک سرخ رنگ کے سوئچ کے نیچے موجود الفاظ ڈبلیو۔ پی دیکھ کر اس

Admin @ www.hibuddiez.com

کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ عمران نے وہ سوئچ پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے غسل خانے کی سائیڈ کی دیوار ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ایک سائیڈ پر کھسک کر غائب ہو گئی۔ اور اندر ایک چوڑا سا راستہ جاتا دکھائی دیا جس کے دونوں اطراف میں اسلحے کی پیٹیوں کے ڈھیر لگے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ یہ درمیانی راستہ کافی دور تک چلا گیا تھا۔ اور دیوار کے ہٹتے ہی اس سارے راستے پر جگہ جگہ تیز روشنی کے بلب بھی جل اٹھے تھے۔ عمران اطمینان سے اس راستے میں داخل ہو گیا۔ یہ اسلحہ خانہ واقعی بہت بڑا تھا۔ اور یہاں اس قدر اسلحہ تھا۔ کہ شاید کسی بڑی سے بڑی فوجی چھاؤنی کے سٹور میں اتنا اسلحہ نہ ہو سکتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے ایک چوتھائی دنیا کا اسلحہ اس جگہ اکٹھا کر دیا گیا ہو۔ عمران نے پورا اسلحہ خانہ گھوم ڈالا۔ اُسے اس فولادی دروازے کا اندرونی حصہ بھی نظر آ گیا جس کا رخ باہر کی طرف تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ عام استعمال کے لئے یہ فولادی دروازہ بنایا گیا ہے۔ لیکن ادسلو نے اپنے لئے یہ خفیہ راستہ تیار کرایا ہوا ہے۔ عمران نے اسلحہ خانے کے تقریباً درمیان میں رک کر جیب سے ڈائنا منٹ سٹک کا ایک بنڈل نکالا۔ اور پھر اس کے اوپر لگے ہوئے وائرلیس کنٹرول چارجر کو مخصوص انداز میں پریس کر کے آن کر دیا۔ چارجر کے درمیان سے جگنو کی طرح کی مدھم سی روشنی نکلنے لگی۔ عمران نے ڈائنا منٹ کا یہ بنڈل پیٹیوں کے درمیان ایک جگہ چھپا کر اس طرح رکھ دیا

کہ بغیر اچھی طرح تلاش کئے وہ نظر نہ آ سکتا تھا۔ اور پھر عمران تیزی سے واپس مڑا اور چند لمحوں بعد وہ باتھ روم میں پہنچ گیا۔ اس نے وہی بٹن دوبارہ پریس کر کے وہ دیوار برابر کی ٹینکی کو بھی واپس اس جگہ پر کیا۔ اور پھر تیزی سے وہ باتھ روم سے نکل کر بڑے کمرے میں آ گیا۔ ادسلو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ لیکن جوزف نے اس کے ہاتھ اور پیر باندھ دیئے تھے۔

" اسے ختم کر دو جوانا۔ لیکن اُسی طرح گردن توڑ کر" ——— عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اس پر جھک گیا۔ جبکہ عمران خود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ باہر اب دھند کچھ زیادہ دبیز ہو گئی تھی۔ لیکن آثار بتا رہے تھے کہ اب صبح قریب ہے اُسی لمحے اُسے اپنے عقب میں کھٹاک کی آواز سنائی دی اور وہ سر ہلاتا ہوا باہر آ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا نے ادسلو کی گردن توڑ ڈالی ہے۔

" اب یہاں سے جلدی نکل چلو۔ کیونکہ وہ لوگ جو ہوسٹل کی دوسری منزل میں موجود ہیں وہ اب واپس آنے والے ہوں گے " ——— عمران نے کہا اور باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی پیچھے آ گئے۔ عمران نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا اور پھر اُسی طرح چلتے ہوئے وہ واپس اُسی راہداری کے قریب پہنچ گئے۔ جہاں سے چلے تھے۔ اُسی لمحے اس راہداری کے ایک دروازے کے اوپر روشنی کا دھارا باہر نکلا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ کمرے میں موجود

Admin @ www.hibuddiez.com

آدمی نے اٹھ کر بتی جلائی ہے۔ لیکن وہ وہاں رکے بغیر تیزی سے میکسے والے کمرے میں یکے بعد دیگرے داخل ہو گئے۔ عمران نے دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر تیزی سے اس سرنگ میں داخل ہو گیا۔ جب اس کے پیچھے اس کے ساتھی سرنگ میں داخل ہوئے تو عمران نے وہ الماری کھینچ کر واپس اس دہانے پر جما دی۔ اور اس بار وہ چلنے کی بجائے دوڑتے ہوئے پروشتیا کے باتھ روم میں جا نکلے۔ عمران نے یہاں بھی وارڈ روب کو کھسکا کر واپس اپنی جگہ پر جما دیا اور پھر وہ سب واپس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب وہ دروازہ کھول کر باہر آئے تو انہیں اوپر والی دونوں منزلوں سے کھڑکھڑاہٹ اور کسی کے چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ آوازیں زیادہ تر نسوانی ہی تھیں۔ لیکن نچلی منزل میں ابھی خاموشی تھی۔ وہ سب تیزی سے لیکن محتاط انداز میں دوڑتے ہوئے وہ برآمدہ کراس کر کے درمیانی حصے میں آ گئے جہاں بیرونی پھاٹک موجود تھا۔ وہاں ایک طرف جیکسن کی لاش بھی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور پھر باہر کو جھانکا۔ سڑک دھند میں لپٹی ہوئی ویران پڑی تھی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور خود سڑک پر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سڑک کراس کر کے ایک بار پھر گلیوں کی بھول بھلیوں میں داخل ہو چکے تھے۔ لیکن عمران کے چہرے پر اب انتہائی گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ ڈوگو فائٹرز کے اس بہت

بڑے اڈے کی تباہی اس سارے مشن میں سب سے آسان ثابت ہوئی تھی۔ وائرلیس چارجر اس کی جیب میں موجود تھا۔ اور اس کی رینج بھی کافی سے زیادہ تھی۔ اس لئے اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ اس قدیم کھنڈر میں پہنچ کر جہاں ان کی جیپ اور فوجی یونیفارمز موجود تھیں وہ اطمینان سے چارجر کا بٹن پریس کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی ساؤتھ افریقہ میں ڈوگو فائٹرز ایک لحاظ سے مکمل طور پر تباہ ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی نمیبیا اور ساؤتھ افریقہ کے بے گناہ اور مظلوم سیاہ فاموں پر ٹوٹنے والی قیامت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ بات درست تھی کہ ساؤتھ افریقہ کی حکومت ایسی ہی کوئی تنظیم اور بھی بنا سکتی ہے۔ لیکن عمران کو معلوم تھا کہ اس تنظیم کا اصل مقصد اس سال نمیبیا میں اقوام متحدہ کے تحت ہونے والے ان عام انتخابات کو سبوتاژ کرنا ہے جس کے تحت سیاہ فام باشندے اپنی مرضی کی حکومت منتخب کر کے نمیبیا کو ہمیشہ کے لئے ساؤتھ افریقہ کی سفید فام ظالم اقلیت کے چنگل سے آزاد کرا سکتے تھے۔ اور انتخابات کی تاریخ چونکہ اب قریب آ گئی تھی۔ اس لئے اتنے وقفے میں ساؤتھ افریقہ والے انہیں سبوتاژ کرنے کے لئے دوسری تنظیم کو سامنے نہ لا سکتے تھے۔ عمران کے اس خوف ناک مشن کا اصل مقصد بھی یہی تھا۔ کہ ساؤتھ افریقہ کی سفید فام اقلیت حاکموں کی اس سازش کو ختم کیا جائے جو وہ ڈوگو فائٹرز کے روپ میں نمیبیا کے انتخابات رکوانے اور آزاد کرانے کے خلاف بنا رہے تھے۔ عمران کو معلوم تھا کہ ڈوگو فائٹرز کی تنظیم بنانے کا مقصد صرف وقتی طور پر انتخابات رکوانا ہی نہ

Admin @ www.hibuddiez.com

تھا بلکہ سفید فام اقلیت ان کی مدد سے ساؤتھ افریقہ اور خاص طور پر نمیبیا میں بے پناہ قتل و غارت کر کے وہاں کی سیاہ فام اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دینا چاہتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں اس قدر خوف و ہراس پھیلا دیا جائے کہ اگر اقوام متحدہ جبراً انتخابات کرائے بھی تو لوگ خوف کے مارے کوابو کو ووٹ ہی نہ دے سکیں اس طرح نمیبیا کی آزادی ایک بھیانک خواب ہی بن کر رہ جاتی۔ اس لئے ان لوگوں نے ڈوگو فائٹرز کے لئے اس قدر کثیر تعداد میں اسلحہ جمع کر رکھا تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ جب یہ اسلحہ خانہ پھٹے گا تو نہ صرف ڈوگو فائٹرز کا خاتمہ ہو جائے گا بلکہ یہاں کی سفید فام اقلیت کو بھی سمجھ آ جائے گی کہ دنیا میں ابھی ایسی اقوام موجود ہیں جو آزادی کی جدوجہد کرنے والی تنظیموں کی مدد کو بھی آ سکتی ہیں۔ کیونکہ بہرحال ساؤتھ افریقہ کے حکام کو تو یہ علم ہو چکا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں اس مشن کے لئے کام کر رہی ہے۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک گلیوں میں گھومنے کے بعد وہ اس سڑک پر آئے جہاں سے کچا راستہ اس کھنڈر کی طرف جاتا تھا۔ جہاں ان کی جیپ اور یونیفارمز موجود تھیں۔ سڑک کراس کر کے وہ کچے راستے پر آئے۔ اور اب انہوں نے باقاعدہ دوڑنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اب انہیں دیکھ لئے جانے کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کھنڈر میں داخل ہو گئے۔ جیپ اپنی جگہ موجود تھی اور اس پر وہ یونیفارمز بھی پڑی ہوئی تھیں جو انہوں نے اتار کر پھینکی تھیں۔

"ہرا وکٹری" ——— عمران نے جیپ کے قریب جا کر رکتے ہوئے

مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسرت کا اجالا کھل پھوٹ پڑا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ جو مشن انہوں نے مکمل کیا ہے وہ واقعی اس قدر عظیم ہے کہ عمران جیسا شخص بھی بے اختیار وکٹری اور ہرا کے الفاظ کہنے پر مجبور ہو گیا ہے۔

"لیکن باس۔ ہم تو سب کچھ ویسے ہی چھوڑ کر آ گئے ہیں کیا صرف اسلحہ کو ہی ختم کرنا تھا" ——— جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ میں نے ان کے اسلحہ خانے میں ڈائنامنٹ سٹک رکھ دی ہے اور اب میں صرف وائرلیس چارجر کا بٹن پریس کروں گا۔ اور یہ پورا اڈہ نہ صرف تباہ ہو جائے گا بلکہ وہاں موجود سارے ڈوگو فائٹرز اور ارد گرد کی ساری عمارتیں سب کچھ تباہ ہو جائیں گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ وائرلیس چارجر باہر نکالا۔ اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ گو بظاہر یہ ایک چھوٹا سا آلہ تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اس چھوٹے سے آلے میں نمیبیا اور ساؤتھ افریقہ کے لاکھوں مظلوم سیاہ فاموں کی زندگی اور ظالم سفید فام اقلیت کی موت اور نمیبیا کی آزادی بند ہے۔ اس کے باقی ساتھی بھی اشتیاق بھری نظروں سے اس وائرلیس چارجر کو دیکھنے لگے۔

"لو بھئی ڈوگو فائٹرز۔ تم تو گو گو ہو جاؤ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے چارجر کے درمیان موجود بٹن کو پریس کرنے کے لئے انگلی بڑھائی ہی تھی کہ یکلخت سامنے کی طرف سے ٹھک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے حلق

Admin @ www.hibuddiez.com

سے سسکاری سی نکلی۔ اور اس کے [illegible] ہوا میں اڑتا ہوا ساتھ والی ٹوٹی ہوئی دیوار کراس کر کے اس کے عقبی طرف جا گرا۔ عمران کے ہاتھ سے خون کا فوارہ سا نکلا۔ اور ابھی اس نے سر اٹھا کر ادھر دیکھا ہی تھا جدھر سے ٹھک کی آواز سنائی دی تھی کہ یک لخت فضا مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے غوطہ مارا۔ اور اپنے جسم کو جیپ کی اوٹ میں لے جانا چاہا۔ لیکن اسی لمحے اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کی گردن میں گھس کر دوسری طرف سے نکل گئی ہو۔ اور یہی آخری احساس اس کے ذہن میں اجاگر ہو سکا۔ اس کے بعد اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہو جاتا ہے۔

جنرل بارٹر کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑا ہوا تھا۔ اس کے سامنے شیفرڈ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اور وہ اس بڑے وزنما کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ سائیڈ کی دیوار سے لگے کھڑے فوجی بڑے سہمے ہوئے انداز میں ساؤتھ افریقہ کے سب سے طاقتور انسان جنرل بارٹر کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے دل جنرل بارٹر کا چہرہ دیکھ کر ہی خوف سے کانپ رہے تھے کیونکہ جنرل بارٹر کے چہرے پر ایسے آثار تھے کہ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی بھی لمحے جنرل بارٹر اڈے میں موجود ہر شخص کو گولیوں سے اڑانے کا حکم دے دے گا۔ لیکن جنرل بارٹر ہونٹ چباتا اور دانت پیستا ہوا مسلسل ٹہل رہا تھا۔

اُسی لمحے بھاری دروازہ کھلا اور آرتھر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر اڑنے والی ہوائیاں دیکھ کر جنرل بارٹر بُری طرح

Admin @ www.hibuddiez.com

چونک پڑا۔
"س س ___ سر وہ غائب ہیں" ___ آرتھر کے حلق سے سہمی ہوئی آواز نکلی۔
"غائب ہیں ___ کون غائب ہیں۔ کن کی بات کر رہے ہو" ___ جنرل بارٹم نے حیرت سے تقریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
"وہ پاکیشیائی ایجنٹ سر۔ انہوں نے اندر سے نجانے کس طرح گلاس کیبن کی عقبی دیوار کھول لی۔ حالانکہ ایسا ممکن نہ تھا۔ لیکن وہ ایسا کر کے فرار ہو چکے ہیں" ___ آرتھر نے کہا۔
"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ ___ تم نے باہر والوں کو الرٹ کر دیا ہے۔ وہ باہر نکل کر کہیں فرار نہ ہو جائیں" ___ جنرل بارٹم نے غصے کی شدت سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا۔
"س س ___ سر۔ اس کے لئے تو جنرل آپریشن روم میں جانا ہو گا۔ نیچے تہہ خانے میں۔ کیونکہ چیف کا سپیشل ٹرانسمیٹر بھی غائب ہے ان کی جیب سے" ___ آرتھر نے جواب دیا۔
"اوہ۔ تو تم یہاں کیا میری شکل دیکھنے آئے تھے۔ جلدی چلو۔ نانسنس۔ اگر وہ نکل گئے تو میں تم سب کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا" ___ جنرل بارٹم نے اتنے زور سے چیخ کر کہا کہ اس کی آواز بھی پھٹ گئی۔
"آئیے سر" ___ آرتھر نے کہا۔ اور واپس مڑ گیا۔ جنرل بارٹم بھی اس کے پیچھے تقریباً دوڑ پڑا۔ اور ظاہر ہے جنرل بارٹم کے پیچھے کمرے میں موجود فوجیوں نے بھی دوڑنا تھا۔ باہر کھڑے فوجی آرتھر

اور خاص طور پر جنرل بارٹم جیسے بڑے افسر کو اس طرح دوڑتے حیرت سے دیکھنے لگے۔ لیکن ظاہر ہے وہ کچھ کہہ نہ سکتے تھے۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک تہہ خانے میں داخل ہوا۔ جہاں دیواروں کے ساتھ مشینیں فٹ تھیں۔ اور ان کے سامنے سفید کوٹ پہنے افراد موجود تھے۔ تہہ خانے کے درمیان میں ایک بڑی سی مشین کے سامنے ایک درمیانے قد کا آدمی بیٹھا تھا۔ وہ آرتھر اور جنرل بارٹم کو اس بے تحاشا انداز میں اندر آتے دیکھ کر بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔
"ماتھر۔ جلدی سے بیرونی چیکنگ پوسٹ کے انچارج کو ٹرانسمیٹر پر کال کرو۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ باہر نکل گئے ہیں۔ اور ہم نے انہیں فوراً گرفتار کرانا ہے"۔
"پاکیشیائی ایجنٹ ___ مگر وہ تو چیف شیفرڈ اور مادام پیٹریشیا ہیں۔ انہوں نے مجھے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کیا ہے۔ ابھی ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ آرتھر غدار ہے" ___ ماتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ہی تھا کہ اس کے پاس کھڑے جنرل بارٹم کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ماتھر زوردار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا دو قدم دور فرش پر جا گرا۔
"بلڈی فول ___ تم کال ملاؤ۔ آگے سے تقریر شروع کر دی ہے" ___ جنرل بارٹم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"جنرل۔ اگر انہوں نے سپیشل ٹرانسمیٹر سے ماتھر کو کال کیا ہے پھر تو وہ اس ٹرانسمیٹر سے اسلحہ خانہ بھی اڑا سکتے ہیں" ___ آرتھر نے پہلے سے زیادہ سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو جنرل بارٹم

Admin @ www.hibuddiez.com

اس کی بات سن کر اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے سر پر ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔

"اوہ اوہ ۔۔۔ پھر کیا ہوگا۔ اوہ اوہ" ۔۔۔ جنرل بارڈر کا چہرہ پسینے سے تر ہو گیا۔

"باس۔ میں چاہوں تو اسے ڈی چارج کر سکتا ہوں اس طرح وہ ٹرانسمیٹر پھٹ جائے گا۔ اور وہ سارے ختم ہو جائیں گے۔ وہ اس وقت آپ کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہیں۔ اور انہوں نے ہی سے جب سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کی تو میں نے کال ای بی۔ ون سیٹ پر رسیو کی تھی۔ اس لئے میں نے انہیں دیکھ لیا تھا۔ ای بی۔ ون سیٹ کی وجہ سے ہم انہیں ختم کر سکتے ہیں۔ لیکن ساتھ ان کے ساتھ آپ کا ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو جائے گا" ۔۔۔ تھپڑ کھانے والے ماتھر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اگر تم ایسا کر دو تو میں تمہیں بڑے سے بڑا عہدہ دوں گا۔ انعام دوں گا۔ اور تمہیں تھپڑ مارنے کی باقاعدہ معافی بھی مانگوں گا۔ تم ہیلی کاپٹر کی پرواہ نہ کرو۔ ان کے لئے میں بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں" ۔۔۔ جنرل بارڈر نے چونک کر کہا۔

"باس۔ یہ ماتھر ٹرانسمیٹر لائن کا بہت بڑا ماہر ہے" ۔۔۔ آرتھر نے کہا۔

"میں آپ کا خادم ہوں جناب" ۔۔۔ ماتھر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور تیزی سے وہ بائیں طرف دیوار میں نصب ایک

دیوہیکل مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ مشین پر لگی ہوئی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ماتھر نے کئی اور بٹن بھی پریس کر دیئے۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک ناب کو گھما کر اس کے اوپر موجود ڈائل کی سوئی کو حرکت میں لا کر ایک مخصوص ہندسے پر ایڈجسٹ کر دیا۔ سوئی جیسے ہی اس ہندسے تک پہنچی یک لخت سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ اور یہ منظر دیکھتے ہی جنرل بارڈر کا چہرہ ایک بار پھر تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔ کیونکہ سکرین پر ہیلی کاپٹر کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا۔ وہ شیفرڈ کے روپ میں پاکیشیائی ایجنٹ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر وہ عورت تھی جو پیٹریشیا کے میک اپ میں تھا۔ اور پچھلی سیٹ پر ان کا تیسرا ساتھی موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں وہ سپیشل ٹرانسمیٹر تھا۔ اور وہ اسے سائیڈ پر کھول کر اس کے اندر کوئی بٹن دبا رہا تھا۔

"اوہ باس۔ یہ تو واقعی دہین سٹوڈر کو ڈی چارج کر رہے ہیں" ۔۔۔ ماتھر نے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ ان کو باتوں میں لگائیں۔ میں اس دوران ڈسٹرکشن پوائنٹ سیٹ کر لوں" ۔۔۔ ماتھر نے مشین کی سائیڈ کے ہک سے ایک ایک نکال کر چیف کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ اکا ایک بٹن دبا دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہیلو ہیلو ــــ پاکیشیائی ایجنٹس۔ میں جنرل بارٹر بول رہا ہوں۔ تم بچ کر نہیں جا سکتے۔ یہ بات سن لو۔ میں بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی تمہارا خاتمہ کر دوں گا۔ ہر صورت میں ہر قیمت پر۔ اوور" ــــ جنرل بارٹر نے انتہائی غصیلی آواز میں کہا۔

"تم احمقوں کے جنرل ہو۔ بارٹر۔ تمہاری یہ جنگلی گھوڑے والی کھوپڑی ابھی بند ہو جائے گی۔ ابھی چند منٹ کے اندر۔ اوور" ــــ اس آدمی نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب دیا جو ہاتھ میں ٹرانسمیٹر پکڑے بیٹھا تھا۔

"باس۔ ڈسٹرکشن پوائنٹ تیار ہے۔ پریس کر دیں" ــــ اسی لمحے ماتھر نے ایک بٹن دبا کر بات چیت کا رابطہ ختم کرتے ہوئے جنرل بارٹر سے کہا۔ اور ساتھ ہی بٹن دوبارہ آن کر دیا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ شٹ اپ فار ایور" ــــ جنرل بارٹر نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ جس کی طرف ماتھر نے اشارہ کیا تھا۔ بٹن دبتے ہی مشین میں ہلکی سی گونج پیدا ہوئی۔ ساتھ ہی یک لخت سکرین بھی تاریک ہو گئی۔ اور مشین پر جلنے والے کئی بلب بھی بجھ گئے۔

"وہ ختم ہو گئے باس۔ ہیلی کاپٹر سمیت ان کے جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکے ہوں گے" ــــ ماتھر نے مشین آف کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویل ڈن۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں تمہیں ترقی دیتا ہوں۔ اب تم مین ہیڈ کوارٹر میں آپریشنل انچارج ہو گئے" ــــ جنرل بارٹر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے عضلات انتہائی مسرت کی وجہ سے کپکپا رہے تھے۔

"میں ہمیشہ آپ کی خدمت کروں گا باس" ــــ ماتھر نے بھی مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"جاؤ آرتھر۔ ان کی لاشیں تلاش کر کے لے آؤ۔ اپنے ساتھ مسلح آدمی لے جاؤ۔ میں ان کی لاشیں ساتھ لے جاؤں گا۔ اگر ایک ہیلی کاپٹر کی قربانی سے یہ خوفناک پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہو سکتے ہیں تو یہ انتہائی سستا سودا ہے" ــــ جنرل بارٹر نے آرتھر سے کہا۔ اور آرتھر سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آئی ایم سوری مسٹر ماتھر۔ مجھے امید ہے تم میرے غصے کو معاف کر دو گے" ــــ جنرل بارٹر نے آگے بڑھ کر ماتھر کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔ اور ماتھر نے سر جھکا دیا۔

"جناب۔ آپ ہمارے لئے انتہائی قابلِ احترام شخصیت ہیں۔ آپ کا تھپڑ تو میرے لئے فخر کا باعث ہے" ــــ ماتھر نے کہا اور جنرل بارٹر تھینک یو کہہ کر مسکراتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی اطمینان کے آثار موجود تھے۔ کیونکہ نمیبیا میں داخل ہونے والے ان

Admin @ www.hibuddiez.com

پاکیشیائی ایجنٹوں نے اپنی تیز اور مسلسل کارروائی کی وجہ سے اُسے ایک لحاظ سے بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔ حالانکہ جوہنبرگ میں ان کا لیڈر علی عمران موجود تھا۔ لیکن اُسے وہاں کی فکر نہ تھی کیونکہ اُسے چلتے ہوئے اطلاع مل چکی تھی کہ چیف اوسلو نے ہیلی کاپٹر کال ٹریس کر کے انہیں اس طرح گھیر لیا ہے کہ نہ صرف کرنل ونیڈن بچ جائے گا بلکہ وہ لوگ بھی ختم ہو جائیں گے۔ البتہ اب وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں چیک کر لینے کے بعد چیف اوسلو سے رابطہ کر کے اس سے حتمی رپورٹ لینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ ویسے اُسے یقین تھا کہ وہاں سے بھی اُسے دکٹری رپورٹ ہی ملے گی۔ کیونکہ وہ چیف اوسلو کی تیز رفتار اور انتہائی ذہانت سے پُر کارکردگی سے مکمل طور پر مطمئن تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے اُسے احساس ہوا کہ وہ زمین پر پڑے ہونے کی بجائے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ اُسی لمحے اس کے ذہن میں وہ منظر فلم کی طرح گھوم گیا جب وہ چارجر کا بٹن پش کر کے ڈوگو فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر اڑانا چاہتا تھا۔ اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگا تھا۔ اور چارجر اس کے ہاتھ سے اڑتا ہوا ساتھ والی ٹوٹی ہوئی دیوار کے عقب میں جا گرا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین گنوں کی فائرنگ شروع ہو گئی تھی اور پھر عمران نے غوطہ لگا کر جیپ کی اوٹ لینے کی کوشش کی ہی تھی کہ اُسے اپنی گردن میں گرم سلاخ گزر کر دوسری طرف نکلتی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر اندھیروں نے یلغار کر دی تھی۔ یہ سارا منظر ایک لمحے کے

Admin @ www.hibuddiez.com

کمروڑویں حصے میں اس کے ذہن پہ ابھرا۔ اور اس نے بے اختیار گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ اس بڑے سے کمرے میں وہ اکیلا ایک سنگی ستون کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اس کی گردن میں اب بھی درد کی لہر موجود تھی۔ لیکن جس طرح گردن آسانی سے دائیں بائیں حرکت کر رہی تھی اس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ مشین گن کی گولی نے اس کی گردن میں سوراخ نہیں کیا بلکہ سائیڈ کو پھاڑتی ہوئی گزری ہے۔ اور انتہائی تکلیف کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ اُن پر فائر کرنے والے کون ہو سکتے ہیں اور وہ اُسے وہیں ہلاک کر دینے کی بجائے یہاں کیوں لے آتے ہیں اور اس کے باقی ساتھیوں کا کیا ہوا۔ وہ چونکہ پتلی سی فولادی زنجیر کے ساتھ جکڑا ہوا تھا اس لئے ناخنوں میں موجود بلیڈ تو اس کے کام نہ آ سکتے تھے۔ لیکن اتنا اُسے محسوس ہو گیا تھا کہ زنجیر اس کے جسم کے ساتھ کس کر نہیں باندھی گئی بلکہ وہ قدرے ڈھیلی ہے۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر اپنی رہائی کی کوششیں شروع کر دیں۔ اس کے دونوں بازو اس کی سائیڈوں میں تھے۔ باندھنے والوں نے اس کے ہاتھ عقب پر نہ باندھے تھے۔ اور ڈھیلی زنجیر کی وجہ سے وہ کوشش کر کے ان بازوؤں کو زنجیر کی گرفت سے آزاد کرا سکتا تھا۔ اس کے بعد زنجیر توڑنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ اس نے دونوں بازوؤں کو اوپر کی طرف حرکت دینا شروع کر دی۔ چونکہ

زنجیر کا پہلا پھیرا اس کے سینے پہ موجود تھا۔ اس لئے ذرا سا نیچے کو جھکنے کے ساتھ ہی زنجیر مزید ڈھیلی ہو گئی۔ اور چند لمحوں کی کوششوں کے بعد وہ اپنے دونوں بازو اوپر کو کھینچ کر ان کی گرفت سے آزاد کرانے میں کامیاب ہو گیا۔ بازو آزاد ہوتے ہی زنجیریں مزید ڈھیلی پڑ گئیں تو عمران نے انہیں ہاتھ سے نیچے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ زنجیروں کو نیچے فرش تک لگا چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے دونوں پیر باہر نکالے۔ اور اب وہ ستون اور زنجیروں کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہو چکا تھا۔ آزاد ہوتے ہی سب سے پہلے اس نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی گردن کی سائیڈ پر باقاعدہ بینڈیج کی گئی تھی اور ہاتھ پر بھی بینڈیج موجود تھی اس کا مطلب تھا کہ وہ اس وقت جن لوگوں کی بھی قید میں تھا وہ اُسے بہرحال زندہ رکھنا چاہتے تھے۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ باہر سے اُسے قدموں کی بھاری آوازیں سنائی دیں اور وہ تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا۔ آوازوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ آنے والے دو افراد ہیں۔

"اس کمرے میں ہے وہ آدمی جس کے ہاتھ میں چار جر تھا" ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر" ——— دوسری آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ چونکہ وہ ستون جس

Admin @ www.hibuddiez.com

سے عمران بندھا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر تھا۔ اس لئے دروازہ کھلتے ہی ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ جب کہ عمران دروازے کے پٹ کی آڑ میں آ چکا تھا۔

" ارے ۔ یہ کیا " ___ وہی بھاری آواز سنائی دی ۔ اور اسی لمحے دوسرا آدمی بھی اندر داخل ہونے کی آہٹ سنائی دی ۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پٹ ایک جھٹکے سے دھکیل دیا ۔ دوسرے آدمی کی پشت اب بالکل عمران کے سامنے تھی ۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی ۔ دروازہ دھکیلتے ہی عمران جھپٹا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیختے ہوئے فرش پر جا گرے ۔ جب کہ مشین گن اب عمران کے ہاتھوں میں آ چکی تھی وہ دونوں عام سوٹوں میں ملبوس تھے ۔

" خبردار ۔ ورنہ گولیوں سے بھون ڈالوں گا ۔ سر پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو جاؤ " ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اسے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اچھل کر ایک طرف ہٹنا پڑا ۔ ورنہ ریوالور کی گولی یقیناً اسے چاٹ جاتی ۔ لیکن ریوالور کے دھماکے کے ساتھ ہی مشین گن کی آواز بھی شامل ہو گئی ۔ اور وہ آدمی جس کے ہاتھ سے اس نے مشین گن اڑائی تھی تازہ ذبح ہوتی مرغی کی طرح فرش پر پھڑکنے لگا ۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا وہ خاصا پھرتیلا آدمی ثابت ہوا تھا کہ گرتے ہوئے اس نے نہ صرف ریوالور نکال لیا تھا بلکہ مڑ کر اٹھتے ہوئے اس نے عمران پر فائر بھی کھول دیا تھا ۔ جب کہ دوسرا آدمی ہونٹ چباتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اور ہونٹ بھینچے ہوئے

تھے ۔ وہ بار بار مڑ کر فرش پر پھڑکتے ہوئے اپنے ساتھی کو دیکھ رہا تھا ۔

" میں نے کہا ہے سر پر ہاتھ رکھ لو ورنہ " ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا ۔ اور اس آدمی نے دونوں ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لئے ۔ زخمی اب ساکت ہو چکا تھا ۔

" ادھر دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ ۔ جلدی کرو " ___ عمران نے اسی طرح سرد اور غراتے ہوئے لہجے میں کہا ۔ تو وہ آدمی مڑا اور اسی طرح سر پر ہاتھ رکھے دیوار کی طرف بڑھتا گیا ۔ دیوار کے قریب جا کر وہ رک گیا ۔ عمران نے انتہائی پھرتی سے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور جھک کر ایک طرف پڑا ہوا وہ ریوالور اٹھا لیا جس سے اس پر فائر کیا گیا تھا ۔ اور پھر پستول کی نال اس نے دیوار کی طرف منہ کئے کھڑے آدمی کی گردن سے لگائی اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کی جیبیں تھپتھپا کر تلاشی لینی شروع کی لیکن اس کی جیب میں اسلحہ نام کی کوئی چیز نہ تھی ۔ عمران تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے چٹخنی لگا دی ۔

" اب اپنا رخ زیبا میری طرف کر لو " ___ عمران نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور وہ آدمی نہ صرف تیزی سے مڑا بلکہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھی نیچے کر لئے ۔

" تم مجھے تو مار سکتے ہو ۔ لیکن یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے ۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم مجھ سے تعاون کرو ۔ میں تمہیں اور

Admin @ www.hibuddiez.com

تمہارے ساتھیوں کو یہاں سے زندہ باہر جانے دوں گا" اس آدمی نے بڑے مطمئن مگر سرد لہجے میں کہا۔

"تم پہلے اپنا نام اور جس گروپ سے تمہارا تعلق ہے۔ اس گروپ کا نام بتاؤ۔ پھر باقی مذاکرات ہوں گے" ــــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ لوگ عام لباسوں میں تھے۔ اس لئے عمران نے اندازہ لگایا تھا کہ ان کا تعلق براہِ راست فوج کے ساتھ ہونے کی بجائے یقیناً کسی گروپ سے ہو گا۔ اور ویسے بھی اس آدمی کا فقرہ سن کر اُسے کم از کم یہ تسلی ضرور ہو گئی تھی کہ اس کے ساتھی ابھی زندہ ہیں۔

"سنو۔ تمہارے ہاتھ میں جو چارجر تھا۔ ہمیں تم سے زیادہ اس چارجر سے دلچسپی ہے۔ وہ چارجر ہمیں وہاں سے نہیں مل سکا۔ اس لئے ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو قتل کرنے کی بجائے باقاعدہ تم لوگوں کی بینڈیج کی ہے۔ اور تمہارے ایک ساتھی کے جسم سے تو ہمیں آپریشن کر کے دو گولیاں بھی نکالنی پڑی ہیں۔ بہرحال اگر تم وہ چارجر ہمارے حوالے کر دو تو ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں سے لاتعلق ہو جائیں گے۔ نجانے تم نے وہ چارجر کہاں پھینکا ہے۔ حالانکہ ہمارے آدمی نے تمہارے ہاتھ پر فائر کر کے وہ چارجر نکال دیا تھا۔ لیکن نجانے وہ چارجر کہاں چلا گیا۔ ہم نے اُسے وہاں بے حد تلاش کیا ہے لیکن وہ وہاں نہیں مل سکا" ــــــ اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جس چارجر سے کہ تمہیں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے وہ تو بالکل عام سا چارجر تھا" ــــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارے آدمی نے تمہاری وہ باتیں سن لی تھیں۔ جو تم نے چارجر کا بٹن پُش کرنے سے پہلے کی تھیں۔ تم ڈوگو فائٹرز کا کوئی بہت بڑا اڈہ اڑانا چاہتے تھے۔ اس لئے اس نے تم پر فائر کھولا تھا۔ تاکہ تم ایسا نہ کر سکو۔ لیکن وہ چارجر بھی غائب ہو گیا ہے" اس آدمی نے جواب دیا۔

"میں نے تم سے تمہارا نام اور گروپ پوچھا تھا۔ اس لئے پوچھا تھا تاکہ تم سے کھل کر بات چیت ہو سکے" ــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ٹام ہے۔ اور میں اے سیکشن کا انچارج ہوں۔ اور اے سیکشن کو تم مخبری کرنے والا سیکشن سمجھ سکتے ہو۔ ہمارا کام عام آدمیوں کے روپ میں رہ کر آرمی اور حکومت کے خلاف ہونے والی سازشوں کا پتہ چلانا اور پھر اس کی اطلاع حکومت تک پہنچانی ہے۔ اور تم اس وقت اے سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں ہو۔ اور ہیڈ کوارٹر کے لفظ سے تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ گو تم نے میرا خاص آدمی مار دیا ہے لیکن اس کے باوجود اگر تم اس چارجر کا پتہ دے دو تو میں سب کچھ بھول جاؤں گا" ــــــ ٹام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اب خاصا مطمئن نظر آ رہا تھا۔

"تم لوگ وہاں کھنڈر میں کیسے پہنچ گئے تھے" ــــــ عمران نے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" ہمارے آدمی اس طرح گھوم پھر کر حالات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ اور اتفاق سے ہمارے تین آدمی اسی کھنڈر میں جا نکلے، انہوں نے جب وہاں فوجی جیپ اور یونیفارم پڑی ہوئی دیکھیں تو انہیں کسی گہری سازش کی بُو محسوس ہوئی۔ چنانچہ اصل حالات کا پتہ کرنے کے لئے وہ اسی کھنڈر میں چھپ گئے۔ اس کے بعد تم لوگ پیدل چل کر آئے۔ اور پھر تمہاری جو بات چیت سامنے آئی اس سے ہمارے آدمی حرکت میں آ گئے۔ گو انہوں نے چارجر تمہارے ہاتھوں سے نکلوا لیا لیکن تمہارے ایک آدمی کے فائر کی وجہ سے ہمارا ایک آدمی مارا گیا۔ جب کہ باقی دو نے تمہیں ہٹ کر لیا۔ تم سب شدید زخمی ہو گئے۔ انہوں نے سب سے پہلے چارجر تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن چارجر نہ ملنے پر انہوں نے مجھے کال کیا۔ اور پھر میں اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ ہم نے بھی اسے وہاں تلاش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن نہ ملنے پر میں تم سب کو ہیڈ کوارٹر لے آیا تاکہ تمہارے متعلق مکمل تحقیقات بھی ہو سکے اور تم سے چارجر کا پتہ بھی پوچھا جا سکے۔ یہ ٹیری بھی اسی تین کے گروپ میں شامل تھا۔ جسے تم نے انتہائی پھرتی سے ہلاک کر دیا ہے" ۔۔۔ ٹام نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح عمران سے باتیں کر رہا تھا جیسے ٹیری کی موت کے باوجود اسے نہ عمران سے کوئی خوف ہو۔ اور نہ اس کی مشین گن سے۔ وہ خاصا بے خوف آدمی نظر آ رہا تھا۔

" تم نے میری اور میرے آدمیوں کی ہینڈلنگ کر کے ہم پر احسان کیا ہے اور ہم احسان فراموش نہیں ہیں۔ اسی لئے تمہیں وہ چارجر دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے تمہیں ہمارے ساتھ وہیں کھنڈر تک جانا پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں وہاں چلنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن ایک بات بتا دوں۔ چارجر ہمیں ہر صورت میں چاہیے۔ میں یہ چارجر خود جنرل بارٹر کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسی لئے میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو زندہ بھی رکھا ہوا ہے۔ اور میں نے ابھی تک تمہارے متعلق کسی کو اطلاع بھی نہیں دی۔ ورنہ اب تک فوج اس چارجر کو تلاش کرنے کے لئے سارے کھنڈر کو کھود چکی ہوتی۔ اور یہ بھی سن لو کہ میرے آدمی کے مر جانے کے باوجود میں نے تمہیں زندہ رہنے کا موقع صرف اس چارجر کی وجہ سے ہی دیا ہے۔ میرے سر کے صرف ایک اشارے سے اس گن سمیت ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو۔ تو اوپر چھت کی طرف ایک نظر دیکھ لو" ۔۔۔ ٹام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں مسٹر ٹام۔ مجھے معلوم ہے کہ اوپر چھت سے کئی مشین گنوں کی نالیں جھانک رہی ہیں۔ ریوالونگ مشین گنیں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ جب تک تم یہاں موجود ہو۔ یہ گنیں نہیں چل سکتیں۔ کیونکہ اس طرح میرے ساتھ تم بھی گولیوں سے نہ بچ سکو گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور

Admin @ www.shibuddiez.com

ٹام بھی مسکرا کر سر ہلانے لگا۔

"تم واقعی میری توقع سے کہیں زیادہ گہرے آدمی ہو۔ لیکن بہرحال یہ میرا اڈہ ہے۔ یہاں کے متعلق مجھے تم سے زیادہ معلومات ہیں۔ اس لئے تمہارا اندازہ غلط ہے۔ کہ میں بھی ان گنوں سے مارا جا سکتا ہوں۔ بہرحال اگر تم تعاون کرنے پر آمادہ ہو تو میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو میں وہاں سے زندہ نکل جانے کا موقع دے دوں گا۔ مجھے صرف اتنا جھوٹ ہی بولنا پڑے گا۔ کہ تم فرار ہو گئے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ چارجر ملنے کے بعد جنرل بارڈ میرے ہاتھ چومنے سے بھی گریز نہ کرے گا"—— ٹام نے کہا۔

"او کے۔ آؤ"—— عمران نے کہا۔ اور خود وہ پیچھے ہٹ گیا۔ تاکہ ٹام دروازہ کھول کر باہر جا سکے۔

"مشین گن یہیں رہنے دو اور ریوالور جیب میں ڈال لو۔ باہر میرے آدمی یہ پوزیشن دیکھتے ہی بھڑک اٹھیں گے یہاں فائرنگ کے باوجود وہ اس لئے نہیں آئے کہ انہیں معلوم ہے کہ یہ بلیو روم ہے جہاں میرا مکمل کنٹرول ہے"—— ٹام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے مشین گن ایک طرف اچھالی اور ریوالور جیب میں رکھ لیا وہ اب ٹام کی فطرت سمجھ چکا تھا ٹام جنون کی حد تک چارجر کی برآمدگی میں مگن ہو چکا تھا ظاہر ہے اُسے اس چارجر کے بارے میں جو رپورٹ ملی ہوگی اس سے وہ سمجھ گیا ہو گا کہ اس چارجر کی مدد سے ڈگو ہیڈ کوارٹر اڑایا جانا تھا اس لئے اب اگر وہ چارجر جنرل بارڈ کو پیش کر دیتا تو جنرل بارڈ کے لئے اس سے بڑی خوش خبری کیا ہو سکتی تھی کیونکہ

ڈگو ہیڈ کوارٹر میں لاشیں تو ضرور ملی ہوں گی۔ لیکن کسی کو ابھی تک یہ معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ عمران نے اسلحہ خانے میں طاقتور ڈائنامنٹ بھی نصب کر دیا ہے۔ اور پھر اسے ٹام کو اپنے آدمیوں پر بھی شاید ضرورت سے زیادہ بھروسہ تھا۔ اس لئے عمران اس کی پلاننگ بھی طرح سمجھتا تھا کہ چارجر ملنے کے بعد وہ انہیں آسانی سے ختم کر سکتا ہے۔ لیکن عمران کے لئے بھی سب سے اہم مسئلہ فوری طور پر چارجر کی ہی برآمدگی کا تھا۔ اس لئے اس نے بھی جان بوجھ کر یہ رویہ اختیار کیا تھا تاکہ آسانی سے اس اڈے سے بھی نکل سکے اور چارجر بھی برآمد کر لے۔ اس نے چارجر کو اڑ کر جس طرف جاتے دیکھا تھا اُسے یقین تھا کہ وہ اسے آسانی سے ڈھونڈھ سکتا ہے۔

کمرے کے باہر ایک راہداری تھی۔ جس میں سے گزرنے کے بعد وہ ایک برآمدے میں پہنچ گئے۔ جس کے سامنے کھلا صحن تھا۔ اور آگے چار دیواری اور بڑا سا پھاٹک تھا۔ برآمدے میں دس مسلح افراد موجود تھے اور دو بڑی بڑی جیپیں بھی موجود تھیں جن پر بڑے بڑے سرخ رنگ کے دائرے بنے ہوئے تھے۔ شاید یہ دائرے اس سیکشن کا نشان ہوتے ہوں گے تاکہ فوجی ان کے کام میں حارج نہ ہوں۔

"باس۔ بلیو روم میں ٹیری کی لاش پڑی ہے وہ اپنی حماقت کی وجہ سے مارا گیا ہے۔ اُسے وہاں سے اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو اور معاوضہ کی رقم اس کے وارثوں کو پہنچا دینا۔ اور سنو۔ باقی قیدیوں کو بھی یہاں لے آؤ اور سپیشل پوائنٹ پر اطلاع بھی دے

Admin @ www.hibuddiez.com

دو کہ ہم وہیں آ رہے ہیں"۔۔۔۔ ٹام نے ایک مسلح فوجی سے مخاطب ہو کر انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ کیا قیدیوں کو کھلا لے آنا ہے یا ہتھکڑیاں ڈال کر"۔۔۔۔ پامر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ اسی طرح کھلا۔ یہ لوگ ہم سے مکمل تعاون کر رہے ہیں"۔۔۔۔ ٹام نے کہا۔ اور پامر سر ہلاتا ہوا ایک اور راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا۔ تو اس کے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی آ رہے تھے۔ ٹائیگر اس طرح چل رہا تھا جیسے اُسے چلنے میں خاصی تکلیف محسوس ہو رہی ہو۔ جب کہ جوزف اور جوانا دونوں کے بازو اور ٹانگوں پر بینڈیج موجود تھی۔

"تمہارے اس ساتھی کے پہلو میں دو گولیاں لگی تھیں جن کا آپریشن کر دیا گیا ہے لیکن یہ آدمی ہے بہت باہمت۔ ورنہ عام آدمی اس قدر سیریس آپریشن کے بعد اس طرح چلنے کی کبھی ہمت نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ ٹام نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"اس میڈیکل ایڈ کا شکریہ مسٹر ٹام"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ٹام انہیں لے کر ایک بڑی سی جیپ میں بیٹھ گیا۔ ٹام خود ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جب کہ عمران اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اور اس کے باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔ چند لمحوں بعد جیپ کوٹھی سے نکل کر سڑک پر آ گئی۔ اور عمران نے دیکھا کہ خاصا دن نکل آیا تھا۔ وسیع سڑکوں پر

ٹریفک کا خاصا اژدہام تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران کافی دیر تک بے ہوش رہا تھا۔ اور اتنی دیر بے ہوش رہنے کا مطلب تھا کہ اس کی بینڈیج کر کے اُسے بے ہوش کر دینے والا کوئی طاقتور انجکشن لگا دیا گیا تھا۔ ورنہ عمران کے جسم میں موجود تربیت یافتہ مدافعتی نظام لازماً اُسے جلد ہوش میں لے آتا۔ اور اب بھی وہ بغیر کسی انٹی انجکشن کے اسی مدافعتی نظام کی وجہ سے خود بخود ہوش میں آ گیا تھا۔ اور شاید اسی لئے وہ دونوں بار بھی کھل گئے تھے۔ کہ انہیں یقین تھا کہ وہ ستون کے ساتھ زنجیروں سے بندھا بے ہوش ہو گا۔ لیکن پھر فوری قتل و غارت کا آغاز ہو گیا۔ اس لئے ٹام کو اس بات کا دھیان ہی نہ رہا ہو گا کہ وہ پوچھ سکے کہ عمران کیسے ہوش میں آ گیا۔ اور کیسے زنجیروں سے آزاد ہو گیا۔

جیپ کافی تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی اس سڑک پر پہنچ گئی۔ جہاں سے کچا راستہ اس کھنڈر تک جاتا تھا۔ ٹام نے جیپ اس کچے راستے پر موڑ دی اور جب وہ جیپ کھنڈر کے قریب پہنچی تو عمران نے دیکھ کر ہونٹ بھینچ لئے کہ وہاں پانچ مسلح افراد موجود تھے۔ ٹام نے جیپ کھنڈر کے قریب جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

"خیال رکھنا اگر یہ کوئی غلط حرکت کرنا چاہیں تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا اور تم بھی اب وہ ریوالور جیب سے نکال کر میرے حوالے کر دو"۔۔۔۔ ٹام نے وہاں پہنچتے ہی کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ریوالور نکالا اور بڑے مطمئن سے انداز

Admin @ www.hibuddiez.com

میں اُسے ٹام کی طرف اچھال دیا۔ عمران کا مقصد اُسے ہر لحاظ سے مطمئن کرنا تھا۔

"فکر مت کرو۔ مجھے اپنا وعدہ یاد ہے۔ چارجر میرے حوالے کر دو اور یہاں سے چلے جاؤ۔ میں تمہارے پیچھے نہ آؤں گا"۔۔۔۔ ٹام نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اور تیزی سے کھنڈر کی طرف بڑھ گیا۔ ٹام اور اس کے دو مسلح ساتھی اس کے ساتھ تھے جب کہ باقی تین مسلح افراد عمران کے ساتھیوں کے ساتھ باہر ہی رک گئے تھے۔ کیونکہ عمران نے انہیں وہیں رکنے کے لئے باقاعدہ ہدایت کی تھی۔

"تم نے سارا کھنڈر تلاش تو کر ہی لیا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کھنڈر میں گھومتے ہوئے ٹام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ اور ہم نے تمہاری بھی مکمل تلاشی لے لی ہے۔ لیکن یہ چارجر تو ایسے غائب ہو چکا ہے جیسے اس کا وجود ہی نہ ہو"۔۔۔۔ ٹام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی مل جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اس حصے میں داخل ہو گیا جدھر اس نے دیوار کی دوسری طرف چارجر کو اڑ کر جلتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُسے اس کے اینگل کا بخوبی اندازہ تھا۔ اس لئے اس حصے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظریں سامنے موجود ٹوٹی دیوار پر پڑیں تو اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اور اس دیوار کو دیکھ کر ہی عمران کو سمجھ آ گئی تھی کہ ٹام اور اس کے ساتھیوں کو چارجر کیوں دستیاب نہیں ہو سکا۔ لیکن

اس نے چہرے کے تاثرات کو کنٹرول میں ہی رکھا۔

"تمہیں چاہیئے تھا کہ تم جنرل بارتھ کو بنیادی اطلاع تو دے دیتے۔ ورنہ اچانک معلوم ہونے پر وہ ناراض بھی ہو سکتا ہے"۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بڑے لاتعلقانہ سے لہجے میں کہا۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ مبیا گیا ہوا ہے۔ اور یہ حیرت انگیز اطلاع بھی ملی ہے کہ وہاں بھی ڈوگو نائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر میں کوئی غیر ملکی ایجنٹ گھس گئے تھے۔ اور وہ اس معاملے میں اس قدر مصروف تھا کہ اس سے بات نہیں ہو سکی"۔۔۔۔ ٹام نے جواب دیا۔

"تم نے فون پر بات کی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے جھک کر ایک پتھر کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ سپیشل ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی۔ تم یہ باتیں چھوڑو اور چارجر برآمد کر دو ورنہ"۔۔۔۔ ٹام کا لہجہ انتہائی کرخت ہو گیا۔

"ورنہ کیا"۔۔۔۔ عمران نے ایک جھٹکے سے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ٹام کوئی جواب دیتا عمران یک لخت جھپٹا۔ اور دوسرے لمحے ٹام کے ساتھ کھڑے ایک مسلح آدمی کے ہاتھ سے اس نے مشین گن اس برق رفتاری سے چھین لی کہ ٹام پلکیں جھپکتا ہی رہ گیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا مسلح ساتھی سنبھلتا عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ نتیجہ یہ کہ دوسرے

Admin @ www.hibuddiez.com

لمحے وہ مسلح شخص چیختا ہوا نیچے جا گرا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ گھمایا اور جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے ٹام بھی چیختا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر دھڑام سے نیچے جا گرا۔ عمران نے جان بوجھ کر اس کی طرف مشین گن کا رخ کرتے وقت ہاتھ کو نیچے کر دیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ گولیاں ٹام کی ٹانگوں میں لگی تھیں اور گھومنے کی وجہ سے ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔

اسی لمحے باہر سے بھی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخیں سنائی دیں۔ اور عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ کارروائی اس کے ساتھیوں کی ہو گی انہیں وہیں رکنے کی ہدایت دیتے وقت اس نے ٹائیگر کو کوڈ میں یہ ہدایت بھی دے دی تھی کہ جیسے ہی اندر سے فائر کی آواز سنائی دےت اس نے ان کا خاتمہ کر دینا ہے۔ گو اس کے لئے عمران نے صرف اتنا کہا تھا کہ ٹام اور اس کے ساتھی ہمیں زندہ چھوڑ دیں گے اس لئے کوئی غلط حرکت نہ کی جائے۔ لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ ٹام فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ عمران نے جلدی سے جھک کر اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور جب اس نے اس کے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن لامحدود رینج کا جدید ترین ٹرانسمیٹر برآمد کیا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس ٹرانسمیٹر کی موجودگی سے گو عمران لاعلم تھا۔ لیکن جہاں تک عمران اس مخبر اعظم ٹام کی نفسیات سمجھا تھا اس لحاظ سے اسے پوری

توقع تھی کہ اس کی جیب میں لازماً سپیشل ٹرانسمیٹر نکل آئے گا۔ اور وہ جانتا تھا کہ ٹام کی پلاننگ یہی ہے کہ جیسے ہی چارجر ملے گا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر کے جنرل بارٹر کو کال کرے گا۔ اور پھر اس کو اپنے کارنامے سے آگاہ کرے گا اور یہی وجہ تھی کہ عمران نے اس کی ٹانگوں پر گولیاں چلائی تھیں تاکہ اگر واقعی ٹرانسمیٹر وجود ہو تو وہ تباہ ہونے سے بچ جائے اور دوسری بات یہ کہ وہ جنرل بارٹر کی مخصوص فریکونسی بھی اس سے پوچھ سکے۔ اسی لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔ جوزف، جوانا اور آخر میں ٹائیگر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

"تم اسے ہوش میں لے آؤ جوانا۔ میں وہ چارجر اٹھا لوں۔ یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ یہ سادہ لوح مخبر ٹائپ آدمی ٹکرایا تھا جسے صرف مخبری کرنی ہی آتی تھی۔ اس لئے اس نے جو پلاننگ بنائی تھی وہ اسے ہی حرف آخر سمجھ رہا تھا۔ ورنہ تو چارجر بھی ہاتھ سے گیا تھا اور ہم بھی اب تک منکر نکیر کے حساب و کتاب سے فارغ ہو چکے ہوتے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ جو سامنے تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک جگہ ہاتھ اٹھا کر دیوار کے اوپر والے حصے پر رکھا اور پھر اسی ہاتھ کو اوپر سے نیچے دیوار کی جڑ تک لے آیا۔ پھر اس نے مشین گن کی نال سے جڑ کے اس حصے کو کھودنا شروع کر دیا۔ جہاں اس کا ہاتھ پہنچا تھا۔ اس نے دیوار کے اوپر عین اسی حصے میں سوراخ

Admin @ www.hibuddiez.com

دیکھ لیا تھا جو موٹی دیوار کے عین درمیان میں تھا۔ لیکن آگے سے دیوار مکمل تھی۔ چونکہ یہ بالکل وہی اینگل بنتا تھا جس اینگل سے چارجر اڑتا ہوا اس طرف آیا تھا۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہ سوراخ دیوار کے درمیان میں اس کی جڑ تک چلا گیا ہوگا۔ اور چارجر اس سوراخ میں گرنے کی وجہ سے اندر دیوار کی جڑ میں پہنچ گیا ہوگا۔ چونکہ آگے پیچھے سے دیوار مکمل اور صاف تھی۔ اس لئے ٹام اور اس کے ساتھی باوجود کوشش کے چارجر کو تلاش نہ کر سکے لیکن وہ بڑے محتاط انداز میں دیوار کو کھود رہا تھا۔ اور جب دیوار کا اوپر والا سخت حصہ ٹوٹ گیا تو اس نے مشین گن ایک طرف رکھی اور انگلیوں سے نرم مٹی ہٹانی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد ہی مٹی ہٹنے سے وہاں واقعی اوپر سے آتا ہوا سوراخ نظر آنے لگ گیا۔ عمران نے انگلیاں اندر ڈالیں اور چند لمحوں بعد جب اس کی انگلیاں باہر آئیں تو چارجر اس کی انگلیوں میں موجود تھا۔ عمران نے بڑی بے تاب نظروں سے چارجر کا جائزہ لیا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں یہ خراب نہ ہو گیا ہو۔ لیکن چارجر بالکل درست حالت میں تھا۔ اس نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے چارجر کو جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے ٹام کی کراہنے کی آواز سنائی دی اور عمران اس کی طرف مڑ گیا۔

"اوہ اوہ ۔۔۔ تم نے یہ کیسے کر دیا" ۔۔۔ ٹام نے انتہائی تکلیف بھرے انداز میں کراہتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو ابھی صرف تمہاری ٹانگوں پر گولیاں چلائی ہیں ٹام۔ ورنہ تمہارا پروگرام تو ہمارے سینے چھلنی کرنے کا تھا۔ بہرحال

اب تم جنرل باڈیٹمر کی مخصوص فریکوئنسی بتا دو تو جس طرح تم نے ہمارا علاج کیا تھا اسی طرح تمہارا بھی علاج ہو جائے گا۔ ورنہ تم ایک لمحے بعد اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے منہ موڑ چکے ہو گے" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسی فریکوئنسی ۔۔۔ مجھے کسی فریکوئنسی کا علم نہیں ہے۔ کاش میں پوچھ گچھ کے چکر میں نہ پڑتا" ۔۔۔ ٹام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ اس کے دل پر مشین گن کی نال رکھ کر صرف تین تک گنو اور پھر گولی چلا دو" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اور اس نے واقعی مشین گن کی نال فرش پر پڑے ٹام کے سینے پر رکھی۔ اور گنتی شروع کر دی۔ ٹام کا تکلیف سے مسخ ہوا چہرہ یک لخت پسینے میں ڈوب گیا۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مگر وعدہ کرو کہ میرا علاج کراؤ گے" ۔۔۔ ٹام نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"پکا وعدہ۔ لیکن یہ سوچ لو کہ تمہارا سپیشل ٹرانسمیٹر میرے پاس موجود ہے۔ اور اگر تمہاری بتائی ہوئی فریکوئنسی غلط ثابت ہوئی تو پھر دل پر گولی چلا کر تمہیں آسان موت نہ مرنے دوں گا بلکہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ گولیوں سے اڑایا جائے گا اور تم کتے کی طرح سسک سسک کر مرو گے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد

Admin @ www.hibuddiez.com

لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں صحیح بتاؤں گا"۔۔۔ ٹام نے خوف سے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے فریکونسی بتانی شروع کر دی۔

"او کے۔۔۔ اب تمہارا علاج کرتا ہوں۔ اور تم جانتے ہو کہ تمہاری ٹانگیں جو گولیوں سے چھلنی ہو چکی ہیں۔ اب کبھی درست نہ ہو سکیں گی۔ اس لئے تمہارا علاج یہی ہے کہ تمہیں اس تکلیف سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دی جائے۔

"ٹائیگر"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر جو ابھی تک اس کے دل پر نال رکھے کھڑا تھا، نے اپنا نام سنتے ہی ٹریگر دبا دیا۔

ٹام کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم یک لخت کسی گیند کی طرح اوپر کو اچھلا اور پھر دھڑام سے نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔

"اب باہر آجاؤ"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کھنڈر کے اس حصے سے نکل کر دوبارہ باہر کے رخ آ گئے۔ جہاں وہ سرخ نشان والی جیپ موجود تھی۔ یہاں ٹام کے ساتھی مردہ پڑے ہوئے تھے۔

عمران نے ٹرانسمیٹر جیب سے باہر نکالا اور اسے آن کر کے اس نے اس پر وہ مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی جو ٹام نے بتائی تھی۔ ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹام انچارج سیکشن اے کالنگ جنرل بارڈ۔ اوور"۔۔۔ عمران کے حلق سے ٹام کی آواز نکلنے لگی۔

"یس۔ ماتھر اٹنڈنگ یو۔ انچارج آپریشن سیل۔ کیا بات ہے۔ تم نے کیوں جنرل بارڈ کو کال کیا ہے۔ اوور"۔۔۔ ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"ماتھر۔ جنرل بارڈ سے بات کراؤ۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی۔ میں جوہنبرگ سے بول رہا ہوں۔ فوراً بات کراؤ۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی۔ اوور"۔۔۔ عمران نے ٹام کی آواز میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ویٹ کریں۔ میں انہیں بلواتا ہوں۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جنرل بارڈ اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری مگر انتہائی چیختی ہوئی کرخت آواز سنائی دی۔

"انچارج سیکشن اے ٹام بول رہا ہوں۔ چیف میں نے یہاں ایک اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سیکشن اے۔ اوہ۔ کیسا کارنامہ۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"۔۔۔ جنرل بارڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن اس میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"چیف۔ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اور اس کے ساتھی ملکی ہاؤس میں داخل ہوئے۔ انہوں نے وہاں چیف رابرٹ اوسلو کو مار ڈالا اور اسلحہ خانہ میں وائرلیس چارجڈ ڈائنامنٹ فٹ کر دیا۔ اور پھر صحیح سلامت باہر آ کر وہ وائرلیس چارجر سے ملکی ہاؤس کو اڑانا چاہتے تھے کہ میرے

Admin @ www.hibuddiez.com

آدمیوں نے ان پر اچانک حملہ کر کے انہیں مار ڈالا اور چارجر چھین لیا۔ اب ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں اور چارجر میرے ہاتھ میں موجود ہے اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"کیا ـــ کیا ـــ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ ملکی ہاؤس میں وہ کیسے داخل ہو سکتے ہیں۔ کیمرا دسار کا قتل اور اسلحہ خانے میں ڈائنامنٹ ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو اوور" جنرل بارٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ اگر آپ کو یقین نہ آ رہا ہو تو میں ان کی لاشیں اور وہ چارجر آپ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں اوور" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر تم نے واقعی اپنی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے ٹام۔ ویری گڈ۔ اوہ تم نے حیرت انگیز کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ ڈبل کارنامہ۔ ملکی ہاؤس بھی بچا لیا ہے اور ان انتہائی خطرناک پاکیشیائی ایجنٹوں کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ دونوں طرف آنے والے ایجنٹ ختم ہو گئے۔ ویری گڈ۔ تم ایسا کرو کہ چارجر زیرو ہیڈ کوارٹر کے چیف کرنل ٹامسن کے حوالے کر دو۔ ان ایجنٹوں کی لاشیں بھی ساتھ ہی بھجوا دینا۔ میں فی الحال یہاں مصروف ہوں۔ لیکن میں اسے کال کر دیتا ہوں اوور" ـــــ جنرل بارٹر کے لہجے میں انتہائی مسرت تھی۔

"اوہ چیف ۔ یہ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے۔ کہ میں یہ چارجر اور ان ایجنٹوں کی لاشیں خود آپ کے حوالے کروں۔ پلیز چیف اوور" ـــــ عمران نے انتہائی حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ تم ایسا کرو لاشیں لے کر جوٹانی ہوائی اڈے پہنچ جاؤ۔ میں وہاں ہدایات دے دیتا ہوں۔ وہاں سے تمہیں ایک اسپیشل ہیلی کاپٹر یہاں نمیبیا میں میرے پاس پہنچا دے گا۔ میں ابھی یہاں ایک دو روز موجود رہوں گا کیونکہ یہاں بھی پاکیشیائی ایجنٹوں نے بڑا اودھم مچا رکھا تھا وہ یہاں بھی ڈوگو فائٹرز کے مین اڈے میں گھس آئے تھے۔ لیکن میں بروقت یہاں پہنچ گیا اور میں نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اب ان کی لاشوں کے ٹکڑے صحرا میں تلاش کئے جا رہے ہیں اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے جنرل بارٹر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس ـــ کیا واقعی آپ نمیبیا جائیں گے" ـــــ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہاں ہمارا کام ایک لحاظ سے ختم ہو چکا ہے۔ چارجر کی رینج مجھے معلوم ہے۔ اس لئے میں اسے ہیلی کاپٹر کے اندر ہی ڈی چارج کر دوں گا۔ تاکہ میرے پہنچنے سے پہلے اسے ملکی ہاؤس تباہ ہونے کی رپورٹ نہ مل سکے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ یہاں میک اپ باکس تو نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس جوٹانی اڈے کا علم ہے" ـــــ جوانا نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"میں نے نقشہ حفظ کر رکھا ہے۔ اس لئے اڈے کی فکر نہ کرو۔ سیکشن لے کی جیپ ہمارے پاس ہے اور اڈے والوں سے کہا جا سکتا ہے کہ ہم میک اپ میں ہیں۔ آؤ اب جلدی کرو" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ سب اس جیپ کی طرف بڑھ گئے۔ جس میں وہ ٹام کے ساتھ آئے تھے۔ اور چند لمحوں بعد جیپ انہیں لادے ہوئے تیزی سے کچے راستے پر دوڑتی ہوئی پختہ سڑک کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

تنویر کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر جیسے ہی لڑکھڑایا تنویر نے بے اختیار ٹرانسمیٹر چھوڑ دیا۔ اور ٹرانسمیٹر نیچے ہیلی کاپٹر کے فرش تک پہنچا ہی تھا کہ یک لخت ایک خوف ناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی تنویر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں یک لخت بے شمار چھریاں سی گھس گئی ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی نے قبضہ کر لیا۔ لیکن تاریکی سے قبل اس کے آخری احساسات میں ان چھریوں کے جسم میں گھسنے اور اپنی چیخ کے ساتھ ساتھ صفدر اور جولیا کی چیخیں بھی محفوظ ہو گئی تھیں۔ اور پھر جس طرح اس کے ذہن پر تاریکی نے قبضہ کیا تھا اسی طرح اچانک اس کے ذہن کی گہرائیوں میں کہیں ایک جگنو سا چمکا اور پھر یہ روشنی خاصی تیز رفتاری سے پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کو اپنے جسم میں

Admin @ www.hibuddiez.com

شدید ترین درد کی لہریں سی اٹھتی محسوس ہوئیں۔ یہ درد اس قدر تیز اور ناقابل برداشت تھا کہ بے اختیار اس کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کا ذہن اس کے کنٹرول میں آتا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی چیخوں پر بھی کنٹرول کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں اور اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ایک بار پھر اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ کیونکہ جسم کو جھٹکا لگنے سے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم درد کی شدت سے دھماکے کے ساتھ پھٹ جائے گا۔ لیکن پھر یہ درد آہستہ آہستہ ہوتا گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اسے ماحول کا بھی اندازہ ہونے لگا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ریت کے ایک ٹیلے میں ریت کے اندر دھنسا ہوا پہلو کے بل پڑا ہے۔ اسے فوراً ہی ادراک ہو گیا کہ ٹرانسمیٹر پھٹنے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے۔ اور وہ بلندی سے ریت کے اس ٹیلے پر آ گرا ہے۔ اور شاید ٹیلے پر گرنے کی وجہ سے وہ اب تک زندہ تھا۔ کیونکہ اس طرح بلندی پر سے گرنے کے باوجود وہ نرم ریت میں دھنس جانے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ اسی لمحے اسے صفدر اور جولیا کا خیال آیا تو وہ یکلخت تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔ درد کی تیز لہر ایک بار پھر اس کے جسم میں دوڑی لیکن اس نے سختی سے دانتوں پر دانت جما لیے۔ اور پھر اس نے کھڑا ہونے کی کوشش کی ایک دو بار لڑکھڑانے کے بعد وہ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کا جسم زخمی تھا۔

لیکن ریت میں دھنس جانے کی وجہ سے زخموں پر ریت کی تہہ جم گئی تھی اس طرح خون نکلنا بند ہو گیا تھا۔ البتہ اس کی ہڈیاں سلامت تھیں اور یہی بات اس نے غنیمت سمجھی۔ دوسرے لمحے وہ لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں ٹیلے سے نیچے اترا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ ایک جگہ اسے ہیلی کاپٹر کا جلا ہوا انجن نظر آیا۔ وہ اس طرف کو بڑھ گیا۔ لیکن ایک ٹیلے کو کراس کرتے ہوئے وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ ٹیلے کے پیچھے اسے جولیا اوندھے منہ پڑی نظر آ گئی۔ جولیا کو اس حال میں دیکھتے ہی تنویر اپنی ساری تکلیف بھول کر بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے جلدی سے جولیا کو پلٹا اور پھر اس کے منہ اور ناک میں بھری ہوئی ریت انگلی سے نکالنے لگا۔ ریت نکلتے ہی جولیا نے لمبا سانس لیا اور تنویر کا ستا ہوا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ واقعی انتہائی وقت پر پہنچا تھا۔ جولیا کا سانس رک رہا تھا۔ کیونکہ ناک اور منہ میں ریت بھر جانے کی وجہ سے اسے سانس لینے میں انتہائی تکلیف ہو رہی تھی۔ اور اگر چند منٹ اور اس طرح کی صورتحال رہتی تو یقیناً جولیا ہلاک ہو جاتی۔ جولیا کے جسم پر بھی جگہ جگہ زخم موجود تھے۔ لیکن ان زخموں پر بھی ریت کی موٹی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔ اس طرح خون کی نکاسی بند ہو چکی تھی۔ تنویر نے بے اختیار جولیا کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔

"جولیا ۔۔۔ جولیا ہوش میں آؤ" ۔۔۔ تنویر نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں تک ایسا کرنے کے بعد جولیا کی بند آنکھیں

Admin @ www.hibuddiez.com

ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"جولیا۔ میں تنویر ہوں۔ ہوش میں آؤ۔ ابھی صفدر کا پتہ کرنا ہے"۔۔۔ تنویر نے اور زور سے کہا۔ اور جولیا دوسری چیخ مار کر ایک جھٹکے سے اٹھنے لگی۔ لیکن پھر دھڑام سے نیچے گر گئی۔

"اٹھو اٹھو۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔ اٹھو"۔۔۔ تنویر نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تنویر تم۔ اوہ اوہ میرا جسم تو پھوڑے کی طرح دکھ رہا ہے"۔۔۔ جولیا نے پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تنویر کا سہارا لے کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئی۔

"اوہ اوہ صفدر۔۔۔ صفدر کہاں ہے"۔۔۔ جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں۔ تم کھڑی ہو جاؤ تو میں اس کا پتہ کروں"۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور پھر جب اس نے محسوس کر لیا کہ وہ پوری طرح سنبھل گئی ہے تو تنویر اسے چھوڑ کر دوبارہ آگے بڑھ گیا۔ لیکن صفدر انہیں کہیں نظر نہ آ رہا تھا حالانکہ ہیلی کاپٹر کے پرزے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے اور اس کا انجن تک ان کے سامنے تھا۔ لیکن صفدر غائب تھا۔ اب جولیا بھی اپنی تکلیف بھول کر تنویر کے ساتھ ہی صفدر کی تلاش میں لگ گئی تھی۔

"ارے۔ یہ پائلٹ سیٹ۔۔۔ اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ صفدر

ٹیلے کے اندر ہے"۔۔۔ یکلخت ایک ٹیلے پر اس نے اس پائلٹ سیٹ کو اوندھے پڑے ہوئے دیکھ کر کہا۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا اس ٹیلے کی طرف بڑھا۔ اس نے پائلٹ سیٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچا تو سیٹ کے ساتھ ہی صفدر کا جسم بھی ریت میں سے نکل آیا۔

صفدر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ریت کا بنا ہوا ہو۔ اس کے پورے جسم پر ریت جمی ہوئی تھی۔ وہ سیٹ کے ساتھ بیلٹ سے بندھا ہوا تھا۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے صفدر کے جبڑے ایک ہاتھ سے بھینچے اور پھر تیزی سے اس کے منہ میں بھری ہوئی ریت انگلی کی مدد سے نکالنے لگا۔

"ناک سے ریت نکالو جولیا۔ ابھی صفدر زندہ ہے"۔۔۔ جولیا کو قریب آتے دیکھ کر تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور جولیا جھپٹ کر صفدر کی ناک کے نتھنوں میں انگلیاں مارنے لگی۔ ریت صاف ہو جانے کے باوجود صفدر کا سانس نہ آ رہا تھا۔ تنویر نے اس کے سینے پر کان رکھ دیئے۔ اور پھر اس نے سر اٹھا کر اس کے منہ سے منہ لگایا اور تیزی سے سانس کھینچ کر پھر زور سے سانس صفدر کے منہ کے اندر ڈال دیا۔ تقریباً دس بارہ بار ایسا کرنے کے بعد صفدر کا سانس تیزی سے بحال ہونے لگا۔

"سانس بحال ہو گیا ہے۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے"۔۔۔ جولیا نے چیخ کر کہا۔ اور تنویر ہانپتا ہوا علیحدہ ہوا اور پھر ریت پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے میلوں دوڑتا ہوا آ کر یہاں ڈھیر ہوا ہو۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جولیا اب صفدر کے سینے پر ہاتھ سے مالش کرنے میں مصروف تھی۔ اور چند لمحوں بعد صفدر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ صفدر کا جسم زخموں سے محفوظ تھا لیکن مسلسل ریت کے اندر دب جانے کی وجہ سے اس کا سانس رک گیا تھا اور اگر تنویر مخصوص طریقے سے اس کا سانس بحال نہ کرتا تو یقیناً صفدر ہلاک ہو جاتا۔

"صفدر ــــ صفدر ہوش میں آؤ۔ تم بچ گئے ہو۔ تنویر نے تمہاری سانس بحال کر دی ہے" ــــ جولیا نے صفدر کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اس کی بیلٹ بھی کھول دی۔ صفدر نے اختیار کراہتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہونے لگا۔ لیکن لڑکھڑا سا گیا۔ مگر جولیا نے اسے سنبھال لیا۔

"اوہ۔ ہم سب زندہ ہیں۔ خدا کا شکر ہے" ــــ صفدر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔ اور جب تنویر اور جولیا نے اسے سارے حالات بتلائے تو صفدر نے سر ہلا دیا۔

"یہ تو واقعی انتہائی خوش قسمتی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ وہ ٹرانسمیٹر جب فرش سے ٹکرایا اسی لمحے دھماکہ ہوا اور اس طرح ہیلی کاپٹر درمیان سے ٹوٹ کر دو ٹکڑوں میں ادھر ادھر جا گرا۔ اور میری سیٹ جھٹکا لگنے سے باہر جا گری۔ بہرحال اللہ کا خاص کرم ہو گیا ہے۔ ورنہ ایسے حالات میں اس طرح بچ نکلنا تقریباً ناممکن ہی ہوتا ہے" ــــ صفدر نے ریت پر بیٹھے ہوئے کہا۔

اور جولیا اور تنویر دونوں نے سر ہلا دیئے۔ وہ بھی صفدر کی بات سے پوری طرح متفق تھے۔

"وہ لوگ اب ہماری لاشیں ڈھونڈنے لازماً ادھر آئیں گے۔ اس لئے ہمیں کہیں چھپ جانا چاہئے" ــــ اچانک جولیا نے کہا اور صفدر اور تنویر دونوں اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"اوہ ہاں۔ وہ یقیناً کسی جیپ پر آئیں گے اس طرح ہم ان سے جیپ حاصل کر سکتے ہیں۔ بغیر جیپ کے اس صحرا سے نکل جانا تو ہمارے لئے محال ہو گا۔ آؤ ادھر کسی ٹیلے کے پیچھے چھپ کر بیٹھتے ہیں" ــــ صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور جولیا اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے پھر وہ ایک مناسب ٹیلا دیکھ کر اس کے پیچھے بیٹھ گئے۔ ابھی انہیں وہاں بیٹھے کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ ان کے کانوں میں جیپ کے انجن کی ہلکی سی آواز بائیں طرف سے آتی ہوئی سنائی دی اور وہ تینوں ہی چونکنا ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی پوزیشن بھی بدل لی تاکہ بائیں طرف سے آنے والوں کو نظر نہ آ سکیں۔ چند لمحوں بعد ایک جیپ دور ایک ٹیلے کے عقب سے برآمد ہوئی اور پھر وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگی۔ ہیلی کاپٹر کا جلا ہوا انجن پڑا دکھائی دے رہا تھا۔ جیپ میں چار مسلح افراد موجود تھے۔ جیپ انجن کے قریب جا کر رک گئی۔ اور وہ چاروں اچھل کر نیچے اتر آئے۔ اور یہ دیکھ کر ان تینوں کے ہونٹ بھنچ گئے کہ ان میں سے ایک آرتھر تھا۔ وہی آرتھر جس کی وجہ سے اڈہ تباہ کرنے کی بجائے اس

Admin @ www.hibuddiez.com

حال تک پہنچے تھے۔

"ادھر ادھر بکھر جاؤ اور ان کی لاشیں تلاش کرو وہ یقیناً ادھر ادھر موجود ہوں گی" ــــ آرتھر نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اور باقی تین مسلح افراد تیزی سے مختلف سمتوں میں دوڑ پڑے۔ ایک فوجی اس طرف کو آ رہا تھا جدھر وہ لوگ چھپے ہوئے تھے۔

"خیال رکھنا آواز نہ نکلے" ــــ صفدر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ وہ فوجی ادھر ادھر غور سے دیکھتا ہوا آگے بڑھتا آیا اور پھر وہ ٹیلے کی دوسری طرف آ کر رک گیا۔ وہ تینوں سانس روکے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ فوجی ایک لمحے تک وہیں کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر تیزی سے ٹیلے کو سائیڈ سے کراس کر کے ان کی طرف آنے لگا۔ جیسے ہی وہ ٹیلے کی سائیڈ سے گھوم کر آیا یک لخت تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اسے چھاپ لیا اور اس فوجی کے حلق سے چیخ نکلنے سے پہلے اس نے اسے ریت میں گرا کر اس کا سر ریت کے اندر پوری قوت سے دبا دیا۔ صفدر نے اس کے باقی پھڑکتے ہوئے جسم پر ہاتھوں سے پورا دباؤ ڈال دیا۔ جب کہ جولیا نے اس کی دونوں پنڈلیاں مضبوطی سے پکڑ لیں اس فوجی کا جسم چند لمحوں تک ان کی گرفت میں بری طرح پھڑکتا رہا۔ پھر یک لخت ڈھیلا پڑ گیا۔ جب اس کے جسم میں موجود حرکت سکون میں بدل گئی تو ان تینوں نے اس پر سے دباؤ ہٹایا اور تنویر نے اسے پلٹ دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا اس کے منہ اور ناک میں ریت گھس چکی تھی۔ چہرہ ریت

کی وجہ سے خراشوں سے بھر گیا تھا۔ تنویر نے جلدی سے اس کے کاندھے سے مشین گن اتار لی۔ جب کہ صفدر نے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں میں وہ اس کی ایک جیب سے مشین پسٹل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

"دوسرا آ رہا ہے" ــــ اسی لمحے جولیا نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں چونک پڑے۔ واقعی دائیں طرف سے گھوم کر ایک اور فوجی بھی ادھر ہی آ رہا تھا۔

"تم اسے سنبھالو میں تیسرے کو دیکھتا ہوں وہ آرتھر تو جیپ کے ساتھ ہی کھڑا ہے" ــــ تنویر نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں ابھی انہیں اکٹھا کرتا ہوں" ــــ صفدر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ ایک ... ان کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک زوردار ... نکلی۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا" ــــ آرتھر کے ساتھ ساتھ دو اور چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں۔ اور صفدر کا یہ حربہ خاصا کامیاب رہا۔ کیونکہ ان کی طرف آنے والے کے علاوہ ایک اور ٹیلے سے تیسرا فوجی بھی برآمد ہوا تھا۔ وہ بھی بے تحاشا ادھر ہی آ رہا تھا۔ جب کہ آرتھر بھی مشین گن ہاتھ میں پکڑے ادھر ہی دوڑ رہا تھا۔

"آرتھر کو زندہ رکھو۔ باقی کو اڑا دو" ــــ صفدر نے آہستہ سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی فضا مشین پسٹل اور مشین گن کی آوازوں سے بیک وقت گونج اٹھی۔ دونوں فوجی گولیاں کھا کر

Admin @ www.hibuddiez.com

چیختے ہوئے ریت میں گرے۔ جب کہ آرتھر کے ہاتھ سے مشین گن نکل گئی تھی۔ اور وہ جھکا کر نیچے گرا تھا۔ کہ صفدر اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کی طرف بھاگ پڑے جب کہ جولیا اپنی طرف آتے ہوئے فوجی کی طرف دوڑ پڑی جو ریت پر پڑا مرغِ بسمل کی طرح تڑپ رہا تھا۔ اس کی مشین گن اس سے چند قدم دور پڑی ہوئی تھی۔ جولیا نے جھپٹ کر اس پر قبضہ کیا، اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کی نال اس تڑپتے ہوئے فوجی کی طرف کی اور ٹریگر دبا دیا۔ گولیوں کا پورا برسٹ کھا کر وہ تڑپتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ آرتھر"۔۔۔۔ صفدر نے آرتھر کے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور آرتھر ہونٹ بھینچ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ایک طرف مشین پسٹل لئے صفدر کھڑا تھا جب کہ دوسری طرف مشین گن ہاتھ میں پکڑے تنویر تھا۔

"تم تینوں زندہ ہو۔ حیرت ہے۔ ہیلی کاپٹر کے تو پرخچے اڑ گئے ہیں لیکن تم زندہ ہو۔ کیا تم انسان ہو یا کچھ اور ہو"۔۔۔۔ آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جیسے بھیڑیوں کے چنگل سے مظلوم انسانوں کو آزادی دلانے والے اتنی آسانی سے نہیں مرا کرتے مسٹر آرتھر"۔۔۔۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔ اب تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ آرتھر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باہر سے اسلحے خانے کو جو خفیہ راستہ جاتا ہے اس کی تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں تم جیسے کتوں سے بات کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں" آرتھر نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ مشین گن کی ریٹ ریٹ سے فضا گونج اٹھی۔ اور آرتھر چیختا ہوا لٹو کی طرح گھوم کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ گولیوں نے اسے چھلنی کر دیا تھا۔

"بہت کہا کہہ رہا تھا۔ اس کی یہ جرات"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور صفدر نے ایک طویل سانس لیا۔

"اس نے یہ فقرہ اس لئے کہا تھا کہ ہم کھل کر اسے مار ڈالیں اسے احساس ہو گیا تھا کہ ہم اسے زندہ نہ چھوڑیں گے۔ اس لئے اس نے ایسا کیا ہے۔ اور تم نے اس کا مطلب پورا کر دیا۔ ورنہ میں اسے بولنے پر مجبور کر دیتا"۔۔۔۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس نے فقرہ ہی ایسا بولا تھا کہ میرا دماغ گھوم گیا"۔۔۔۔ تنویر نے کھنکارتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے اتنا وہ بھی جانتا تھا کہ یہ فقرہ سننے کے بعد تنویر کو اپنے آپ پر قابو رکھنا ناممکن تھا۔

"ابھی یہاں سے نکلو۔ ورنہ ہو سکتا ہے تلاش میں اور جیپیں بھی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے جیپ

Admin @ www.hibuddiez.com

کی طرف مڑ گئے۔ البتہ صفدر نے جیپ کی طرف بڑھنے سے پہلے آدھر والی مشین گن اٹھا لی تھی۔

ابھی وہ جیپ کے قریب پہنچے ہی تھے کہ جیپ کے اندر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور صفدر تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر وہ اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ٹام انچارج سیکشن اے کالنگ جنرل بارٹر اوور" ـــــ ایک نامانوس سی آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ ماتھر اٹنڈنگ یو۔ انچارج آپریشن سیل۔ کیا بات ہے۔ تم نے کیوں جنرل بارٹر کو کال کیا ہے اوور" ـــــ ماتھر کی آواز سنائی دی۔ اور صفدر اور جیپ پر چڑھ آنے والے دوسرے ساتھی ہونٹ بھینچ کر خاموش بیٹھے رہے۔ کیونکہ اتنا تو وہ سمجھ گئے تھے کہ جیپ میں موجود ٹرانسمیٹر کا تعلق اس اڈے کے مین ٹرانسمیٹر سے ہے اس لئے مین ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی یہ بھی آن ہو گیا۔ اور پھر جنرل بارٹر اور ٹام کے درمیان تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ اور وہ خاموشی سے بیٹھے سنتے رہے۔ جب ٹام نے بتایا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر کے اس سے چادجر حاصل کر لیا ہے تو ان سب کے چہروں پر یک لخت سختی کے آثار ابھر آئے۔ خاص طور پر جولیا کی حالت دیکھنے والی تھی۔ کیونکہ اتنی بات تو وہ سمجھ گئے تھے۔ کہ جوہنسبرگ میں پاکیشیائی ایجنٹوں سے مراد عمران اور ٹائیگر سے ہے۔ کیونکہ یہ دونوں ہی صحافیوں کے

روپ میں ہوا جبکہ کال ختم ہونے کے بعد جب ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا تو صفدر نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آف کر دیا۔

"میں کبھی نہیں مان سکتی کہ عمران اور ٹائیگر دونوں کو اس ٹام نے ہلاک کر دیا ہے" ـــــ جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا

"میرے ذہن میں ایک اور بات آئی ہے" ـــــ اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر اور جولیا دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"میرا خیال ہے ٹام کے لہجے میں بات کرنے والا عمران خود ہے" ـــــ تنویر نے کہا تو جولیا اور صفدر دونوں واقعی حیرت کے مارے بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا ـــ کیا مطلب۔ یہ اندازہ تم نے کیسے لگایا" ـــــ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ صفدر کے چہرے پر بھی بڑا سا سوالیہ نشان موجود تھا۔ لیکن جولیا کے بول پڑنے کی وجہ سے وہ خاموش ہو گیا تھا۔

"اس ٹام نے جس انداز میں وہ چادجر براہِ راست جنرل بارٹر کے حوالے کرنے پر اصرار کیا ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ عمران کی عادت میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ جب کوئی اہم اقدام کرتا ہے تو پھر اسے اختتام تک پہنچانے کے لئے ایسا لائحہ عمل بناتا ہے۔ اس نے یقیناً وہاں ڈوگو ٹائیگرز کا ہیڈ کوارٹر

Admin @ www.hibuddiez.com

تباہ کر دیا ہو گا یا پھر وہ اُسے یہاں آ کر تباہ کرے گا۔ لیکن چونکہ اس کی ہٹ لسٹ میں جنرل بارڈ بھی موجود تھا۔ اس لئے اس نے یہ چکر چلایا ہے اور اس جاد بحر کے بہانے وہ یہاں پہنچ کر جنرل بارڈ کا بھی خاتمہ آسانی سے کر سکتا ہے" ـــــ تنویر نے اپنے اندازے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہو تو سکتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ صرف اندازہ ہی ہے"۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ابھی ایک پوائنٹ اور ہے۔ تمہیں یقیناً معلوم ہو گا کہ عمران چاہے کسی بھی لہجے میں بات کر رہا ہو۔ اس کی عادت ہے کہ وہ اوور کا لفظ ہمیشہ قدرے لمبا کر کے بولتا ہے۔ اور تم نے مارک کیا ہو گا کہ اس گفتگو کے دوران بھی ٹام نے جتنی بار بھی اوور کا لفظ بولا ہے۔ اُسے قدرے لمبا کر کے ہی بولا ہے" ـــــ تنویر نے کہا اور اس بار صفدر کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"اوہ اوہ ـــــ ویری گڈ تنویر۔ تمہاری ذہانت کا جواب نہیں تم نے واقعی اس بار بالکل صحیح تجزیہ کیا ہے۔ اب مجھے بھی اس بات کا احساس ہو گیا ہے۔ یہ عمران ہی ہو گا" ـــــ صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ تنویر۔ تم اس قدر ذہین ہو۔ میں تو تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔ ویری گڈ۔ آدمی کو ایسے ہی ذہین ہونا چاہیئے" ـــــ جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو

تنویر کا چہرہ اس طرح چمک اٹھا جیسے اُسے جولیا کی طرف سے تعریف کے ان فقروں کی بجائے دنیا بھر کی دولت مل گئی ہو۔

"بہرحال ایک اندازہ ہی ہے۔ ہو سکتا ہے غلط ہو" ـــــ تنویر نے انکساری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ اندازہ درست ہے اور عمران کسی پہلی کا بیٹ ہی [illegible] نے کا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم عمران پر کیسے اپنی پوزیشن واضح کریں" ـــــ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم چلے یہاں سے تو نکلو۔ ایسا نہ ہو کوئی اور جیپ تلاش میں آ نکلے" ـــــ جولیا نے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جیپ سٹارٹ کی اور پھر وہ اُسے ریت پر خاصی تیز رفتاری [illegible]ت بڑھاتا ہوا صحرا میں آگے بڑھتا گیا۔ جیپ چونکہ خاص طور پر [illegible]ریت پر سفر کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس لئے نرم ریت پر وہ اس طرح دوڑ رہی تھی جیسے نیچے ریت کی بجائے پختہ سڑک ہو۔ کافی دور نکل آنے کے بعد اچانک صفدر نے پوری قوت [illegible]ت بریک لگائی اور جولیا ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔ پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر کو بھی اپنا منہ سیٹ کے ڈنڈے سے بچانے کے لئے خاصی جدوجہد کرنی پڑی تھی۔

"کیا ہوا" ـــــ جولیا نے تلخ لہجے میں کہا۔

"سوری۔ مجھے اچانک ایک خیال آ گیا تھا" ـــــ صفدر نے معذرت آمیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے اپنے [illegible] موجودہ لباس کی اندرونی جیب میں موجود قلم باہر نکال لیا۔ اب تک

Admin @ www.hibuddiez.com

وہ اسے باقاعدہ حفاظت سے اور یاد سے ساتھ لیتا آیا تھا۔ لیکن تیز جدوجہد کی وجہ سے اُسے اس کا خیال ذہن سے نکل گیا تھا۔ اس نے کلپ کو دبا کر نیچے کیا اور پھر کلپ کو مخصوص انداز میں بار بار پریس کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی کلپ کے سرے پر ایک ستارہ سا جھلملانے لگا۔ صفدر نے ستارے کے نمودار ہوتے ہی ایک بار پھر خاص وقفے تک مخصوص انداز میں کلپ کو دوبارہ پریس کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک ایسا کرنے کے بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو غور سے کلپ کے سرے کو دیکھنے لگا۔ لیکن کلپ کے سرے پر وہی ایک ستارہ ہی جھلملاتا رہا۔

"اوہ۔ عمران کال ریسیو نہیں کر رہا۔ کیا وجہ ہے" ___ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کے چہرے پر ایک بار پھر تاریک سایہ پھیلنے لگا۔ مایوسی اور غم کا تاریک سایہ۔ کیونکہ عمران کے کال ریسیو نہ کرنے کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ تنویر کا اندازہ غلط تھا اور عمران واقعی ہلاک ہو چکا ہے۔

"ارے۔ اوہ ویری گڈ" ___ یک لخت صفدر نے مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا" ___ تنویر اور جولیا دونوں نے چیخ کر پوچھا۔

"کال ریسیو ہو چکی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران زندہ ہے اور تنویر کا اندازہ درست نکلا ہے" ___ صفدر نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اپنے جذبات کی

بنا پر جولیا اور تنویر دونوں کے چہرے بیک وقت کھل اٹھے۔ تنویر کا اس لئے کہ اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا جبکہ جولیا کا اس لئے کہ صفدر کی اس بات نے عمران کی زندگی کی نوید دے دی تھی۔ اور ظاہر ہے یہ نوید عمران کی زندگی کی نہیں بلکہ ایک لحاظ سے جولیا کی اپنی زندگی کی نوید تھی۔

صفدر ایک بار پھر مخصوص انداز میں کلپ کو پریس کرنے میں مصروف تھا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے کلپ کو پریس کرنا چھوڑ کر اسے کان سے لگا لیا۔ اب قلم میں سے ہلکی ہلکی ٹک ٹک کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ کچھ دیر تک اس طرح اس عجیب ساخت کے ٹرانسمیٹر پر کوڈ ورڈز میں بات چیت ہوتی رہی پھر صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کلپ کو اوپر کی طرف ایڈجسٹ کیا اور قلم کو اپنی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

"کیا ہوا" ___ جولیا نے پوچھا۔

"عمران صاحب واقعی ٹام کے ہمراہ ایک میں ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر یہاں آ رہے ہیں انہوں نے ڈگو فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ ہم اس صحرا سے باہر نکل کر کسی کھلی جگہ پر رک جائیں۔ اور جب ہیلی کاپٹر ہمیں نظر آئے تو ہم مشین پسٹل سے فائرنگ کریں۔ پھر وہ نیچے آ جائیں گے۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر ان کے ہمراہ ہیں البتہ پائلٹ اجنبی ہے۔ یہاں اتر کر وہ پائلٹ کو ختم کر دیں گے اور اس کے بعد آئندہ کی پلاننگ بنا لیں گے" ___ صفدر نے تفصیل بتاتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے کہا۔ اور جولیا اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
صفدر نے جیپ کو ایک بار پھر آگے بڑھا دیا۔ اور جیپ تیزی
سے دوڑنے لگی۔

"ہمیں اس طرف کو جانا ہے جدھر جوہنبرگ ہے۔ کیونکہ
ہیلی کاپٹر اسی طرف سے ہی آئے گا" — جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اسی طرف جا رہے ہیں ہم۔ مجھے سمت کا اندازہ ہے"
صفدر نے کہا اور جولیا نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا۔ آپریشن روم میں کرسی
پر بیٹھے ہوئے جنرل بارڈر کے چہرے پر کھنچاؤ کے تاثرات نمایاں
ہوتے جا رہے تھے۔ شام کی کال رسیو کرنے کے بعد وہ دفتر
واپس جانے کی بجائے وہیں آپریشن سیل میں ہی رہ گیا تھا۔
کیونکہ کسی بھی لمحے آرتھر کی طرف سے کال آنے کی امید تھی آرتھر
ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشوں کی تلاش میں گیا تھا جنہیں سپیشل
ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہیلی کاپٹر کے اندر ہی ہٹ کیا گیا تھا۔ لیکن
باوجود کافی دیر گزر جانے کے آرتھر کی طرف سے کوئی کال نہ
آئی تھی۔ حالانکہ اب تک اسے گئے ہوئے کافی دیر گزر چکی تھی۔

"ماتھر" — جنرل بارڈر نے آپریشن سیل کے انچارج ماتھر
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" — ماتھر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آرتھر کی طرف سے ابھی تک کوئی کال کیوں نہیں آئی" ——
جنرل بارٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے کال کر دوں" —— ماتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ اس سے بات کراؤ۔ کیا اس نے سارا صحرا چھاننا شروع کر دیا ہے" —— جنرل بارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس سر" —— ماتھر نے کہا۔ اور وہ مین ٹرانسمیٹر پر جھک گیا۔ چند لمحوں تک مختلف بٹن دبانے کے بعد اس نے مائیک پر بولنا شروع کر دیا۔
"ہیلو ہیلو —— ماتھر کالنگ باس آرتھر اوور" —— ماتھر بار بار فقرہ دوہرا رہا تھا۔
"یس۔ آرتھر اٹنڈنگ اوور" —— چند لمحوں بعد مین ٹرانسمیٹر سے آرتھر کی آواز برآمد ہوئی۔ اور ماتھر نے مائیک ساتھ ہی کرسی پر بیٹھے جنرل بارٹر کی طرف بڑھا دیا۔
"ہیلو آرتھر —— جنرل بارٹر کالنگ۔ تم اب تک کیا کرتے پھر رہے ہو۔ تمہاری طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی اوور" —— جنرل بارٹر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔
"سر۔ ہم نے وہ لوکیشن تو تلاش کر لی ہے۔ جہاں ہیلی کاپٹر تباہ ہوا ہے۔ دو مردوں کی لاشیں تو مل گئی ہیں لیکن اس عورت کی لاش نہیں مل رہی۔ ہو سکتا ہے وہ زخمی ہو کر کہیں چھپی ہوئی ہو۔ میں اُسے تلاش کر رہا ہوں اوور" —— آرتھر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ اُسے ضرور تلاش کرو۔ وہ عورت ضرور ہے لیکن بہرحال ان کی ساتھی ہے۔ اور جیسے ہی نظر آئے اُسے فوراً گولی مار دینا۔ میں صرف ان کی لاشیں چاہتا ہوں اوور" —— جنرل بارٹر نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔
"یس باس اوور" —— آرتھر نے جواب دیا اور جنرل بارٹر نے اوور اینڈ آل کہہ کر مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن آف کیا اور مائیک سامنے کھڑے ماتھر کی طرف بڑھا دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔ لیکن ابھی آرتھر سے گفتگو کئے چند لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹر سے یک لخت تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور ماتھر کے ساتھ ساتھ جنرل بارٹر بھی چونک کر ٹرانسمیٹر کو دیکھنے لگا۔ ماتھر ٹرانسمیٹر پر جھک گیا۔
"اوہ جناب۔ جنرل ہیڈ کوارٹر سے کال آ رہی ہے" —— ماتھر نے تیز لہجے میں کہا۔
"جنرل ہیڈ کوارٹر سے۔ اوہ فوراً بات کراؤ۔ کوئی اہم بات ہو گی تبھی یہاں کال کی گئی ہے" —— جنرل بارٹر جنرل ہیڈ کوارٹر کی طرف سے کال کا سنتے ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔
"ہیلو ہیلو —— جنرل ہیڈ کوارٹر۔ ایس۔ اے کالنگ جنرل بارٹر اوور" —— ماتھر کے ایک بٹن دباتے ہی ٹرانسمیٹر میں سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ماتھر نے مائیک جنرل بارٹر کے حوالے کرتے ہوئے ایک اور بٹن دبا دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس جنرل بارٹمر اسٹینڈنگ اوور" ——— جنرل بارٹمر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"جنرل جانسن سپیکنگ سر۔ انتہائی بُری خبر ہے سر۔ ڈوگو فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اور سر اس کی تباہی سے جوہنبرگ کے سارے شہری علاقے پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے سر۔ انتہائی ہولناک تباہی ہوئی ہے سر اوور" ——— جنرل جانسن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو جنرل جانسن۔ کیا تم ہوش میں ہو؟ اوور" ——— جنرل بارٹمر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں درست کہہ رہا ہوں سر۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں سر۔ پہلے رپورٹ ملی سر کہ ڈوگو فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر ملکی ہاؤس میں انتہائی پراسرار طور پر چیف رابرٹ اوسلو اپنے بیڈ روم میں مردہ پایا گیا ہے۔ اس کے بیڈ روم سے باہر کرسیوں پر موجود دو فوجی بھی مردہ پائے گئے۔ حالانکہ ملکی ہاؤس کا حفاظتی انتظام درست تھا۔ اسے کسی طرف سے بھی بریک نہ کیا گیا تھا۔ ابھی اس سلسلے میں تحقیقات جاری تھی کہ اطلاع ملی کہ ملکی ہاؤس کے عقب میں واقع ورکنگ لیڈیز ہوسٹل کے ایک کمرے میں رابرٹ اوسلو کا نمبر ٹو میکاسے اور ایک عورت کی لاشیں ملی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہاں سے ملکی ہاؤس کے اندر پہرہ دینے والے ایک فوجی کی لاش بھی ملی۔ اس کے بعد مزید تحقیقات سے پتہ چلا کہ اس ہوسٹل سے ایک ایسا خفیہ راستہ

ملکی ہاؤس میں میکاسے کے کمرے تک جاتا ہے۔ جس کا علم کسی کو بھی نہیں اور نہ ہی اس راستے پر کوئی حفاظتی انتظام ہے۔ اس بات کا علم ہونے پر مزید تحقیقات کی گئیں تو آٹھ ایسے فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا جو میکاسے کے ساتھ اس خفیہ راستے سے عیاشی کرنے رات کو ہوسٹل میں موجود عورتوں کے پاس جاتے تھے۔ ہوسٹل کا چوکیدار بھی مردہ پایا گیا تھا۔ پھر جناب ایک اور اہم اطلاع ملی کہ آدیر روڈ کے قریب کھنڈر میں اے سیکشن کے انچارج ٹام اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ وہاں جیپوں کے نشانات بھی موجود تھے۔ ابھی اے سیکشن سے اس بارے میں پوچھ گچھ جاری تھی کہ اچانک ملکی ہاؤس کسی خفیہ آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ملکی ہاؤس میں کس قدر طاقتور اور کثیر تعداد میں اسلحہ موجود تھا۔ وہ سارا اسلحہ یک لخت پھٹ پڑا۔ اور پھر ملکی ہاؤس اور اس میں موجود سینکڑوں ڈوگو فائٹرز تو ایک طرف جوہنبرگ کے پورے شہری علاقے پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ ایک محتاط اور عام اندازے کے مطابق تین سو عمارتیں تباہ ہوئی ہیں۔ اور کم از کم چار ہزار سفید فام ہلاک اور دس ہزار کے قریب شدید زخمی ہیں۔ دو چھاؤنیاں بھی جزوی طور پر تباہ ہو گئی ہیں۔ ان کے اسلحے کے سٹور بچا لئے گئے ہیں جوٹانی ایئرپورٹ تو مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اور سر ساؤتھ افریقہ کے اعلیٰ سول حکام سخت پریشان ہیں اور انہوں نے فوری طور پر جوہنبرگ میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور صدر صاحب آپ سے فوری طور پر ملنا چاہتے ہیں اوور" ——— جنرل جانسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ ——— تم نے واقعی بدترین خبر سنائی ہے لیکن تمہاری اس خبر سے نمیبیا میں ڈوگو فائیٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر بھی بچ گیا ہے اور اصل مجرم بھی اب سامنے آ گئے ہیں اوور" ——— جنرل بارٹر نے گمبھیر لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ تاریک پڑا ہوا تھا اور آنکھوں میں موجود تیز چمک بھی مدھم ہو گئی تھی۔

"کیا مطلب سر۔ میں سمجھا نہیں اوور" ——— جنرل جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ تم میری طرف سے صدر سے مل کر ان پر سارے حالات واضح کر دینا۔ ابھی اصل مجرموں نے سامنے آنا ہے۔ میں ان کا خاتمہ کر کے ہی یہاں سے واپس آؤں گا اگر میں فوری طور پر یہاں سے آ گیا تو ملکی ہاؤس تو تباہ ہوا سو ہوا نمیبیا میں بھی ڈوگو فائیٹرز کا نام و نشان ختم ہو جائے گا اوور" ——— جنرل بارٹر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے سر اوور" ——— جنرل جانسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور جنرل بارٹر نے اُسے تفصیل سے بتایا کہ کس طرح سیکشن اے کے ٹام نے مجھے کال کر کے بتایا کہ چارجر جس سے ملکی ہاؤس تباہ ہونا تھا اس نے حاصل کر لیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ اور پھر اس نے اصرار کیا کہ وہ خود یہ چارجر میرے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کے اصرار کے پیش نظر میں نے اسے جوہانی ایئرپورٹ پہنچنے کے لئے کہا اور جوہانی ایئرپورٹ کے انچارج کو ٹرانسمیٹر پر ہدایت کر دی کہ وہ ٹام کو ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر دے دے۔ چنانچہ ابھی وہ راستے میں ہی ہوں گے۔ اور اب تمہاری کال سے پتہ چلا ہے کہ وہ ٹام نہ تھا بلکہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ عمران تھا جو ٹام کے لہجے میں بات کر رہا تھا۔ اس نے یقیناً ہیلی کاپٹر کے فضا میں بلند ہو جانے کے بعد اس چارجر کی مدد سے ملکی ہاؤس تباہ کیا ہو گا ——— اور اگر تمہاری کال نہ آتی تو وہ ٹام بن کر یہاں میرے پاس ڈوگو فائیٹرز کے مین اڈے میں آسانی سے گھس آتا اور پھر یہ اڈہ بھی خطرے میں پڑ جاتا۔ لیکن اب ایسا نہ ہو گا۔ اب میں اس سے بھرپور انتقام لوں گا۔ اور پھر اس کی لاش لے کر ہی واپس جوہنبرگ آؤں گا۔ گو ملکی ہاؤس کی تباہی سے ڈوگو فائیٹرز کا بے پناہ نقصان ہوا ہے لیکن ابھی نمیبیا کا یہ خفیہ اڈہ موجود ہے۔ ہم اس کی مدد سے اپنا پلان پورا کر سکتے ہیں۔ تم صدر صاحب کو ساری تفصیل بتا دینا۔ میں اس پاکیشیائی ایجنٹ کا خاتمہ کرتے ہی واپس آ جاؤں گا" ——— جنرل بارٹر نے اُسے پوری طرح تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے سر۔ ان حالات میں آپ کا وہاں رہنا بے حد ضروری ہے سر۔ اوور اینڈ آل" ——— جنرل جانسن نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

"چھاؤنی سے بات کراؤ۔ اب وہاں چیف مارشل انتھونی ہو گا"

Admin @ www.hibuddiez.com

—— جنرل بارٹم نے سنجیدہ سے لہجے میں ماتھر سے کہا۔

"یس سر" —— ماتھر نے کہا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر جھک گیا۔

"ہیلو ہیلو —— ریڈ پوائنٹ ڈی ۔ الف کالنگ مارشل انتھونی اوور" —— ماتھر نے جنرل بارٹم کے ہاتھ سے مائیک لے کر ابتدائی کال کرنی شروع کر دی۔

"یس —— مارشل انتھونی اٹنڈنگ اوور" —— چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"مارشل انتھونی ۔ جنرل بارٹم سے بات کیجیے اوور" —— ماتھر نے کہا اور مائیک جنرل بارٹم کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو مارشل انتھونی —— جنرل بارٹم سپیکنگ اوور" —— جنرل بارٹم نے انتہائی سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ حکم سر اوور" —— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"سنو ۔ ایک فوجی ہیلی کاپٹر جوہنسبرگ کے جنوبی اڈے سے اڑ کر یہاں ریڈ پوائنٹ کی طرف آ رہا ہے ۔ کیا اسے تمہارے راڈار نے چیک کیا ہے اوور" —— جنرل بارٹم نے کہا۔

"اوہ یس سر —— ہیلی کاپٹر نمبر تھری ون تھری سر ۔ وہ ابھی آپ کی کال آنے سے چند لمحے پہلے ریڈ پوائنٹ کے صحرا سے ذرا پہلے نیچے اتر گیا ہے اوور" —— مارشل انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اتر گیا ہے [illegible] ۔ اُسے تو سیدھا ریڈ پوائنٹ آنا چاہیے تھا اوور" —— جنرل بارٹم نے چونک کر کہا۔

"معلوم نہیں سر ۔ ویسے وہ زمین پر اتر گیا ہے سر اوور" —— مارشل انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ سنو ۔ فوری طور پر جنگی جہازوں کو حرکت میں لے آؤ ۔ اگر وہ ہیلی کاپٹر زمین پر ہو تو اسے وہیں ہٹ کر دو اور اگر وہ دوبارہ اوپر جائے تو اسے فضا میں ہٹ کر دو ۔ اس میں انتہائی خوفناک دشمن ایجنٹ موجود ہیں ۔ میں ان کا ہر صورت میں اور یقینی خاتمہ کرنا چاہتا ہوں ۔ اور سنو ۔ جیٹ جہازوں کی بجائے جنگی ہیلی کاپٹروں کو بھیجو تاکہ اگر یہ ایجنٹ ہیلی کاپٹر سے اتر کر پیدل صحرا میں داخل ہوں تب بھی انہیں ختم کیا جا سکے ۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ اور ان کے خاتمے کے بعد مجھے یہاں ریڈ پوائنٹ پر کال کرو ۔ ایٹی ون سپیشل فریکوئنسی پر اوور" —— جنرل بارٹم نے چیخ چیخ کر ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر —— میں خود ساتھ جاتا ہوں سر ۔ آپ فکر مت کریں سر ۔ ابھی انہیں ہٹ کر کے میں رپورٹ دیتا ہوں سر اوور" —— مارشل انتھونی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوور اینڈ آل" —— جنرل بارٹم نے کہا ۔ اور مائیک آف کر کے اسے ماتھر کی طرف بڑھا کر اس نے کرسی کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں ۔ وہ اس وقت انتہائی تھکا ہوا اور خاصا شکست خوردہ دکھائی دے رہا تھا ۔ ملکی ہاؤس کی تباہی کے

Admin @ www.hibuddiez.com

ساتھ جوہنبرگ کے شہری علاقے جہاں سفید فام رہتے تھے کی تباہی نے واقعی اس کے اعصاب پر انتہائی برا اثر ڈالا تھا۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسا ہو چکا تھا۔ اور حقیقت بہرحال حقیقت ہی تھی۔

صفدر جیپ لے کر آگے بڑھا جا رہا تھا کہ یکلخت جیپ میں موجود ٹرانسمیٹر جاگ پڑا۔ اور صفدر نے آر تھر کے لہجے میں کال رسیو کی۔ یہ کال جنرل بارٹھر کی طرف سے تھی۔ صفدر نے اسے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ دو مردوں کی لاشیں مل گئی ہیں۔ البتہ عورت کی لاش نہیں ملی۔ اسے تلاش کیا جا رہا ہے۔ اس طرح اس نے وقتی طور پر اسے مطمئن کر دیا تھا۔

"یہ تم نے خاص طور پر میری لاش نہ ملنے کی بات کیوں کی ایک مرد اور ایک عورت کی لاش بھی تو کہہ سکتے تھے" ــــ جولیا

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور صفدر مسکرا دیا۔

"مس جولیا۔ میں نے جان بوجھ کر ایسا کہا ہے۔ کیونکہ بہرحال ہم نے دوبارہ اندر داخل ہونا ہے۔ اور مرد تو بہت اب کسے لئے مل جائیں گے لیکن آپ کے لئے عورت کہاں سے ڈھونڈھیں گے۔ اس طرح آپ کو قیدی بنا کر لے جایا جا سکتا ہے۔ بہرحال ایک سکوپ تو باقی رہتا ہے" ــــ صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس صحرا میں آتے ہی تم دونوں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ذہین ہوتے جا رہے ہو۔ جب کہ تمہاری نسبت میرا ذہن کم کام کر رہا ہے۔ پہلے تنویر نے انتہائی ذہانت آمیز نتیجہ نکالا اور اب تمہاری بات سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ تم نے بھی تنویر سے کم ذہانت کی بات نہیں کی" ــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دراصل تنویر کی ذہانت تو آپ کی جیپ میں موجودگی کی وجہ سے تیز ہو گئی ہے اور میری اس لئے کہ میں تنویر سے پیچھے نہ رہ جاؤں" ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی جب کہ تنویر کے لبوں پر بھی خوشگوار سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تنویر کی ذہانت بس عمران کی موجودگی میں سو جاتی ہے ورنہ عام حالات میں تنویر بے حد ذہین آدمی ثابت ہوتا ہے" ــــ جولیا نے جان بوجھ کر تنویر کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ عمران باتیں ہی ایسی کرتا ہے کہ دماغ پر خواہ مخواہ جھلاہٹ سی سوار ہو جاتی ہے" ——— تنویر نے کہا اور اس بار صفدر ہنس پڑا۔

"تم درست کہتے ہو تنویر۔ وہ شیطان مجھے بھی جھلا کر رکھ دیتا ہے۔ جب اس کی بکواس شروع ہو جاتی ہے تو پھر وہ کسی صورت ہی باز نہیں آتا" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اپنی تائید جولیا کے منہ سے سن کر تنویر کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔

"تم نے ہی اُسے سر پر چڑھا رکھا ہے ورنہ اس کی جرأت ہے کہ وہ کوئی غلط بات کرے" ——— تنویر نے موقع دیکھتے ہی بات کر دی۔

"وہ ہے ہی ایسا تنویر۔ کہ خواہ مخواہ سر چڑھانے کو جی چاہتا ہے" ——— جولیا نے آنکھیں بند کر کے بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو تنویر کا کھلا ہوا چہرہ تیزی سے بگڑنے لگا جب کہ صفدر مسکرا دیا۔

"صحرا ختم ہو رہا ہے" ——— چند لمحوں بعد صفدر نے کہا اور جولیا نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ واقعی اب صحرا کے بعد دور تک چٹیل میدان نظر آ رہا تھا۔ صفدر نے اس میدان میں لے جا کر جیپ روک دی۔ اور اس بار اس نے بریک لگائی ہی تھی کہ ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ صفدر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جنرل ہیڈ کوارٹر۔ یس۔ ایس۔ اے کالنگ جنرل بارڈر اوور" ——— ایک تیز اور اجنبی آواز سنائی دی اور جنرل ہیڈ کوارٹر کی طرف سے کال کا سنتے ہی وہ تینوں بے اختیار چونک پڑے۔

"یس جنرل بارڈر اٹنڈنگ اوور" ——— دوسرے لمحے جنرل بارڈر کی آواز سنائی دی۔

"جنرل جانسن۔ سر انتہائی بُری خبر ہے سر۔ ڈگو فائٹرز کا مین ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے سر۔ اور سر انتہائی ہولناک تباہی ہوئی ہے سر اوور" ——— جنرل جانسن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے بعد جیسے جیسے جنرل جانسن اور جنرل بارڈر کی گفتگو آگے بڑھتی رہی۔ صفدر۔ تنویر اور جولیا تینوں کے چہرے فرط مسرت سے کھل اٹھے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ ساری تباہی عمران کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس نے ساؤتھ افریقہ کے ان ظالم سفید فاموں کو ایسا عبرت ناک سبق دیا ہے کہ صدیوں تک وہ اسے یاد رکھیں گے یہ وہی سفید فام ہیں جو صرف طاقت کے بل بوتے پر ساؤتھ افریقہ اور نمیبیا کے سیاہ فام مظلوموں کو نہ صرف غلام بنائے ہوئے ہیں بلکہ وہ ان سیاہ فاموں کے قتل عام کا منصوبہ بنا رہے تھے لیکن عمران نے اپنی جان پر کھیل کر ان کا یہ کھیانک منصوبہ ان سفید فاموں سمیت دفن کر کے رکھ دیا ہے۔

گفتگو کے آخری حصے پر وہ سب چونک پڑے کیونکہ جنرل

Admin @ www.hibuddiez.com

بارٹر بتا رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر پر آنے والا امام ڈی یا ایشیائی ایجنٹ ہے اور اب وہ اس کا خاتمہ کر کے ہی واپس آئے گا۔

"اوہ۔ یہ بہت بُرا ہوا۔ عمران بے خبر ہوگا اور یہ لوگ اُس کے ہیلی کاپٹر کو آسمان پر ہی ہٹ کر دیں گے"۔۔۔ جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر"۔۔۔ اچانک صفدر نے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے باہر نکل آئے لیکن اُسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھرنے لگیں۔

"تم عمران کو کاشن دو۔ میں کال سنتا ہوں"۔۔۔ صفدر نے جلدی سے واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے تنویر اور جولیا سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔ یہ کال جنرل بارٹر کی طرف سے چھاؤنی کو کی جا رہی تھی۔ کسی مارش انتھونی کو۔ اور جب تک انتھونی لائن پر آتا۔ صفدر نے دیکھا کہ ہیلی کاپٹر تیزی سے غوطہ لگا کر جیپ سے کچھ فاصلے پر زمین پر اتر آیا تھا۔ اور تنویر اور جولیا تیزی سے اس کی طرف دوڑ رہے تھے۔ صفدر کال سنتا رہا اور ساتھ ساتھ وہ ونڈ سکرین سے سامنے کا منظر بھی دیکھ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں سے عمران اور ٹائیگر کے ساتھ دو سفید فام دیو قامت آدمی بھی اترے لیکن انہیں دیکھتے ہی صفدر پہچان گیا کہ یہ جوزف اور جوانا ہیں جن پر میک اپ کیا گیا ہے۔

"یہ کیسے عمران کے ساتھ پہنچ گئے۔ کیا عمران نے انہیں بلوایا ہے"۔۔۔ صفدر نے سوچا۔ اب ہیلی کاپٹر سے ایک بے ہوش فوجی کو نیچے اتارا جا رہا تھا۔ اس بے ہوش فوجی کو جوانا نے اپنے کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور پھر وہ سب ایک دوسرے سے باتیں کرتے تیزی سے جیپ کی طرف بڑھتے چلے آئے۔ اُسی لمحے کال ختم ہو گئی۔ اور صفدر ایک طویل سانس لے کر جیپ سے اتر آیا۔

"جناب لیڈر صاحب۔ تم سے دو ممبران کی حفاظت بھی نہ ہو سکی دونوں کو زخمی کرا دیا۔ جانتے ہو کہ ایک زخم کے ساتھ دو اور زخم بھی پڑتے ہیں"۔۔۔ عمران نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا۔

"دو اور زخم کیسے عمران صاحب۔ ایک زخم کے ساتھ ایک زخم کی تو چلو بات سمجھ میں آتی ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ سوری۔ دو نہیں تین کہو۔ آخر وہ رقیب روسیاہ بھی تو گنتی میں شامل ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار صفدر کھلکھلا کر ہنس پڑا وہ عمران کی بات سمجھ گیا تھا۔ کہ عمران اپنی تنویر اور چیف کی بات کر رہا ہے۔ جولیا کے زخموں کی وجہ سے۔

"عمران صاحب۔ صورت حال بے حد گھمبیر ہے"۔۔۔ صفدر نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے جولیا نے بتا دیا ہے۔ جنرل جانسن کی رپورٹ کے متعلق" عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جنرل بارڈر نے دوسری کال یہاں ایئرپورٹ میں موجود مارشل انتھونی کو کی ہے۔ اور اس نے بتایا ہے کہ آپ کا ہیلی کاپٹر یہاں اتر چکا ہے۔ اس پر جنرل بارڈر نے اُسے حکم دیا ہے کہ جنگی ہیلی کاپٹروں کو حرکت میں لا کر وہ آپ کے ہیلی کاپٹر کو بھی اڑا دے اور اگر آپ ہیلی کاپٹر سے نکل کر پیدل آگے بڑھیں تو زمین پر ہی آپ کا خاتمہ کر دے اور میرے خیال میں یہ ہیلی کاپٹر بس پہنچنے ہی والے ہوں گے کیونکہ چھاؤنی اور ایئرپورٹ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو پھر تم کھڑے باتیں کر رہے ہو۔ یہاں چٹیل میدان میں تو ہم لامحالہ مارے جائیں گے جلدی کرو جیپ پر بیٹھو۔ ہمیں صحرا میں پھیلنا ہے"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اچھل کر جیپ پر سوار ہو گیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"۔۔۔ جوانا نے چونک کر پوچھا جو ابھی تک بے ہوش فوجی کو کندھے پر اٹھائے کھڑا تھا۔

"گردن توڑ کر پھینک دو۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے کاندھے سے اتارا اور پھر ایک ہی جھٹکے سے اس کی گردن توڑی اور اُسے وہیں پھینک کر وہ جیپ کے پچھلے حصے میں سوار ہو گیا۔ جیپ میں ان سب کی موجودگی کی وجہ سے جگہ خاصی تنگ ہو گئی تھی لیکن کسی نہ کسی طرح وہ اس میں سما گئے اور صفدر نے جیپ

... انتہائی تیز رفتاری سے صحرا کی طرف کھسکنے لگا۔

لیکن ابھی وہ صحرا میں داخل ہی ہوئے تھے کہ یک لخت آسمان پر گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں۔ آوازیں ابھی کافی پیچھے تھیں۔ اور پھر انہیں عقب میں خوفناک دھماکے سنائی دینے لگے۔

"جلدی کرو۔ جیپ ٹیلے کی آڑ میں روکو اور اسلحہ لے کر دور دور تک بکھر جاؤ۔ اپنے آپ کو ریت میں چھپا لو۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے جیپ ایک سائیڈ پر روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر کر برق رفتاری سے دوڑتے ہوئے ادھر ادھر بکھرے ہوئے ٹیلوں کے پیچھے چھپنے لگے۔ اُسی لمحے چار جنگی ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ دوسرے لمحے آسمان سے ایک میزائل فائر ہوا اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکے کے ساتھ جیپ کے پرخچے اڑ گئے۔

دوسرے ہیلی کاپٹروں نے ادھر ادھر مشین گنوں کی گولیوں کی جیسے بارش سی کر دی۔ اور اس طرح بارش کرتے ہوئے وہ تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔ اور پھر بکھر کر انہوں نے صحرا پر راؤنڈ کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ پہلی بار وہ اکٹھے تھے اس لئے گولیوں کی بارش ایک ہی ترتیب سے اور محدود جگہ پر برستی ہوئی آگے بڑھی تھی۔ اس طرح وہ سب ہی ان گولیوں کی زد میں آنے سے بچ گئے تھے۔ اور آگے جا کر چاروں ہیلی کاپٹر بکھر کر انہیں تلاش کرنے لگے۔ جولیا اور عمران اکٹھے ہی ایک ٹیلے کی جڑ میں دبکے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے ریت

Admin @ www.hibuddiez.com

اپنے اوپر ڈال لی تھی۔ لیکن ان دونوں کے سر اور بازو ریت سے باہر تھے۔ ایک ہیلی کاپٹر گھومتا ہوا واپس اسی طرف آنے لگا۔

"اس پر کوئی فائر نہ کرے" ــــــ عمران نے چیخ کر زور سے کہا اور صحرا میں اس کی آواز دور تک گونجتی چلی گئی۔ ہیلی کاپٹر اب پہلے کی نسبت خاصی نیچی پرواز پر آگے بڑھ رہا تھا۔ وہ اس ٹیلے سے ذرا آگے کی طرف سے اڑا چلا آ رہا تھا کہ یک لخت عمران نے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے فضا مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھی۔ شعلوں کی ایک قطار سی ٹیلے کے عقب سے ابھری اور پلک جھپکنے میں وہ جنگی ہیلی کاپٹر کے عین اس جگہ جا ٹکرائی جہاں فیول ٹینک کا جوڑ تھا۔ جنگی ہیلی کاپٹر میں یہی جوڑ ہی سب سے کمزور جگہ ہوتی ہے۔ ورنہ یہ ہیلی کاپٹر اس انداز میں بنایا جاتا ہے کہ اس پر عام گولیوں کا اثر کم ہی ہوتا ہے۔ لیکن عمران کے لئے اس جوڑ کو چیک کر کے ٹارگٹ بنا کر اسے ہٹ کر لینا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ اس لئے شعلوں کی قطار ٹھیک اس جوڑ سے ٹکرائی اور چند لمحوں بعد ہی اس کا نتیجہ بھی سامنے آ گیا۔ ہیلی کاپٹر پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے گھما کر اس ٹیلے کے عقب میں لے آنا چاہا مگر دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر آگ کا شعلہ بنا ٹیلے سے کافی دور ریت سے جا ٹکرایا اور آگ اس طرح ہیلی کاپٹر سے نکلنے لگی۔ جیسے کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔

[illegible] حرکت کرتے ہی چیخ کر جولیا سے کہا اور پھر دونوں صحرائی خرگوشوں کی طرح بھاگتے ہوئے وہاں سے دور ایک ٹیلے کے پیچھے ابھی جا کر دبکے ہی تھے کہ ایک ہیلی کاپٹر نے دور سے غوطہ لگایا اور ان کے ٹیلے کی طرف آنے لگا۔ اور جولیا اور عمران اس کے براہ راست ٹارگٹ میں تھے اور ان کے پاس اتنا موقع بھی نہ تھا کہ وہ اسے ہٹ کرتے کہ یکلخت ایک ٹیلے کے پیچھے سے مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی شعلوں کی قطار عمران اور جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے عین اسی جوڑ سے ٹکرائی۔

"بھاگو" ــــــ عمران نے جولیا کا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے اس طرح پکڑے بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا کچھ دور ایک اور ٹیلے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ دونوں ٹیلے تک پہنچے ہی تھے کہ وہی ہیلی کاپٹر ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ عین اس ٹیلے کے اوپر گرا جہاں ایک لمحہ پہلے وہ دونوں موجود تھے اور وہ بھی آگ کے ذرات میں بدل گیا۔ اب باقی دو ہیلی کاپٹر فضا میں رہ گئے تھے اور پھر وہ دونوں ہیلی کاپٹر اکٹھے ہو کر اس طرف کو بڑھنے لگے انہوں نے اپنی بلندی بھی بڑھا لی تھی لیکن ابھی وہ دونوں ذرا ہی آگے بڑھے تھے کہ یکلخت ایک ٹیلے کے پیچھے سے دو مشین گنیں تڑتڑائیں اور اس کے ساتھ ہی ٹیلے کے پیچھے سے جوزف اور جوانا نکل کر بجلی کی سی تیزی سے دائیں طرف کو دوڑ پڑے۔ دونوں ہیلی کاپٹروں نے انتہائی تیز رفتاری سے اپنا رخ موڑا اور پھر ان دونوں دوڑتے ہوؤں پر انہوں نے مشین گنیں کھول دیں۔ لیکن وہ دونوں واقعی صحرائی خرگوشوں کے مخصوص انداز میں یک لخت سائیڈ کاٹ کر انتہائی تیزی سے مڑ گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور گولیاں عین اس جگہ پر پڑتی ہوئیں آگے کو بڑھتی گئیں جہاں سے انہوں نے سائیڈ کاٹی تھی اگر انہیں ایک لمحے کے ہزارویں حصے کی بھی دیر ہو جاتی تو وہ یقیناً ہٹ ہو جاتے۔ لیکن ہیلی کاپٹروں کو مزید مہلت نہ مل سکی اور خوفناک دھماکوں کے ساتھ وہ فضا میں اڑتے ہوئے کچھ آگے جا کر ریت سے جا ٹکرائے اور جلنے لگے۔

عمران سمجھ گیا کہ اتنی مہلت دونوں کو کیوں مل گئی۔ گولیاں چونکہ ذرا ہٹ کر پڑی تھیں۔ اس لئے چند لمحے پیڑول کو جلنے میں لگ گئے۔

اب چاروں ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹیلوں کے پیچھے سے وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ دوسرا ہیلی کاپٹر ٹائیگر نے تباہ کیا تھا کیونکہ جس ٹیلے کے پیچھے سے اس پر فائر کیا گیا تھا۔ اس کے پیچھے سے ٹائیگر ہی نمودار ہوا تھا۔ اور چند لمحوں میں وہ سب ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔

"تم نے بروقت فائر کیا تھا ٹائیگر۔ ورنہ میں اور جولیا دونوں ٹارگٹ میں تھے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

"میں آپ کی پوزیشن سمجھ گیا تھا۔ اس لئے میں نے فائر کھولا تھا۔ حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ ہٹ ہو کر وہ اسی ٹیلے پر ہی گرے گا لیکن مجھے یقین تھا کہ آپ اس پوزیشن کو دیکھتے ہوئے وہاں سے ہٹ جائیں گے۔ دوسری کوئی صورت نہ تھی" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر اس کے شانے پر باقاعدہ تھپکی دی۔

"گڈ شو۔ ایسے بروقت فیصلے ہی ہمیں زندہ رکھتے ہیں" ـــــ عمران نے تھپکی دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھا۔ سب کے سامنے عمران کا اس طرح کھلا اظہار تحسین اس کے لئے کسی بڑے سے بڑے تمغے سے بھی زیادہ بڑا تمغہ تھا۔

"اب یہاں کھڑے تھپکیاں ہی دیتے رہو گے یا کچھ اور بھی سوچنا ہے۔ یہ چاروں ہیلی کاپٹر ہٹ ہوتے ہوئے راڈار سے چیک کر لئے گئے ہوں گے اور یقیناً اس بار انہوں نے اس صحرا پر قیامت توڑ دینی ہے" ـــــ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور باقی ساتھی مسکرا دیئے۔

"تمہاری بات درست ہے تنویر۔ لیکن فوری طور پر اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم یہیں کہیں کوئی خاص پناہ گاہ تلاش کریں" ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا

"ایک جگہ ہے میری نظر میں۔ جیپ پر سے گزرتے ہوئے میں نے اسے دیکھا تھا۔ ریت کے اندر سرنگ سی ہے" ـــــ صفدر نے کہا

"اوہ اوہ۔ کہاں ہے۔ وہاں لازماً پہاڑی ہو گی جو ریت کی وجہ سے چھپ گئی ہو گی" ـــــ عمران نے چونک کر کہا۔

"آیئے" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر ایک طرف دوڑنے لگا۔

"سب لوگ بکھر کر دوڑیں اور آسمان پر بھی وقتاً فوقتاً نگاہ رکھیں" عمران نے کہا اور پھر واقعی وہ سب ادھر ادھر بکھر کر دوڑنے لگے۔ جیپ تباہ ہو چکی تھی۔ اس لئے اب انہیں پیدل ہی دوڑنا تھا اور

Admin @ www.hibuddiez.com

پھر وہ تقریباً پندرہ منٹ تک ریت میں دوڑنے کے بعد اس جگہ پہنچ گئے جہاں صفدر نے ریت میں سرنگ کا دہانہ دیکھا تھا۔ ابھی تک آسمان پر نہ ہی کوئی جنگی جہاز نظر آیا تھا اور نہ ہیلی کاپٹر۔ اس لئے وہ اطمینان سے اس سرنگ کا جائزہ لینے لگے اور جائزہ لینے کے بعد انہیں عمران کے اندازے کی درستگی کا صحیح طور پر علم ہوا کیونکہ سرنگ کی دیواریں ریت کی بجائے چٹانی تھیں۔ اور یہ سرنگ کافی نیچے تک چلی گئی تھی اور آخر میں جا کر ایک کھلی غار سی تھی۔ اور پھر اس غار کو صاف کر کے وہ سب وہیں لیٹ گئے۔ صرف جوزف دہانے کے قریب مشین گن لئے بیٹھا ہوا تھا۔ تاکہ کسی متوقع خطرے سے پوری طرح نپٹا جا سکے۔

"اب یہ بات تو طے ہے کہ ہم سب نظروں میں آ گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اب خفیہ طور پر اڈے میں جانا پڑے گا۔ تم مجھے یہاں بیٹھ کر اس زیر زمین اڈے کا محل وقوع بتاؤ تاکہ اس میں داخلے کا کوئی راستہ بنایا جا سکے"۔۔۔ عمران نے غار میں بیٹھ کر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر نے زمین پر ہی انگلی سے لکیریں ڈال کر اڈے کا اندرونی نقشہ بنانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے اس کے ان دروازوں کے متعلق بتایا جہاں سے وہ پہلے اندر گئے تھے اور پھر باہر نکلے تھے۔

ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ جوزف کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ہولناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں بھی آنے لگیں۔ وہ سب تیزی سے سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھ گئے۔

"جنگی جہازوں کے ساتھ اس بار بڑے بڑے ہیلی کاپٹر بھی ہیں"۔۔۔ جوزف نے کہا۔ اور عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا تو واقعی آسمان پر جنگی جہازوں کے ساتھ بڑے ہیلی کاپٹر بھی موجود تھے۔ ہیلی کاپٹر جہازوں سے زیادہ بلندی پر پرواز کر رہے تھے۔ اور یہ پوزیشن دیکھ کر عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس بار ان کی پلاننگ یہ ہے کہ پہلے جنگی جہاز صحرا میں جگہ جگہ میزائل مار کر تباہی مچائیں گے اور اس کے بعد ہیلی کاپٹر نیچے آئیں گے اور مسلح فوجی بکھر کر پورے صحرا کا جائزہ لیں گے۔ اور وہی ہوا بھی ایسے ہی۔ چند لمحوں بعد صحرا میزائلوں کے خوفناک اور مسلسل دھماکوں سے گونج اٹھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس صحرا پر کوئی قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔

"نیچے غار میں آ جاؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں وہ سرنگ سے نکل کر اس غار میں پہنچ گئے۔ خوفناک دھماکوں کی گونج مسلسل جاری تھی۔ اور کئی بار اس سرنگ سے کافی قریب بھی دھماکے ہوئے اور غار بھی بری طرح لرزی۔ لیکن چونکہ اوپر ریت کی بہت موٹی تہہ موجود تھی اس لئے وہ بہرحال محفوظ رہی۔ تقریباً دس منٹ تک یہ میزائل باری جاری رہی۔ اور اس کے بعد یک لخت سناٹا سا چھا گیا۔ گو سرنگ تو تباہ نہ ہوئی تھی۔ لیکن میزائلوں کی وجہ سے باہر سے ریت نے اڑ اڑ کر سرنگ کا دہانہ تقریباً بند کر دیا تھا۔ وہ سب ساکت و صامت بیٹھے ہوئے تھے۔ کیونکہ اس کے

سوا وہ اور کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔

سنگ باری کی طرح میزائل باری جب بند ہو گئی تو کافی دیر تک دھماکوں کی گونج سنائی دیتی رہی اس کے بعد ہر طرف سناٹا سا چھا گیا۔ عمران اپنی جگہ سے اٹھا اور تیزی سے دوبارہ سرنگ میں سے ہوتا ہوا دہانے کے قریب پہنچ گیا۔ آدھے سے زیادہ دہانہ ریت سے اٹا ہوا تھا۔ جب کہ آدھے سے کم ابھی تک کھلا ہوا تھا عمران نے اس میں سے باہر جھانکا اور اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ جنگی جہاز جا چکے تھے۔ جب کہ چار ہیلی کاپٹر مختلف جگہوں پر اترے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے مسلح فوجی نیچے اتر کر مشین گنیں ہاتھوں میں لئے ریت میں ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ ایک ہیلی کاپٹر غار کے اس دہانے سے تقریباً سو فٹ دور ریت پر کھڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے اندر بیٹھا ہوا پائلٹ یہاں سے صاف نظر آ رہا تھا۔ اور اس کے علاوہ وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ تلاشی کرنے والے فوجی ادھر ادھر دوڑتے ہوئے دور تک چلے گئے۔

"میں اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنے جا رہا ہوں۔ جوزف تم مجھے یہاں سے کور کرنا" ـــــ عمران نے اچانک کہا۔ اور پھر وہ ہاتھ میں مشین گن پکڑے اچھل کر دہانے سے باہر نکلا اور پھر جھکے جھکے انداز میں۔ لیکن انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ وہ بے حد جھک کر دوڑ رہا تھا اور ویسے بھی پائلٹ ادھر متوجہ نہ تھا اس لئے عمران آسانی سے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر اوپر چڑھا۔ پائلٹ نے تیزی سے گردن موڑی ہی تھی کہ عمران کا بازو لہرایا اور پائلٹ چیخ مار کر آگے کی طرف جھک گیا۔ عمران نے ایک اور ضرب لگائی۔ اور پھر پائلٹ کا ڈھیلا جسم دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر وہ اسے ہیلی کاپٹر کے عقبی طرف لے گیا اور بجلی کی سی تیز رفتاری سے اس کی یونیفارم اتارنی شروع کر دی۔ کیونکہ پائلٹ کا جسم عمران کی نسبت قدرے بھاری تھا اس لئے عمران نے اپنے لباس کے اوپر ہی یونیفارم پہن کر حلق تک بٹن بند کر لئے۔ سر پر پی کیپ اور چہرے پر بڑے بڑے شیشوں والی گاگل لگا کر وہ چند لمحوں میں ہی پائلٹ کا روپ دھار چکا تھا۔ پھر عمران فرش پر بے ہوش پڑے پائلٹ پر جھکا اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا لوکٹاک کی آواز کے ساتھ ہی پائلٹ کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے بری طرح تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے مڑا اور واپس آ کر پائلٹ کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ہیلی کاپٹر کا انجن چل رہا تھا اور اوپر موجود پر ـــــ آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ عمران نے ان کی سپیڈ تیز کی اور چند لمحوں بعد ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھا لیا۔ کچھ بلندی پر جانے کے بعد اس نے اس کا رخ موڑا اور تیزی سے کچھ دور کھڑے ایک ہیلی کاپٹر پر غوطہ مارا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس بڑے ہیلی کاپٹر میں نصب میزائل سیکشن کا بٹن پریس کر دیا اور دوسرے لمحے اس کے

Admin @ www.hibuddiez.com

نیچے دھماکہ ہوا اور وہ ہیلی کاپٹر آگ کے بڑے سے شعلے میں تبدیل ہو گیا۔ تیز رفتاری سے آگے بڑھتا ہوا عمران اب تیسرے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا اور تیسرا بھی میزائل کی زد میں آ کر ختم ہو گیا۔ اسی لمحے چوتھا اور آخری ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہونے لگا۔ شاید اس کے پائلٹ نے خطرے کو بھانپ لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران کے لئے خطرہ بنتا عمران نے مشین گنوں کا فائر کھول دیا کیونکہ میزائل فائرنگ کے لئے اسے اس کے اوپر جانا پڑتا جبکہ دوسرا پائلٹ ظاہر ہے اس کا موقع نہ دے سکتا تھا۔ فائرنگ بیک وقت دونوں طرف سے ہوئی دوسرے پائلٹ نے بھی عین اسی وقت وہی فیصلہ کیا تھا جو عمران نے کیا تھا لیکن عمران نے فائر کھولتے ہی ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو افقی انداز میں اوپر اٹھا لیا تھا۔ گو فائر کھولتے وقت ایسا کرنا پائلٹ کے لئے سب سے مشکل کام ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت پائلٹ سیٹ پر عمران تھا۔ چنانچہ اس کا ہیلی کاپٹر دوسرے ہیلی کاپٹر کی فائرنگ سے بس بال بال بچ گیا مگر دوسرا ہیلی کاپٹر اس کی زد سے نہ بچ سکا۔ مگر فائرنگ نے ہیلی کاپٹر پر کوئی کاری ضرب نہ لگائی۔ کیونکہ بہرحال یہ عام ہیلی کاپٹر کی بجائے بڑا جنگی ہیلی کاپٹر تھا۔ مگر اس کا پائلٹ مشین گن کی گولیوں کی زد میں آ گیا۔ عمران اسی طرح افقی انداز میں ہیلی کاپٹر کو سیدھا آسمان کی طرف اٹھاتا گیا۔ کیونکہ اسے نیچے سے مشین گن کی فائرنگ کا بھی خطرہ لاحق تھا۔ اور جب اس نے مشین گن کی رینج سے اوپر نکل کر ہیلی کاپٹر کو سیدھا کیا تو دوسرا ہیلی کاپٹر پائلٹ کے مر جانے کی وجہ سے نیچے ریت سے ٹکرا کر دھماکے سے پھٹ چکا تھا۔ اس میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔

اب عمران نے وہی کام شروع کر دیا جو اس سے پہلے جہاز اور جنگی ہیلی کاپٹر کرنا چاہتے تھے۔ اس نے صحرا پر چکر کاٹتے ہوئے جہاں بھی کوئی فوجی نظر آیا اسے مشین گنوں سے بھون ڈالا۔ اور جب دو تین راؤنڈ کے باوجود اسے سوائے فوجیوں کی لاشوں کے اور کچھ نظر نہ آیا تو وہ ہیلی کاپٹر کو اس غار کے دہانے کے قریب لے آیا اور پھر اسے وہیں اتار دیا۔ اس کے ساتھی اسے نیچے اترتا دیکھ کر غار کے دہانے سے باہر آ گئے تھے۔ اور پھر عمران کے اشارے پر وہ سب تیزی سے ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے لگے۔

اسی لمحے ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— زیرو زیرو تھری۔ کیا پوزیشن ہے یہ دھماکے کیسے ہوئے ہیں اوور" ——— ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دشمنوں نے اچانک کہیں سے نکل کر ہمارے تین ہیلی کاپٹر اڑا دیئے ہیں۔ مگر میں نے بروقت کارروائی کر کے ان سب کا خاتمہ کر دیا ہے۔ یہ ایک عورت اور چھ مرد تھے۔ سب کے سب ختم ہو چکے ہیں اوور" ——— عمران نے جان بوجھ کر بھاری سی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے پائلٹ

Admin @ www.hibuddiez.com

کے لہجے کا تو علم ہی نہ تھا۔

"اوہ۔ تم کون ہو۔ تم زیرو زیرو تھری نہیں ہو سکتے اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک لمحے کی خاموشی کے بعد دوبارہ چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں زیرو زیرو تھری بول رہا ہوں۔ ایک گولی میرے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر کے بیرونی سیل پر لگی ہے شاید اس لئے آواز بدلی ہوئی تمہیں سنائی دے رہی ہے اوور"۔۔۔۔ عمران نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کیا واقعی تم نے اس گروپ کو ختم کر دیا ہے اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں ان کی لاشیں میرے سامنے موجود ہیں اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم سپاہیوں کے لئے دوسرے ہیلی کاپٹر بھجوا رہے ہیں۔ تم ان لاشوں کو اپنے ہیلی کاپٹر میں لے کر فوراً فضا میں اٹھ آؤ۔ تم نے یہ لاشیں جنرل بارٹر کے حوالے کر کے واپس آنا ہے۔ ہم تمہاری رہنمائی کرتے رہیں گے اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس اوور"۔۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کرنا شروع کر دیا۔

"دائیں طرف مڑ کر سیدھے چلے جاؤ۔ پانچ سو گز کے فاصلے پر پہنچ کر چالیس ڈگری پر مڑ جانا اور سو گز دور جا کر نیچے اتر جانا۔

وہاں جنرل بارٹر کے آدمی باہر آ کر تم سے لاشیں وصول کریں گے۔ اس کے بعد تم نے واپس آجانا ہے اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو اس مخصوص سمت میں موڑ دیا۔ اور پھر ہدایات کے مطابق مخصوص جگہ پر پہنچ کر اس نے ہیلی کاپٹر نیچے اتار دیا۔

"اب تم سب ادھر ادھر بکھر کر چھپ جاؤ۔ صرف میں ہیلی کاپٹر کے قریب رہوں گا۔ ہم نے ان آنے والوں پر قابو پانا ہے"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر خود بھی نیچے اتر کر کھڑا ہو گیا۔ باقی ساتھی ہیلی کاپٹر سے نکلے اور تیزی سے دوڑ کر ادھر ادھر ریت کے ٹیلوں کے پیچھے چھپ گئے۔ ابھی عمران کو وہاں کھڑے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ اس کے سامنے کچھ فاصلے پر ریت کا ٹیلا تیزی سے ایک طرف کو ہٹا اور وہ جگہ جہاں سے ٹیلا ہٹا تھا کسی صندوق کی طرح کھل گئی۔ اور اس میں سے آٹھ مسلح افراد برآمد ہوئے۔ ان آٹھوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ سب سے آگے آنے والا ایک لمبا تڑنگا آدمی تھا۔ جس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ وہ چند لمحے وہیں دہانے پر رک کر بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے رہے پھر وہ ریوالور بردار تیزی سے عمران کی طرف بڑھا جب کہ باقی سات وہیں کھڑے رہے۔ عمران اپنی جگہ پر خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"کہاں ہیں لاشیں"۔۔۔۔ ریوالور بردار نے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نظر ہیلی کاپٹر کے اندر سیٹوں پر ڈالی۔ لیکن ظاہر ہے سیٹیں خالی ہی اسے نظر آئی تھیں۔

"عقب میں فرش پر پڑی ہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑے پُرسکون سے لہجے میں جواب دیا۔ اور اس ریوالور بردار نے سر ہلاتے ہوئے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔

"میں اوپر سے لاشیں دیتا ہوں تمہارے آدمی وصول کرتے جائیں" عمران نے کہا اور پھر اسی طرح اطمینان سے ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ اوپر چڑھتے ہی عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کی فائرنگ اور اس ریوالور بردار کی چیخ سے فضا گونج اٹھی۔ عمران نے اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔ عمران کی فائرنگ شروع ہوتے ہی ٹیلوں کے پیچھے سے مشین گنوں کی ریٹ ریٹ گونجی اور ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے ساتوں کے ساتوں آدمی چیختے ہوئے وہیں ریت پر ہی ڈھیر ہو گئے۔ اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ مشین گن کی گولیوں نے انہیں چھلنی کر کے رکھ دیا تھا جب وہ ساکت ہو گئے تو عمران اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا۔ اور اس کے ساتھی بھی ریت کے ٹیلوں کی آڑ سے نکل کر عمران کے قریب پہنچ گئے۔

"ہمارے پاس میک اپ باکس بھی موجود نہیں ہیں۔ اور صفدر تنویر اور جولیا تینوں کی حالت بھی زخمی ہونے کی وجہ سے بظاہر صحیح نظر نہیں آتی۔ اس لئے اب ایک ہی صورت ہے کہ اسلحہ لے کر اندر داخل ہو جائیں اور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا" ۔۔۔ عمران نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اندر ان کا بہت بڑا اڈہ ہے اور بلا مبالغہ

Admin @ www.hibuddiez.com

سینکڑوں کی تعداد میں تربیت یافتہ افراد ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ اقدام مرتیا خودکشی ہو گا۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم کسی کو اغوا کر کے اس سے اسلحے خانے تک پہنچنے کا کوئی خفیہ راستہ معلوم کر لیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ اوہ ٹھہرو۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ ٹھہرو۔ وہ فریکونسی بتاؤ جس سے جنرل باڈٹو سے بات ہو سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اور صفدر نے فریکونسی بتا دی۔

"تم سب ایک بار پھر چھپ جاؤ۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح جنرل باڈٹو کو باہر نکال سکوں۔ اگر اس کے ساتھ مسلح افراد آئیں تو تم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ لیکن جنرل باڈٹو کو زندہ رہنا چاہئے" ۔۔۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر دوڑ کر وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ جب کہ اس کے باقی ساتھی دوبارہ ٹیلوں کی اوٹ لینے کے لئے بھاگ پڑے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر صفدر کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ زیرو زیرو وکٹری ہیلی کاپٹر پائلٹ کالنگ اوور" عمران کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ شدید زخمی حالت میں بول رہا ہو۔

"یس ماتھر اٹنڈنگ یو۔ کون ہو اور کہاں سے بول رہے ہو اوور" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔ لہجے میں حیرت تھی۔

"جج ۔۔۔ جج ۔۔۔ جنرل باڈٹو سے کہو کہ یہاں صورت حال بدل گئی ہے۔ میں ہیلی کاپٹر پائلٹ بول رہا ہوں۔ ایک آدمی اچانک کہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

سے آنکلا اور اڈے کے اندر سے آنے والے سب افراد مارے گئے ہیں۔ میں بھی شدید زخمی ہوں۔ لاشیں ہیلی کاپٹر میں پڑی ہیں۔ اس آدمی کو میں نے مار دیا ہے۔ مگر اس کے پاس ایک آلہ تھا جو میں لے لیا وہ اسے چارجر کہہ رہا تھا۔ کہتا تھا یہ اڈہ بھی اڑا دوں گا اوور" ۔۔۔ عمران نے رک رک کر کراہتے ہوئے اور ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو ۔۔۔ جنرل بارڈر سپیکنگ۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کون آدمی نکل آیا۔ کس آدمی کی بات کر رہے ہو اوور" ۔۔۔ اس بار جنرل بارڈر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ج ۔۔۔ ج ۔۔۔ جنرل۔ میں ان ایجنٹوں کی لاشیں لے کر یہاں آیا۔ ریت میں سے دہانہ کھلا اور آٹھ مسلح آدمی اندر سے آ گئے۔ میں ہیلی کاپٹر کے قریب ان کے انتظار میں کھڑا تھا۔ وہ میری طرف آ رہے تھے کہ اچانک ایک ٹیلے کے پیچھے سے مشین گن گرجی۔ اور وہ آٹھوں بھی ختم ہو گئے اور مجھے بھی ایک گولی لگی۔ میں گر پڑا۔ پھر ٹیلے کے پیچھے سے ایک پاکیشیائی قہقہے لگاتا ہوا نکلا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اس نے ہیلی کاپٹر کے قریب آ کر مشین گن پھینک دی اور پھر جیب سے ایک آلہ نکال لیا اور دیوانوں کے انداز میں قہقہے لگانے لگا۔ کہ میں ملکی ہاؤس کی طرح اس چارجر سے یہ اڈہ بھی اڑا دوں گا۔ میں اپنے ساتھیوں کا انتقام جنرل بارڈر سے لوں گا۔ وہ چونکہ میرے قریب کھڑا تھا اس لئے میں اس پر جھپٹ پڑا۔ میں زخمی تھا۔ تو وہ بھی خاصا زخمی تھا۔ اس نے مجھے ختم کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن آخر کار میرا داؤ چل گیا اور

میں اس کی گردن توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن اب میری حالت بے حد خراب ہے۔ میں اٹھ کر بھی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ وہ آلہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر کافی دور گر پڑا ہے۔ میں نے رینگتے ہوئے اٹھا لیا ہے اور اپنی آخری توانائی خرچ کر کے بڑی مشکل سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوا ہوں اور آپ کو کال کر رہا ہوں۔ میں مر رہا ہوں۔ میں مر رہا ہوں۔ عمران نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور آخر میں وہ ہلکے ہلکے کھر کھر یں کرتے کرتے اس طرح خاموش ہو گیا جیسے بے ہوش ہو گیا ہو یا مر گیا ہو۔ اس نے جان بوجھ کر اوور کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن نہ دبایا تھا تاکہ جنرل بارڈر مزید بات چیت نہ کر سکے۔ ٹرانسمیٹر کی لائٹ چند لمحے جلتی رہی پھر بجھ گئی۔ عمران مسکراتا ہوا اٹھا اور پھر ہیلی کاپٹر کی سیٹوں پر اس طرح لیٹ گیا۔ کہ دور سے وہ بے ہوش ہی نظر آتے اس نے ایک جوا کھیلا تھا کہ شاید چارجر کا سن کر بغیر کچھ سوچے سمجھے جنرل بارڈر باہر آ جائے۔ کیونکہ بظاہر تو ایسے چارجر کا وجود نہ ہو سکتا تھا کیونکہ کوئی اندر گیا ہی نہ تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ جنرل بارڈر کو جنرل جانسن نے جو رپورٹ دی ہے اس میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ کوئی ملکی ہاؤس نہ گیا تھا مگر پھر بھی وہ پھٹ گیا۔ بس یہی ایک کمزور سا نفسیاتی پوائنٹ تھا۔ جسے عمران نے استعمال کیا تھا۔ اب وہ سیٹوں پر لیٹا ہوا اس دہانے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ ایسے ہی گزر گئے اور دہانے پر سے کوئی نمودار نہ ہوا۔ مگر پانچ منٹ بعد عمران چونک پڑا۔ اور اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ اب دہانے پر چار مسلح افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ جن میں سے ایک یقیناً

Admin @ www.hibuddiez.com

جنرل بارڈر تھا۔ اس کی خاص نشانی وہی جنگلی گھوڑے جیسے چہرے کی ہی تھی۔ اور صفدر سے اس نے اس کا مزید تفصیلی حلیہ معلوم کر لیا تھا۔ اس لئے وہ اُسے دیکھتے ہی پہچان گیا۔ جنرل بارڈر اور اس کے ساتھ تین مسلح آدمی چند لمحے دہانے پر کھڑے ارد گرد کا جائزہ لیتے رہے۔ ان کی نظریں ہیلی کاپٹر اور اس کے سامنے ریت پر پڑی ہوئی لاشوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اب عمران کو صرف ایک خدشہ تھا کہ کہیں جنرل بارڈر وہیں رکا رہا اور چار مسلح افراد کو اس نے آگے بھیج دیا تو پھر اس کی ساری پلاننگ ختم ہو جائے گی۔ لیکن دوسرے لمحے جب جنرل بارڈر خود آگے بڑھنے لگا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ جنرل بارڈر چھوٹی انا کا مریض تھا۔ اس لئے وہ خود ساتھ چل پڑا تھا۔ تاکہ مسلح افراد اُسے بزدل نہ سمجھیں۔ ویسے بھی وہ اچھی طرح ماحول کا جائزہ لے چکا تھا۔ جب وہ دہانے سے نکل کر ہیلی کاپٹر کے کافی قریب آ گئے تو عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو ذرا سا گھمایا اور دوسرے لمحے پے در پے دھماکوں کے ساتھ ہی جنرل کے ساتھ آنے والے تینوں مسلح افراد چیختے ہوئے ریت پر ڈھیر ہو گئے۔ جنرل بارڈر کسی چالاک لومڑی کی طرح بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور دہانے کی طرف بھاگنے لگا۔

"خبردار۔ رک جاؤ ورنہ" ۔۔۔ اچانک دونوں سائیڈوں سے چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین گنیں لئے اس کے سارے ساتھی ٹیلوں کی اوٹ سے نمودار ہو گئے۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا دہانے کی سائیڈ میں آ کھڑا ہوا کیونکہ وہ اس سے قریب ہی چھپا ہوا تھا اور جنرل بارڈر نے شکاریوں کے نرغے میں آئے ہوئے ہرن کی طرح دہشت زدہ انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا۔

"اب اپنے ہاتھ بھی اٹھا لو جنرل بارڈر۔ ورنہ ایک لمحے میں تمہاری روح تمہارے جسم کو چھوڑ جائے گی" ۔۔۔ عمران نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور جنرل بارڈر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف مڑا۔

"تت۔ تت۔ تم۔ تم اوہ تم کون ہو" ۔۔۔ جنرل بارڈر نے حیرانی بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے جنرل بارڈر۔ اتنا تعارف کافی ہے یا مزید ڈگریاں بھی بتاؤں" ۔۔۔ عمران نے قریب پہنچ کر مشین پسٹل کی نال اس کے سینے کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور جنرل بارڈر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"جوانا اسے ایک طرف ٹیلوں میں لے چلو۔ اور باقی سب یہاں اسی طرح چھپے رہیں گے جو باہر آئے گولیوں سے اڑا دو۔ میں ذرا جنرل بارڈر سے مذاکرات مکمل کر لوں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا اور باقی ساتھیوں سے کہا۔

اور جوانا نے آگے بڑھ کر جنرل بارڈر کی گردن دبوچی اور اُسے دھکیلتا ہوا ایک سائیڈ پر ٹیلوں کی طرف لے جانے لگا۔ جنرل بارڈر بالکل خاموش تھا۔ اس کے حلق سے ذرا سی آواز بھی نہ نکل رہی تھی۔ عمران اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ ایک بڑے ٹیلے کی اوٹ

Admin @ www.hibuddiez.com

میں پہنچ کر عمران نے جوانا کو رکنے کا اشارہ کیا۔ اور جوانا نے جنرل بارٹم کی گردن چھوڑ دی۔

"اس کی تلاشی لو جوانا" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔ شاید اسلحہ رکھنا اس نے اپنی جرنیلی شان کے خلاف سمجھا تھا۔

"تم کیا چاہتے ہو" ۔۔۔۔ جنرل بارٹم نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"ڈوگو فائٹرز کا مکمل خاتمہ تمہیں معلوم تو ہے۔ ہمارا یہاں آنے کا مشن ہی یہی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس تنظیم کو ختم کر دیتا ہوں" ۔۔۔۔ جنرل بارٹم نے جواب دیا اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"سوری۔ میں اس کا خاتمہ اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور سنو۔ مجھے تم سے یا تمہاری فوج سے کوئی مطلب نہیں۔ مجھے صرف ڈوگو فائٹرز کے خاتمے سے مطلب ہے۔ باقی کام کاوا جانے اور اقوام متحدہ۔ میں نے ساؤتھ افریقہ میں عکی ہاؤس تباہ کر دیا ہے۔ اور اب یہ آخری مین اڈہ ہے۔ اس کی تباہی کے بعد ہی میں مطمئن ہوں گا کہ میرا مشن ختم ہو گیا ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں تم جیسا مشہور جرنیل بھی مارا جائے گا اور اڈہ تو بہرحال ختم ہو گا ہی۔ لیکن تمہاری موت پورے ساؤتھ افریقہ کے لئے بہت بڑا المیہ ہو گی۔ اب تم خود فیصلہ کر لو کہ تم کیا چاہتے ہو"۔

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔ اگر تم مجھ پر اعتماد کرو تو میں یہ اڈہ از خود خالی کرا دیتا ہوں اور ڈوگو فائٹرز کو یہاں سے نکال دیتا ہوں۔ اس طرح انسان مرنے سے بچ جائیں گے۔ اور میرا یہ بھی وعدہ کہ اب میں انتخابات کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ کھڑی کروں گا" ۔۔۔۔ جنرل بارٹم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے۔ کیونکہ بہرحال تم مشہور جرنیل ہو۔ لیکن میں اتنی دور سے صرف وعدے پر تکیہ کرنے کے لئے نہیں آیا۔ تم میرے ساتھ ہیلی کاپٹر میں بیٹھو اور وہاں سے کال کر کے اڈے میں موجود کسی بااختیار آدمی کو اکیلے باہر بلاؤ۔ اور پھر اسے ہدایت دو کہ وہ اسلحہ خانے کے اندر میرا آدمی لے جائے۔ اسے ایک وائرلیس چارجر اور وائرلیس ڈائنامنٹ سٹکس دیا جائے۔ میرا آدمی خود اندر جا کر وائرلیس ڈائنامنٹ اسلحہ خانے میں فٹ کرے گا اور پھر چارجر لے کر یہاں آجائے گا۔ میں چارجر آن کر کے دیکھوں گا۔ اگر وہ صحیح کام کر رہا ہو گا تو پھر مجھے تمہارے وعدے پر اعتبار آجائے گا۔ اور جب تک پورا اڈہ خالی نہ ہو جائے گا میں چارجر اپنی تحویل میں رکھوں گا جب تم اپنا وعدہ مکمل کر لو گے تو پھر یہ چارجر تمہارے حوالے کر کے میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا جاؤں گا۔ اس طرح تمہارا اڈہ بھی بچ جائے گا اور میرا مشن بھی مکمل ہو جائے گا" ۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اگر ایسی بات ہے تو تم خود میرے ساتھ اندر چلو اور اپنے کام کی تکمیل کر کے باہر آ جانا۔ میں بھی تمہارے ساتھ آ جاؤں گا۔ اس طرح تمہاری پوری تسلی ہو جائے گی"۔۔۔ جنرل بارٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن میں اکیلا نہیں جاؤں گا۔ میرے ساتھی بھی ساتھ جائیں گے اور یہ بات ذہن میں رکھ لینا کہ ہم تو موت کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہیں اور پاکیشیا کے معمولی سے ایجنٹ ہیں ہماری موت سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہ پڑے گا۔ ہماری جگہ دوسرے ایجنٹ لے لیں گے۔ لیکن تمہاری موت پورے ساؤتھ افریقہ کے لئے بہت بڑا المیہ ہو گی۔ اور تمہارا کوئی متبادل انہیں نہ مل سکے گا"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ میں صرف اڈہ اور آدمی بچانا چاہتا ہوں۔ میں اپنا وعدہ پورا کر دوں گا"۔۔۔ جنرل بارٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور مشین پسٹل اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اور پھر وہ جنرل بارٹر اور جوانا سمیت ٹیلے کی اوٹ سے نکل کر اس دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی جو ادھر ادھر چھپے ہوئے تھے انہیں ٹیلے کی اوٹ سے آتے دیکھ کر باہر آ گئے۔

"میرا جنرل بارٹر سے ایک شریفانہ معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس لئے ہم سب اس کے ساتھ اندر جا رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسا معاہدہ۔ ہمیں بھی تو کچھ پتہ چلے"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اندر جا کر سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ آؤ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب جنرل بارٹر کے ساتھ چلتے ہوئے اس دہانے میں داخل ہوئے۔ سرنگ کا اختتام ایک کمرے میں ہوا جس کے ایک دروازے کو کراس کر کے وہ دوسری طرف پہنچے تو وہاں کھلا میدان تھا۔ جنرل بارٹر کو دیکھتے ہی دس بارہ مسلح فوجی تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ کہ جنرل بارٹر نے ہاتھ اٹھا کر انہیں وہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔

"سیدھے اسلحہ خانہ چلو۔ اور یہ سن لو۔ میرے ساتھی نے اسلحہ خانہ دیکھا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور جنرل بارٹر نے سر ہلا دیا۔ اور پھر یہ قافلہ پیدل چلتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں اسلحہ خانہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دین ہاؤس والی عمارت میں داخل ہو گئے۔ عمران چونکہ صفدر سے اندر کی ساری تفصیل پوچھ چکا تھا۔ اس لئے وہ دین ہاؤس کو پہچان گیا۔ دین ہاؤس میں موجود چار آدمی جنرل بارٹر کو دیکھ کر اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ اور ان کی ایڑیاں بج اٹھیں۔

"تمہارا انچارج کون ہے"۔۔۔ عمران نے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ہوں"۔۔۔ ایک نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ

Admin @ www.hibuddiez.com

حیرت سے جنرل باڈلر کو دیکھ رہا تھا۔

" جیسے یہ کہے ویسے ہی کرو۔ اٹ از مائی آرڈر " ۔۔۔ جنرل باڈلر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس نوجوان نے سر ہلا دیا۔

" صفدر۔ تم یہاں کا خیال رکھو گے۔ میں اندر جاؤں گا " ۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

" مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر سر " ۔۔۔ انچارج نے شاید اجنبی کو ڈیپن ہاؤس میں لے جانے پر حیرت کا اظہار کرنا چاہا تھا۔

" میں نے کہا ہے جیسے یہ کہتے ہیں ویسے ہی کرو " ۔۔۔ جنرل باڈلر نے غراتے ہوئے کہا اور انچارج نے ہونٹ چباتے ہوئے سر جھکا لیا۔

" عمران صاحب۔ یہاں کوئی مشین ہے۔ جو ایسی چیزوں کو خود بخود فیوز کر دیتی ہے " ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ وہ مشین کہاں ہے۔ بتاؤ " ۔۔۔ عمران نے انچارج سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" اس کمرے میں ہے جناب " ۔۔۔ انچارج نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" جاؤ صفدر پہلے اسے ڈس آرڈر کر دو " ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور صفدر ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر گیا تو چند لمحوں بعد ہی اندر سے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی جنرل باڈلر کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور وہ انچارج تو باقاعدہ دانت پیس رہا تھا۔

" میں نے اسے مکمل طور پر ڈس آرڈر کر دیا ہے " ۔۔۔ صفدر نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ انچارج صاحب " ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور انچارج کی طرف بڑھا۔ انچارج نے اسلحہ خانے کا دروازہ کھولا۔ اور پھر وہ عمران کو لئے اندر چلا گیا جبکہ صفدر اور باقی ساتھی وہیں جنرل باڈلر کے ساتھ کھڑے رہے۔ صفدر پوری طرح چوکنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران انچارج سمیت واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

" سس ۔۔۔ سر۔ انہوں نے ڈائنا منٹ باکس فٹ کر دیا ہے وائرلیس باکس اور اس کا چارجر ان کے پاس ہے " ۔۔۔ انچارج نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ مگر جنرل باڈلر نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جیب سے چارجر نکالا۔ اور پھر اس کا ایک بٹن دبایا تو چارجر پر موجود ایک بلب جل اٹھا۔ عمران نے مطمئن انداز سے سر ہلاتے ہوئے بٹن آف کیا اور پھر چارجر کو دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں۔ مگر یہ ڈیپن ہاؤس اب سیل ہو گا " ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" باہر نکل کر اسے سیل کر دو۔ اور جب تک میں خود آرڈر نہ دوں اسے آف نہ کیا جائے " ۔۔۔ جنرل باڈلر نے خشک لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔۔۔ نئے آرڈر کی تعمیل ہو گی سر " ۔۔۔ انچارج نے سر

ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر عمران اس وقت تک باہر رکا رہا جب تک اس کے سامنے دین ہاؤس سیلڈ نہ کر دیا گیا۔

"او۔ کے ___ تعاون کا شکریہ۔ آؤ اب باہر چلتے ہیں۔ ہم اس ہیلی کاپٹر میں بوٹسوانا کی سرحد پر جائیں گے اور تم ہمارے ساتھ جاؤ گے۔ سرحد پر ہیلی کاپٹر اور یہ چارجر تم تمہارے حوالے کر دیں گے۔ اور پھر ہم ایک ہفتہ تک وہاں رہیں گے۔ اگر ہمارے مخبروں نے یہ اطلاع دے دی کہ تم نے واقعی اڈہ خالی کرا دیا ہے اور ڈگو نا کرز تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے تو ہم واپس چلے جائیں گے۔ ورنہ ہم پھر آئیں گے اور اس کے بعد ہمارے تمہارے درمیان دوسرا کوئی معاہدہ نہ ہوگا۔ پھر تمہیں بھی مرنا پڑے گا اور تمہارے اڈے بھی تباہ ہو جائیں گے" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے جو وعدہ کیا ہے۔ اُسے پورا کروں گا۔ کیونکہ جب سے تم نے ملکی ہاؤس تباہ کیا ہے۔ میں نے سمجھ لیا ہے کہ اب ڈگو نا کرز مزید نہیں چل سکتی۔ اب میں صرف یہ اڈہ اور آدمی بچانا چاہتا ہوں۔ اب انتخابات مقدر ہو چکے ہیں اور نمبیا سے بہرحال ہمیں بوریا بستر لپیٹنا پڑے گا۔ مقدر سے کوئی نہیں لڑ سکتا" ___ جنرل بارٹم نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ" ___ عمران نے کہا۔ اور جنرل بارٹر نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ اُسی طرح چلتے ہوئے اڈے سے باہر نکلے۔ اور چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو چکے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر عمران خود تھا۔ ساتھ والی سیٹ پر جنرل بارٹر کو بٹھایا گیا اور عقبی طرف وہ سارے سمٹ سمٹا کر بیٹھنا تو کیا سب پھنس گئے۔ کیونکہ جنگی ہیلی کاپٹر میں بیٹھنے کے لئے زیادہ جگہ تو نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ یہ کافی بڑا ہیلی کاپٹر تھا۔ اس لئے اس میں وہ سب بہرحال سمٹ کر سوار ہو ہی گئے۔

عمران نے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند کیا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر پر جیا ونی سے کال آ گئی۔ مگر اس بار جنرل بارٹر نے خود کال اٹنڈ کی اور انہیں بتایا کہ وہ خود ہیلی کاپٹر میں ہمسایہ ملک بوٹسوانا کی سرحد پر جا رہا ہے۔ اس لئے ہیلی کاپٹر کو نہ روکا جائے۔ اس دوران عمران نے جیب سے چارجر نکالا اور اس کا بٹن دبا کر دیکھا۔ بٹن دبتے ہی بلب جل اٹھا اور عمران نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے اسے آف کر کے واپس جیب میں رکھ لیا۔ جنرل بارٹر نے بھی عمران کو ایسا کرتے دیکھ لیا تھا۔ اور بلب جلتے ہی اس کے چہرے پر کچھ دُکھ سا پیدا ہو گیا مگر وہ خاموش رہا۔

"یہ تو تم واپس جوہنبرگ جا رہے ہو" ___ اچانک جنرل بارٹر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید کوئی خاص نشانی نظر آ گئی تھی۔

"ہم اس وقت بوٹسوانا اور نمیبیا کی سرحدی پٹی کے اوپر پرواز کر رہے ہیں۔ سمبرے پہنچ کر ہم اپنا رخ موڑیں گے اور پھر ایک سرحدی قصبے ڈھوک پہنچیں گے۔ وہاں میرا ایک دوست رہتا ہے۔ ویسے یہ قصبہ بوٹسوانا کی سرحد کے بالکل اوپر ہے۔ ہم ایک ہفتہ

Admin @ www.hibuddiez.com

اس دوست کے پاس ٹھہریں گے "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے تفصیل بتائی۔

"مگر اتنی لمبی پرواز کے لئے تو فیول اس میں موجود نہیں ہوگا"۔ جنرل بارٹر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کمبرے سے فیول مل جائے گا اور جب ساؤتھ افریقہ کا سب سے بڑا جنرل ہمارا ہم سفر ہو تو پھر فیول کی کیا کمی ہو سکتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن بوٹسوانا کی سرحد تو نمیبیا سے بالکل قریب ہے۔ پھر تم اتنا لمبا چکر کاٹ کر کیوں جا رہے ہو"۔۔۔۔ جنرل بارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے وہاں میرا دوست رہتا ہے۔ اور اس نے مجھے ایک ہفتے تک شکار کھلانے کی دعوت دے رکھی ہے۔ اور اس دوست کے انتہائی قریبی عزیز تمہارے اردگرد موجود رہتے ہیں۔ اس لئے مجھے خبریں بھی آسانی سے مل جائیں گی۔ کہ تم نے معاہدے پر عمل درآمد بھی کیا ہے یا نہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ اگر تم نے معاہدے پر عمل درآمد نہ کیا تو پھر تمہیں جوہنبرگ پہنچنے میں زیادہ وقت نہ لگے گا۔ بہرحال تمہارا ہیڈ کوارٹر تو جوہنبرگ ہی میں ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جنرل بارٹر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔۔۔۔ لیکن پھر وہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یک لخت ایک چمک سی ابھر آئی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ دوبارہ سیٹ سے لگ گیا۔ البتہ چمک اسی طرح قائم تھی۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جیسے وہ کسی بہت بڑے بوجھ کے دباؤ سے اچانک باہر نکل آیا ہو۔

"جنرل بارٹر میں تمہارے چہرے پر پیدا ہونے والی چمک کی وجہ اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ تمہارے ذہن میں یہی خیال آیا ہے نا کہ چارجر کی رینج یہاں تک تو نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اب اڈہ تو محفوظ ہو گیا۔ باقی رہے ہم تو کمبرے میں فیول ڈلواتے وقت ہم آسانی سے شکار کئے جا سکتے ہیں تو میری بات اچھی طرح سن لو۔ تم ان آلات کے ماہر نہیں ہو۔ اس لئے تمہیں اس کی صحیح رینج کا علم نہیں ہے۔ اس لئے تم خوش ہو رہے ہو۔ اس کی رینج کا مجھے اچھی طرح علم ہے۔ تبھی میں ادھر آ رہا ہوں۔ اگر تم چاہو تو میں ابھی تمہیں اس کا تجربہ بھی کرا سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جیب سے چارجر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبایا تو سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اور اس بلب کے جلتے ہی جنرل بارٹر کا چہرہ تاریک ہو گیا اس کے چہرے پر موجود چمک یک لخت ختم ہو گئی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے بٹن آف کیا اور چارجر کو جنرل بارٹر کی مخالف سمت والی جیب میں ڈال لیا۔

"اس کی رینج اس قدر ہے کہ ساؤتھ افریقہ کے آخری کونے میں بھی تمہارا یہ اڈہ اس چارجر کی مدد سے اڑایا جا سکتا ہے یہ تو تھی ایک بات۔ دوسری بات یہ کہ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا ذہن۔۔۔ اس معاہدے کے بارے میں صاف نہیں ہے ورنہ تم ایسی بات نہ سوچتے۔ اس لئے کیوں نہ تمہیں اس ہیلی کا پٹر سے

Admin @ www.hibuddiez.com

نیچے پھینک دیا جائے اور تمہارا یہ اڈہ [illegible] بچاتے ہوئے بوٹسوانا میں داخل ہو جائیں۔ کیا تم ہمیں ان دونوں کاموں سے روک سکتے ہو" ——— عمران کا لہجہ آخر میں بے حد تلخ ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ نہیں نہیں ——— یہ بات نہیں ہے۔ میں ہر قیمت پر معاہدہ پورا کروں گا۔ تم بے فکر رہو" ——— جنرل بارٹم نے انتہائی ہراساں لہجے میں کہا۔

"اس میں تمہارا اور تمہاری حکومت کا فائدہ ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔ ہیلی کاپٹر تھوڑی دیر بعد کمبرے پہنچ گیا۔ اور پھر وہاں کے ایک ملٹری ہوائی اڈے پر عمران نے جنرل بارٹم کی مدد سے فیول بھروایا اور ہیلی کاپٹر ایک بار پھر فضا میں بلند ہو گیا۔ عمران نے جنرل بارٹم کو ہیلی کاپٹر سے باہر بھیجنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے ٹرانسمیٹر پر ہی ہوائی اڈے کے انچارج سے بات ہو گئی تھی اور وہ فیول بھروا کر دوبارہ فضا میں پرواز کر گئے تھے۔ کمبرے سے تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد عمران نے ایک جنگل کے قریب ہیلی کاپٹر کو نیچے اتار دیا۔

"اب سب نیچے اترو۔ جنرل بارٹم تم بھی" ——— عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"میں ——— میں نے تو واپس جانا ہے" ——— جنرل بارٹم نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم پہلے ہمارے ساتھ جنگل تک جاؤ گے۔ اور پھر [illegible] تو تم ہمیں جنگل تک پہنچنے سے پہلے ہی گولیوں سے بھون ڈالو گے۔ جنگل میں ہم محفوظ ہوں گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جنرل بارٹم خاموشی سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔ جنگل وہاں سے چار پانچ سو گز دور تھا۔ وہ سب پیدل اس جنگل کی طرف بڑھ گئے۔ جنگل میں داخل ہو کر وہ رک گئے۔

"ٹھیک ہے جنرل بارٹم۔ یہ لو چارجر اور وہ سامنے کھڑا ہے تمہارا ہیلی کاپٹر۔ اب آئندہ کے حالات تمہاری اپنی سوچ پر منحصر ہیں۔ میں نے بہرحال وعدہ پورا کر دیا ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر تم نے اس جنگل پر ہیلی کاپٹر سے ہم پر فائرنگ کی کوشش کی تو پھر ہمارا تمہارا معاہدہ اسی لمحے ختم ہو جائے گا اور میرے پاس آپس میزائل موجود ہے جو ایک لمحے میں تمہارے ہیلی کاپٹر کو راکھ کا ڈھیر بنا دے گا۔ اور ظاہر ہے ہیلی کاپٹر تباہ ہوتے ہی چارجر بھی حدت کی وجہ سے پُش ہو جائے گا اور پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا اڈہ۔ آپس میزائل جانتے ہو کیا ہوتا ہے۔ اگر کہو تو ابھی نمونہ دکھا دوں۔ البتہ تمہیں پھر یہاں سے پیدل واپس جانا پڑے گا۔ عمران نے جیب سے وہ چارجر نکالتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ میں معاہدہ پورا کر دوں گا" ——— جنرل بارٹم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— یہ لو چارجر اور جاؤ۔ بائی بائی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چارجر جنرل بارٹم کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ جنرل بارٹم نے جلدی سے چارجر لے کر جیب میں رکھا۔ اور پھر

Admin @ www.hibuddiez.com

واپس مڑ کر وہ تقریباً دوڑنے والے انداز میں ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سب لوگ وہیں کھڑے اُسے جاتا دیکھتے رہے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا۔ اور انتہائی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا واپس جوہنبرگ کی طرف بڑھ گیا۔

"آخر اس سارے ڈرامے کا مقصد کیا تھا۔ کیا ہم یہاں معاہدے کرنے آئے تھے"۔۔۔ جولیا نے تیز اور تلخ لہجے میں کہا۔

"مس جولیا نافٹز واٹر۔ سیانے کہتے ہیں جب سب راستے بند ہو جائیں تو پھر عقل کو کام میں لانا چاہئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے تم نے یہ کام عقلمندی کا کیا ہے جو سراسر حماقت ہے۔ اڈہ اڑا کر اور جنرل بارٹر کو قتل کر کے ہمارا مشن مکمل ہو جاتا"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہ انچارج اب تک وہیں ہاؤس کو سیل کئے جنرل بارٹر کے احکامات کا انتظار کر رہا ہوگا۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ہمارے جاتے ہی اس نے سیل کھول دی ہوگی اور ڈائنامنٹ باکس ہٹا دیا ہوگا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ پھر تم نے یہ سب کچھ کیوں کیا۔ اور ہاں کمرے تک تو وہ درست تھا تم نے اُسے آن کر کے جنرل بارٹر کو دکھایا تھا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔ باقی ساتھی بھی عمران کی بات سن کر حیران ہوئے کھڑے تھے۔

"ارے وہ چارجر تو اب بھی میرے پاس ہے۔ یہ دیکھو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دوسرے لمحے جیب سے اس نے چارجر نکالا اور اس کا بٹن دبایا تو اس پر بلب جل اٹھا۔ اب تو جولیا اور ساتھی اور بھی زیادہ حیران ہو گئے۔

"سنو مس جولیا نافٹز واٹر۔ ہم وہاں چوہے کی طرح پھنس کر رہ گئے تھے۔ جنرل بارٹر کو قتل کر دینے سے ہمارا مسئلہ حل نہ ہو سکتا تھا۔ اور ہم اس صحرا سے نکل بھی نہ سکتے تھے۔ کیونکہ سر پر چھاؤنی اور ایئر پورٹ تھا۔ ہمارا ہیلی کاپٹر ایک لمحے میں ہٹ کر دیا جاتا۔ جنرل بارٹر جیسے آدمیوں کی نفسیات میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ایسے لوگ اپنی زندگی کے مقابل ہر چیز کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں اس لئے میں نے اُسے صرف کسی بھی حرکت سے باز رکھنے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ وہ یہاں تک کس طرح بے حس و حرکت ہمارے ساتھ چلا آیا۔ صرف اپنی زندگی کی خاطر۔ اور یہ بھی سن لو کہ جیسے ہی اُسے احساس ہوگا کہ اس کی زندگی محفوظ ہے اس نے کسی معاہدے وغیرہ کی پرواہ نہیں کرنی۔ اس لئے ابھی دیکھنا چند لمحوں بعد ساؤتھ افریقہ کی آدھی سے زیادہ فضائیہ کے جنگی جہاز اس جنگل اور اس کے ارد گرد کے علاقے کو کس طرح تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ بوٹسوانا کے پاس تو اتنی فضائی طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ انہیں روک سکے۔ اس طرح اس کی زندگی بھی محفوظ ہو گئی اور ہمارے جیسے خطرناک ایجنٹوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ بولو کون فائدے میں رہا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا۔ جب تمہیں یہ سب کچھ معلوم تھا تو پھر......"۔۔۔ جولیا کا چہرہ غصے کی شدت سے پھڑپھڑانے لگا تھا۔

"اب میں کیا کروں۔ میں نے سوچا کہ وہاں پاکیشیا میں شاید ہماری قبریں دور دور بنیں۔ یہاں تو ایک ہی بنے گی۔ کیوں تنویر۔ کہیں تو اکٹھے ہونا ہی چاہیے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں تم واقعی پاگل ہو گئے ہو"۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جوزف"۔۔۔ عمران نے یکسر جوزف کی طرف گھومتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ جوزف نے چونک کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کی آواز سن کر نیند سے بیدار ہوا ہو۔

"پہلے تو اگر مجھے تنویر پاگل کہتا تھا تو تم اس پر چڑھ دوڑتے تھے۔ لیکن اب آنکھیں بند کئے کھڑے ہو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اب جوزف دی گریٹ جوزف دی کنیجوا ہو گیا ہے۔ اس لئے باس اب تو میں صرف مرنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ اس ہاتھی کی طرح جو بوڑھا ہو کر اپنے قبرستان میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہے کاش میں ڈرم بھر کر ساتھ لے آتا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ آگے کچھ نہیں ملے گا لیکن اب کیا ہو سکتا ہے"۔ جوزف کا لہجہ انتہائی مایوسانہ سا تھا۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ اسے کیا ہوا ہے۔ یہ بیمار ہے"۔۔۔ جولیا نے بری طرح چونک کر جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ اس سے پہلے اُسے جوزف کے متعلق خیال ہی نہ آیا تھا۔

"ہاں مس۔ جوزف دی گریٹ کی روح بیمار ہو گئی ہے۔ اور روح پر اب میں تنہائی کی سرخ گدھوں کو منڈلاتے ہوئے صاف دیکھ رہا ہوں۔ کسی بھی لمحے وہ میری روح پر جھپٹ پڑیں گی اور اس کے بعد جوزف دی گریٹ اپنے انجام کو پہنچ جائے گا وہ جوزف دی گریٹ جس کا نام سن کر شیر اپنی دُمیں ٹانگوں میں دبا لیتے تھے۔ وہ جوزف دی گریٹ جس کا نام سن کر افریقہ کی عورتوں کی آنکھوں میں آسمانی بجلی جیسی چمک آ جاتی تھی۔ وہ جوزف دی گریٹ جس کے راستے سے مست ہاتھی اور وحشی گینڈے خود بخود ہٹ جایا کرتے تھے"۔۔۔ جوزف نے اسی طرح انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"آخر ہوا کیا تمہیں۔ کیا یہ کوئی نیا ڈرامہ ہے"۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے کئی دنوں سے شراب نہیں پی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس بار واقعی جولیا، صفدر اور تنویر تینوں بری طرح اچھل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر یقین نہ آنے والی کیفیت تھی۔

"کئی دنوں سے شراب نہیں پی ہے جوزف نے اوہ واقعی۔ میں نے سارے سفر میں اس کے ہاتھ میں بوتل نہیں دیکھی۔ مگر یہ کیسے ہوا۔ ایسا تو ناممکن ہے"۔۔۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"بس سچ کہا ہے وچ ڈاکٹروں نے کہ جب موت پر پھیلائے آتی ہے تو انسان دھوپ سے بچنے کے لئے اس کے پروں کے سائے میں آنے کیلئے لپک پڑتا ہے اور میری زندگی تو شراب کے ساتھ ہے مگر میں پورا کوٹا نہ لے آیا" ۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جاؤ جنگل میں۔ اپنے مطلب کی جڑی بوٹی تلاش کر لو۔ جاؤ۔ مجھے یہ منہ بسورتے آدمی اچھے نہیں لگتے۔ یہاں ایسی جڑی بوٹی ضرور ہوگی جو تمہارا نشہ پورا کر دے گی" ۔۔۔ عمران نے اس بار تلخ لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ جوزف دی گریٹ ابھی مرا نہیں ہے اور جوزف نے آج تک جو کہہ دیا اُسے پورا کیا ہے۔ اب میں مر تو سکتا ہوں لیکن مشن کی تکمیل سے پہلے شراب نہیں پی سکتا" ۔۔۔ جوزف نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر منہ کیوں بسور رہے ہو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس اب جوزف دی کنجوے کو منہ تو بسورنے دو۔ آخر کنجوا منہ کبھی نہ بسورے تو اور کیا کرے" ۔۔۔ جوزف نے کہا، اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ جب کہ باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"جوانا" ۔۔۔ عمران جوانا سے مخاطب ہوا جو خاموش کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"یس ماسٹر" ۔۔۔ جوانا نے فوراً ہی جواب دیا۔

"وہ سامنے جو اونچا درخت موجود ہے اس کے ساتھ ہی ایک چشمہ ہوگا وہاں سے اپنی چھاگل بھر لاؤ اور جوزف کو دو۔ پھر دیکھو یہ کنجوا کس طرح ببر شیر بنتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ پانی سے کچھ نہیں ہوگا" ۔۔۔ جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا تیزی سے جنگل کے اندر بڑھ گیا۔

"اب کیا ہم یہاں آنے والے جنگی جہازوں کے انتظار میں کھڑے رہیں گے" ۔۔۔ جولیا نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا، جیسے اُسے اپنی پہلی بات یاد آگئی ہو۔

"میری طرف سے تم بیٹھ بھی سکتی ہو۔ میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم سچ سچ بتاؤ۔ یہ تم نے آخر چکر کیا چلا دیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے اس بار بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بس تھوڑی دیر اور صبر کرو۔ چکر مکمل ہو جائے گا۔ صرف تھوڑی دیر" ۔۔۔ عمران نے اُسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا منہ بنا کر خاموش ہو گئی۔ اُسی لمحے جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں چھوٹی چھاگل تھی۔ یہ ایسی چھاگل تھی جو آسانی سے جیب میں رکھی جا سکتی تھی۔ اور جوانا چونکہ پانی بے حد پیتا تھا۔ اس لئے یہ چھاگل وہ ہر وقت جیب میں رکھتا تھا۔ جوانا نے چھاگل جوزف کی طرف بڑھا دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اے یو جوزف" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا تو جوزف نے منہ بنلتے ہوئے چھاگل کو منہ سے لگایا اور چند لمحوں میں اسے خالی کر دیا۔ لیکن اس کا منہ اسی طرح بنا ہوا تھا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس درخت کے پاس چشمہ ہے۔ کیا تم پہلے سے جانتے تھے" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ درخت ہمیشہ چشمے کے کنارے پر ہی اُگتا ہے۔ اس لئے اس کی موجودگی ہی چشمے کی موجودگی کا پتہ دیتی ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا

"باس باس۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔ اوہ اوہ۔ میری روح تندرست ہوتی جا رہی ہے۔ اوہ۔ وہ سرخ گدھیں اڑتی ہوئی دور جا رہی ہیں۔ اوہ جوزف دی گریٹ پھر زندہ ہوتا جا رہا ہے" ـــــ جوزف نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ اور جولیا سمیت سارے ساتھی واقعی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جوزف کا تھکا ہوا اور قدرے زرد سا چہرہ تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم بھی اس طرح کھلتا جا رہا تھا جیسے اس کے اندر کوئی ہوا بھر رہا ہو۔

"ہا ـــ ہا ـــ ہا ـــ اب جوزف پھر جوزف دی گریٹ بن گیا ہے۔ ہا ـــ ہا ـــ ہا ـــ اور ہاں مسٹر تنویر تم نے باس کو پاگل کیوں کہا تھا" ـــــ جوزف نے انتہائی سخت لہجے میں تنویر کی طرف مڑ کر کہا۔

"بس تنویر زخمی ہے اور زخمیوں سے ایسے لہجے میں بات نہیں کیا کرتے۔ ورنہ میں دوبارہ ان سرخ گدھوں کو کال کر لوں گا" عمران نے کہا تو جوزف نے منہ موڑ لیا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا۔ کہ وہ اب ذہنی اور جسمانی ہر لحاظ سے وہی پہلے والا جوزف بن گیا ہے۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ کیا یہ چشمہ شراب کا ہے" ـــــ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ اس درخت کی کرامات ہے۔ اسے باشوا کہتے ہیں اور باشوا کی جڑوں کا پانی برانڈی سے بھی زیادہ تیز نشہ کر دیتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اس ٹرانسمیٹر سے ہی نکل رہی تھیں۔ باقی سب چونک کر اس ٹرانسمیٹر کو دیکھنے لگے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ جنرل بارٹر کالنگ اوور" ـــــ جنرل بارٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ماتھر اٹنڈنگ فرام ریڈ پوائنٹ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر سے ماتھر کی آواز سنائی دی۔

"ماتھر وین ہاؤس کے انچارج سے میری بات کراؤ فوراً اوور" ـــــ جنرل بارٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس سر اوور" ـــــ ماتھر نے کہا اور پھر چند لمحوں تک ٹرانسمیٹر خاموش رہا۔ اس کے بعد ایک اور آواز ابھری۔

"یس سر ـــــ فرنیک بول رہا ہوں سر۔ انچارج ڈیپن ہاؤس اوور" بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ڈیپن ہاؤس ابھی سیل ہے اوور" ـــــ جنرل بارٹڑ کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ آپ نے خود ہی حکم دیا تھا سر اوور" ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"فوراً سیل توڑ دو۔ اور جو ڈائنامیٹ باکس لگایا گیا ہے اُسے آف کر دو۔ اور پھر مجھے سپیشل آل ون فریکونسی پر رپورٹ دو۔ ماتھر کو یہ فریکونسی معلوم ہے۔ وہ کال ملا دے گا اوور" ـــــ جنرل بارٹڑ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر اوور" ـــــ فرنیک نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ جنرل بارٹڑ نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کا کوئی ساتھی بات کرتا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کی سائیڈ پر موجود ایک ناب گھمانی شروع کر دی۔ اور ٹرانسمیٹر پر موجود سرخ اور نیلے رنگ کی دو سوئیاں تیزی سے مخالف سمت میں حرکت کرنے لگیں۔ جب دونوں سوئیاں مخصوص ہندسوں پر پہنچیں تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ علی عمران کالنگ جنرل بارٹڑ اوور" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ جنرل بارٹڑ سپیکنگ۔ تمہیں میری اس سپیشل فریکونسی کا کیسے علم ہوا اوور" ـــــ دوسری طرف سے جنرل بارٹڑ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے اپنا سپیشل ٹرانسمیٹر ریڈ پوائنٹ کی مخصوص فریکونسی پر پہلے ہی سیٹ کیا ہوا تھا۔ اس لئے تم نے جیسے ہی ریڈ پوائنٹ پر کال کی وہ میرے ٹرانسمیٹر پر بھی سنائی دینے لگی۔ اور جنرل بارٹڑ تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ تمہیں تو چاہیئے تھا کہ تم اڈہ خالی کرنے کا حکم دیتے تاکہ معاہدہ مکمل ہو جاتا۔ لیکن تم نے اڈہ خالی کرنے کی بجائے ڈائنامیٹ ہٹانے کے احکامات دیئے ہیں اوور" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"ہا ـــــ ہا ـــــ تم انتہائی احمق آدمی ہو پاکیشیائی ایجنٹ۔ میں نے یہ معاہدہ صرف اپنی جان بچانے کی غرض سے کیا تھا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میری جان ساؤتھ افریقہ کے لئے کس قدر قیمتی ہے ورنہ یہ کس طرح ممکن تھا کہ میں ایسا معاہدہ کرتا۔ میرے جیتے جی نمیبیا کیسے آزاد ہو سکتا ہے۔ میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ نمیبیا کے حقیر سیاہ فام کیڑے آزاد ہو کر ہمارے سامنے سر اٹھا کر چلیں۔ ان کے مقدر میں غلامی لکھی ہوئی ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کی غلامی۔ یہی ریڈ پوائنٹ ہی تم دیکھنا ان حقیر کیڑوں کی موت کا باعث بنے گا۔ میں نمیبیا میں ایسا قتل عام کراؤں گا کہ ان حقیر سیاہ فام کیڑوں کو پھر زندگی بھر یہ جرأت نہ ہو سکے گی کہ ہم سفید فاموں سے آزادی کا تصور بھی کر سکیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور سنو۔ میں اب محفوظ مقام تک پہنچ گیا ہوں۔ اب تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر بھی میری جیب میں ہے۔ اس لئے تم اب اڈے کو بھی تباہ نہیں کر سکو گے۔ اور اگر ایک لمحہ اور تمہاری کال نہ آجاتی تو میں واپس ایئر مارشل نکلسن کو آرڈر دینے ہی والا تھا۔ اور تم چاہے بوٹسوانا کے کسی بھی حصے میں پہنچ جاؤ بچ نہ سکو گے۔ میں تمہاری خاطر پورے بوٹسوانا پر بموں کی بارش کر دوں گا۔ بوٹسوانا میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ ساؤتھ افریقہ کی فضائیہ کا راستہ روک سکے اور اب بھی میں ایسا ہی حکم دوں گا نہ صرف تم بلکہ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ میں تمہارے پس ماندہ ملک پاکیشیا پر بھی قیامت توڑ دوں گا۔ کافرستانی حکومت میں ایسے آدمی موجود ہیں جو میرے حکم پر اسرائیل کو اپنے اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دیں گے اور پھر اسرائیل کے خوفناک میزائل تمہارے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اوور"۔۔۔ جنرل بارٹر نے انتہائی فخریہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم تھا جنرل بارٹر کہ تم کس قدر گھٹیا اور کمینے آدمی ہو۔ اور تم کیوں معاہدہ کرنے پر مجبور ہو۔ پھر بھی میں نے معاہدہ صرف اس لئے کیا تھا کہ میں تمہارے اڈے میں موجود بے شمار انسانوں کی ہلاکت نہ چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے تمہیں اتنی مہلت بھی دی ہے۔ اب تمہارے آدمیوں کی ہلاکت میری وجہ سے نہ ہوگی بلکہ یہ تمہارے ہی ہاتھوں ہوگی۔ میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ لیکن اب تم نے خود ہی معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے آدمیوں کا قتل عام کرایا ہے۔ اور اس کے باوجود میں شاید تمہیں زندہ چھوڑ کر واپس چلا جاتا۔ لیکن میرے ملک کے خلاف اپنے گھٹیا خیالات کا اظہار کر کے تم نے اپنے اڈے کے ساتھ ساتھ اپنی موت بھی مقدر کر لی ہے۔ اب جب تک تمہاری روح تمہارے جسم میں ہے۔ میں واپس نہیں جاؤں گا۔ اور سنو۔ اپنے وائس ایئر مارشل کو حکم دینے سے پہلے ایک بار پھر ریڈ پوائنٹ پر کال کر لینا تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تمہاری طرف سے معاہدہ توڑنے کا کیا نتیجہ نکلا ہے اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر تیزی سے ناب گھمائی اور دوبارہ پہلے والی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جنرل بارٹر کالنگ ریڈ پوائنٹ اوور"۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے جنرل بارٹر کی چیختی ہوئی آواز نکلی۔ لیکن بار بار یہ فقرہ دوہرانے کے باوجود ٹرانسمیٹر سے دوسری آواز سنائی نہ دی۔ تو ٹرانسمیٹر یکلخت خاموش ہو گیا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بٹن آف کیا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کی ناب گھمانی شروع کر دی۔ اور پھر اسے ایک اور مخصوص فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹرانسمیٹر سے جنرل بارٹر کی تیز آواز دوبارہ نکلی۔

"ہیلو ہیلو۔ جنرل بارٹر کالنگ ملٹری بیس تھرٹی تھری اوور"۔
جنرل بارٹر بری طرح چیخ رہا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس سیکنڈ کمانڈر پامر اٹنڈنگ سر اوور" ___ ٹرانسمیٹر سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مارشس انتھونی کہاں ہے۔ اس نے کیوں جواب نہیں دیا اوور" جنرل بارٹر کی حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جناب مارشس انتھونی تو آپ کے حکم پر جنگی ہیلی کاپٹروں کو لے کر ریڈ پوائنٹ پر گئے تھے۔ لیکن ان کے ہیلی کاپٹر ہٹ کر دیئے گئے۔ اس کے بعد میں سیکنڈ ان کمان تھا۔ میں نے ان کا انتقام لینے کے لئے جنگی جہاز اور ہیلی کاپٹر بھیجے لیکن سوائے ایک زیرو تھری تھری ہیلی کاپٹر کے باقی بھی تباہ ہو گئے۔ وہ ہیلی کاپٹر واپس کیمپ کی طرف گیا تو آپ اس میں سوار تھے۔ اس لئے میں نے مزید آپریشن روک دیا تھا سر اوور" ___ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"اوہ اچھا میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے۔ سنو ریڈ پوائنٹ کال کا جواب نہیں دے رہا حالانکہ تھوڑی دیر پہلے میں نے کال کیا تو وہاں سے جواب ملا تھا۔ تمہارے پاس وائیڈ رینج چیکنگ انتظام ہے۔ کیا وہاں کوئی واقعہ تو تم نے مارک نہیں کیا اوور" ___ جنرل بارٹر نے کہا۔

"سر۔ ریڈ پوائنٹ تو تباہ ہو چکا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے اچانک وہاں ایک خوف ناک دھماکہ ہوا اور پھر دھماکوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ ریڈ پوائنٹ تو آتش فشاں کی طرح پھٹ گیا ہے سر۔ میں نے ابھی ہیڈ کوارٹر کال کر کے یہ اطلاع دی ہے سر۔ وہاں تو کچھ نہیں بچا بلکہ پورا علاقہ ہی تباہ ہو چکا ہے سر۔ انتہائی خوف ناک تباہی ہوئی ہے سر اوور" ___ پامر نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ چارجر تو میرے پاس ہے پھر وہ پن ہاؤس کیسے تباہ ہو گیا۔ چارجر کا مطلب ابھی تک کاشن دے رہا ہے۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اوور" ___ جنرل بارٹر نے ایسے چیختے ہوئے کہا جیسے چیخ کے ساتھ ساتھ اس کی روح بھی جسم سے نکلی چلی جا رہی ہو۔

"چارجر ___ کون سا چارجر۔ جناب ویسے میں درست کہہ رہا ہوں سر۔ ڈی ڈی فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر ریڈ پوائنٹ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اب وہاں سوائے راکھ کے اور کچھ نہیں بچا اوور" ___ پامر کی آواز سنائی دی۔

"تو اس شیطان نے دھوکہ کیا ہے۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔ وہ اب مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتا۔ میں اب اسے تو کیا اس کے پورے ملک کو میزائلوں اور بموں سے اڑا دوں گا۔ میں انتقام لوں گا۔ بھیانک انتقام۔ میں جنرل بارٹر ہوں......"

جنرل بارٹر ہذیانی انداز میں چیخ چیخ کر بولے چلا جا رہا تھا اور عمران نے اپنے ٹرانسمیٹر کی سائیڈ میں موجود ایک بٹن دبا دیا۔

"جنرل بارٹر۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ تم نے دیکھ لیا معاہدہ توڑنے کا انجام۔ تم اگر معاہدے پر قائم رہتے تو تمہارے آدمی بچ جاتے۔ لیکن ریڈ پوائنٹ پھر بھی تباہ ہو جاتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اس کی تباہی کے بغیر ڈی ڈی فائٹرز والی تمہاری بھیانک سازش

Admin @ www.hibuddiez.com

کا خاتمہ نہیں ہو سکتا تھا۔ میں نے دیپن ہاؤس میں موجود ڈائنا میٹ سٹکس پر وائرلیس کنٹرول چارجر نہیں لگایا تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ ٹائم بم لگا کر اُسے اینٹی کلاک کر دیا تھا۔ اینٹی کلاک ہونے سے سارا چکر الٹا چل پڑتا ہے۔ اگر اُسے نہ چھیڑا جاتا تو چار گھنٹوں بعد وہ خود بخود فیوز ہو جاتا۔ اور اگر اُسے آف کیا جاتا تو وہ فوراً ہی چارج ہو جاتا۔ مجھے دیپن ہاؤس میں کچھ وقت اس لئے لگ گیا تھا کہ میں نے وہاں موجود جدید ٹائم بم کو کھول کر اس کی سیٹنگ الٹائی تھی۔ اور مجھے معلوم ہے کہ اس نظام کا علم تمہارے اس دیپن ہاؤس انچارج کو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ خالصتاً میری اپنی ایجاد ہے۔ اس کے علاوہ بھی میں نے ایک اور ڈائنا میٹ سٹکس بنڈل کو وائرلیس کنٹرول سے چارج کر کے علیحدہ چھپایا تھا۔ اس کا چارجر اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ تاکہ اگر تم معاہدے پر عمل کرتے ہوئے آدمی نکال لو۔ ظاہر ہے اس میں چار گھنٹے تو لگ ہی جانے تھے تو پھر میں اس چارجر کی مدد سے تمہارا اڈہ تباہ کر دیتا۔ لیکن تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آدمی نکالنے کی بجائے انچارج کو سٹکس ہٹانے کا حکم دیا۔ یہ اس حکم کا نتیجہ ہے کہ ریڈ لوائنٹ تمہارے آدمیوں سمیت تباہ ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے اس احمق انچارج نے اُسے عام سا ٹائم بم سمجھتے ہوئے آف کر دیا ہو گا۔ اور آف ہوتے ہی ڈائنا میٹ پھٹ گیا۔ اور جس قدر اسلحہ تم نے مظلوم سیاہ فاموں کے قتل عام کے لئے اکٹھا کیا تھا وہ سارا پھٹ گیا۔ اور چونکہ تم نے میرے ملک کے خلاف اپنے ناپاک ارادے کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے اب تمہاری موت بھی مقدر ہو چکی ہے۔ تمہارے پاس جو چارجر ہے وہ چارجر نہیں ہے۔ وہ بھی وائرلیس کنٹرول سپیشل بم ہے۔ یہ بھی میں نے تمہارے ہی دیپن ہاؤس سے حاصل کیا تھا۔ اب وہ چارجر جس سے میں نے ریڈ لوائنٹ تباہ کرنا تھا۔ وہ اب تمہارے پاس موجود اس بم کو چارج کرے گا۔ اور نتیجہ یہ کہ تم اپنے ناپاک ارادوں سمیت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ گے۔ سن رہے ہو تم۔ جنرل بارٹھ۔ اگر تم جنرل بارٹھ ہو تو میرا نام بھی علی عمران ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہاری روح بھی اس نام سے ہمیشہ لرزتی رہے گی۔ اوور اینڈ فارایور اوور“

عمران نے کہا اور ساتھ ہی جیب میں موجود دوسرا ہاتھ باہر نکالا۔ اس میں وہی چارجر موجود تھا۔ جو اس نے پہلے اپنے ساتھیوں کو دکھایا تھا۔ اس کا بلب جل رہا تھا۔ شاید عمران نے گفتگو کے دوران ہی اُسے آن کر دیا تھا۔ ہاتھ باہر نکالتے ہی اس نے اس پر موجود سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر میں سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی جنرل بارٹھ کی چیخ بھی سنائی دی۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا چارجر جس کا جلتا ہوا بلب اب بجھ چکا تھا بڑے بے نیازانہ انداز میں ایک طرف اچھال دیا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔ جولیا سمیت سارے ساتھیوں کے چہرے دیکھنے والے تھے۔ وہ عمران کو مسلسل ایسی نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کسی مافوق الفطرت چیز کو دیکھ رہے ہوں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ چکر تو مکمل ہو گیا جولیا۔ ڈوگو فائٹرز اپنے اڈوں اور آدمیوں سمیت ہمیشہ کے لئے دفن ہو گئے اور بمبیا کے مظلوم سیاہ فام باشندوں پر ٹوٹنے والی قیامت اپنی موت خود مر گئی۔ اور ان پر قیامت توڑنے والا جنرل بارٹر بھی اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ اب بمبیا میں ہونے والے انتخابات اور بمبیا کی آزادی کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی اور جوزف کا مسئلہ بھی بانسوا درخت والے پانی نے پورا کر دیا۔ لیکن وہ ہمارے اکٹھے مرنے والا مسئلہ ویسے ہی رہ گیا۔ اس کا کیا ہو گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے واقعی ایسا سیٹ کیا تھا کہ اگر چار گھنٹے تک اس ٹائم بم کو آف نہ کیا جاتا تو وہ ڈی فیوز ہو جاتا اور اڈہ تباہ نہ ہوتا یا تم اس جنرل بارٹر کو چکر دے رہے تھے"۔۔۔ جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اُسے کوئی چکر نہیں دیا۔ میں شریف آدمی ہوں۔ جو معاہدہ کرتا ہوں اُسے اپنی طرف سے نہیں توڑتا بیشک آزما کر دیکھ لو"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا آزما کر دیکھ لوں"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"معاہدہ۔۔۔ شادی بھی تو ایک معاہدہ ہی ہوتا ہے ناں۔ بے شک شوہر کے لئے تو جوتے کھانے کا معاہدہ ہوتا ہے۔ میں پھر بھی معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہاں یہ بات دوسری ہے کہ تنویر مجھ سے معاہدہ کر لے کہ میری جگہ جوتے وہ کھایا کرے گا۔ ایسی صورت میں میرا وعدہ کہ تمہیں مضبوط سے مضبوط جوتے خرید کر دیتا رہوں گا۔ کیوں تنویر۔ ٹھیک ہے۔ کرتے ہو معاہدہ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے کیا ضرورت ہے تم سے معاہدہ کرنے کی"۔۔۔ تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو جولیا سے براہِ راست معاہدہ کر لو۔ مجھے پھر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ میں اپنے وعدے پر پھر بھی قائم رہوں گا چاہے مجھے ناتوں جوتے ہی کیوں نہ لے کر دینے پڑیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جنگل کا وہ حصہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اگر تم میں یہ بکواس کرنے کی عادت نہ ہو تو تم واقعی کام کے آدمی ہو۔ تم نے جس طرح اس ریڈیو اسٹنٹ اور جنرل بارٹر کا خاتمہ کیا ہے میں سوچ بھی نہ سکتی تھی"۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیا ضرورت ہے سوچنے کی۔ یہ کام تو تم تنویر کے لئے ہی رہنے دو۔ وہ کچھ اور نہیں کر سکتا تو سوچ تو سکتا ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ سوچ ہی سوچ میں اس نے چھ سات چیاؤں چیاؤں بھی سوچ لئے ہوں"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور فضا ایک بار پھر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔ جب کہ جولیا نے بے اختیار شرم کے مارے منہ دوسری

Admin @ www.hibuddiez.com

طرف پھیر لیا۔ اور تنویر کا چہرہ غصے سے پھڑکنے لگا تھا۔

"ارے ارے غصہ نہ کرو۔ غصہ سوچ کے لئے زہر قاتل ہوتا ہے۔ کہیں اس سوچ سے بھی چلے جاؤ"—— عمران نے کہا اور اس بار تنویر بے اختیار کھسیانہ سا ہو کر ہنس پڑا۔ جب کہ جولیا نے مصنوعی غصے کے انداز میں جھک کر جوتے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو معاہدہ ہی نہیں ہوا۔ یہ پیشگی رہبرسل نہیں چلے گی"—— عمران نے ایک طرف کو ہٹتے ہوئے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ اور فضا ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کا دلچسپ ناول

کیٹ ریٹ گیم

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کیٹ ریٹ گیم —— بلی چوہے کا ایک ایسا دلچسپ اور منفرد کھیل جس کا ہر لمحہ انوکھا اور دلچسپ ثابت ہوا۔

کیٹ ریٹ گیم —— اس کھیل میں بلی کون تھی اور چوہا کون تھا۔ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کھیل۔

پراسرار فارمولا —— جس کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس دلچسپ اور پراسرار کھیل میں داخل ہونا پڑا اور ان پر گزرنے والا ہر لمحہ دلچسپ سے دلچسپ تر ہوتا چلا گیا۔

کیا —— عمران اور اس کے ساتھی اس دلچسپ' انوکھی اور خطرناک گیم میں کامیابی تک پہنچ بھی سکے یا ——؟

ایک ایسی دلچسپ' منفرد اور انوکھی کہانی
جس کا ہر لمحہ پاگل کر دینے والے سسپنس کا حامل ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان